# المعالجات البقراطیہ

حصہ دوم — مقالات ٦ تا ٨ — اردو ترجمہ



تالیف

ابوالحسن احمد بن محمد طبری



سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی
CCRUM

# المُعالجات البقراطیہ

حصۂ دوم — مقالات ٦ تا ٨ — اُردو ترجمہ

تالیف

## ابوالحسن احمد بن محمد طبری


سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود . حکومت ہند) نئی دھلی

ناشر : سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۶۵-۶۱ - انسٹی ٹیوشنل ایریا
پنکھا روڈ - جنک پوری
نئی دہلی - ۱۱۰۰۵۸

نام کتاب : المعالجات البقراطیہ (حصہ دوم)
تالیف : ابوالحسن احمد بن محمد طبری
تعداد اشاعت : ایک ہزار
سنہ اشاعت : ۱۹۹۷ء
قیمت : ۲۷۰ روپے

طابع : پرنٹ لوک
نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵
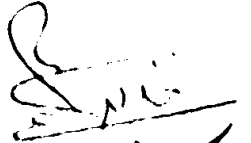
# پیش لفظ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کی تحقیقاتی سرگرمیوں میں لٹریری ریسرچ کا کام بڑی اہمیت رکھتا ہے جس کے تحت قدیم طبی نوادر کی تلاش و تحقیق اور ترتیب و تراجم کا کام کیا جا رہا ہے زیر نظر کتاب گیارہویں صدی عیسوی کے مشہور طبیب ابوالحسن احمد بن محمد طبری کی تصنیف معالجات بقراطیہ کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں مقالے کے ترجمے پر مشتمل ہے جسے اس کتاب کے حصہ دوم کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ باقی دو مقالات کی اشاعت حصہ سوم کے طور پر کی جائے گی، ایسا کتاب کی ضخامت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ ابتدائی پانچ مقالات کی طباعت حصہ اول کے طور پر پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ حصہ اول کی اشاعت کے وقت یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ فاضل مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں معالجات بقراطیہ کو بیس مقالات پر مشتمل بتایا ہے۔ لیکن دستیاب قلمی نسخوں میں امراض کبد و طحال و امعاء تک صرف دس مقالات ملتے ہیں۔ خود مصنف نے بیس مقالات کا تذکرہ کرنے کے بعد جو فہرست دی ہے وہ بھی دس مقالات پر ہی مشتمل ہے۔ ان دس مقالات میں مختلف امراض کے معالجہ پر جو تفصیلی مباحث ملتے ہیں وہ اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور مصنف کے تبحر علمی، حذاقت، وسیع النظری اور روشن دماغی کا ثبوت ہیں۔ معالجات بقراطیہ میں بعض ایسے نکات پر بڑی کارآمد بحث کی گئی ہے جس کے گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد موجودہ دور میں طب یونانی میں معالجاتی تحقیق کی مزید راہیں فراہم ہو سکتی ہیں۔

معالجات بقراطیہ کے حصہ دوم اور سوم کے طور پر ان مقالات کی اشاعت کے بعد دستیاب مقالات کے ترجمہ کا کام اب مکمل ہو جائے گا۔ امید ہے کہ کونسل کی دیگر تحقیقی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی معالجین، اساتذۂ طب، طب کے طلبا اور مختلف طبی کام کرنے والوں خصوصاً معالجات میں پوسٹ گریجویشن کرنے والے طلبا کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوگی اور علمی و طبی حلقے اس کی پذیرائی کریں گے۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)
ڈائریکٹر
سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

# چھٹا مقالہ

## اِس مقالے میں حسب ذیل ابواب ہیں:

## باب ـــ ۱

# دانتوں کی ماہیئت اور کیفیت

دانت مستحکم، مضبوط اور سخت قسم کی ہڈیاں ہیں۔ مستحکم اور جھکاؤ نہ قبول کرنے میں اُن کی مثال کانچ اور بلور سے دی جا سکتی ہے۔ دانت کی تخلیق بدن انسان کی مختلف ضروریات کی تکمیل کے لئے کی گئی ہے۔ جسمانی قوام اور صحت کے لئے بدن ان کا اور ان کے افعال کا محتاج ہے جس قدر دانتوں میں خرابی ہوگی اسی قدر جسم انسانی میں بھی خرابی پیدا ہوگی۔ جملہ دانت (۳۲) ہوتے ہیں اور ان کے اغراض کُلی تین ہیں۔ (غذا کو) کترنا، توڑنا اور پیسنا بعض فلاسفہ کا قول ہے کہ تمام اعمال انسانی جن کا تعلق پیشہ ورانہ صنعتوں سے ہوتا ہے تین ہی ہوتے ہیں۔ کترنا، توڑنا اور آخر میں جمع کرنا ہے اجزاء کو پیسنے کی غرض و غایت بھی جمع کرنا ہی ہے۔ لہذا انسان کے لئے ان تینوں اغراض کی تکمیل کی گئی۔

کاٹنے اور کُترنے کے لئے چار دانت بنائے گئے ہیں دو اُوپر دو نیچے انھیں ثنایائے علیا اور ثنایائے سفلیٰ کہا جاتا ہے اوپر کے دانت ہمیشہ چوڑے اور مضبوط ہوتے ہیں کیوں کہ کترتے وقت نیچے کے دانتوں کی حرکت کا زور اُوپر کے دانتوں پر ہوتا ہے جو حرکت نہیں کرتے اور دوسرے چار دانت دو اوپر دو نیچے سیدھے اور بائیں جانب ثنایائے علیا اور ثنایائے سفلیٰ کے بازو میں ہوتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ ثنایا کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے کسی بھی

بڑی اور چوڑی چیز کو قطع کرنے کے قابل ہوسکیں ان دانتوں کو رباعیات کہا جاتا ہے۔ یہ آٹھ دانت کاٹنے اور کترنے کے لئے ہیں۔ اب رہا توڑنے کے لئے چار دانت ہیں دو اوپر دو نیچے ان کے اُوپر کے سرے تیز اور نیچے کا حصہ موٹا ہوتا ہے۔ اور بیس داڑھ ہوتے ہیں۔ دس اُوپر دس نیچے یہ داڑھ غذا کو چبانے اور پیسنے اور باریک کرنے کا کام کرتے ہیں اگر کسی دانت کو اس مقصد کے خلاف استعمال کیا جائے جس کے لئے اس کی تخلیق ہوئی ہے تو یہ غلط ہوگا۔

تمام انسانوں میں دانتوں کی تعداد برابر نہیں ہوتی بعض وقت کمی زیادتی واقع ہوتی ہے۔ ایسا مرض طبیعی کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ انگلیوں میں بھی کمی زیادتی واقع ہوتی ہے۔

دانت کے دوسرے منافع بھی ہیں جو دانتوں کی عدم موجودگی میں حاصل نہیں ہوتے ثنایا کی منفعت یہ ہے کہ یہ دانت بات چیت کے وقت زبان کو دانتوں کی حد سے باہر نکلنے سے روکے رکھتے ہیں اور جب یہ دانت گر جاتے ہیں زبان بات کرتے وقت مقررحد سے باہر نکل جاتی ہے جس کی وجہ سے نون کی آواز تا کی اور سین کی آواز شین کی سُنائی دیتی ہے اس کے علاوہ غیرارادی طور پر لعاب بہنے لگتا ہے کیوں کہ کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

جب داڑھ گر جاتی ہیں تو چہرے کی گولائی میں فرق آجاتا ہے اور گال پچک جاتے ہیں بات چیت میں خلل پڑ جاتا ہے اور خاص طور پر اس صورت میں جب آدمی جلد بات کرنا چاہے گالوں کا گوشت اندر سے پچک جانے کی وجہ سے چباتے وقت داڑھوں کے درمیان آجاتا ہے جس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

عرب کا طبیب حارث بن کلدہ بیان کرتا ہے کہ جس شخص کے دانت گر جاتے ہیں اس کے اولاد نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ دانت نہ ہونے کی وجہ سے انسان غذا کو عمدگی سے نہیں چبا سکتا جس کی وجہ سے سوء ہضم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور جگر تک جو غذا پہنچتی ہے وہ غیر پختہ کیلوس کی شکل میں ہوتی ہے ایسی غذا سے ناقص خون تیار ہوتا ہے ناقص خون کی وجہ سے نطفہ میں نقص آجاتا ہے۔ جب نطفہ ناقص ہو جائے جس کی حیثیت ایک تخم کی ہے تو کھیتی مکمل نہیں ہوسکتی۔ اس کے سوا اس طبیب کے قول کا کوئی دوسرا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

دانتوں کی حس کے بارے میں اسلاف کے درمیان اختلاف ہے۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ دانت جو سخت قسم کی ہڈیاں ہیں کے اندر اعصاب نہیں ہوتے اور حس کا تعلق اعصاب سے

ہے۔ اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ دانتوں میں حس نہیں ہوتی۔ انھوں نے اس بات پر بھی استدلال کیا ہے کہ دانتوں کو گھسنے اور ہڈیوں کو کریدنے سے کسی قسم کی حس محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ اس کے اندر اعصاب نہیں ہوتے لہذا ثابت ہوا کہ دانت بھی ہڈیوں کے مانند ہیں۔ جس طرح ہڈیوں میں حس نہیں اسی طرح دانتوں میں بھی حس نہیں۔

فاضل جالینوس کا خیال ہے کہ یہ بات بعید نہیں کہ دانتوں میں حس موجود ہو اور اس کے اندر اعصاب پائے جائیں کیوں کہ دانتوں میں کمی زیادتی بھی واقع ہوتی ہے اور وہ غذا بھی حاصل کرتے ہیں دانتوں کے نچلے حصے سے روح رابع کا ایک خاص عصب گزرتا ہے لہٰذا ایسا ہو سکتا ہے کہ اعصاب دانتوں کے اندر ہلکے طور پر منقسم ہوں۔ اس نے کہا ہے کہ بعض وقت دانت، سبز، سیاہ اور بیگنی رنگ اختیار کر لیتے ہیں یہ بات دانتوں کے اندر خلط کے سرایت کئے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کلام میں اس طرح تقویت پیدا ہو جاتی ہے کہ جب دانتوں کے اندر فاضل مواد کے سرایت کرنے کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کے اندر اعصاب کی موجودگی کوئی امر بعید نہیں۔ کتاب المیامر میں اس نے لکھا ہے کہ اس نے خود اپنے دانت میں اس کا تجربہ کیا ہے۔ اس نے یہ بات پائی ہے کہ خود دانت کے اندر تکلیف پیدا ہوتی ہے اس نے اس دانت کے درمیان جس کے اندر تکلیف ہوتی ہے اور اس دانت میں جس کے نیچے عصب میں تکلیف ہوتی ہے دونوں کے درمیان واضح فرق محسوس کیا اور اس کا تجربہ اس طور پر کیا کہ جب عصب میں تکلیف والے دانت کو نکالا گیا تو درد جوں کا توں برقرار رہا اور جب خود تکلیف والے دانت کو اکھاڑا گیا تو درد فوراً جاتا رہا۔

پھر علاج کے سلسلہ میں ان دونوں اقسام میں فرق کا ذکر کیا ہے چنانچہ دانت کے نیچے کے عصب میں درد کا علاج دانت کی جڑ کو دوا سے رگڑنے کے ذریعہ کیا اور خود دانت میں درد ہونے کی صورت میں اس کا علاج دانت پر دوا لگانے سے کیا۔

مذکورہ تمام باتوں میں سے بعض سے نفس کلام پر روشنی پڑتی ہے اور بعض باتوں سے اس کلام کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

دانتوں کی ماہیت اور کیفیت کے بیان کے بعد ہم اب دانتوں کا ایک ایک مرض اور اس کا علاج بیان کریں گے۔

---

# باب ــــ ۲

# دانتوں کی زیادتی دانتوں کے درمیان گوشت میں تکلیف ۔ ورم کے بغیر

دانتوں کے درد کی یہ عجیب و غریب بیماری ہے جس کا جالینوس نے ذکر کیا ہے وہ یہ کہ دانتوں میں ایسی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے جو مرض کا سبب بنتی ہے جس طرح اعضاء کے اندر ورم پیدا ہو کر زیادتی کا سبب بنتا ہے واضح رہے کہ دانتوں میں اس طرح کی زیادتی ممکن ہے چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دانت مختلف مادّوں کو قبول کرتے ہیں اور ان کا رنگ سبز سیاہ، زرد اور بیگنی ہو جاتا ہے اور ہر وہ چیز جو اس طرح اثر پذیر ہوتی ہے اس کا حجم اثر قبول کرنے کے بعد پہلے سے بڑھ جاتا ہے اس طرح دانت کا حجم بھی بڑھ جاتا ہے جب یہ ممکن ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ بغیر رنگ کے تغیر کے اس کے اندر زیادتی ہو۔ بعض وقت یہ زیادتی درد کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض دفعہ بغیر درد کے اگر درد کے ساتھ زیادتی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جس خلط سے دانت متاثر ہوا ہے " حاد" ہے جیسا کہ " اورام رخوہ " میں دیکھا جاتا ہے۔

جالینوس نے اس مرض پر گفتگو کی ہے اور کتاب المیامر میں اس کا ذکر کیا ہے اور ہم نے کئی بار اس مرض کا علاج کیا اگر یہ مرض درد کے ساتھ ہو تو بدن کے استفراغ اور غذا کی اصلاح کی طرف توجہ دی جائے اور آش جو ( بارلی ) پلایا جائے جو خشخاش سفید کے

ساتھ پکایا گیا ہو غذا میں ایسے "مزورات" (یعنی شوربہ جات) دیئے جائیں جو سرکہ سے بنائے گئے ہیں مریض کو "آب سماق" سے کلی کرائی جائے جس کے اندر آب مکو ملایا گیا ہو سرکہ میں عرق گلاب اور روغن گل ملاکر کلی کرائی جائے دانت پر مندرجہ ذیل دوا لگائی جائے۔

گل سرخ (ایک جز)، آرد باقلا (ایک جز)، آرد جو (دو جز)، خطمی (نصف جز)، ان تمام ادویہ کو سرکہ میں پکایا جائے یہاںتک کہ خوب گاڑھا ہو جائے پھر گوندھ لیا جائے اور اس میں تھوڑا سا روغن گل ٹپکایا جائے پھر دن اور رات میں سوتے وقت بھی دانت پر لگایا جائے۔

**دیگر:-** خاکستر کرم، خاکستر کشنیز خشک ان دونوں کو سرکہ میں گوندھ کر متاثرہ دانت پر طلاء کیا جائے۔

**بے خطا علاج:-** گلنار، سماق، آرد مسور، تخم باقلاء، طباشیر، ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر سرکہ میں اچھی طرح گوندھ لیا جائے اور ایک روئی کے پھایہ پر لگا کر دانت پر رکھدیا جائے یہ اس مرض کا مجرب علاج ہے۔

ہم یہاں دانتوں کے درمیانی گوشت کے ورم کی وجہ سے یا حرکت کی بناء پر دانت کی زیادتی کا ذکر نہیں کریں گے کیوں کہ اس کا ذکر ایک علیحدہ باب میں اپنے مقام پر آئے گا۔

اگر یہ مرض بغیر درد کے پیدا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کوئی امر مانع نہ ہونے کی صورت میں مطبوخ افتیمون سے بدن کا استفراغ کیا جائے پھر ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے استفراغ کرے بعدازاں مریض کو گل زنگبیں، شکری یا عسلی جو بھی مزاج کے مطابق ہو دی جائے پھر عاقرقرحا مویزج رائی، میبختج، مری نبطی اور اس جیسی چیزوں سے غرغرہ کرایا جائے۔ پھر منھ بھر کر، مصطگی اور انجیر چبانے کے لئے کہا جائے۔ بعدازاں روغن مصطگی، روغن بابونہ اور اس جیسی چیزیں جو دماغ کی تسخین کرتی ہیں اور مجتمع رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہیں۔ ناک میں ڈالی جائیں۔ متاثرہ دانت پر قطرے ان کا۔ مختلف اوقات میں طلاء کیا جائے اور شراب سے کلی کرائی جائے۔ اس سلسلہ میں بہترین چیز جس کا تجربہ کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ دانت پر تریاق کی مالش کی جائے بعض دفعہ تھوڑی سی مشک سے بھی طلاء کیا جاتا ہے جس کو "آب سداب" میں گوندھ لیا گیا ہو مریض کی غذا میں ایسی چیزیں دی جائیں جو مواد کو جذب کرنے والی ہوں جیسے تیز قلیہ جات اور بکری کے بچے کا گوشت جس پر کہنہ شراب چھڑکی گئی ہو۔ ایسے مریض کے لئے کہنہ خوشبودار زرد زبیبی شراب مناسب رہے گی۔ بہر حال

تمام تدبیریں مزاج میں تلطیف کے لئے ہونی چاہئیں۔
بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ ایسے دانت کے سلسلے میں "ثوم مشوی" (بھنی ہوئی لہسن) کا تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ فوری طور پر اثر کرتا ہے اور مواد کو تحلیل کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے ایک دیہاتی کا قصہ بیان کیا کہ اس نے اس کے یہاں آکر شکایت کی کہ اس کا دانت طول وعرض میں بڑھ رہا ہے۔ اس نے "کندر" چبانے کے لئے کہا ایک مدت کے بعد جب وہ واپس آیا تو وہ اچھا ہو چکا تھا۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا علاج کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس کو ایک معالج نے بطور مہمان ایک گھر میں محبوس کر دیا وہ اس کو روزانہ "سادہ روٹی" کھانے کے لئے دیتا اس کے گھر میں بکثرت لہسن موجود تھا وہ روٹی لہسن کے ساتھ کھا لیا کرتا۔ جب وہ وہاں سے نکلا تو اس کا مرض جا چکا تھا۔ چونکہ لہسن تلطیف، تجفیف اور معتدل تسخین حاصل ہوتی ہے۔ لہذا یہ مرض جاتا رہا۔
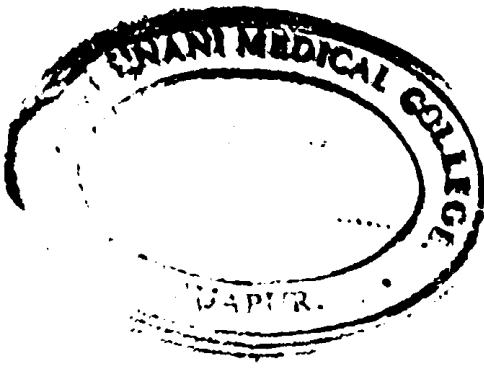
## باب ــــ ۳

# دانت میں کمی واقع ہونا

یہ مرض بھی نادرالوجود ہے۔ بسا اوقات یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے اور مریض کو خبر بھی نہیں ہوتی مریض یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس کا دانت بلا سبب ہل رہا ہے۔ حالاں کہ یہ حرکت اس کے دانت کی کمی کی وجہ سے ہو رہی ہے مگر نہ وہاں تکلیف ہے نہ دانتوں کے درمیانی گوشت میں فساد پیدا ہوا ہے ہاں جب دانت کو دبایا گیا تو وہ اپنی جگہ سے ہلنے لگا یہ مرض دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا تو کبرسنی اور بڑھاپا تغذیہ کی کمی سے جس طرح بڑھاپے میں سارے اعضاء نحیف اور ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اسی طرح دانت گرنا شروع ہو جاتے ہیں اس کا کوئی علاج نہیں کیوں کہ بدن ہلاکت کا راستہ اختیار کر چکا ہوتا ہے البتہ نوجوانوں میں یہ مرض پیدا ہو بدن لاغر ہو جائے آنکھیں اندر کی طرف دھنس جائیں اور تمام بدن پر خشکی پھیل جائے تو اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو خشکی پیدا کرنے والی غذائیں نہ دی جائیں جیسے مسور کی دال چاول، بھنا ہوا گوشت وغیرہ ترطیب پیدا کرنے والی غذائیں کھلائیں جائیں جیسے بکری کے بچّے کا گوشت، شراب ابیض ممزوج وغیرہ اور عورت کا دودھ روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر ناک میں ٹپکایا جائے کھانا کھانے کے بعد حمام کرے مگر دیر

تک نہ کرے جماع سے بالکل پرہیز کرے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل حریرہ مناسب ہوگا۔
آرد باقلا، نشاستہ کو نوجوان بکری کے دودھ میں ملا کر حریرہ تیار کیا جائے اس میں روغن
بادام اور شکر سفید شامل کی جائے اس کے لئے روغن بادام بھی مفید ہے۔ میدے
کی روٹی کے گودے کو دودھ میں پکا کر ہمیشہ استعمال کرتا رہے تا آنکہ دانت اپنی حالت اصلی پر
آجائے دانتوں کی جڑوں کو گلاب، طباشیر، آرد مسور وغیرہ سے مضبوط کرے۔

---

باب — ۴
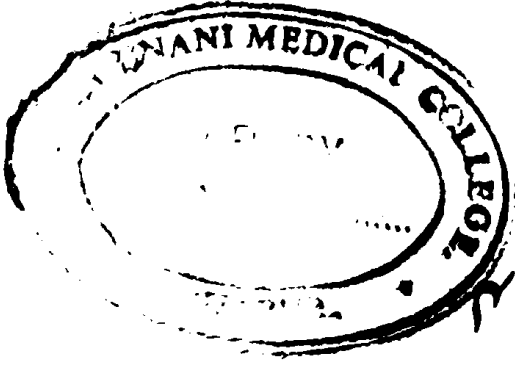
# بغیر کسی حرکت کے دانت کا طول میں بڑھنا یہاں تک کہ دوسرے تمام دانتوں سے بڑھ جائے

واضح رہے کہ بعض وقت ایک دانت بڑھتا چلا جاتا ہے کیوں کہ دوسرے دانتوں کے مقابلے میں اس کا جوہر سخت ہوتا ہے اور دوسرے دانت کم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے دانتوں کو دبانے لگتا ہے اور مسوڑھوں کو زخمی کر دیتا ہے اور چبانے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو تراش دیا جائے تاکہ وہ دوسرے دانتوں کے برابر ہو جائے بعض وقت اس کی طوالت کا سبب وہ ورم ہوتا ہے جو جڑ میں پیدا ہو جاتا ہے لہذا یہ دانت دوسرے دانتوں کے مقابلے میں اونچا ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولے اور اس کے بعد استفراغ کرے اور پچھنہ لگائے غذا کی اصلاح کرے ایسے مریض کو آب مکو، آب برگ علیق عصارہ گل سرخ سے کلّی کرنا چاہیئے اس طرح ورم کم ہو کر دانت اپنے مقام پر برابر ہو جاتا ہے۔ قبل مذکورہ ادویہ سے دانتوں کی جڑوں کو مضبوط بنائے۔

بعض دفعہ یہ صورتِ حال دانت کے اپنے مرکز سے ہٹ جانے کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ایسے دانت کو اس کے مرکز پر سونے سے یا مصطگی کے ذریعہ باندھ دے اگر وہ جم نہ سکے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ اپنے عصب سے علاحدہ ہو گیا ہے۔

پھر اس کا کوئی علاج نہیں اگر وہ اپنے عصب سے علیحدہ نہیں ہوا تو وہ اپنی جگہ جم جائے گا۔ ایسے مریض کی فصد کھولے استفراغ کرائے سرکہ سے کلی کرائے جس میں تھوڑا سا حنظل شب یمانی کے ساتھ حل کر کے ڈالا گیا ہو اگر اس میں شب یمانی سینگ بارہ سنگھا سوختہ شامل کئے جائیں تو دانت کی جڑ کو تقویت حاصل ہوگی جو دانت اپنے عصب سے جدا ہو جائے اب وہ منھ میں نہیں روکا جا سکتا جب ایسے دانت کو اکھاڑ دیا جائے تو قابض اشیا کے ذریعے سے جڑ کو مضبوط بنانا چاہیئے تاکہ مواد کو گرنے سے روکا جا سکے اور مریض کی حفاظت کی جائے خاص طور پر اس صورت میں جب کہ دانت کی جڑ میں درد موجود ہو۔

## باب ــــ ۵

# دانت کے ٹوٹنے یا ٹکرانے کی وجہ سے درد پیدا ہونا

ایسی صورتوں میں جن میں دانت کے اندر درد پیدا ہو اور بے چینی نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ درد خود دانت کے اندر موجود ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کی فصد کھول جائے اور استفراغ کیا جائے اگر مزاج میں تغیر واقع ہوا ہے تو اس کی اصلاح کی جائے غذا میں بھی اصلاح کی جائے اگر اس تدبیر سے درد کو سکون حاصل ہو تو بہتر ورنہ دانت پر مندرجہ ذیل دوائی لگائی جائے

عاقرقرحا (ایک جز)، افیون (ایک جز)، پوست کبر (ایک جز) ان تمام ادویہ کو کوٹ کر دودھ میں پکا لیا جائے۔ کہا گیا ہے کہ بہترین دودھ (اس علاج میں) کتیا کا دودھ ہے بعض وقت تنہا یہ دوا ہی استعمال کی جاتی ہے اس علاج سے ٹوٹے ہوئے اور ٹکرائے ہوئے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔ دودھ میں پکانے کے بعد متواتر کئی دفعہ دوا کو لگایا جائے اس طرح درد دور ہو جائے گا اور دانت سُن ہو جائے گا۔ اگر یہ علاج کارگر نہ ہو تو سرکہ میں برگ حنا، پوست صنوبر اور تخم اجوائن خراسانی ڈال کر پکائے اور اس سے کُلّی کرے درد زائل ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ مذکورہ دوا بھی استعمال کرے اگر فصد، استفراغ، پرہیز اور مزاج کی اصلاح کے باوجود فائدہ نہ ہو تو دو طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے دانت کو داغ دینا چاہیئے۔ قطران کے ساتھ روغن زیتون کو پکا کر یا گرم

سلائی کے ذریعہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ درد خود دانت کے اندر موجود ہے زیتون کے تیل اور قطران سے داغنے کا طریقہ یہ ہے کہ سلائی کو اس میں ڈبا کر کچھ دیر ویسا ہی رہنے دے تاکہ دوا اس کو لگ کر ٹپکنے لگے پھر مریض کو دھوپ میں کھڑا کر کے ٹوٹے ہوئے دانت کو دیکھ کر سلائی سے لگا دے اور کچھ دیر توقف کرے تاکہ سلائی کو لگی ہوئی دوا دانت کو اچھی طرح لگ جائے اور مریض کو درد میں کمی محسوس ہونے لگے جب معلوم ہو جائے کہ داغ ہو چکا ہے تو سلائی ہٹالے اس طرح کئی دفعہ کرے چند دن بعد درد زائل ہو جائے گا اور دانت سُن ہو جائیگا داغنے کا طریقہ یہ ہے کہ سلائی کو خوب گرم کرے حتیٰ کہ سفید ہو جائے اس کام کے لئے لوہے کی سلائی بہتر ہوتی ہے پھر اس کی نلکی کا سرا منہ میں داخل کر کے دانت پر رکھدے نلکی کا دوسرا سرا منہ سے ایک انگلی کی مقدار باہر ہونا چاہئے پھر نلکی کے اندر سلائی داخل کر دے جو ٹوٹے ہوئے دانت تک پہنچکر داغ لگا سکے بعض دفعہ ایک مرتبہ ہی داغ دینا کافی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دو تین دفعہ داغنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔ مذکورہ احتیاط کے ساتھ گرم سلائی کا استعمال کرنا چاہئے بعض لوگ تیز گرم سلائی راست طور پر منہ میں داخل کر کے دانت کو داغ دیتے ہیں جو خطرناک ہے کیوں کہ یہ سلائی دوسرے دانت کو لگ سکتی ہے اور اس سے زبان اور جبڑے بھی متاثر ہو سکتے ہیں نلکی کے استعمال سے ان تمام خطروں سے بچا جا سکتا ہے ۔

---

## باب ـــ ۶

# کسر، سوراخ اور کسی محسوس تغیر کے بغیر دانتوں میں درد پیدا ہونا

بعض اوقات دانت میں بغیر کسی ظاہری تغیر کے درد پیدا ہو جاتا ہے یہ مشکل ترین درد ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے اصل مزاج پر غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ درد کے وقت مریض کا مزاج کیسا ہے؟ اگر دونوں حالتوں میں تغیر واقع ہوا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ مزاج کے تغیر کی وجہ سے یہ درد پیدا ہوا ہے۔ اس کا اوّلین علاج یہ ہے کہ مزاج کو اعتدال پر لایا جائے پھر فصد اور استفراغ کرائے بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو پھر مزاج کے لحاظ سے ایسی اشیاء استعمال کرائی جائیں جن سے برودت اور تقویت حاصل ہو ہم یہاں اجمالی طور پر ان ادویہ کا ذکر کریں گے تاکہ طبیب مریض کے مزاج کے مطابق اس کا انتخاب کر سکے۔ گل سرخ، سعد، پوست بیخ کبر، اجوائن خراسانی کوفتہ یبروج الصنم، گلنار، یبروج اللفاح، جلنار، کشنیز خشک چند دن تک کہنہ سرکہ کے اندر بھگو کر چھوڑ دیا جائے۔ پھر ان تمام ادویہ کو پکا کر سرکہ کو صاف کر لیا جائے اور محفوظ رکھ لے۔ پھر ان ادویہ کو باریک پیس لے۔ بعد ازاں سرکہ سے کلّی کرائے اور طلا کرے اور پیسی ہوئی ادویہ کو روئی میں لگا کر دانت میں رکھے لعاب دہن کو نہ نگلے بلکہ منہ کھلا رکھے تاکہ لعاب بہہ جائے مریض کو پرہیز میں رکھے آب جو (بارلی) وغیرہ پلائے اگر مرض زائل ہو جائے تو ورنہ اس سرکہ میں کسی قدر قطران اور قثاء الحمار کا گودا

ملالے پھر اس سرکہ کو کئی دفعہ استعمال کرے اس سے درد زائل ہو جائے گا۔ اگر درد زائل نہ ہو اور یقین ہو کہ درد دانت کے اندر ہے تو اس کا علاج دو طریقوں سے ہوگا۔ ایک تو یہ کہ درد بہت زیادہ بڑھ جائے اور بے چین کر دے تو دانت کو اکھاڑ دے۔ دوسرا یہ کہ برادہ شابرقان (فولاد) کو خوب پیس کر شیر انجیر یا شیر آکھ میں گوندھ لے اور دانت پر احتیاط کے ساتھ لگا دے دوا لگانے سے پہلے تمام دانتوں پر روغن گلاب یا روغن بنفشہ لگا لے پھر ایک روئی کے پھایہ پر دوا لگا کر کئی دفعہ دانت پر لگائے اگر دانت پر لگانے سے دانت سُن ہو جائے تو چھوڑ دے بعض دفعہ ایسے دانت کو بھی مذکورہ طریقے پر داغا جاتا ہے۔

اگر یہ بات معلوم ہو کہ درد دانت کی جڑ میں ہے اور اسی عصب میں ہے جو دانت کے اطراف ہے تو فصد اور استفراغ کے بعد مندرجہ ذیل علاج کرنا چاہئے۔

سرکہ کہنہ میں برگ آس اور پیاز دشتی ڈال کر خوب پکائے اور کُلی کرے اس سے دانتوں کی جڑوں میں اترنے والا مواد جذب ہو کر صاف ہو جائے گا اگر اس سے فائدہ ہو تو بہتر ہے ورنہ مریض کے مزاج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسیلی قابض شراب سے کُلی کرا کے حسب ذیل "برود" استعمال کرائے۔

تخم خرفہ، طباشیر، آرد مسور، نشاستہ، کشنیز سوختہ، گُل سرخ، گلنار، سماق سب برابر لے کر پیس لے اور "مر" میں ملالے اور تھوڑا کافور شامل کر کے دانت پر اور دانتوں کے درمیانی گوشت پر استعمال کرے منہ میں اسے پکڑے رکھے اس سے دانتوں کی جڑوں کی تقویت حاصل ہوگی اور درد زائل ہوگا۔

اگر دانت صحیح وسالم ہو اور مریض درد کی شکایت کرنے لگے طبیب اس کو سمجھ نہ سکے اور شک میں پڑ جائے کہ درد دانت کے اندر ہے یا دانت کے عصب میں ہے؟ طبیب نے مذکورہ دوائیں بھی استعمال کر لیں مگر فائدہ نہیں ہوا اور داغ بھی دیا مگر سکون نہیں ہوا تو یہ یقین کرے کہ درد عصب کے اندر گرم فضلات کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ہو رہا ہے لہذا اس فاضل مواد کو صاف کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بدن اور سر کا استفراغ ایسی ادویہ سے کرے جو مریض کے مزاج کے مطابق ہوں۔ مریض کو لطیف غذائیں دے اگر فائدہ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ دانتوں کے درمیانی گوشت میں نشتر لگائے جو مواد کے اخراج کے لئے بہتر ہے اگر اس سے درست نہ ہو تو مریض کے مزاج کے مطابق

سعوطات کا استعمال کرے اگر مزاج گرم ہو تو لڑکی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ اور تھوڑا سا آب عصا الراعی اور انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ ناک میں چڑھائے اگر فائدہ ہو تو فبہا ور نہ درد والے دانت کے سمت کان میں یہ دوا ڈالے اور سر پر روغن بنفشہ لگائے اگر فائدہ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ جانب مخالف میں بھی ایسا ہی عمل کرے۔

اس تمام علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو معالج کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دانت کی جڑ کے اندر جو فاضل مواد اترا ہے وہ عصب میں ہے اور درد وہاں نہیں پہنچ رہا ہے۔ ایسی صورت میں دانت کو اکھاڑ دینا ضروری۔ اس کے لئے ان دواؤں کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مازو، پوست انار، تخم اجوائن خراسانی کوٹ کر سرکہ میں پکائے اور مذکورہ "برود" بھی استعمال کیا جائے یعنی تخم خرفہ، طباشیر، نشاستہ آرد مسور، کشنیز خشک سوختہ، گل سرخ، کسی قدر کافور یہ ایک بہترین "برود" ہے جو منھ کے زخم کی تسکین کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

## باب ــــ ۷

# دانت میں سوراخ ہو جائے یا کچھ حصہ نکل جائے اور رنگ بدل جائے

یہ مرض دانتوں کے درمیانی گوشت کے اندر اور ان کی جڑوں میں تیز خلط کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے ـــــ اس کا علاج یہ ہے کہ قاعدے کے مطابق مریض کی فصد کھولی جائے۔ مزاج کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بدن اور سر کا استفراغ کیا جاتا ہے اور اس پانی سے جس میں ســرکہ روغن گل کے ساتھ ڈالا گیا ہو کئی دفعہ کلی کرائے سعد سے تحنیک کرے اور زبان کو رگڑے تاکہ رطوبات تحلیل ہو جائیں منہ کھلا رکھے تاکہ لعاب دہن بہہ جائے اور کچھ بھی حلق کے اندر نہ جائے اس سے کچھ نہ کچھ درد کم ہو جائے گا۔

اگر چباتے وقت درد محسوس ہو تو مندرجہ ذیل ادویہ سے علاج کرنا چاہیئے۔ سعد گلسرخ، گلنار، قشارہ کندر، کسی قدر مر اور کسی قدر ہلیلہ سیاہ، مازو، پوست انار، تخم اجوائن خراسانی، قشارہ مرچ سوختہ، سینگ بارہ سنگھا سوختہ شب یمانی ـــــ یہ تمام ادویہ برابر لی جائیں سوائے مر اور ہلیلہ سیاہ کے کیونکہ یہ دونوں ادویہ دوسری دواؤں سے کم ہونا چاہیئے ان تمام ادویہ کو پیس کر دانتوں کی جڑوں اور درمیانی گوشت میں لگا دیا جائے اور سوراخ کو بھر دیا جائے اس کے اندر کسی قدر تخم اجوائن خراسانی اور افیون کا اضافہ کرنا درد دور کرنے میں ممد و معاون ہوگا۔ اگر فائدہ نہ پہنچے تو دانت نکالنے پر غور کرے اگر سوراخ اتنا بڑا ہو

کہ اس کے اندر کھانے کے دانے جمع ہوکر تعفن پیدا کرتے ہوں اور اس کی بدبو سے تکلیف پہنچتی ہو تو اطباء ایسے سوراخ کو بند کرنے کے لئے بہت چیزوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اسرب مکیٰ یعنی سیسۂ خالص کا استعمال اس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے لیکن یہ غلطی ہے۔ کیوں کہ یہ دانت کو کھا جاتا ہے جبکہ اسرب میں کسی قدر "رصاص" ملا ہوا ہو اور سوراخ کو مزید چوڑا کر دیتا ہے اور اگر اسرب خالص ہو اور اس میں کوئی چیز شامل نہ ہو تو یہ اسرب کی ناقص ترین قسم ہوتی ہے ـــــ اس کے اندر مصطگی بھی استعمال کرکے سوراخ کو بند کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ مصطگی کو سوئی کے سوراخ کے برابر شکل بنا کر اس کے اندر رکھ دیتے ہیں اور اس کے اوپر گرم لوہا پھرا دیتے ہیں ـــــ یہ بھی غلط ہے کیوں کہ بعض وقت اس سے "عمور" یعنی دانتوں کے درمیانی گوشت کا مزاج گرم ہو جاتا ہے اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض وقت جب کہ بیمار کی طبیعت رقیق ہو درد سر کا باعث ہے نیز اس سے تعفن کا بھی خطرہ ہے کیوں کہ اس میں دہنیت ہوتی ہے۔

بعض اطباء ہاتھی دانت کے برادے سے سوراخ کو بھرتے ہیں یہ بھی مشکل ہے کیوں کہ اس سے بھی دانت کے اندر درد پیدا ہو جاتا ہے درد سر بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کو اس حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ایسے دانت سے کوئی چیز چبائی نہیں جا سکتی کیوں کہ وہ ہر وقت اٹھتا رہتا ہے۔ بعض اطباء علک البطم کو ابار سوختہ کے ساتھ گوندھ کر اس سوراخ میں رکھ دیتے ہیں جس سے تعفن نہیں پیدا ہوتا اور درد بھی نہیں ہوتا مگر مریض کو اس کی بو سے تکلیف ہوتی ہے۔

روزانہ یہ دوا بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ تخم خرفہ، طباشیر، گلنار، مازو سوختہ، مسور سوختہ، کسی قدر کندر ـــــ ان سب ادویہ کو پیس کر کہنہ سرکہ میں اس قدر پکائیں کہ جم جائے اور گاڑھا ہو جائے پھر نرم روئی لے کر ایک بتی بنالے اور اس ابلی ہوئی دوا میں تر کرکے سوراخ پر باندھ دے۔ اس سے دانت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور تعفن دور ہو جاتا ہے درد جاتا رہتا ہے کسی قدر درد رہ بھی جائے تو چبانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہر دن روئی نکال کر تھوڑے سے سرکے اور عرق گلاب اور روغن گل سے کلی کرانا چاہیئے پھر نئے سرے سے روئی لگا دے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں ذکر کیا ہے۔

میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دانت میں سوراخ ہیں دانتوں کا درمیانی

گوشت آگیا تھا جس کی وجہ سے سخت تکلیف پہنچ رہی تھی مگر وہ بڑھتا ہی بڑھتا یہاں تک کہ چباتے وقت خون نکلنے لگتا۔ ابو ماہر نے دانت کو اکھاڑنے کا مشورہ دیا جب دانت اکھاڑ دیا گیا تو بڑھا ہوا گوشت علی حالہ باقی رہا۔ پھر گوشت گلانے والی ادویہ استعمال کی گئیں بعد ازاں سرکہ، مازو، پوست انار جیسی دوائیں استعمال کی گئی۔ چنانچہ زمانہ دراز تک تکلیف اٹھانے کے بعد مریض کے مسوڑھے جم گئے۔

---

## باب — ۸

# دانت کا سبز، یا بینگنی رنگ سے بدل جانا

یہ مرض خلط فاسد کے اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے خلط کا جو رنگ ہوتا ہے دانت وہی رنگ اختیار کر لیتا ہے چنانچہ دانت اگر پیلا پڑ جائے تو خلط پر صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہے اگر دانت پر سیاہی آجائے تو خلط سوداوی کی وجہ سے ہوگا اگر دانت پر بینگنی رنگ چڑھ جائے تو خلط سوختہ کی وجہ سے ہوگا۔ جس میں خون کی قوت اور عفونت شامل ہو — اب رہا اگر خلط رطوبی گرنے کی وجہ سے یہ صورتِ حال پیدا ہو تو اس میں دانت کا حجم بڑھ کر تھوڑا سا رنگ بدل جاتا ہے بعض وقت دانت پر گچ یا سفیدہ کا رنگ آجاتا ہے گویا ٹھیکری جیسا بن گیا ہو حرارت کی زیادتی کی وجہ سے خلط رطوبی میں تحجر پیدا ہو کر یہ شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مطبوخ افتیمون سے مریض کا استفراغ کیا جاتا ہے پھر اس کے سر کا استفراغ حب صبر، حب ایارج سے کیا جاتا ہے بعد ازاں رگ قیفال کی فصد کھولی جائے پھر پچھنے لگائے ترغیب کے ساتھ دوا اور فصد کے درمیان اتنی مدت دینا چاہیئے کہ دو استفراغ جو یکے بعد دیگرے کرائے جائیں موثر ثابت ہوسکیں۔ پھر مذکورہ ادویہ سے کلی کرائے اور دانت پر ان دواؤں کا طلا کرے جس کو ہم بیان کریں گے۔ یہ دانت باقی رہے گا اور جب تک دانت کے اندر حرکت پیدا نہ ہو مریض اس مرض سے چنگا ہو

سکتا ہے اگر مرض پُرانا ہو جائے یا دانت حرکت کرنے لگے تو صحت یابی کی اُمید کم ہے ۔
اترنے والے مواد کی صفائی کے لئے کلّی کرنے کا نسخہ جب کہ مواد پیلا ہو ۔ بیخ کا کنج ، جوز السرو کو سرکے میں پکا کر مریض کو کُلیاں کرائیں اور کلّی کے بعد روغن گُلاب کو گرم کر کے دانت پر طلا کریں ۔
ایسے دانت پر مندرجہ ذیل طلا بھی کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ زفت کو سرکے کے ساتھ پکا کر طلا کرے پوست کبر کو مصطگی کے ساتھ ملا کر کوٹ لے پہلے مصطگی کو روغن گُلاب میں پکا لے رنگ پیلا ہونے کی صُورت میں سب سے بہتر ہے کہ آب مکو کو سرکے کے ساتھ پکا کر لگائے بعض وقت رنگ پیلا ہونے کی صورت میں آرد مسور ، آرد جو ، اور خطمی کو سرکے اور آب مکو میں پکا کر دانت پر لگایا جاتا ہے ۔
اگر دانت کا رنگ کالا پڑ جائے تو پہلے مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرائے پھر ایارج کے ذریعے استفراغ کرے پھر مندرجہ ذیل پانی سے کلّی کرائے ۔
تربد سفید (ایک جز) پانی (پانچ جز) بوزیدان (ایک جز) ان تینوں کو خوب پکالے اور اس میں بوزیدان گُھل کر پکائے یہاں تک کہ $\frac{1}{3}$ حصّہ نکل جائے پھر اس سے کلیاں کرے اگر اس سے دانتوں کا درمیانی گوشت نرم ہو جائے تو ترک کر دے اور سرکہ عرق مکو اور (عرق گلاب) سے کلّی کرے ۔
منجملہ ادویہ کے جس سے ایسے دانت پر طلا کیا جا سکتا ہے یہ بھی ہے ۔ روغن گل کو کسی قدر بیخ کبر ، افسنتین ، افیتمون ، اشنہ ، مصطگی کے ساتھ پکا لیا جائے تا آنکہ گاڑھا ہو جائے پھر طلا کرے دانت کی جڑ اور درمیانی گوشت کا خیال رکھے جب آرام آجائے اور مزاج بدل جائے تو اس طلا ر کا استعمال ترک کر دے اور مواد کو صاف کرے جو دانت پر اُتر گیا ہے بعض اگلے حکماء نے ذکر کیا ہے کہ ماء الحماہ سے کلّی کرنا اس مرض کو زائل کر دیتا ہے خاص طور پر جب کہ حماہ اونطرا کے مشابہ ہو ۔
اگر دانت کا رنگ بینگنی ہو جائے تو اس کی وہی دوا ہے جو دانت کے سیاہ ہونے کی صُورت میں ذکر کی گئی ہے ۔۔۔ اور اگر دانت کا رنگ گچ یا سفیدہ کے مانند ہو جائے تو اس کی کوئی دوا نہیں کیوں کہ خلط کے اندر تحجریت پیدا ہو گئی ہے اس صُورت میں بہتر یہ ہے قیروطی کا استعمال کیا جائے ۔

فاضل جالینوس نے اس سلسلہ میں جو ذکر کیا ہے اور اس سے بعض کو فائدہ ہوا اور بعض کو نہیں ہوا وہ یہ ہے کہ روغن مصطگی کو ایک ہانڈی میں گرم کرکے ہمیشہ طلا کرتے رہے اور اندرائن کے گودے کو سرکہ میں پکایا جائے پھر اس سے مریض کلیاں کرے اور دانت پر طلا کرے بار ہا تجربہ سے معلوم ہوا کہ دانت کے بینگنی اور کالا رنگ اختیار کرنے کی صورت میں یہ علاج بہت کارگر ہے۔

اس کے علاج کے سلسلہ میں طریقہ یہ ہے کہ ایسی اشیاء کا استعمال کیا جائے جن میں استفراغ اور مواد کو جذب کرنے کی قوت ہو حکیم ابو ہر سیاہ یا سبز دانت پر جب تک دانت ہلنا نہ ہو یا مرض کہنہ نہ ہو استفراغ کے بعد حسب ذیل طلاء کیا کرتا تھا۔

غاریقون خفیف (ایک جز) خاکستر کرم (جز) برادہ کاس (جز) گلسرخ مصطگی (ہر ایک ایک جز) مر، صبر (ہر ایک نصف جز) ان تمام ادویہ کو کوٹ کر "سرکہ آس" میں اس قدر پکائے کہ گاڑھا ہو جائے سرکہ نتھار لے پھر اس کو روغن نار دیں اور روغن مصطگی میں گاڑھا ہونے تک پکائے پھر دن میں دانت پر طلا کرے اور منھ میں جمع ہونے والے لعاب دہن کو تھوک دے کچھ بھی حلق کے اندر جانے نہ دے۔ اس نے ذکر کیا ہے کہ اس دوا سے اس نے اس مرض میں مبتلا ایک کثیر مخلوق کو اچھا کیا ہے۔

## باب — ۹

# سرد اور گرم پانی سے دانتوں میں تکلیف ہونا چاہے دانت ہلیں یا نہ ہلیں

یہ ایک ریاحی مرض ہے سر سے غلیظ ریح کی تحلیل کی وجہ سے ایک تیز کیفیت دانتوں کے درمیانی گوشت پر طاری ہوتی ہے جو درد کا باعث بنتی ہے یعنی دانتوں کی جڑوں میں اور اس کو گھیرے ہوئے عصب میں کھنچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے — اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے مزاج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فصد اور دوا کے بعد یکے بعد دیگرے بدن کا استفراغ کر دے پھر وہ نسخہ استعمال کرے جس کا ابھی ہم ذکر کریں گے۔

یہ نسخہ دانت کے تمام امراض کے لئے مفید ہے خاص طور پر مذکورہ مرض میں۔

اس رطب کی ڈالیاں ساڑھے چار انگشت برابر۔ بیخ کبر، شاخ کبر، بیخ کاکنج، جورا السرو، گلسرخ، ہاتھی دانت کا برادہ، شب یمانی مریض کی قوت اور ضعف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مناسب اجزا کو سرکہ میں پکا لیا جائے اور اس سے کُلّی کرائے منہ میں آنے والے لعاب کو باہر تھوک دے یہ دوا دانتوں کے ہلنے کے لئے بے حد کارگر ہے۔ اس میں عجیب تاثیر ہے دانتوں کے تمام امراض کے لئے مفید ہے دانتوں کو تقویت پہنچاتی اور اس کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔

دانتوں کے ہلنے کے لئے یہ "ذرور" بھی استعمال کیا جاتا ہے — چھالیہ دا ایک

جز) جوزا السرو (جز) سماق سعد (ہر ایک دو جز) سینگ بارہ سنگھا سوختہ اور شب یمانی (ہر ایک ایک جز) ان تمام کو پیس کر دانتوں کی جڑوں پر طلا کرے اور منہ میں پکڑے رہے اس سے دانتوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور درد دور ہو جاتا ہے۔

اگر تمام دانت ہل رہے ہوں اور درد نہ ہو تو استفراغ کے بعد مذکورہ "ذرور" استعمال کیا جائے ــــ اس میں خاکستر کرم، خاکستر اندرائن کا اضافہ کر کے شہد اور سرکہ کے ساتھ گوندھ کر دانتوں کی جڑوں پر طلا کیا جائے ــــ اور ایسے سرکہ سے کلی کی جائے جس میں اندرائن پکایا گیا ہو ــــ مریض کو میٹھے اور دودھ کا سخت پرہیز کرایا جائے۔

جس شخص کے پورے دانت یا کوئی ایک دانت ریاح یا کسی چیز یا خلط کے اترنے کی وجہ سے ہلنے لگیں تو ایسے دانت سے بالکل نہیں چبانا چاہیئے کیوں کہ ایسا کرنے سے دانت ختم ہو جائیں گے بلکہ ایسی غذا استعمال کرنی چاہیئے جس کو بغیر چبائے پیا جا سکے۔

اگر دانتوں کے ہلنے کے باوجود نہ درد ہو نہ بخار تو ایسی صورت میں مازوئے سبز اور برادہ دندان فیل کا جوشاندہ تیار کر کے کلیاں کرنا چاہیئے۔

میں نے تمام اہل بصرہ اور بوڑھی عورتوں کو دیکھا کہ جب پانی کی وجہ سے دانت بجنے لگتے تو وہ بکری کے بچے کی طحال کا استعمال کرتے جس کو آگ پر بھونا گیا ہو کھاتے بھی طلا بھی کرتے جس سے مرض زائل ہو جاتا میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس کی علت اور تاویل بتلاؤں مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کی خاص تاثیر اور کیفیت کی بناء پر یہ فائدہ حاصل ہوتا ہوگا اس اثناء میں دانتوں کی حفاظت کے متعلق مجھے حکیم اربیاسیوس کا ایک مقالہ دستیاب ہوا جس میں اس نے لکھا ہے کہ خفاش (چمگاڈر) اور تیس (بکرا) کا خون اور طحال کو سرکہ اور کسی بھی تیل میں پکا کر ایسے دانتوں پر لگایا جائے تو مفید ہے پھر وہ اس کی یوں توضیح کرتا ہے دانتوں میں یہ کیفیت ان کا مزاج برودت کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے خفاش اور تیس کے خون اور طحال کے اندر یہ خاصیت ہے کہ یہ چیزیں دانتوں کے اس تغیر کو زائل کر دیتی ہیں پھر وہ بیان کرتا ہے کہ ہم نے یہ علاج سمندر کے سفر میں "بحرانیین" سے حاصل کیا سمندر کے کنارے رہنے والوں کو "بحرانیین" کہا جاتا ہے۔ اس علاج کے سلسلے میں بہترین تجربہ جو ہمیں حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ بھنی ہوئی پیاز دشتی کو پیس کر سرکہ میں شامل کر کے دانتوں پر لگانا بہت مفید ہے۔

## باب — ۱۰

# دانت اور دانتوں کی جڑ کے اندر خارش کے مانند کھجلاہٹ جو چبانے اور دانتوں کو آپس میں رگڑنے سے بھی کم نہ ہو

یہ مرض مختلف پانی پینے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے ایسا پانی پی لیا جس کے اندر سانپ مرگیا تھا۔ فلاں شخص نے مینڈکوں کا پیشاب پی لیا۔ یہ مرض تیز کھانوں کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے جس سے بدن کے اندر تیز خلط پیدا ہو جاتی ہے جو کسی قدر دانتوں کی جڑوں میں سرایت کر جاتی ہے یہ وہی خلط ہے جو بدن میں پھیل جائے تو اس سے بے انتہا خارش اور کھجلی ہونے لگتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے بدن کا حسب ذیل مطبوخ سے استفراغ کرے۔ شاہترہ، (باقلہ کبیرہ) افسنتین (کف کبیر) سقولو قندریون، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد (ہر ایک 87½ گرام، ایرسا یعنی بیخ سوسن آسمانجونی 60 گرام، برگ شاہ اسفرم (ایک کف)، افتیمون اقریطی (24½ گرام مویز منقی (52½ گرام) ان تمام ادویہ کو پانی میں اس قدر جوش دیا جائے کہ (414) گرام باقی رہ جائے پھر صاف کر کے اس میں 24½ گرام شکر شامل کر کے رات کے دو گھنٹے گزرنے کے بعد پی لے بعد ازاں حب صبر یا حب ایارج سے ایک یا دو دفعہ سر کا استفراغ کرے مریض کو ردی کھانوں سے پرہیز کرایا جائے چوزوں کے شوربا جات پلائے جائیں اگر تنگدستی کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو

مزورات اور خالص روٹی استعمال کرے پھر قارورہ اور نبض کے ذریعہ مزاج کا امتحان کرے اگر بدن میں حرارت آگئی ہے تو آش جو سے مزاج میں طبیعی حالت پیدا کرے بعد ازاں مندرجہ ذیل نسخے کے ذریعہ کُلّیاں کرائے۔

اگر مزاج کے اعتدال پر آنے اور مریض کے پرہیز کے باوجود مرض زائل نہ ہو تو پیاز دشتی رطب لے کر اس کے تین چھلکے اتار لے پھر مغز کاٹ کر ایک لمبی گردن والے برتن میں ڈال دے اور اس میں اس قدر سرکہ ڈالے کہ پیاز ڈوب جائے پھر برتن کے منھ کو اون یا روئی سے بند کردے ناریل کے ریشہ سے بند کرنا اور بہتر ہوگا۔ پھر اس کو گوبر کے اندر دفن کردے موسم گرما میں بیس دن تک اور موسم سرما ہو تو دس دن تک زمین کے اندر رہنے دے کیوں کہ موسم سرما میں زمین کے اندر کی سطح موسم گرما کی بہ نسبت زیادہ گرم ہوتی ہے بعد ازاں اس سرکہ کو دانتوں کے درمیانی گوشت پر لگائے یہ سرکہ دانتوں کے تمام فاضل مواد کو تحلیل کرکے درد اور کھجلی کو تسکین پہنچاتا ہے۔

اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو طبیب کو چاہیئے کہ مریض کے مزاج پر دوبارہ غور کرے کہیں ایسا تو نہیں کہ مزاج میں حدّت پیدا ہوگئی ہے اور طبیب اس سے غافل ہے ایسی صورت میں علاج سے فائدہ نہ ہوگا پہلے مزاج میں تسکین پیدا کرے پھر مذکورہ دوا کو دانتوں کی جڑوں پر مالش کرے اور منھ میں آنے والے لعاب کو پہلے تھوک دے۔ فائدہ ہو تو بہتر ہے ورنہ بیج کاسنی جنگلی کو سرکہ کے ساتھ پکا کر کلّیاں کرے اس سے مرض بلاشک و شبہ دور جائیگا۔

اس مرض میں پوست انار اور شحم انار کو کوٹ کر اس میں روغن گل اور انڈے کی سفیدی شامل کرکے دانتوں کی جڑوں میں بطور طلاء استعمال کیا جاتا ہے اگر مریض کا مزاج کسی قدر برودت کی طرف مائل ہو تو سرکہ میں تخم اندرائن شہد اور نطرون ڈال کر پکائے اور کلّیاں کرے اور دانتوں پر طلاء کرے۔

---

# باب — ۱۱

# ضرس

## (کسی کچی کھٹی چیز کے کھانے یا کھائے بغیر دانتوں کا سن ہو جانا)

دانتوں کے سن ہونے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ دانتوں کا سُن ہونا اس عصب کے متاثر ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جو انھیں لگے ہوئے ہے یہ کیفیت کچی کھٹی اور سرد اشیاء کے استعمال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جب آدمی کوئی چیز چبائے تو دانتوں کے اعصاب متاثر ہو جاتے ہیں خود دانت متاثر نہیں ہوتا کیوں کہ اس کے اندر حس نہیں ہوتی بلکہ عصب حساس ہوتا ہے لہٰذا درد عصب کے اندر ہوتا ہے نہ کہ دانت میں بعض دوسرے اطباء کہتے ہیں کہ دانتوں کا سُن ہونا عصب کے اندر روح کی روانی رُک جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی مثال ایسے آدمی سے دی جاسکتی ہے جو حس کے اعصاب کی دہلیز پر بیٹھا ہوا ہے اور عصب کے اندر روح کی روانی سے روک رہا ہے لہٰذا وہ حصّہ متاثر ہو جاتا ہے جہاں وہ بیٹھا ہے اور اس کی حس سُن ہو جاتی ہے اسی طرح دانتوں کے اعصاب میں رکاوٹ پیدا ہو کر روح کا نفوذ بند ہو جاتا ہے اور تکلیف ہونے لگتی ہے اس پر اطباء کے اس قول سے استدلال کیا گیا ہے کہ اگر دانت کا سن ہونا کچی کھٹی چیزوں کی وجہ سے ہوتا تو یہ بات محال ہوتی کہ غیر حامض اشیاء سے یہ کیفیت پیدا ہو حالاں کہ ہم دیکھتے ہیں میٹھی اور پھیکی چیزوں سے بھی دانت سن ہوتے ہیں بعض لوگ ہر دن ہضم

کے آخری مرحلے میں اس صورت حال سے دوچار ہوجاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دانتوں کا سُن ہونا عصب میں کسی ایسی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو روح کے نفوذ میں رکاوٹ پیدا کرے۔

جن لوگوں کا پہلا قول ہے انھوں نے اس کا رد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے صرف کھٹی اشیا کے استعمال سے ایسا ہوتے ہوئے دیکھا ہے اگر سرکہ پرانا ہو تو اس کی حرارت کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا اور کھٹی چیز میں مٹھاس موجود ہو تو بھی یہ بات پیدا نہیں ہوتی پس ظاہر ہوا کہ صرف کھٹی اشیار کے استعمال سے بھی دانتوں میں درد ہوتا ہے اب رہا تم نے جو کہا کہ میٹھی اشیار سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ اعصاب کی خاصیت سے ہوتا ہوگا جو نادر الوجود ہے ہم تو عمومی اشیار کی خاصیت سے بحث کرتے ہیں چنے کھانے کی وجہ سے بعض لوگوں کے بدن میں کھجلاہٹ پیدا ہوجاتی ہے بعض لوگوں کو سقمونیا پینے سے اجابتیں نہیں ہوتیں اور بعض اشخاص کو پالک سے اجابتیں بند ہوجاتی ہیں حالاں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے ایسا ہونا نادرالوجود ہے جو اعضار کی خاصیت کی وجہ سے ہوسکتا ہے ورنہ سقمونیا سے اجابتیں ہونا چاہیئے اور پالک بھی طبیعت کو ملین کرتی ہے اس سے بھی اجابتیں ہوتی ہیں اور چنا اتنا گرم نہیں ہوتا کہ سخونت پیدا کرکے کھجلاہٹ کا باعث ہو۔

اب رہی یہ بات کہ تم نے کہا کہ بعض لوگوں کو ہر دن میں ایک مرتبہ یا ہضم کے آخر میں درد پیدا ہوجاتا ہے تو یہ بات ہماری ذکر کردہ چیز کے لئے مانع نہیں ہے کیوں کہ خلط سوداوی حامض درد پیدا کرتی ہے بعض لوگوں کا طحال سے ہمیشہ سوداوی فاضل مواد نکل کر فم معدہ کے مابین جمع ہوجاتا ہے جو سر کی جانب صعود کرتا ہے۔ اس سے بھی درد پیدا ہوتا ہے۔

اب رہا آپ کا یہ خیال کہ بعض وقت آدمی عمر بھر دانتوں کے درد میں مبتلا رہتا ہے تو ایسا عصب کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے چباتے وقت درد ہونے لگتا ہے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ دانتوں میں درد ہے جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ دانتوں میں حس ہے وہ ضرور یہ سمجھے گا کہ نفس دانت میں درد ہے یہاں اس اختلاف کے ذکر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ ایک طالب علم کو اس سلسلے میں اطبار کا اختلاف معلوم ہوجائے۔

ان دونوں کا علاج قریب قریب ایک ہے۔ دانتوں میں درد پیدا ہو تو اس کا علاج

دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ ایک تو تسخین کے ذریعہ سے تاکہ عصب کے اندر جو برودت پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہو جائے یا تلیین کے ذریعہ سے تاکہ عصب کے اندر جو قبض پیدا ہو گیا ہے وہ رفع ہو جائے۔

تسخین شہد اور صعتر جیسی ادویہ سے کی جائے دانتوں پر شہد مل لے اور صعتر کو چبائے یا روغن ناردین لگائے یا دانتوں پر کسی قدر تریاق کا مسح کرے یا سمندر کے پانی یا گرم پانی سے کلیاں کرے پھر دانتوں پر نمک اور اس جیسی چیزیں رگڑے۔

تلیین: لعاب (اسپغول) صمغ فارسی، خرفہ جس کو فرفر کہتے ہیں اور اس جیسی ادویہ سے کی جاسکتی ہے اس کے لئے روغن بنفشہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں بہتر علاج بقلہ مبارکہ کو چبانا اور دانتوں پر رگڑنا ہے اس سے "ضرس"، کا مرض فوراً دور ہو جاتا ہے نمک کی بھی یہی تاثیر ہے نمک ملتے ہی فوراً مرض ضرس زائل ہو جاتا ہے اس سلسلہ میں مذکورہ دونوں علاج درست ہیں اس لئے کہ نمک سے تسخین اور تجفیف حاصل ہوتی ہے اور بقلہ مبارکہ سے ترطیب وتلیین۔

اگر مرض (یعنی دانتوں کے درد) دشوار ہو جائے اور بصورت دانتوں کی کمزوری یا عصب کی کمزوری کی وجہ سے ہو تو علاج کے بجائے دانتوں کو قوت پہنچائے جیساکہ ہم نے گذشتہ باب میں دانتوں کے درد کے علاج کے سلسلے میں ذکر کیا ہے بغیر کسی ظاہر سبب کے اکثر اوقات جب دانتوں کے اندر مرض ضرس پیدا ہو جائے تو باسلیق البطی میں فصد لگانا بہتر ہے مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرے اور ایارج سے غرغرہ کرے خراب غذاؤں سے پرہیز کرے۔

منجملہ علاج کے ایک یہ بھی ہے کہ مغز بادام شیریں چبائے نیز حب محلب (ایک درخت جس کے بیج سے خوشبو حاصل کرتے ہیں) اور اخروٹ کا چبانا بھی مفید ہو سکتا ہے بھنی ہوئی پیاز دشتی سے رگڑنا خشخاش اور بکری کی بھنی ہوئی تلی اور (بیل کا پتہ) چبانا بھی اس مرض میں مفید ہے۔

روفس نے ذکر کیا ہے کہ اس نے "ضرس"، کے علاج کے لئے ایارج کا استعمال کیا تو یہ مرض جاتا رہا بعض اطباء سلف نے لکھا ہے کہ صمغ کو برگ سداب کے ساتھ کوٹ کر دانتوں پر رگڑا جائے تو فوراً "مرض ضرس"، دور ہو جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچوں کے لعاب دہن اگر دانتوں پر مالش کی جائے تو "مرض ضرس"، جاتا رہتا ہے۔

## باب ـــ ۱۲

# مرض قادح

## (دانتوں کو کیڑا لگنا)

جب یہ مرض دانتوں کو متاثر کرتا ہے تو دانت ہرے ہو جاتے ہیں ان پر سبز رنگ کی ایک چیز چڑھ جاتی ہے جو "حرف" (رائی) کے مشابہ ہوتی ہے اور تیزی سے ریزہ ریزہ کی جاسکتی ہے جب یہ مرض دانتوں کو لگ جاتا ہے تو دانتوں کا درمیانی گوشت خراب ہو جاتا ہے اگر یہ دانتوں کا مرض نہ ہوتا تو ہم اس کو بعد میں "عمور" کے بیان میں ذکر کرتے یہ مرض تو غلیظ بخارات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس کے اندر حدت اور کسی قدر حرارت ہوتی ہے جب یہ بخارات اٹھتے ہیں زبان پر جیب درمیانی گوشت اور زبان پر چھا جاتے ہیں الا یہ کہ یہ بخارات زبان اور ہونٹوں کی حرکت سے اکثر مقامات سے زائل ہو جاتے ہیں اور زبان کی جڑوں پر اندر اور باہر سے باقی رہ جاتے ہیں اس لئے کہ وہاں زبان اور ہونٹوں کی حرکت نہیں پہنچتی عرصہ دراز گزرنے کے بعد تھوڑی سی حرارت کی وجہ سے جو اعتدال سے خارج ہوتی ہے جم جاتے ہیں ــــ سبز رنگ اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی رطوبت سے نشوونما پاتے ہیں جن کے اندر بخارات سوداویہ شامل ہوتے ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اکثر ایسے مقامات جہاں پانی اور مٹی جمع رہتی ہے اور دھوپ کم ہوتی ہو اور پانی کا جز مٹی سے کم ہو تو وہاں طحلب (کائی) کے مانند سبزی آجاتی ہے

اور اگر پانی کا جز مٹی سے زیادہ ہو اور حرارت کسی قدر زیادہ ہو تو وہاں سیاہی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ کیچڑ والے مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے اسی طرح ان بخارات میں اگر رطوبت کا جز زیادہ ہو اور تھوڑی سی حرارت پیدا ہو جائے تو دانتوں کی جڑوں میں زردی آجاتی ہے جو صفرا کے رنگ سے مشابہ ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں جب حمیٰ مطبقہ میں حرارت بڑھ جاتی ہے تو پڑ جیب اور زبان پر زردی ظاہر ہونے لگتی ہے۔

## مرض قادح کا علاج :-

اگر کوئی طبّی اصول مانع نہ ہو تو رگ قیفال میں فصد لگائی جائے پہلے مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرے پھر مطبوخ میں حب ایارج شامل کیا جائے جو سات دن تک جاری رہے مریض کی غذا میں اصلاح کی جائے جذب کرنے والی غذاؤں پر اختصار کرے۔ بیر کھلائے جائیں اور محرقہ قلیہ جات بطور غذا استعمال کرائے جائیں۔ اگر یہ دستیاب نہ ہو سکیں تو نیم برشت انڈوں کی زردی شوربہ جات اور حریرے جس کے اندر شہد شامل کیا گیا ہو استعمال کرائے۔ یہ سب کر چکنے کے بعد مرض قادح سے متاثرہ دانت کا علاج یہ ہے کہ اس پر جو مواد جمع ہو گیا ہے اس کو نرمی اور آہستگی کے ساتھ لوہے سے کھرچ دے اندر اور باہر سے دانتوں کی صفائی کرے پھر اُبلے ہوئے آب جاشا سے کُلّیاں کرے اور ان پر سعد کی مالش کرے شہد اور قطـران سے طلا کرے مویزج اور عاقرقرحا سے غرغرہ کرے مگر یہ کہ مزاج میں کوئی رکاوٹ ہو اور روغن مصطگی وغیرہ ناک میں ڈالے اِلّا یہ کہ درمیانی گوشت میں خرابی ہونے کی صُورت میں ایسا نہ کرے بلکہ قادح کو لوہے سے نکال کر حسبِ ذیل "برود" رگڑے۔

تخم خرفہ، طباشیر، آرد باقلا، آرد مسور، کشیز سوختہ، گل سرخ، کف دریا نمک اندرانی، شکر طبرزد، جو سوختہ، عود سوختہ ان تمام ادویہ کو برابر لے کر باریک پیس کر حل کرے اور دانتوں اور درمیانی گوشتوں پر رگڑے بعد ازاں سرکہ عرق گلاب روغن گل سے کلیاں کرے ـــــ یہ مرض قادح کا علاج ہے۔

اگر دانتوں پر زرد رنگ کی شئ جم جائے تو مریض کو مطبوخ تمر ہندی (املی) میں ہلیلہ زرد شامل کر کے پلانا چاہیئے جس کا نسخہ کئی بار گزر چکا ہے ہم یہاں اس کو لکھتے ہیں۔

ہلیلہ زرد صاف شدہ ($52\frac{1}{2}$ گرام)، تمر ہندی صاف شدہ (105 گرام) ترنجبین جس کے کانٹے صاف کیئے گئے ہوں ($52\frac{1}{2}$ گرام) آلو بخارا لبّی (20 عدد) عناب

(بقدر مذکور) ، مویز منقی ($52\frac{1}{2}$ گرام) اصل السوس مقشر ($52\frac{1}{2}$ گرام) ان سب ادویہ کو ایک کلو 656 گرام پانی میں صعتر کے ساتھ پکائے تاکہ (414 گرام) رہ جائے پھر نتھار کر صاف کرے پھر اس کے اندر (30 گرام) فلوس خیار شنبر (صاف شدہ) گرم کر کے نیم گرم استعمال کرے پھر دانتوں کے مواد کو صاف کر کے مذکورہ منجن رگڑنے کے بعد سرکہ، عرق گلاب اور روغن گل سے کلیاں کرے۔

اگر دانتوں پر جمنے والا مواد سیاہ ہو تو اس کا علاج ان دونوں علاجوں سے مرکب ہونا چاہیئے۔

---

## باب ــــ ۱۳

# بغیر کسی سبب محسوس کے دانتوں کے چھلکے نکلنا

یہ مرض زیادہ تر افطیقوس یا مرض سل کے مریضوں کو لاحق ہوتا ہے جو رطوبت کے ختم ہو جانے اور یبوست کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے اگر ایسے مریضوں کو یہ مرض لاحق ہو تو اس کا علاج وہی ہے جو دق اور سل کا علاج ہے مریض کی حالت کے اعتبار سے علاج کارگر ہوتا ہے اگر یبوست اور لاغری اپنی انتہا کو نہیں پہنچی ہے تو اس مرض کے ٹھیک ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے اور مرض کے انتہا کو پہنچنے کی صورت میں دانتوں کی صحت میں اس کی تاثیر ظاہر ہو گی یہاں اس مرض کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ کبھی یہ مرض دانتوں کو لاحق ہوتا ہے اور اس طرح ناخنوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات سل کے مریضوں کے سوا دوسروں کو بھی لاحق ہو سکتا ہے ایسی صورت میں اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو تیز اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے اور اس طرح دیر ہضم غذاؤں کے استعمال سے روک دیا جائے ایسے مریض کا استفراغ نہ کرے یبوست مزاج کی حرارت کے ساتھ ہونے کی صورت میں آش جو (بارلی) تر غذائیں مزورات جو ماش، کدّو، پالک سے بنائے جائیں اور سرد پانی میں بھگوئی ہوئی روٹی اور وہ روٹی جو روغن بادام اور آب باقلا کے ساتھ پکائی گئی ہو مریض کو کھلائی جائے مریض کو گدھی یا عورت کا دودھ پلایا جائے جب کہ مزاج میں اعتدال

اور قارورہ میں اختلاط ہو سر میں عورت کا دودھ ڈالا جائے بچی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ روغن بنفشہ روغن نیلوفر اور روغن کدو کے ساتھ ملاکر ناک میں چڑھایا جائے۔

اگر یبوست مزاج کی برودت کے ساتھ ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ بارد اور یابس غذاؤں کے استعمال سے مریض کو منع کرے بکری کے بچے کے پائے جو مقشر یا خندروس کے ساتھ پکا کر استعمال کرائے اور بکری کے بچے کے گوشت کی انگشتی کھلائے، شراب ممزوج پلائے اور روغن خیری ناک میں چڑھائے کیوں کہ یہ معتدل ہوتی ہے جماع سے بالکل پرہیز کرے سفید مچھلی، روغن بادام میں تل کر کھلائے سر پر مندرجہ ذیل ضماد کرے۔

بکری کا دودھ، بکری کے بچے کے پنیر کے ساتھ جما کر سر پر ضماد کیا جائے، گرم پانی سے کلیاں کرے جس میں کسی قدر روغن خیری شامل کیا گیا ہو ترطیب پیدا کرنے والے حقنے دے جن کا ذکر کئی بار گزر چکا ہے یہاں ہم ایک نسخے کا اعادہ کریں گے تاکہ ترطیب کے لئے اس نسخہ کا استعمال معمول بن جائے۔

**نسخہ ترطیب:-** جو کچلا ہوا (کف کبیر یعنی ہتھیلی بھر)، برگ خبازی، برگ اسپغول، شاخ چقندر (ہر ایک باقہ) تودری، بوزیدان، خشخاش سفید (ہر ایک، ایک حفنہ)، ماش مقشر کچلی ہوئی (ایک کف) بکرے کے سر کے پائے جو کوٹ لئے جائیں ان سب کو ایک جگہ ڈال کر اس میں اس قدر گدھی کا دودھ ڈالا جائے کہ ڈوب جائیں اسی قدر آب شیریں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ گل جائیں پھر اوپر جمنے والے تیل کو علحدہ کر لیا جائے اس کا پانی (414 گرام) علحدہ نکال لیا جائے اس میں یہ تیل (105 گرام) کی مقدار ڈال دیا جائے اور اتنا پھینٹا جائے کہ ایک جان ہو کر نرم ہو جائے اس سے نہار منہ حقنہ لے تین گھنٹے گزرنے کے بعد گرم پانی سے آبزن کرے جس میں برگ خبازی برگ بنفشہ ڈالے گئے ہوں موم اور روغن بنفشہ سے مالش کرے رات دن میں کئی دفعہ دانتوں پر حسب ذیل دوا لگائے۔

(انڈے کی سفیدی) لعاب اسپغول رقیق، روغن بنفشہ، عورت کا دودھ یا گدھی کا دودھ یہ سب چیزیں برابر برابر مقدار میں ایک کانچ کے برتن میں ڈال کر خوب پھینٹ لے اور دانتوں پر لگائے رات دن میں کئی بار ایسا کرنا چاہیے۔

---

## باب — ۱۴

# داڑھوں کے اندر سوراخ پیدا ہو کر کیڑا لگنا

دانتوں میں سوراخ ہونے کے متعلق قبل ازیں گفتگو کی جا چکی ہے اب ہم دانتوں میں سوراخ ہو کر کیڑا لگنے کے بارے میں گفتگو کریں گے ـــــ اطبار کی ایک جماعت اس سے انکار کرتی ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے اور حرکت کیڑوں کی پیدائش سے مانع ہے اگر اُوپر کے جبڑے میں جو حرکت نہیں کرتا کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور نیچے والے جبڑوں میں آجاتے ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کیوں کہ چبانا کیڑوں کی پیدائش کو روک دیتا ہے نیز کھانے کے اندر جو نمک ہوتا ہے وہ بھی اس سے مانع ہے دانتوں کے سوراخوں میں نمکین کھٹی اور کڑوی چیزیں داخل ہوتی رہتی ہیں لہذا یہاں کیڑے کا پیدا ہونا محال ہے۔

جب کہ دانتوں میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے تو دانت ہلنے لگتے ہیں کھٹی اور نمکین چیزوں کے چبانے سے عفونت زائل نہیں ہوتی کھٹی اور نمکین چیزیں اس قدر دانتوں سے چبائی نہیں جاتیں جس قدر کہ ایسی چیزوں کا زیادہ مقدار میں گزر معدے سے آنتوں کی طرف ہوتا ہے پھر آنتوں کی عفونت کی وجہ سے کیڑے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

اخلاط فاسدہ سے منھ درمیانی گوشت بدن اور سر کے تنقیہ کے سلسلے میں جو امراض آلیہ کے سوا تمام امراض کی اصل ہوتے ہیں ہم قبل ازیں دانتوں کے درد کے بیان میں وضاحت

کر چکے ہیں وہ یہ کہ اخلاط ردیہ سر سے درمیانی گوشت کی طرف اترتے ہیں اور معدے سے بھی اس کی طرف چڑھتے ہیں لہذا مکرر یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں اب ہم ان ادویہ کا ذکر کریں گے جو کیڑوں کو مارتی اور سوراخوں میں جمع ہونے والے میل کو دھو ڈالتی ہیں۔

قطران (ایک جز)، مر (دُگنا)، خاکستر درمنہ (ایک جز)، ان کو کوٹ کر قطران میں گوندھ لیا جائے اور سُوراخ میں رکھدیا جائے اس سے فوراً کیڑے مرجائیں گے۔

**دیگر:۔** زراوند مدحرج، بیخ بر سیاوشان، ترنج ان تمام ادویہ کو کوٹ لیا جائے اور اس میں اسی مقدار جوز شامل کیا جائے پھر زفت رطب سے گوندھ لیا جائے اور کیڑے والے دانت کے سوراخ میں رکھدیا جائے۔

**داڑھ کے کیڑوں کا موثر علاج:۔** درمنہ، ترنج، ترمس، مر (برابر برابر) لے کر سرکہ میں اس قدر پکائے کہ سرکہ گاڑھا ہو جائے پھر دوا کو سرکے کے ساتھ سُوراخ میں رکھدے اس سے کیڑے مرجائیں اور وہاں جمع شدہ میل کچیل صاف ہو جائے گا۔

**دیگر:۔** نوشادر (ایک جز)، مر (ایک جز)، ملح (نمک)، (دو جز) خاکستر قشارہ ادیم (ایک جز) ان تمام ادویہ کو کوٹ کر سرکہ زفت رطب اور شہد میں گوندھ لیا جائے اور سُوراخ کو بھر دیا جائے یہ کیڑوں کو مارڈالتا اور میل کو صاف کر دیتا ہے بعدازاں سرکہ سے کلّیاں کرکے سعد چبانا چاہیئے اس سے دانتوں میں سُوراخ ہوں تو کیڑے پیدا ہونے نہیں پاتے۔

دانتوں کے امراض کے بیان کے بعد ہم عمور کے امراض اور ادویہ کا بیان کریں گے قبل ازیں دو منجنوں کا ذکر کریں گے۔ جن میں سے ایک "سنون ابیض" اور دوسرا "سنون اسود" کے نام سے مشہور ہے۔

# دانت کے دو منجن

**سنون ابیض :-** یہ منجن مسوڑھوں کو مضبوط کرتا اور خون بند کرتا ہے نیز دانتوں کی تقویت کے ساتھ ساتھ گندہ دھنی کو دور کرتے ہوئے دانتوں کی حفاظت کرتا ہے کیڑے لگنے اور اکھڑنے نہیں دیتا، مرض "ضرس"، کے پیدا ہونے سے مانع ہے سر سے عمور کی طرف خلط (فاسد) کو گرنے نہیں دیتا۔

**نسخہ :-** عاقر قرحا، وج، کزمازج، سعد (ہر ایک 21 گرام)، پوست انار، مازو سبز، قشار کندر، گلنار، گلسرخ (ہر ایک $\frac{1}{2}$ ۱۵ گرام)، کف دریا، ملح المعدن شب یمانی خالص، خاکستر صدف جو صوف حلزون کے نام سے مشہور ہے (ہر ایک $\frac{3}{4}$ 4 گرام) مرچ سفید، مصطگی، عود بلسان (ہر ایک $\frac{1}{2}$ 3 گرام) قاقلہ صغار، بسذ، حرف صیی ابیض (ہر ایک $\frac{1}{2}$ ۱۰ گرام) خاکستر فیلکوس ($\frac{1}{2}$ 17 گرام) اگر دستیاب نہ ہو تو بیج سوسن (14 گرام)، قرن ایل، دندان فیل ہلیلہ کی گٹھلی (ہر ایک $\frac{1}{2}$ 24 گرام) طباشیر، تخم خرفہ، نشاستہ، کتیرا، کشنیز، خستہ آرد مسور، (ہر ایک $\frac{1}{2}$ 24 گرام) ان تمام ادویہ کو کوٹ کر ریشم کے کپڑے میں چھان لے اس طرح کئی بار کوٹا جائے اور چھانا جائے حتیٰ کہ مزید چھاننے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ پھر خوشبو کے لئے اس میں کسی قدر کافور شامل کر دے اس منجن کو دانت اور درمیانی گوشت پر لگائیں نیز سرکہ میں ملا کر کلیاں کرے

روغن زیتون اور زفت رطب میں شامل کرکے عندالضرورت یعنی جب دانت ہل رہے ہوں یا دانتوں میں درد ہو یہ منجن ابو ماہر کی ایجاد ہے ہم نے اس کے نسخے میں جالینوس کے کلام سے کچھ اضافے بھی کئے ہیں یہی وہ منجن ہے جو "سنون ابیض"، کے نام سے مشہور ہے۔

**سنون اسود:-** اس کا نسخہ بھی بعینہٖ "سنون ابیض" جیسا ہے مگر اس میں حسب ذیل دواؤں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ تخمہ، ترمس، ترنج، مر، ریوند، کہربا (ہر ایک منجن کے اوسط میں ذکر کردہ اجزا کے برابر مقدار میں) لے کر زفت رطب شہد اور سرکہ اور ثیل میں گوندھ لے اور وہ بوٹی جس کو "ثیل"، کہتے ہیں نصف ہانڈی بھر ڈال کر اس گوندھی ہوئی دوا کو اس کے وسط میں ڈال دے پھر اس کے اوپر مذکورہ جڑی بوٹی ڈال کر ہانڈی کا منھ مضبوطی سے بند کردے یہ ہانڈی ایک تنور میں بھگو کرکے درمیان میں رکھکر مضبوطی کے ساتھ تنور کا منھ بند کردے اور ایک رات ویسا ہی چھوڑ دے صبح میں ہانڈی نکال لے ٹھنڈا ہونے کے بعد جلی ہوئی ادویہ کو جو کوئلے یا راکھ کے مانند ہو جائیں گی نکال کر باریک پیس لے اس میں خوشبو کے لئے تھوڑی سی مشک شامل کرے اور "سنون ابیض"، کی طرح استعمال میں لائے یہ منجن، سنون ابیض سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے کیوں کہ اس میں کئی قسم کی راکھ شامل ہے۔

ثیل ایک ایسی جڑی کا نام ہے جو زمین میں خوب پھیلتی ہے اور اس میں کثیر گرہیں ہوتی ہیں بعض وقت اس کی ڈالیں بھی پھیلنے لگتی ہیں اس کے پتے چوڑے لمبے ہوتے ہیں۔ جب ڈالیں پھیلنے لگتی ہیں تو پتے سوکھنے لگتے ہیں جو ڈالیوں کے نیچے ہوتے ہیں۔

**دانتوں کو سفید بنانے کا نسخہ:-** اس نسخہ سے دانت فوری طور پر سفید ہو جاتے ہیں۔ کف دریا نمک، شکر (برابر برابر) لے کر باریک پیس لے اور دانتوں پر ملے تو دانت فوراً سفید ہو جائیں گے۔

اگر طبیب سستی کی وجہ سے مذکورہ دو منجنوں کو نہیں بنا سکتا وہ اپنی غرض کے مطابق جس دوا کا چاہے انتخاب کرسکتا ہے۔ کیوں کہ میں نے تمام اغراض کو پیش نظر رکھتے ہوئے دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض کے لئے دواؤں کا تذکرہ کردیا ہے۔

## باب ـــ ۱۵

# دانتوں کو کیڑا لگنا یا سفید دھبّے پیدا ہونا

یہ مرض اس وقت محسوس ہوتا ہے جب دانتوں میں پیدا ہو جاتا ہے یہ ایک رطوبت ہے جو دانتوں پر مفاصل کی طرح مضبوطی کے ساتھ جم جاتی ہے بعض دفعہ اس سے دانتوں میں شق پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح مفاصل کے اندر شقوق پیدا ہو جاتے ہیں یہی جالینوس کا مذہب ہے کیوں کہ اس کا کہنا یہ ہے کہ دانت میں فاضل مواد سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے خلط سوداوی جب دانتوں پر گرتی ہے تو دانتوں کا رنگ بینگنی ہو جاتا ہے جب خلط زجاجی گرتی ہے تو ان کا رنگ برف کے مانند یا آسمانی یا گرد آلود یعنی غباری ہو جاتا ہے اور خلط صفراوی کی وجہ سے زرد ہو جاتا ہے جب یہ رطوبتیں دانتوں پر جمنے لگتی ہیں تو ان میں غلظت اور دھبّے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مطبوخ افتیمون سے پھر حب ایارج سے استفراغ کرے اگر مزاج متقاضی ہو تو مویزج یا عاقر قرحا سے غرغرہ کرے پھر یہ دیکھے کہ یہ مرض تمام دانتوں میں پھیل گیا ہے یا اس کی ابتدا ہے۔ اگر تمام دانتوں میں پھیل گیا ہے تو ان پر وہ ضماد لگائے جو ابھی ہم بیان کریں گے مریض کو سرد ہوا سے بچائے سرد پانی پینے سے منع کرے دانتوں کو کوئی سرد شئے لگنے نہ پائے اگر مرض کی ابتدا ہے تو جس

دانت پر دھبے ہوں اس کو ایک تیز اُسترے سے آہستگی کے ساتھ چھیل دے کیوں کہ ایسا دانت عموماً جلد ٹوٹ جاتا ہے اگر اُسترا کھردرا ہو تو دانت پر نشان پڑ جاتے ہیں بعض اوقات ٹوٹ بھی سکتے ہیں لہذا انتہائی آہستگی اور نرمی کے ساتھ صاف کرے تاکہ یہ مرض دوسرے دانتوں کی طرف پھیلنے نہ پائے۔

**ضماد کا نسخہ** | اگر تمام دانت متاثر ہو جائیں تو مندرجہ ذیل ضماد کرے۔ پیہ بط، پیہ قسرخ، پیہ ہنس، پیہ سرخاب ان تمام کو یکجا کرنے کے لئے روغن خیری ملالے اس میں کسی قدر صاف شدہ موم اور زوفا رطب اور شیر گندم شامل کرے، شیر گندم نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ گیہوں کو پانی میں بھگو دے تا آنکہ پھول کر اس کے اندر بو اور ہرا رنگ پیدا ہو جائے اب اس کو نچوڑنے سے دودھ کے مانند گاڑھی چیز نکلے گی یہی شیر گندم ہے اس کو آگ میں پکا کر ضماد کرے چالیس دن تک مریض کو ہوا سے بچائے اس طرح مواد تحلیل ہو جائے گا اگر مریض بچہ یا نوجوان ہو تو مرض کی ابتدا میں دس دن تک یہ عمل کرنا کافی ہوگا ـــــ بعض دفعہ یہ مرض صرف دانت کی سطح کی حد تک محدود رہتا ہے ایسی صورت میں کانچ سے یا کسی ہڈی کھرچنے کے آلے سے کھرچ دینا کافی ہوگا۔ اس بات کی فکر نہ کرے کہ دانت باریک پڑ جائیں گے اور ان کا ضعف علی حالہ باقی رہے گا۔ کیوں کہ دانتوں کی خوبصورتی ضعف فعل کے ساتھ مرض کے باقی رہنے سے بہتر ہے ـــــ اس مرض کے لئے چمگادڑ کا خون اور خاکستر، کینچلی سانپ کا مسلسل رگڑنا بھی مفید ثابت ہوتا ہے ـــــ اہلِ بصرہ رائی کو شراب کے ساتھ گوندھ کر کے بھی اسی جیسی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں۔

---

## باب ۔۔۔ ۱۶

# عمور (دانتوں کے درمیانی گوشت) میں فساد پیدا ہونا

بعض دفعہ عمور میں فاسد، متعفن اور تیز رطوبت کے آجانے کی وجہ سے فساد پیدا ہو جاتا ہے اس سے منہ کی بو بدل جاتی ہے دانتوں کی جڑوں میں اور آس پاس عفونت پیدا ہو جاتی ہے مرض کی کمی بیشی کے لحاظ سے اس کے اندر بھی کمی بیشی ہوتی ہے اس مرض کا ہم نے "بخر" نام رکھا ہے یعنی منہ کی گندگی اس کی علامت یہ ہے کہ جب ایسا مریض نمکین یا کھٹی چیزوں سے کلیاں کرے تو دونوں ہونٹوں کے جوڑوں کے پاس جگٹ رطوبتیں جمع ہو جاتی ہیں جن کے اندر متغیر شدہ بو ہوتی ہے باوجود اس کے منہ کی بو نہیں منقطع ہوتی اور نہ کھانا کھاتے وقت مزہ بدلتا ہے کیوں کہ اس مرض کا جو سبب ہے دانتوں کے اطراف چھپا ہوا ہوتا ہے جہاں تک بآسانی کلّی کی جانے والی دوا کا پہنچنا دشوار گزار ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے مزاج اور قوت کے مطابق عمل کرے اس سبب کا پتہ چلائے جو بطون دماغ میں عفونت کا سبب بنا ہے اور اس سبب کو ختم کرے ہم یہاں بطورِ علاج کلّی کے علاج کا ذکر کریں گے ایک طبیب مریض کے مزاج کے مدنظر اور اس کی عمر قوت و طاقت کے لحاظ اس سے علاج کی نوعیت کا استخراج کر سکتا ہے قیفال کی دونوں رگوں میں فصد لگائے اور صرف عمدہ لطیف غذا کھلائے غلیظ اور عفونت پیدا کرنے والی

غذاؤں سے منع کرے جیسے گائے کا گوشت ،نمکسود یعنی نمک مرچ مصالحہ جات کے ساتھ بھونا ہوا گوشت اور شکار کا گوشت اور تمام قسم کے میٹھوں سے منع کرے اگر اس سے رُکنا ممکن نہیں تو اس میں شکر سفید شامل کرے ۔اور کھانے کے بعد سرکے سے کلّیاں کرے جن میں قدح الآس ڈال کر ابالا گیا ہو یا خل الآس سے کلّیاں کرے اور خل الآس اس سرکے کو کہتے ہیں جو حب الآس ابیض اور عصیر العنب سے تیار کیا جائے ۔

اگر مریض کو میٹھا کھانے کی عادت ہے تو فوراً روک دے کیوں کہ میٹھا عمور کو بہت زیادہ خراب کر دیتی ہے ۔اس کے بعد مطبوخ افتیمون سے مریض کے بدن کا استفراغ کرے ۔اس نسخے کے مطابق جو رطوبت کے فساد اور مالیخولیا کے لئے تیار کیا جاتا ہے ۔پھر مریض کے سر کا استفراغ حب الصبر یا حب الایارج یا دونوں کے ساتھ کرے جب کہ مریض کے اندر طاقت اور بدن میں فاضل مواد موجود ہو پھر مندرجہ ذیل نسخہ سے کلّیاں کرے ۔

**نسخہ :۔** حب الآس اور اس کے کونپلے پتّے پوست بیخ کبر، زوفا صعتری، صعتر فارسی پوست درخت توت ماکزمازج ، عاقرقرحا، فلفل سفید (برابر برابر) کوٹ لئے جائیں اس پر سرکہ کہنہ اس قدر ڈالا جائے کہ یہ ادویہ ڈوب جائیں پھر موسم گرما ہو تو دس تک دن اور موسم سرما ہو تو بیس دن تک دھوپ میں رکھدے تاکہ یہ ادویہ سرکہ کو جذب کرلیں یہاں تک کہ سرکہ گاڑھا ہو جائے یا ختم ہو جائے اور ادویہ خشک ہو جائیں بعد ازاں نکال کر ہاون دستہ میں مکرر پیس لیا جائے پھر تھوڑی سی شب یمانی خالص اور کسی قدر نوشادر شامل کر کے تمام دوا کو سرکہ میں گرم کر کے خوب کلّیاں کرے تاکہ دوا دانتوں کے درمیان اور دانت کے سوراخ تک پہنچ سکے اگر عمور کا مزاج گرم ہو جائے تو سرد پانی اور روغن گلاب سے کلّیاں کرے اور اسی طرح عمل کرتا جائے تاکہ بو ختم ہو جائے اگر مریض کو زیادہ استفراغ کی ضرورت ہو اس کی قوت بھی ساتھ دے تو اس سے نہ روکے ۔

**"حب بخر" منھ میں خوشبو پیدا کرنے کیلئے :۔** نارمشک (ایک جز) ؛ سعد (نصف جز)، گلسرخ (دو جز) قاقلہ صغار (ایک جز)، فلفل (ایک جز) ان تمام ادویہ کو کوٹ کر اس میں کسی قدر کافور ملالے اور مسور کی دال کے مانند حبوب بنالے اور زبان کے نیچے رکھے زبان سے عمور کی طرف بھی پھیرتا جائے اس سے بدبو ختم ہو کر منھ میں خوشبو پیدا ہوگی ___ اگر ان حبوب

سے گرمی پیدا ہو تو اس نسخہ میں تخم خرفہ، طباشیر، نشاستہ، آرد مسور اور کسی قدر کافور کا اضافہ کرے اس سے مزاج میں تغیر واقع نہ ہو گا۔ اور سر سے مواد اترنے سے محفوظ رہے گا اس کے لئے مسواک کا استعمال مناسب نہیں ہے کیوں کہ دانت ہلتے ہیں اور دانتوں کا نچلا حصّہ کمزور ہو جاتا ہے اور اس میں فاضل مواد اترتا ہے ــــ ہاں البتہ اگر فاضل مواد سے مامون ہو اور اس کا یقین ہو کہ بدن اور سر فاضل مواد سے صاف ہو چکا ہے تو ایسی صورت میں بغیر تکلیف کے مسواک کر سکتا ہے یا کوئی کھردری چیز رگڑ سکتا ہے۔

## باب — ۱۷

# بخر یعنی گندہ دہنی جو معدے کی مشارکت سے پیدا ہو

یہی مرض بخر ہے البتہ اس کا سبب وہ رطوبت ہوتی ہے جو معدے اور منہ کے اندر تعفن پذیر ہو کر فاسد ہو جاتی ہے اس کا ارتقار عمور کی سمت ہوتا ہے۔ ہم معدہ مری متاثر ہونے کی وجہ سے منہ کی بو بدل جاتی ہے اور عمور میں فساد پیدا ہوتا ہے اس مرض کی علامت یہ ہے کہ اس کی بدبو ختم نہیں ہوتی کھانا کھائے یا نہ کھائے منہ دھوئے یا نہ دھوئے بہرحال باقی رہتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے مزاج پر غور کرے اگر مزاج رطوبت کی طرف مائل ہو تو مطبوخ افیتمون سے استفراغ کرے بعد ازاں دس دن تک ماء الاصول ایارج کے ساتھ دے جب یہ معلوم ہو کہ اخلاط میں رقت پیدا ہو چکی ہے تو مندرجہ ذیل نسخے کی تین خوراکوں سے تنقیہ کرے۔

**نسخہ:-** گلسرخ، افسنتین رومی خالص (ہر ایک ۱۷ $\frac{1}{2}$ گرام) ماہزہرج (ماہی زہرہ) حب النار (ہر ایک ۳ $\frac{1}{2}$ گرام)، مصطگی (۷ گرام) عصارہ سوس (۵ $\frac{1}{4}$ گرام) صبر سقوطری خالص (تمام ادویہ کے برابر)، سقمونیا بھنی ہوئی (۱۰ $\frac{1}{2}$ گرام) تمام ادویہ کو پیس کر اترج کے پتوں کے پانی کے ساتھ گوندھ کر کالی مرچ کے برابر حبوب بنا لے۔ اس کی مقدار خوراک دو دن تک سفیدہ کے شوربہ میں گرم کرنے کے بعد ایک گرام ہے یہ استعمال رات کے دو گھنٹے گزرنے کے بعد ہونا چاہیے اس کے بعد غذا میں بکری کے پائے کی نہاری دینی چاہیے یہ دوا ایک

مہینے کی مدت میں تین مرتبہ استعمال کی جائے بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت موجود ہو پھر دن میں تین مرتبہ "سنون اسود" سے دانت صاف کرے جس کا ذکر مقالہ ہذا کے باب نمبر (۱۵) میں گزر چکا ہے۔ سنون اسود کو سرکہ میں گرم کرکے کلیاں کرنے سے عور کے اندر یہ بخارات جذب ہونے نہیں پاتے مسوڑھوں اور دانتوں کو تقویت پہنچتی ہے اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو حسبِ ذیل معجون بنا کر کھلایا جائے۔

**نسخہ معجون:-** ہلیلہ سیاہ، کابلی اور زرد، بلیلہ، آملہ (ہر ایک صاف شدہ حالت میں (۳۵ گرام)، حب الآس ابیض، کندر مذکر (ہر ایک ½۱۷ گرام) سعد کوفی، مصطگی، عود صیفی (ہر ایک ½۱۰ گرام)، قاقلہ صغار، اشنہ، سنبل (ہر ایک ۷ گرام) گلسرخ، صعتر فارسی، برگ پودینہ، برگ بادرنجبویہ، برگ اترج (ہر ایک ۱۴ گرام) زعفران (ایک درہم ونصف یعنی ¼۵ گرام) ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس کر مویز منقی میں گوندھ لیا جائے ــــ ہمارے دوستوں میں بعض لوگ اس میں تخم خیار تخم خیارزہ اور تخم خربزہ کا بھی اضافہ کرتے ہیں ــــ اس معجون کا استعمال دو دن میں ایک بار کرے مقدار خوراک ½۳ گرام ہے بشرطیکہ کوئی چیز مانع نہ ہو استعمال کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ خوب چبا کر کھائے اس سے عور کو فائدہ پہنچتا ہے اور دانت مضبوط ہوتے ہیں اور بہت سارے علاج کی ضرورت نہیں رہتی۔

**منہ کی خوشبو کیلئے حب کا نسخہ:-** قرنفل (ایک گرام)، اشنہ (½۳ گرام) بسباسہ (½۳ گرام)، فوفل (¾۱ گرام)، کمون کرمانی، دفاق الکندر (ہر ایک ¾۱ گرام)، مشک (۳۸۴ ملی گرام) ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر کہنہ شراب میں گوندھ کر چوڑی چوڑی گولیاں بنالیں ایک ایک گولی چبائے یا زبان کے نیچے رکھ کر چھوڑ دے۔

## باب ــــ ۱۸

# گندہ دہنی جو عمور یعنی دانتوں کے درمیان گوشت کے فساد کی وجہ سے پیدا ہو اور ہمیشہ دانتوں کی جڑوں سے خون نکلتا رہتا ہے

اس مرض کے بھی وہی اسباب ہیں جن کا بیان گزر چکا ہے مگر مذکورہ دو اقسام کی بہ نسبت اس میں کچھ زیادتی ہوتی ہے متعفن فاسد رطوبات جن میں حدت اور گرمی ہوتی ہے اس میں زائد ہوتی ہے لہذا ان کا علاج بھی زائد ہوتا ہے ـــــ مریض کا فصد اور اسہال کے ذریعہ استفراغ کرنا مریض کے مزاج اور قوت کا لحاظ کرتے ہوئے ممکنہ لطیف غذاؤں کا استعمال کرانا جیسے مزورات جو سماق اور آب حصرم کے ذریعہ یا زرشک سے تیار کئے جائیں ضروری ہوتا ہے کئی مرتبہ ایسے مریض کو سرکے سے کلیاں کرائی جائیں جس میں آس اور گلنار ڈال کر پکایا گیا ہو اگر خون بند ہو جائے تو فبہا ورنہ چار رگوں کے فصد کے بعد جو ہونٹوں میں ہوتی ہیں اور پچھنہ لگانے کے بعد عمور کے فساد کا علاج کیا جائے یہ وہ علاج ہے جو منھ اور عمور کے لئے کیا جاتا ہے خاص طور پر اس صورت میں جب گوشت میں فساد پیدا ہو کر بدبو آنے لگے۔

لکڑی یا کھیرے کو سرکہ میں بھگو کر اگر سخت ہوں تو تھوڑی دیر تک کُترتا رہے پھر خلال کرے پھر کترے تا آنکہ دانتوں میں سے تازہ خون جاری ہو جائے بعد ازاں مندرجہ ذیل دوا ـــــ سے کلیاں کرے۔

شب یمانی، نمک سوختہ، اقاقیا، مر (برابر برابر) لے کر پوست بیخ کبر کے ساتھ سرکہ

میں پکائے پھر اس سرکہ سے کئی دفعہ کلیاں کرے یہاں تک کہ عمور میں درد محسوس ہو بعدازاں دانتوں کی جڑوں میں روغن گلاب لگائے اور درد کم ہونے تک منہ میں پکڑا رکھے ہر ایک دن ایسا ہی کرتا جائے تاآنکہ عفونت جاتی رہے اور تازہ گوشت پیدا ہو۔

اگر یہ دوا موثر ثابت نہ ہو تو حسب ذیل طریقے پر "فلدفیون" کا استعمال کرے۔

**نسخہ فلدفیون:-** نورہ (چونا) جسے پانی میں نہ بجھایا گیا (۱۰ ½ گرام) شب یمانی خالص (۷ گرام)، ملح اندرانی سوختہ (۵ ¼ گرام)، اقاقیا (۸ ¾ گرام) مر صافی (۱۰ ¼ گرام) ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد (ہر ایک ۸ ¾ گرام) نوشادر (۱ ¼ گرام) ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس کر کہنہ سرکہ اس میں گاڑھا ملا لیا جائے اور ایک نئے مٹکے پہ طلا کر کے سایہ میں سکھا لیا جائے پھر اس کو نکال کر محفوظ کر لیا جائے جب استعمال کرنا چاہے اس کے ایک ٹکڑے کو پیس کر کتان کے کپڑے پر لگالے جس کو انگلی پر باندھ لیا ہو پھر کہنہ سرکہ میں انگلی ڈبا کر آہستگی سے یہ دوا اس پر لگادے اور اندر اور باہر سے عمور کو متواتر رگڑا جائے تاآنکہ خون نکل آئے پھر پانی اور سرکہ کو اطراف آس میں روغن گل کے ساتھ پکا کر کلیاں کرے ایک دن یا دو دن چھوڑ کر مکرر ایسا ہی کرے یہ فاسد عمور کا بہترین علاج ہے اگر مرض میں کچھ افاقہ محسوس ہو تو داخل اور خارج سے عمور پر نشتر لگائے تاکہ وہاں سے جمع شدہ خون نکل جائے پھر آس ڈال کر پکائے ہوئے پانی سے کلیاں کرے اگر عمور کو گرم اشیاء سے تکلیف پہنچتی ہو تو عرق مکو اور اس کے پتے اور جڑیں سرکہ میں شامل کر کے کلیاں کرے اور منہ میں پکڑے اگر اس میں عرق گلاب بھی شامل کر لیا جائے تو مکمل فائدہ ہو گا۔

## باب — ۱۹

# ناصور جو دانتوں کے درمیانی گوشت سے ہمیشہ خون نکلنے اور عفونت پیدا ہونے کی صورت میں غلط علاج کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے

اگر زخم زیادہ مدت تک باقی رہے اور علاج صحیح نہ ہو تو تمام اعضاء میں ناصور پیدا ہو سکتا ہے اس طرح علاج صحیح بھی ہو مگر مقام یا پانی خراب ہو یا کھانے پینے میں بداحتیاطی سے کام لیا جائے تو بھی بعض وقت ناصور پیدا ہو جاتا ہے۔

عموماً ناصور پیدا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ عندالضرورت مریض کے بدن کا استفراغ اور تنقیہ کیا جائے عندالضرورت کا مطلب یہ ہے کہ بدن میں امتلا ہو اور مریض میں استفراغ اور تنقیہ کی طاقت ہو اور موسم کے اعتبار سے ایسا کرنا ممکن ہو ہر استفراغ کے لئے بہترین چیز مطبوخ افتیمون ہے اس کے بعد حب الصبر جب بدن کا تنقیہ ہو چکے تو ثقیل کھانوں سے پرہیز کرائے اور مزورات سے زیادہ غذا نہ دے اگر کمزوری واقع ہو تو پرندوں کا گوشت کھلائے اگر مریض ثقیل غذاؤں کا عادی ہو تو بیٹر وغیرہ سے آگے بکری کے بچے کا گوشت دیا جائے اگر اس سے بھی ثقیل غذا درکار ہو تو بھونا ہوا گوشت دیا جا سکتا ہے اگر ناصور ابتدائی منزل میں اور ہلکا ہو تو حسب ذیل علاج کیا جائے۔

ایرسا یعنی بیخ سوسن آسمانجونی ( ۲½ گرام )، گلسرخ، تخم ورد ( ہر ایک ۲½ )، تلچھٹ شراب خشک کردہ، فحم بلوط، خاکستر قیصوم ( ہر ایک ۱¾ گرام ) ان سب کو باریک پیس کر ناصور پر چھڑکے

طبیب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دوا کا چھڑکاؤ صرف ناصور کی جگہ پر ہو تاکہ وہ دانتوں کی تمام جڑوں میں پھیلنے نہ پائے منہ کے اندر جو لعاب یا مواد جمع ہو مریض کو چاہیئے کہ اس کو تھوکتا رہے۔ ناصور کی دوا ختم ہوتے ہی پھر چھڑک دے اور متواتر ایسا ہی کرتا رہے تاآنکہ ناصور سے سرخ خون نکلنے لگے پھر منہ سرکہ سے دھو ڈالے بعد ازاں روغن گل سے دھوئے اگر رات میں دوا استعمال کرنے کا ارادہ ہو تو ناصور کی جگہ کو چھوڑ کر دانت اور مسوڑھے پر روغن گل کا طلا کرے اور ناصور پر دوا چھڑکے اور بے فکر ہو جائے کیوں کہ منہ میں جو لعاب وغیرہ جمع ہوگا وہ بہہ جائے گا مریض اس کو نگلنے نہ پائے گا کیوں کہ کسی چیز کے نگلنے کے لئے مری کے کھولنے اور قوت جاذبہ کو کام میں لانے کی ضرورت ہوتی ہے جو نیند کے وقت کام نہیں کرتی باقی دیگر اعضاء کی قوتیں نیند کے وقت طاقتور ہوتی ہیں بعض وقت اس مرض میں اس دانت کو اکھاڑنے کی ضرورت پڑتی ہے جو ناصور پر ہوتا ہے۔ اور حدت والی دوا کے استعمال اور پھر مرہموں کے ذریعہ اس کا علاج کرنا پڑتا ہے۔ مجھے عمر بھر ایسا اتفاق نہیں ہوا سوائے ایک مریض کے جو اہواز کا رہنے والا تھا جس نے اپنے تین دانت اکھاڑے اس پر تیز دوا لگانے کے بعد مرہموں سے علاج کیا گیا اور مکمل طور پر اچھا ہو گیا۔

وہ تمام دوائیں جو اکال ہوں اگر ناصور کے لئے استعمال کی جائیں تو اکثر و بیشتر اوقات میں مریض اچھا ہو جاتا ہے ہم ایسی تمام دواؤں کا ذکر اس کے باب میں کریں گے۔

---

## باب ــــ ۲۰

# عمُور یعنی دانتوں کے درمیانی گوشت کی سُرخی

سرخی کا مرض تمام اعضاء میں پیدا ہو سکتا ہے کیوں کہ اعضاء میں صفراء اور خون کے اتر جانے سے خون کی خرابی کے باعث پیدا ہوتا ہے اگر مرض عمیق ہو تو اس کو "قلقوبی" کہا جاتا ہے اگر عضو کے سطح تک محدود ہو تو "حمرۃ" یعنی سُرخی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

کبھی عمور کے اندر سخت درد اور جلن محسوس ہوتی ہے اور کسی قدر ورم بھی آجاتا ہے اس کا نام حاذق اطباء "الحمرۃ فی اللھاۃ" یعنی پڑجیب کی سرخی رکھتے ہیں اس سلسلے میں اُن کی دلیل یہ ہے کہ جب انگلی سے اس کو دبائیں تو خون رک جاتا ہے جب انگلی ہٹالیں تو خون لوٹ آتا ہے۔ ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر مریض کو سرد چیزیں دیں تو فوراً درد سے سکون حاصل ہو جاتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ قیفال کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں بشرطیکہ مریض کی طبیعت آب وہوا اور مقام کے اعتبار سے کوئی امر مانع نہ ہو پھر مندرجہ ذیل مطبوخ سے مریض کے بدن کا استفراغ کریں۔

ہلیلہ زرد صاف شدہ (ایک سو پانچ گرام)، تمر ہندی جس میں سے گٹھلیاں اور دھسیاں نکال دی جائیں (۱۷۵ گرام)، آلو بخارا (۳۰ عدد)، عناب (۳۰ عدد)، تخم کشوث، تخم کاسنی ہر ایک ½۲۴ گرام)، کشنیز خشک برگ عنب الثعلب تازہ (باقہ کبیرہ) توت شامی خشک (کف کبیر)، ترنجبین (۷۰ گرام) ان تمام ادویہ کو ایک کلو چھ سو چھپن (۱۶۵۶) گرام پانی میں صعتر کے ساتھ

پکایا جائے تا آنکہ وہ (۴۳۰) گرام رہ جائے پھر نتھار کر صاف کر لیا جائے پھر اس کے اندر (۵۲ ½ گرام) فلوس خیار شنبر صاف شدہ شامل کر کے مکرر صاف کر لیا جائے۔ اور نیم گرم پانی بعد ازاں عمو رمرض کے پھیلاؤ کے اعتبار سے نشتر لگا کے پھر سرکہ سے کلّیاں کرے جو آس اور بیخ عنب الثعلب ڈال کر پکایا گیا ہو جب درد کو سکون حاصل ہو تو روغن گُل سے کُلّیاں کرے اگر درد کم نہ ہو تو سرکہ، عرق عنب الثعلب، عرق قشارہ کدّو اور عرق خیار ترش سے کُلّیاں کرے جس میں روغن گل ڈال کر گرم کیا گیا ہو اس سے درد جاتا رہے گا اور فاسد مواد کا ازالہ ہو جائے گا مریض کو کھانے میں مزورات دیئے جائیں جو ماالحصرم سے ہوں اور مسّور مقشر اور سرکہ سے بنائے گئے ہوں اگر مرض نہیں ہے تو مریض جلد تندرست ہو جائیگا اگر گہرا ہے تو وہ تدبیر اختیار کرنی چاہیئے جو مسوڑھوں کے خون آلود ہونے اور متعفن ہو کر بو تبدیل ہو جانے کے سلسلے میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

---

# باب ـــ ۲۱

# حنک (تالو) کا ورم

حنک کے ورم کی دو قسمیں ہیں تکلیف کے ساتھ اور تکلیف کے بغیر جو ورم تکلیف کے ساتھ ہو اس کو "ورم حار" اور بغیر تکلیف کے اسے "ورم رخو" نرم ورم" کہتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو ورم تکلیف کے ساتھ ہو اس کا رنگ سُرخ ہوتا ہے اور بغیر تکلیف والے ورم کا رنگ سفید ہوتا ہے سبب یہ ہے کہ پہلا ورم گرم اور تیز خون کا نتیجہ ہوتا ہے اور دوسرا رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس میں کسی قدر حرارت ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ منہ کے اس مقام پر مواد کا بہت کم استقرار ہوتا ہے لیکن دفعہ استقرار ہو بھی جاتا ہے۔

جو ورم تکلیف کے ساتھ ہو اس کا علاج یہ ہے کہ بدن کا استفراغ ایسی ادویہ سے کیا جائے جو اخلاط حادہ کے استفراغ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں پھر سرکہ میں شاخ آس تر گلسُرخ گلنار، عنب الثعلب، برگ علیق پکا کر مسلسل کُلّیاں کرے۔ اگر یہ کارگر نہ ہو تو اس پر مندرجہ ذیل دوا ایک چمچے کے کنارے سے چھڑکا جائے۔

**نسخہ ذرور:۔** گل سُرخ، طباشیر، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم کاسنی، نشاستہ، کتیرا، صمغ عربی، صمغ فارسی (برابر برابر) اور آرد مسور، ارد ماش (ہر ایک دو جز) اجزائے مذکورہ کے اعتبار سے) ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے پھر اس کے اندر کسی قدر کافور شامل کر لیا

جائے اور اس کو ایک چمچے کے ذریعے تالو پر لگا دیا جائے۔ اس سے ورم کم ہوگا اور درد کو تسکین ہوگی فصد اور استفراغ کے بعد پوری صحت حاصل ہو جائے گی۔

ورم بغیر تکلیف کے ہو تو مریض کا مطبوخ افیتمون اور حب ایارج سے استفراغ کرے۔ کزمازج، عاقرقرحا، مری نبطی سے غرغرہ کرائے دشواری کی صورت میں ایارج فیقرا اور مری سے غرغرہ کرائے تاآنکہ تہیج تحلیل ہو جائے مریض کو صرف چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ دے اگر قوت کمزور ہو تو بکری کے بچے کا گوشت دے مزاج میں تبدیلی نہ آئے تو ہر رات حب شیار مسلسل تین راتوں تک دینے میں کچھ مضائقہ نہیں اس مرض کے ازالے کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ استفراغ کے بعد کہنہ سرکہ میں عاقرقرحا ڈال کر غرغرہ کرائے۔

---

## باب — ۲۲

# مُنہ کی پھنسیاں جن سے سخت درد ہوتا ہے

یہ پھنسیاں خون کی حدت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں نیز حدت صفرا کی شمولیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور سخت درد ہونے لگتا ہے بعض وقت مریض چبا بھی نہیں سکتا اطباء کے نزدیک اس کا نام "ورم دموی" اور "قلقمونی" ہے علاج یہ ہے کہ پرہیز کے ساتھ رگ قیفال کی فصد کھول دی جائے بعض وقت کئی دفعہ فصد کھولنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے پھر مطبوخ ہلیلہ زرد سے استفراغ کرائے جس کا بیان باب نمبر (۲۰) میں گزر چکا ہے پھر سرکہ میں گلسرخ، عصا الراعی بیخ عنب الثعلب اور اس کے پتے، برگ کاسنی اور اس کی جڑیں، مسور، کشنیز خشک ڈال کر پکائے اس سے متواتر کئی دفعہ کلیاں کرائے اگر درد زائل ہو تو اور سرخی میں سکون آجائے چھلکے نہ اتریں نہ اس پر منہ کی کھال جو تالو اور زبان پر ہوتی ہے کہ مشابہ کوئی جھلی رہ جائے تو اچھی طرح نشتر لگا کر مذکورہ سرکہ سے کلیاں کرے اس سے یقینی طور پر اندمال ہو گا اور زخم درست ہو جائے گا۔

---

## باب — ۲۳

# علق العمور

## (درمیانی گوشت کا متورم ہو کر ڈھیلا پڑنا اور دانتوں کو چھوڑ دینا)

یہ مرض تین اسباب کی بنار پر ہوتا ہے یا تو دانتوں کو جو اعصاب محیط ہیں۔ ان کے اندر رطوبتوں کے جمع ہو جانے سے رقت اور ماہیت پیدا ہو کر اعصاب پھیل کر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جیسا کہ فالج کے وقت اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ بات کرتے وقت جبڑے میں ارتعاش پیدا ہو لعاب بہنے لگے دانتوں کی جڑوں میں سردی محسوس ہو یا عمور میں استرخا پیدا ہو جائے اور اس کے اندر ورم پیدا ہو کر دانتوں کا گوشت علیحدہ ہو جائے۔ اس نوع کی علامت یہ ہے کہ سخت درد پیدا ہو جاتا ہے تیسری قسم یہ ہے کہ ضعف اور قلتِ خون کی بنار پر استرخا پیدا ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ عمور میں سفیدی آجاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے خون بالکل نہیں ہے۔

پہلی قسم کا علاج جس کو "فالجی" کہتے ہیں وہی ہے جس کا ذکر ہم نے مقالۂ ثانیہ کے فالج اور لقوے کے باب میں کیا ہے ہم نے جو چیزیں ذکر کی ہیں ان سے غرغرہ کرایا جائے ممکنہ طور پر بدن اور سر کے استفراغ کے بعد عمور پر تریاق کبیر کی مالش کی جائے بشرطیکہ مریض کی طبیعت آب و ہوا، وقت اور مقام کے اعتبار سے کوئی امر مانع نہ ہو اگر فائدہ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ایارج سے غرغرہ کرائے تاکہ اعتدال پیدا ہو بعد ازاں مندرجہ ادویہ سے کلیاں کرائے۔

گلنار، آس، پوست انار، جنت بلوط، شب یمانی ان سب کو کوٹ کر ٹھنڈا ہونے کے بعد گوشت کو دانتوں کے ساتھ ضم کرکے یہ دوا اچھی طرح لگا دے۔ اور کئی دن تک متواتر لگاتا رہے منھ میں آنے والے پانی کو تھوک دے۔ اگر اس علاج سے گوشت دانتوں کے ساتھ جم جائے تو فبہا ورنہ مریض کو صرف تریاق دینے پر اکتفا کرے اور عمور کو مالش کرتا رہے مختلف اوقات میں معجون پر القرد یا کہنہ جو عسل البلاذر کو نوشادر میں تحلیل کرکے بنایا گیا ہو مریض کو دیتا رہے ہم نے اس کے بنانے کی ترکیب اپنے قرابادین میں وہاں بیان کردی ہے جہاں ادویہ سمومیہ کے اصلاح کے طریقے بیان کئے ہیں مریض کو ردی غذاؤں سے یکسر بچایا جائے اس کا ویسا ہی علاج کیا جائے جس طرح مفلوج کا ہوتا ہے اس کے مزاج کی حفاظت کرتا رہے گرم دوائیں نہ دے تاکہ مزاج میں گرمی پیدا نہ ہو۔

گرم قسم کا علاج یہ ہے کہ دونوں قیفال کی فصد طریقہ کے مطابق کھولے بدن کے استفراغ سے کوئی چیز مانع نہ ہو تو ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، تمر ہندی، آلو بخارا، عناب سپستان، برگ عنب الثعلب، کشوث، تخم کاسنی، توت شامی خشک، فلوس خیارشنبر (املتاس) وغیرہ سے استفراغ کرائے جس کے اندر صفرا کے استفراغ اور خون کو صاف کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے بعد ازاں یہ غرغرہ کرے۔

مسور (ایک کف)، گلسرخ (کسی قدر)، عصا الراعی (باقہ) ان سب کو خوب پکا کر اس کا پانی ایک جز لے سرکہ متوسط یعنی نہ کہنہ نہ نیا بلکہ درمیانی (دو جز) لے کر دونوں کو ملا کر ہمیشہ کلیاں کراتا رہے اگر سرخی اور درد کم ہو جائے لیکن عمور دانت کے ساتھ نہ چمٹ سکے تو چمٹنے تک اسی طرح کلیاں کرتا رہے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو مندرجہ ذیل برود کا استعمال کرے۔ گلسرخ، طباشیر، گلنار، دھنیا سوختہ، آرد مسور کوٹ کر عصارہ زرشک میں گوندھ لے پھر عمور پر لگائے اس طرح سختی پیدا ہو کر گوشت دانتوں سے چمٹ جائے گا۔

اگر عمور سے خون جاری ہو جائے یا تعفن پیدا ہو تو اس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے اب رہا تیسری قسم کا علاج تو یہ ہے کہ مریض کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے صحت اور مرض کا اندازہ کرے اگر ضعف امتلاء کی وجہ سے ہے تو استفراغ کرے اگر استفراغ کی وجہ سے ضعف آگیا ہے تو اچھی اور عمدہ غذاؤں جیسے بکری کے بچے کا گوشت یا انڈوں کی زردی، موٹے تازے چوزوں سے قوت بحال کرے کیوں کہ اس میں تحلیل کی قوت ہوتی ہے طاقت ور اور مقوی غذاؤں کے استعمال کے

بعد مسوڑھوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اس کے اندر خون صالح آگیا ہے یا نہیں اگر خون آجائے تو فبہا ورنہ کسی قدر فلدفیون سے مالش کر کے قابض اشیاء سے غرغرہ کرائے اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو ہاتھ سے مسوڑھوں کو دانت سے ملا کر پکڑے اور ان کی جڑوں میں داغ دے اس طرح مسوڑھوں میں سختی آجائے گی اور ڈھیلا پن ختم ہو جائے گا۔

---

# باب ـــ ۲۴

# مرض آکلہ

یہ مرض عمور اور منہ میں پیدا ہوتا ہے اس کی صورت زخم کی سی ہوتی ہے مگر یہ مرض بہت کم مدت میں منہ کے بہت سے مقامات پر پھیل جاتا ہے جس کی وجہ سے ایسے زخم کی سی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس کے اندر ہرا پن اور تعفن ہو اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس کی وجہ وہ خلط ہے جس کے اندر چبھن اور عفونت ہوتی ہے یہ خلط سر سے عمور کی طرف یا جسم کے تمام اعضاء کی طرف اترتی ہے عمور کی کمزوری کی وجہ سے زخم کی سی صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے یہ خلط تیز اور متعفن غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جیسے نمکسود، پرانی چٹنیاں اور نمکین ٹڈیاں وغیرہ اس کا علاج یہ ہے کہ اگر مریض کی قوت ساتھ دے تو فصد کھولے پہلے مطبوخ افتیمون سے بعد ازاں حب ایارج یا حب صبر سے استفراغ کرے جب کہ کوئی امر مانع نہ ہو، آش جو (یعنی بارلی) لازمی طور پر پلائے اور رب حصرم، آب سماق اور سرکہ سے کلیاں کرائے ایسا کرنا مرض کو پھیلنے سے روکتا ہے ـــ پھر اس مرض خاص کا علاج مندرجہ ذیل نسخے سے کرے جس کو "سور تیجان" کہتے ہیں۔

شب یمانی (ایک جز)، قلقطار سوختہ اور قلقیدس سوختہ، نوشادر (ہر ایک نصف جز)، مازو سوختہ (مازو) جس کو سرکہ میں بجھایا گیا ہو قرطاس مصری سوختہ چونا ان بجھا (ہر ایک ۱½

جز ) ، زعفران سوختہ ، کندر ، برگ حنا ( ہر ایک ایک جز ) ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر سرکہ کہنہ میں گوندھ کر قرص بنالئے جائیں پھر ایک قرص لے کر باریک پیس لے اور سرکہ میں گرم کرکے کُلّیاں کرائے اور مُنھ میں پکڑائے رکھے تا آنکہ خون نکلنے لگے اور عفونت ختم ہو جائے اگر یہ "سور تیجان" بھی موثر نہ ہو تو اس نسخے میں دو جز زنگار کا اضافہ کردے اور مندرجہ بالا طریقہ پر کلّیاں کرے۔ کلیاں کرنے کے بعد عمور سے خُون نکل کر سُرخی آجائے تو پھر حسب ذیل نسخہ سے کلیاں کرے۔

قداح الآس ( ایک باقہ ) ، پودینہ نہری ( ایک باقہ ) ، گلنار اور کزمازج عاقرقرحا ، مازوسبز ، پوست انار ( ہر ایک بقدر ضرورت ) ان تمام ادویہ کو پانی اور سرکہ میں خوب پکا کر کلّیاں کرے اس سے مرض دور ہوگا اور عمور میں سختی پیدا ہو جائے گی اگر کچھ اثر باقی رہے تو مندرجہ ذیل "ذرواہ" استعمال کرے۔

**ذرور کا نسخہ :-** توتیا ایک جز ، رال ، مر ، کندر ، گلنار ، سفیدہ رصاص ( ہر ایک نصف جز ) ان تمام ادویہ کو باریک پیس چھان کر متاثرہ مقام پر ذرور کرے اگر صحت دشوار ہو تو فلدفیون استعمال کرے جس کا ذکر مقالہ ہذا میں فساد عمور کے بیان میں گزرچکا ہے اور مسلسل مالش کرتا رہے تا آنکہ مرض دور ہو ، بعد ازاں سرکہ آس سے کلّیاں کرے ، سرکہ آس اس سرکہ کو کہتے ہیں جس میں آس اور گلنار کو ڈال کر پکایا جائے اگر کچھ مرض باقی رہ جائے تو مذکورہ ذرور استعمال کرے اگر دشواری پیش آئے تو حجر المسن کو پیس چھان کر ذرور کرے حجر المسن وہ سبز اور سخت پتھر ہے جو حجاز سے برآمد کیا جاتا ہے اس پر بھی مرض کا ازالہ دشوار ہو تو کہنہ نمکین پانی سے کلّیاں کرے اور منھ میں پکڑے رکھے ۔ یہ متعفن زخموں کے ازالہ کے لئے مجرب ہے مگر اس میں خطرہ یہ ہے کہ اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے بعد ازاں اس سرکہ سے کلّیاں کرے جو باب ہذا میں بیان کیا جا چکا ہے پھر گرم پانی اور سرد پانی سے پھر روغن گُل سے کلّیاں کرے اس مرض کے علاج معالجے میں مریض کی عمر اور اس کے مزاج سے کمی زیادتی کرنی چاہیئے۔

## باب ـــ ۲۵

# مُنہ کے اندر زخم

بعض اوقات منھ اور زبان پر چھوٹے چھوٹے زخم ہو جاتے ہیں جن میں بڑی حدت اور ان سے بڑی تکلیف پہنچتی ہے اس کا سبب صفرا کی وجہ سے خون میں حدت کا پیدا ہونا ہے اس کی کچھ تفصیل اسی مقالہ میں پھنسیوں کے علاج کے سلسلے میں گزر چکی ہے یہ بھی منہ کے پکنے کی ایک قسم ہے جس میں حرارت ہوتی ہے ایسا مریض ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی کے استعمال سے سکون محسوس کرتا ہے۔ مگر فوراً پھر تکلیف ہونے لگتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولے اور ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی، تمر ہندی، آلو بخارا کے مطبوخ سے اسہال لائے پھر چہار رگ کو قطع کرے اور پچھنہ لگائے جب کہ قوت موجود ہو اور اصول ساتھ دے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل نسخہ سے کلّیاں کرے۔

مسور (ایک کف)، کشنیز خشک (ایک کف)، قداح عصالراعی (ایک باقہ) برگ عنب الثعلب اور اس کی ڈالیاں (ایک باقہ)، پرسیاؤشان (ایک باقہ) ان تمام ادویہ کو پانی اور سرکہ میں اُبال کر کلّیاں کرے اور ایک دو ساعت منھ میں پکڑنے سے درد اور حرارت کی تسکین میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔ جب حرارت اور درد سے سکون حاصل ہو تو حسب ذیل برود کا استعمال کرے۔

طباشیر، تخم خرفہ، گلسرخ، گلنار، نشاستہ، صمغ عربی، کتیرا، کشنیز سوختہ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر اس میں کسی قدر کافور شامل کر لے پھر زبان اور پھنسیوں کی جگہ پر چھڑک دے اور منہ میں پکٹے رکھے جب زخم نرم پڑ جائیں اور درد جاتا رہے تو یہ دوا روزانہ دو تین بار اور سوتے وقت استعمال کرے غذا میں ترشی اور کھٹاس وغیرہ کا استعمال رکھے۔

اگر ان زخموں کا علاج دشوار ہو جائے اور بہت دنوں تک باقی رہیں تو نشتر کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے لوہے یا سرکہ اور نمک سے خوب رگڑے تاکہ لہولہان ہو جائے یا صرف روغن گل سے رگڑے ایسا کرنے سے زخم مندمل ہو جائیں گے بعض اوقات ایسے زخم متعفن ہو کر "قلاع دموی" کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اس کا ذکر ہم قلاع کی قسموں اور اس کے اسباب و علامات و علاج کے بیان میں کریں گے۔

---

## باب ـــــ ۲۶

# قلاع دموی یعنی خونی سُرخ پھُنسیاں

قلاع دموی ان سُرخ بدبو دار پھُنسیوں کو کہتے ہیں جو تالو منھ اور زبان کی ظاہری جلد پر نمودار ہوتی ہیں جو محسوس کی جاسکتی ہیں اس کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے قلاع میں اور اُن پھنسیوں میں جن کا ذکر سابق میں گزر چکا ہے یہ فرق ہے کہ مذکورہ پھنسیاں متفرق طور پر نمودار ہوتی ہیں ۔ شروع شروع میں بدبودار نہیں ہوتی مگر قلاع کی پھنسیاں شروع ہی میں بدبودار ہوتی ہیں اور زیادہ تر بخار زدہ اشخاص کو اور ان لوگوں کو جو گرم چیزیں کھانے اور خالص نبیذ پینے کے عادی ہوتے ہیں لاحق ہوتی ہیں بعض اطباء سابقین کہتے ہیں کہ گرم اشیاء کے استعمال سے قلاع دموی پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اس سے خون میں سخونت اور فساد پیدا ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولے اور ممکن ہو تو استفراغ کرے فصد رگ قیفال کی کھولنی چاہئے اور استفراغ مطبوخ ہلیلہ سے کیا جائے بعد ازاں اگر قوت ساتھ دے اور کوئی امر مانع نہ ہو تو زبان کے نیچے والی دونوں رگوں میں فصد لگائے پھر یہ دیکھے کہ قلاع میں بدبو ہے یا نہیں اگر ہے تو سرکہ میں نوشادر اور نمک ڈال کر کلیاں کرے اگر فائدہ ہو تو فبہا ورنہ سرکہ میں شب یمانی اور نمک ڈال کر پکایا جائے اور اس سے متواتر کلیاں کرے حتیٰ کہ زخم چھل جائیں پھر حسبِ ذیل ادویہ سے کُلیاں کرے۔

گل سُرخ ، برگ علیق ، سعد ، مسُور ، قداح الآس کو سرکہ میں پکا کر کُلیاں کرے ان ادویہ کے اندر قبض کم ہوتا ہے اگر یہ نظر آئے کہ پھُنسیوں کے لئے علاج کارگر ہوا اور وہ خُشک ہونا شروع ہوگئی ہیں تو انھیں اشیاء قابضہ میں گلنار ، مازو مرکی قدر خرنوب ، پوست انار شامل کرکے اس سرکہ سے کُلیاں کرے اور منھ میں پکڑے رکھے پھر پھُنسیوں کا جائزہ لے اور دیکھے کہ کیا صُورت ہے زخم سُوکھنا شروع ہو گیا ہے تو سمجھو کہ مرض جاتا رہا اور ورم آ گیا ہے تو مندرجہ ذیل "برود" استعمال کرے ۔

برگ عنب الثعلب خُشک (ایک جز) ، گلسُرخ ، طباشیر ، تخم خرفہ ، آرد مسُور ، نشاستہ (ہر ایک ایک جز) ، کشنیز سوختہ ، سماق صاف شدہ ، (ہر ایک ایک جز) ، بادام شیریں مقشر (تین جز) ، کافور (½ جز جبکہ جز کی مقدار ۳½ گرام ہو اگر زیادہ ہو تو اسی قدر استعمال کرے جتنا کہ جائز ہو کیوں کہ زیادہ کافور کا استعمال کئی ایک اسباب کی بناء پر جن کا ذکر ہم ادویہ کی قوتوں کے بیان میں کریں گے ممنوع ہے ۔ ان تمام ادویہ کو پیس کر رات دن منھ کے اندر چھڑکتا رہے اس سے ورم کم ہو کر مرض قلاع کم ہو جائے گا ۔

بعض دفعہ یہ مرض بچّوں کو بھی لاحق ہو جاتا ہے اگر بچّے ایسے ہیں جو بات سمجھ سکتے ہیں تو ان کا علاج مذکورہ طریقے پر کیا جائے ورنہ مرضعہ عورت کا ہی علاج کیا جائے ۔ بچّے کا علاج یہ ہے کہ منھ کو سرکہ سے دھویا جائے اور روغن سے زخم صاف کرکے تھوڑا سا برود کافوری منھ میں چھڑک دیا جائے کیوں کہ مرض قلاع جو بچّوں کے منھ کے اندر پیدا ہوتا ہے بہت جلد زائل ہوتا ہے اس مرض کے بچّوں کے اندر پیدا ہونے کا وہی سبب ہے جو بڑوں کے اندر ہونے کا ہے مگر یہ سبب زیادہ تر دودھ پلانے والی عورت کے اندر ہوتا ہے جس کے فساد خون کی وجہ سے دودھ خراب ہو جاتا ہے جب بچّہ دودھ پیتا ہے اس کا مرض بچّے کو لاحق ہو جاتا ہے لہذا دودھ پلانے والی عورت کو خراب غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے مزورات سماقیہ اور حصرمیہ استعمال کرائے جائیں تاکہ دودھ میں اعتدال پیدا ہو اور کیفیت باردہ پیدا ہو کر دودھ کی حرارت کم ہو جائے ۔

## باب ـــــ ۲۷

# قلاع ابیض (منہ کی سفید پھنسیاں)

اس قسم کے قلاع کو "قلاع رطوبی" کہا جاتا ہے یہ مرض زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتا ہے جب مرضعہ کا دودھ گاڑھا ہو جاتا ہے تو ہضم نہیں ہو پاتا اور بچوں کے معدے سے جلدی نہیں اترتا اس کی وجہ سے "قلاع ابیض" پیدا ہو جاتا ہے یہ ہلکے ورم سے مشابہ ہوتا ہے اس کے اندر درد کم ہوتا ہے تشنج اور پیاس بھی نہیں ہوتی ایسا محسوس نہیں ہوتا ہے جیسے منہ کی جلد میں غلظت اور تشنج پیدا ہو گیا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر بچہ چھوٹا ہے تو اولاً مطبوخ افتیمون کے مرضعہ کا استفراغ کرے پھر حب ایارج سے استفراغ کر کے عاقرقرحا اور مویز سے کلیاں کرائے بعدازاں حسب ذیل نسخے سے کلیاں کرائے۔

سعد (۱/۲ ۳ گرام)، بیخ سوسن آسمانجونی (۷ گرام)، مویز (۱/۲ ۳ گرام)، عاقرقرحا (۳/۴ ۱ گرام) فلفل، زنجبیل (ہر ایک ۳/۴ ۱ گرام) ان تمام ادویہ کو سرکہ اور شہد میں پکا لیا جائے حتیٰ کہ شہد اوپر آجائے پھر صاف کر کے اس شہد اور سرکہ سے کلیاں کرے اور وقفہ وقفہ سے منہ میں پکڑے غذا میں شوربا جات دے اگر قلاع نہ بھی ہو تو کالی مرچ اور شہد سے منہ کو طلاء کرنا بہتر ہے بعض وقت بچوں کے قلاع کا علاج مرضعہ کے منہ کا علاج کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالاں کہ اگر

بچّے کے جگر میں گرمی پیدا ہو جائے تو ہم مرضعہ کے جگر کی گرمی کا علاج کرتے ہیں کیوں کہ دودھ بچّے کے تمام اعضاء کے لئے مُربی مادّے کی حیثیت رکھتا ہے مرضعہ کے ہر عضو میں جو قوّت ہے وہ دودھ کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے ۔ چھاتیوں کے اندر دودھ کا وہی مقام و مرتبہ ہے جو خصیتین میں منی کا ہوتا ہے ۔ البتہ اگر بچّہ کھا پی سکتا ہے تو اس کو شہد چٹایا اور منھ میں لگایا جا سکتا ہے اگر کھا نہ سکے تو کسی قدر شہد منہ میں لگا دی جائے ۔

اگر یہ مرض بڑوں کو لاحق ہو جائے تو اس علاج کے بعد کہنہ کسیلی شراب میں کسی قدر عنبر شامل کر کے کُلّیاں کرائے ۔

---

## باب ــــ ۲۸

# قلاع اسود یعنی سیاہ پھنسیاں

قلاع کی یہ قسم حاد خلط سوداوی کے احتراق کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اگر یہ مرض بچوں کو لاحق ہو جائے تو اس سے بہت کم نجات ملتی ہے کیوں کہ اس کا نتیجہ مرض آکلہ ہوتا ہے اگر بڑوں کو لاحق ہو تو وہ اس مرض سے تندرست ہو سکتے ہیں کیوں کہ وہ علاج کی صعوبتوں کو برداشت کر لیتے ہیں اس مرض میں بڑی سخت تکلیف اور جلن محسوس ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کا ایک دو مرتبہ مطبوخ افیتمون سے استفراغ کیا جائے بعد ازاں اونٹ یا گائے کی پنڈلیوں کے گڈے سے منہ میں متواتر طلا کیا جائے تاکہ جلد کے اندر نرمی پیدا ہو بعد ازاں برگ حنا، کئی دفعہ منہ میں چبا کر سرکہ سے کلیاں کرے سرکہ میں سماق گلسرخ، دھنیا، گلنار، آس، خرنوب وغیرہ قابض ادویہ ڈال کر خوب پکائے یہاں تک کہ یہ تمام دوائیں گل جائیں اس طرح یہ مرض جاتا رہے گا۔

اگر عفونت اور منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو اس کا وہی علاج کرنا چاہیے جو آکلہ اور لثہ دامیہ میں کیا جاتا ہے۔ اگر بچوں کو یہ مرض لاحق ہو تو منہ میں اونٹ کے پنڈلیوں کا گدا لگا دیا جائے تاکہ سواد زائل ہو جائے پھر سوتے وقت منہ میں تھوڑا سا گلاب، گلنار، دھنیا سوختا چھڑک دیا جائے کیوں کہ منہ کے اندر کوئی چیز سوتے وقت حلق کے اندر نہیں جاتی بلکہ منہ کے

باہر بہہ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بچے کی طاقت اور قوت برداشت کے مطابق طبیب کو چاہئے کہ علاج کرے۔

اہل بصرہ بچوں کے اس مرض میں ایک ذرور کا استعمال کرتے ہیں میں نے اسے تلاش کیا تو معلوم ہوا یہ ہے۔

ہلیلہ زرد سوختہ، کھجور کی گٹھلی سوختہ، دھنیہ سوختہ، طباشیر، گلنار (تمام برابر برابر) یہ بچوں کے قلاع اسود کے لئے بے حد موثر ہے بڑوں کے لئے اشیاء قابضہ کا استعمال مفید ہوگا جیسے گلسرخ، گلنار، مازو، پوست انار وغیرہ غذا میں حریرے استعمال کرائے جائیں جن میں آرد مسور مغز ساق شتر یا مغز ساق گاؤ شامل کیا گیا ہو اس سے بھی مرض بعض وقت زائل ہو جاتا ہے مرضعہ بھی یہی غذا استعمال کرے۔ اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو مذکورہ تمام ادویہ سے اس کا علاج کیا جائے اور اسے بھی یہی غذا دی جائے۔

اس سلسلہ میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ قلاع کی جو بھی قسم ہو اگر اس میں تعفن اور بدبو پیدا ہو جائے تو اس کا وہی علاج کیا جانا چاہئے جو لثہ دامیہ یعنی خون ریز مسوڑھوں اور زخم کے لئے کیا جاتا ہے۔

---

## باب — ۲۹

# تالُو کی چھت، باچھوں، زبان اور دانتوں کے درمیانی گوشت کا تقشر (چھلکے اُترنا)

یہ مرض بچوں اور بڑوں سب کو ہوتا ہے اس کا سبب دو چیزیں ہیں ایک داخلی ایک خارجی خارجی سبب یہ ہے کہ عندالضرورت سمندر کا پانی پینے یا بنجر زمین کے نمک کے استعمال یا ایسی ہی کسی چیز کی بنا پر یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے داخلی سبب یہ ہے کہ بدن سے جب تیز بخارات اٹھتے ہیں تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ جب آدمی منہ کو چھوئے یا تالُو پر کسی کپڑے سے رگڑے تو پیاز کے چھلکے کے مانند بغیر کسی تکلیف کے کھال نکلنے لگتی ہے۔ ایسی صورت حال بعض دفعہ دونوں ہاتھوں میں دونوں پاؤں کے نچلے حصے میں اور چہرے میں بھی ظاہر ہوتی ہے اس کا بھی سبب وہی تیز بخارات ہیں جو مسام کو جلا دیتے ہیں اس کا جلد پہ وہی اثر پڑتا ہے جو سخت گرم پانی گرنے کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ مریض کا استفراغ فصد اور ہلیلہ تمر ہندی، آلو بخارا، افسنتین شاہترہ کشنیز تر نجبین اور خیار شنبر کے ذریعہ متواتر کئی دفعہ کیا جائے بشرطیکہ مریض میں قوت برداشت موجود ہو اور اس کو صرف الحصرم وغیرہ سے تیار کردہ مزورات دیئے جائیں پھر سرکہ میں قداح الآس، گلنار، گلسرخ ڈال کر پکایا جائے اور اس سے کلیاں کرائی جائیں یہ منہ کے امراض کا محفوظ ترین اور زود اثر علاج ہے اگر یہ مرض چھوٹے بچے کو لاحق ہو جائے تو مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا علاج کرنا چاہیے

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے بچّوں کے علاج میں اتنا کافی ہے کہ مُنہ کو پسے ہوئے نمک سے رگڑ کر مرضعہ کے دُودھ سے دُھو دیا جائے ایسا کرنے سے مرض اُسی دن زائل ہو جائے گا۔

## باب ـــ ۲۰

# زُبان کی خارش

یہ مرض اخلاط حادہ محترقہ سے زبان کے متاثر ہونے کے وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اخلاط سر سے یا بدن کی گہرائی سے زبان پر گرتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ مرض ایسے نوجوانوں کو لاحق ہوتا ہے جن کے مزاج میں حدت ہوتی ہے ـــ سرفس نے لکھا ہے کہ ہمارے شہروں میں یہ مرض زیادہ تر پھاگن کے موسم میں پیدا ہوتا ہے ـــ اس کی علامت یہ ہے کہ پہلے کی بنسبت زیادہ سُرخی آجاتی ہے اور مریض دانتوں سے اپنی زبان کھُجاتا رہتا ہے محلل اشیاء جیسے گرم پانی یا گرم شوربے وغیرہ سے اس کو آرام محسوس ہوتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ پہلے مریض کے مزاج کو دیکھا جائے یا اس کے اندر استفراغ کے لئے قوت برداشت ہے یا نہیں اگر قوت موجود ہو تو مطبوخ افیتمون سے استفراغ کر کے سکنجبین لازمی طور پر پلادی جائے اور غذا میں صرف "زیرباجات" دیئے جائیں روزانہ تین بار کُلیاں کرائے پہلی دفعہ گرم پانی سے دوسری مرتبہ دودھ میں کسی قدر شکر ڈال کر اور تیسری بار سرکہ اور روغن گُل سے اگر دانتوں سے زبان کو کھجانے کے بعد کثیر مقدار میں لعاب نکلتا ہو تو مندرجہ ذیل سرکہ سے کُلیاں کرنا چاہیئے۔

قداح الآس (باقہ)، حب الآس سفید (حفنہ)، زفت رطب (کسی قدر) عاقرقرحا،

مویزہ (ہر ایک کسی قدر) ان تمام ادویہ کو سرکہ میں پکالے پھر صاف کرکے سرکے سے کُلّیاں کرے اور وقفہ وقفہ سے مُنھ میں پکڑتا رہے تا آنکہ خارش دُور ہو جائے۔

اگر علاج میں دُشواری پیش آئے تو مریض کے مزاج پر مکرر غور کرے اگر مزاج میں تغیر واقع نہیں ہوا ہو اور مریض کی قوت بھی کمزور نہ ہوئی ہو تو قیفال کی فصد کھولے اور دوبارہ مطبوخ پلائے مطبوخ میں ہلیلہ، تمر ہندی، آلو بخارا، عناب گلسُرخ بنفشہ اور اسی جیسی چیزوں سے زیادہ نہ رکھے بعد ازاں کئی دفعہ برگ آس نمک کے ساتھ چبائے ـــــ اگر مرض زائل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ہلیلہ زرد کوٹ کر زبان پر رگڑے مریض ہمیشہ ایک عدد ہلیلہ زرد مُنھ میں گھولتا رہے سوائے کھانے کے وقت کے کھانے سے فارغ ہوتے ہی پھر گھولنا شروع کرے۔ مُنھ میں آنے والے لعاب کو تھوک دے تاکہ کھایا ہوا کھانا خراب نہ ہو کھانا ہضم ہونے کے بعد مُنھ میں جمع ہونے والے لعاب کو نگل جائے اس سے فائدہ ہوگا۔ میں نے ایسے مریض کے لیے ہلیلہ زرد سے زیادہ نفع بخش دوا نہیں دیکھی بشرطیکہ استفراغ کے بعد اس کا استعمال کیا جائے۔

---

## باب ــــ ۳۱

# زبان کا ورم

زبان کے ورم کے بہت سے اسباب ہیں اور ہر سبب کی ایک علامت ہے جو یا تو مریض کی صورت سے معلوم ہو سکتی ہے یا اعراض اور زبان پر ورم کے مقامات سے جو یا تو تمام زبان پر ہو گا یا عضلات محرکہ میں یا زبان سے الگ صرف عضلات میں یا عضلات سے الگ صرف زبان میں یا دونوں میں ہو گا ــــ زبان ایک ایسا عضو ہے کہ جو بہت کم بیماری کا شکار ہوتا ہے کیوں کہ یہ عضو اپنی قوت اور کثرت حرکت کی بناء پر فاضل مواد کو قبول نہیں کرتا اس لئے بھی اس پر رطوبت حارہ موجود ہوتی ہے جو فاضل مواد کو قبول کرنے نہیں دیتی جیسے لعاب دہن زبان کی حرکت کی وجہ سے کرنے والے مواد کو تحلیل کرتا رہتا ہے جس طرح گرم پانی کا استعمال اعضاء سے فاضل مواد کو تحلیل کر دیتا ہے۔

منجملہ ان اسباب کے جن سے زبان پر ورم آتا ہے غلیظ رطوبت کا گرنا بھی ہے مگر یہ رطوبت صرف زبان پر گرتی ہے اعصاب پر نہیں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جب رطوبت اعصاب پر گرتی ہے تو اعصاب کو بے حرکت کر دیتی ہے یہ بھی فالج کی ایک قسم ہے اور جو رطوبت صرف زبان پر گرتی ہے اس سے زبان کی حرکت متاثر نہیں ہوتی مگر ان دونوں کا علاج یکساں ہے ایسے مریض کو ردی غذاؤں سے بچایا جائے اور اسے غذا میں صرف پرندوں کا گوشت اور

نیمبرشت انڈے کی زردی دی جائے بشرط قوت ۔حب ایارج ، حب صبر، حب قوقیا سے استفراغ کرے یہ استفراغ اکیس دن کی مدت میں ہو اور مویزہ عاقرقرحا، کزمازج خردل اسود کو باریک پیس کر مری نبطی مالح اور میبختج کے ساتھ شامل کر کے غرغرہ کرائے اور ایارج فیقرا مخمر سے آہستگی کے ساتھ زبان رگڑے لعاب دہن کو ہمیشہ باہر خارج کرنے کا حکم دے مصطگی اور مویزہ ساتھ کے ساتھ چبا کر منھ میں جمع ہونے والے لعاب کو تھوک دے بعد ازاں کچھ دن آرام کرے پھر روغن ناردین روغن مصطگی ، روغن سنبل وغیرہ جیسے گرم روغنیات ناک میں ڈالے کبھی کبھی شیفن اور دوالمسک بھی زبان پر رگڑے اور تھوڑا سا معجون باقردیا بھی دے اس سے ورم تحلیل ہو جائے گا — اگر اس کے باوجود بھی ورم نہ ہو تو یہ دیکھے کہ ورم کے ساتھ درد بھی ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو رگ قیفال کی فصد کھولے اور ایسا طریقہ اختیار کرے کہ درد کم ہو اور ورم تحلیل ہو جائے — یہ سب اس صورت میں ہے جب رطوبت نفس زبان پر گرے نہ کہ اعضار متصلہ پر — اس قسم کے ورم کو " تہبج " کہتے ہیں ۔اس کے سوا دوسرا جو ورم ہوتا ہے اس کا ذکر ہم اس باب کے بعد کریں گے ۔

---

## باب ـــ ۳۲

# زبان کا تشنج جو امتلا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

اس کا سبب وہ فاضل غلیظ اور چکنا مواد ہے جو زبان سے متصلہ اعصاب پر گرتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ زبان میں کوتاہی یا لمبائی پیدا ہو جاتی ہے زبان کی حرکت میں دشواری پیدا ہوتی ہے یا بغیر ارادہ زبان حرکت کرنے لگتی ہے ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے طبیب کو چاہیئے کہ وہ مریض کے مزاج قارورے اور نبض کا امتحان کرے تاکہ علاج کی جنس کو متعین کیا جا سکے کیوں کہ عضو اور اس کے جوہر سے ہی اس کا تعین کیا جا سکتا ہے پھر اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ یہ مرض امتلائی ہے تو قیفال کی فصد کھول کر مریض کے مزاج اور قوت کے لحاظ سے خون کو خارج کر دے پھر پانچ دن تک آرام دے اور اس مدت میں گل انگبیں مزورات ، شوربہ جات غذا میں دیتا جائے بعد ازاں پانچ دن پانچ بار مندرجہ ذیل حقنہ دے ۔

خسک ، بابونہ ، اکلیل الملک ، برگ شبت ، برگ سداب (ہر ایک ایک کف) قرطم تخم کوفتہ ، تخم حلبہ کتان (ہر ایک ایک حصہ) برگ مرزنجوش ، بنفشہ خشک (ہر ایک دو حقنہ) ، خطمی ، نخالہ (ہر ایک دو کف دو صرہ بستہ ، تخم کرفس ، فیون ، تخم رازیانہ (ہر ایک حقنہ صفرا) ، زوفا ، خشک ، سعتری بری برگ (ہر ایک کف صغیر) انجیر سیاہ (دس عدد) ان تمام ادویہ کو خوب پکا لیا جائے یہاں تک کہ بھرتہ ہو جائیں پھر ساڑھے تین سو گرام صاف کر لیا جائے اور اس میں ۳۰ گرام ، روغن خیرہ اور ½ ۱۷

گرام روغن سداب اور ½ ۱۰ گرام روغن ارنڈی اور ½ ۳ گرام بورہ پیس چھان کر شامل کر لیا جائے اور ہاون دستے میں خوب نرم کر لیا جائے اور اس سے نیم گرم نہار پیٹ حقنہ دے ہلکی غذا استعمال کرائے اسی طرح پانچ دن تک حقنہ دے بعد ازاں پانچ دن تک حقنہ دے پھر مزاج کو دیکھنے کے بعد اگر یہ معلوم ہو کہ حدت پیدا نہیں ہوئی ہے اور مریض مرض کی ابتدا ہی سے پرہیز میں ہے تو اس کو حب المنتن کی ایک خوراک پلا کر ایسے پانی سے غرغرہ جس میں ورق الحسفرم، شاما لک اور نمام ڈال کر پکایا گیا ہو اور جس میں معجون غرغرہ شامل کیا جائے جس کا بیان ہم نے ہمارے قرابا دین میں کیا ہے اور وہ یہ ہے۔

صبر سقوطری خالص (½ ۱۷ گرام)، مصطگی (½ ۱۰ گرام)، عاقرقرحا (۷ گرام)، مویز (۱۴ گرام)، خردل (۷ گرام)، عصارہ سوس (½ ۱۰ گرام) ان سب ادویہ کو پیس کر میبنجج میں اچھی طرح گوندھ لیا جائے پھر شہد کا قوام بنالے اور یہ معجون بلا کسی حرکت کے شہد میں ڈال دے جب ضرورت ہو تو ایک قطعہ کاٹ کر نکال لے اور اس کو دن میں دو مرتبہ نہار پیٹ اور عشار کے وقت غرغرہ کرے سعد سے زبان رگڑے اور منھ میں چبالے اور لعاب کو تھوک دے اور غذا میں صرف مزورات دے تاآنکہ مرض زائل ہو۔

---

## باب ـــــ ۳۴

# زبان کا فالج

زبان کے فالج کی علامت یہ ہے کہ زبان ڈھیلی پڑ جائے گی لعاب بہنے لگے اور مریض بات نہ کر سکے گا ایسے فالج اور لقوہ کا علاج یکساں ہے اس مرض میں صحت کی اسی قدر توقع اور امید کی جا سکتی ہے جس قدر مفلوج کے صحت کی ہوتی ہے مریض جوان یا بوڑھا حار یا مرطوب ہو سکتا ہے اسی اعتبار سے اس کی صحت کی امید بھی ہوگی ـــــ زبان کے فالج کا یہ علاج ہے کہ کان کی جڑ کے نیچے دونوں جبڑوں کو داغا جائے سُعوط اور سارس کے پتے ناک میں ڈالا جائے اور کھردرے کپڑے سے زبان کو رگڑتا رہے بعض کسیلی دواؤں کا رگڑنا بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

---

# باب ــــ ۳۴

# مرض ضفادع

اس مرض کو ضفادع اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی شکل مینڈکوں کے سر کے مشابہ ہوتی ہے یہ ایک ورم ہے جو زبان کے نیچے کی دونوں سبز رگوں پر آجاتا ہے جس سے زبان سخت ہو کر حرکت نہیں کر سکتی اور ہمیشہ لعاب بہتا رہتا ہے ــــ اس کا علاج یہ ہے کہ بشرط قوت مریض کے قیفال کی دونوں رگوں کی فصد کھولی جائے اور متوسط جلاّب دیا جائے جب فصد اور جلاّب سے استفراغ ہو جائے اور بدن میں فاضل مواد اور طاقت بھی موجود ہو تو زبان کے نیچے والی رگوں میں بھی فصد کھولی مگر طبیب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں نشتر ان دونوں شریانوں پر نہ پڑ جائے جو زبان کے ارد گرد ہیں بعض اگلے اطبا نے اس مرض کا نام "روس الضفادع" رکھا ہے اور علاج میں فصد اور استفراغ کا ذکر کیا ہے بعد ازاں سر کے استفراغ کے لئے کہا ہے پھر آش جو اور شہد سے کئی مرتبہ کلیاں کرنے کے بعد آب آس اور سرکہ سے کلیاں کرنے کا حکم دیا ہے اگر مرض میں سختی پیدا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ سے مالش کی جائے۔

صعتر (۱ ۳/۴ گرام)، زروفار خشک (۲ ۱/۲ گرام)، نورہ صدف بحری جسے صدف المار کہتے ہیں (۷ گرام) ان تمام ادویہ کو پیس کر اس میں اسی قدر سکر طبرزد شامل کر کے متورم جگہ پہ مالش کی جائے پھر سرکہ میں قداح الآس گلنار قشارہ کندر ڈال کر پکائے اور کلیاں کرے بعد ازاں روغن

گلاب سے کلیاں کرے تا آنکہ درد کو سکون حاصل ہو اگر خون نکل آئے تو مندرجہ ذیل "زرور" کا استعمال کرے۔

گلنار (½ ۳ گرام)، قشارہ کندر (½ ۳ گرام) مُر (½ ۲ گرام) ان تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر رات میں سونے کے وقت متاثرہ مقام پر چھڑک دیا جائے تاکہ لعاب کے ساتھ بہہ نہ جائے اس مرض میں ابو ماہر کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ مرض کے طوالت اختیار کرنے کی صورت میں لوہے سے علاج کیا کرتا تھا روغن گل کے ذریعہ سے متورم رگوں کا علاج کیا کرتا اردگرد کی رگوں کو بچاتے ہوئے سخت شدہ رگ کو کاٹ دیتا اور پھر سرکہ اور نمک میں روئی تر کرکے لگا دیتا اور رائی نکال کر سفیدہ مردار سنگ روغن گل صاف شدہ موم سے متاثرہ مقام کو بھر دیتا۔

اگر مواد اترنے لگے تو دونوں پنڈلیوں اور چھاتیوں کے نیچے پچھنہ لگا کر مریض کو ایسی غذائیں دی جائیں جن سے طبیعت کھل جائے —— اگر ورم اس قدر بڑھ جائے کہ زبان حرکت نہ کر سکے تو زبان کے نیچے سے کسی قدر آہستہ نشتر لگا کر زفت رطب کو سرکہ میں حل کرکے رگڑنا چاہیئے ایسا اس وقت کرے جب کہ ورم کے ساتھ تکلیف نہ ہو اگر تکلیف ہو تو زبان میں کپڑا باندھ دینا چاہیئے جو حسب ذیل ادویہ میں تر کیا گیا ہو۔

آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ، آب شحم انار جنگلی بشرطیکہ اس کا موسم ہو ورنہ آب شحم انار جنگلی کہنہ جس میں کسی قدر سرکہ آب برگ ماشیا شامل کر لیا جائے بشرطیکہ دستیاب ہو ورنہ شیافیہ دجاج جس کو سرکہ میں حل کر لیا گیا ہو ان سب کو یکجا کرکے اس میں دواؤں کے بقدر ½ حصہ سرکہ ملا لیا جائے جو زیادہ کہنہ نہ ہو پھر اس میں کتان کا کپڑا ترکرکے زبان پر لپیٹ دیا جائے اور مریض سے یہ بھی کہے کہ متواتر وقفہ وقفہ سے مذکورہ پانی منہ میں روکا کرے اس سے ورم تحلیل ہوگا —— طبیب کے لئے مناسب نہیں کہ بشرط طاقت مریض کی فصد کھولنے سے باز رہے ابو ماھر کا یہ طریقہ تھا کہ کچی مسور کی دال پانی میں بھگو دیتا وہ خوب پھول جاتی پھر اس کو سرکہ میں پکاتا اور مریض سے کہتا کہ اسے منہ میں پکڑے رہے اسی طرح وہ مسور کی دال کو کوٹ چھان کر اس کا آٹا منہ میں چھڑکا کرتا۔

منجملہ ان ادویہ کے جو زبان کے پڑنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جب کہ ورد بھی ہو یہ ہے کہ فصد اور اسہال سے استفراغ کے بعد بچی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ کئی مرتبہ ناک میں ڈالے یہ اس صورت میں ہے جب مزاج میں تغیر واقع نہ ہو اگر تغیر

واقع ہو تو ورم کا علاج چھوڑ دے اور مزاج کے اصلاح کی طرف رجوع کرے جب مزاج اعتدال پر آجائے تو مذکورہ بیان کے مطابق علاج شروع کرے اگر مزاج حالت طبعی پر واپس نہ آئے تو اور عقل میں فتور اور حواس میں گراوٹ آجائے تو یہ ہلاکت کی علامتیں ہیں اس وقت کسی علاج کی ضرورت نہیں۔

بعض اطبار نے "مرض ضفادع" کے علاج کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ایک نلکی سے چوس لیتے تاکہ مقام ماؤف پر کشادگی پیدا ہو جائے پھر مرہم سے علاج کرے سرد پانی لگنے نہ دے پیاس کی صورت میں مریض کو ایک آلے کے ذریعے ٹھنڈا پانی پلائے جس کو "آلہ الوجور" کہتے ہیں اس میں ایک ٹیڑھی سی نلکی لگی ہوئی ہوتی ہے مگر علاج کے اس طریقہ میں خطرہ ہے وہی علاج زیادہ محتاط اور سلامتی والا ہے جو سابق میں بیان کیا گیا۔

---

# باب ـــ ۲۵

# ادلاع (زبان کا باہر لٹک جانا)

اس کی صورت یہ ہے کہ زبان موٹی اور لمبی ہو کر منھ کے باہر لٹک جائے اور لعاب بہنے لگے ایسا مریض نہ زبان منھ کے اندر کھینچ سکتا ہے نہ ہونٹ بند کر سکتا ہے۔

اس مرض کا سبب وہ کثیر مادہ ہے جو زبان کی جڑوں میں اتر کر زبان کو ڈھیلا کر دیتا ہے اس مادہ کا جوہر کیا ہوتا ہے اس کا پتہ زبان کی سرخی یا سیاہی یا زردی یا سفیدی یا درد کی کمی یا زیادتی سے لگایا جا سکتا ہے اس کا سبب خون یا رطوبت یا سودا یا صفرا، حادہ ہوتا ہے ان چاروں اقسام میں سے ہر قسم کے علیحدہ علیحدہ اعراض ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔

اگر اس کا سبب گرم خون کی زیادتی ہو تو زبان بہت سرخ ہو جائے گی لعاب کی مقدار کم ہوگی درد کے ساتھ ساتھ تمدد ہوگا ـــ اگر سبب رطوبت فاسدہ ہو تو زبان کا رنگ کالا ہوگا اور لعاب بہت کم نکلے گا پڑ جیب پر تری نہ ہوگی زبان کی جلد خشک ہوگی اس کا سبب صفرا، ہو تو زبان کا رنگ زرد ہوگا درد میں بڑی بے چینی ہوگی ساری زبان ورم کی وجہ سے پھول جائے گی۔

قسم دموی کا علاج یہ ہے کہ مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں قیفال کی دونوں رگوں کی فصد کھولی جائے ہر فصد میں تین دن کا وقفہ ہو پھر طبیخ ہلیلہ اور تمر ہندی سے استفراغ کرے جس کا ذکر سابقہ کئی ابواب میں گزر چکا ہے اگر مطبوخ کے استعمال کی قوت نہ ہو کیوں کہ بعض ایسے

مریضوں کو قذف کی شکایت بھی ہو جاتی ہے ایسی صورت میں نرم حقنہ دینا چاہیئے جو یہ ہے۔
ان تمام ادویہ کو گلنے تک پکا لیا جائے تا آنکہ حریرے کی صورت ہو جائیں پھر اس میں سے (۲۸۰ گرام) صاف کر لے اور اس میں (۷۰ گرام) روغن بنفشہ خالص اور (۱۰۵ گرام) بچی کی ماں کا دودھ شامل کر لے تاکہ نرم ہو کر ایک جان رہے اور اس سے نہار منہ حقنہ لے لے اسی طرح ہر دن دو مرتبہ حقنہ لے صبح نہار منہ اور شام سوتے وقت ایسے مریض کو غذا میں زیرباجات اور حریرے دینا چاہیئے اور ماالخالہ میں گدھی کا دودھ اچھی مقدار میں شامل کر کے پلائے بعد ازاں حسب ذیل نسخے سے کلّیاں کرے۔
گل سرخ (ایک کف)، مسور پہاڑی (ایک کف)، دھنیا (ایک کف) ان ادویہ کو گلنے تک پکایا جائے پھر صاف کر لے اس میں اسی قدر سرکہ ملا کر دن رات میں کئی مرتبہ متواتر کلّیاں کرے نیز اس میں ایک کپڑا تر کر کے زبان لپیٹ دے اور بچّے کی ماں کا دودھ آب طلع میں گھول کر ناک میں چڑھائے اسی طرح کرتا جائے تا آنکہ زبان صاف ہو کر ورم تحلیل ہو جائے اگر ازالہ میں دشواری ہو زبان کے نیچے والی دونوں رگوں کی فصد کھولے اس طرح مرض زائل ہو جائے گا۔
جملہ تدابیر یہ ہے کہ مزاج کے تغیر قوت کی کمی اور طبیعت کے اخلال کی جانب سے غافل نہ رہے اور نکسیر سے ہوشیار رہے اگر مذکورہ اسباب پیدا ہو جائیں تو پہلے ان کے علاج کی طرف مائل ہو تاکہ یہ اسباب مریض کی ہلاکت کا سبب نہ بن جائیں۔
قسم صفراوی کا علاج بھی وہی ہے جو مذکورہ ہوا سوائے اس کے کہ اس علاج میں ایسی چیز کا اضافہ کیا جانا چاہیئے جس میں سقمونیا شامل ہو اور مریض کی غذا میں کشوت (تازہ) سرکے کے ساتھ شامل کیا جائے اور اس کے مزورات میں ماالحصرم ڈالا جائے۔
قسم رطوبی کا علاج یہ ہے کہ مریض کو ایسے حقنے دیئے جائیں جس میں کم سے کم حدّت ہو جن کو ہم نے "باب اللقوہ الفالج" میں بیان کیا ہے ایارج سے غرغرہ کرائے اور زبان پر اس کی مالش کرے بعض معجونات، تریاق، باقردیا اور مثرودیطوس سے بھی زبان کو رگڑنا چاہیئے چوں کہ اس کی غرض یہ ہے کہ زبان کے اندر کے مواد کو تحلیل کر دیا جائے اگر مزاج میں تغیر واقع ہو تو نہ ایارج کا استعمال کرے نہ ان معجونات میں سے کسی معجون کا استعمال کرے مریض کو سرکہ کہنہ سے کلّیاں کرنے کے لیئے کہے اور اس میں مذکورہ معجونوں میں سے کوئی

معجون استعمال نہ کرے اور نہ کوئی قابض دوا پہلے مزاج میں تسکین پیدا کرے پھر مذکورہ قاعدے کے مطابق علاج شروع کرے زبان پر صرف شہد کی مالش کرے کبھی شہد اور سعتر کی مالش بھی کرے تا آنکہ مرض زائل ہو۔ اگر ایسا ہو کہ زبان کے مواد کی تحلیل شروع کرتے ہی مزاج میں تغیر اور حدت پیدا ہو تو بغل کی رگ یا سلیق کی فصد کھولے دوا ناک میں نہ ڈالے اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ملکے مطبوخ سے استفراغ کرے جس قدر ممکن ہو لطیف غذائیں استعمال کرائے قوت اور مزاج کی حفاظت کرے اگر غفلت کرے گا تو مالنخولیا کے علاج کی نوبت آئے گی اور ساتھ ساتھ زبان کا بھی علاج جاری رکھنا ہوگا۔ لہذا غفلت نہ کرے ورم میں سختی پیدا ہو کر سرطان کی شکل بھی پیدا ہو سکتی ہے میں نے بصرہ میں ایک شخص کو دیکھا جو "اورام سوداوی" کا شکار ہو گیا تھا اس کی زبان کو قطع کیا گیا اور مقام مرض پر داغا گیا کئی سال تک زبان کی جڑ میں صلابت باقی رہی مگر کسی چیز کے نگلنے میں اس کو رکاوٹ نہیں ہوتی بعض ایسے مریضوں کی ناک میں گرم روغنیات بھی ڈالے جاتے ہیں مگر یہ طریقہ علاج خطرناک ہے۔

---

## باب ــــ ۳۶

# زبان کا پلٹ جانا

یہ مرض امتلاء شدید یا استفراغ مفرط کی صورت میں لاحق ہوتا ہے امتلاء کی صورت یہ ہے کہ زبان کے کسی ایک عصب میں امتلائی تشنج پیدا ہونے کی وجہ سے زبان اس طرف پلٹ جاتی ہے جس طرف امتلائیں کی ہوتی ہے اس کا علاج وہی ہے جو تشنج امتلائی کا ہے مگر اس مقام پر طبیب کو دماغ کے مزاج کی حفاظت اور خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ دماغ میں بخار پیدا ہوکر "سرسام حار" کی صورت اختیار نہ کر لے۔ تشنج امتلائی کا بیان "باب القوۃ مع التشنج" میں گزر چکا ہے وہاں سے اس کا علاج معلوم کر لیں ــــ اگر یہ صورت حال "تشنج استفراغی" کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے تو ایسا صرف حدت والے مرض یا بکثرت استفراغ کی وجہ سے ہوتا ہے ــــ اب اس کے علاج کی کوئی صورت نہیں ہے جو کچھ علاج ممکن ہے وہی ہے جس کو ہم نے "تشنج استفراغی کے بیان میں ذکر کر دیا ہے یعنی ترطیب ترخیخ اور غذا کی اصلاح ــــ ہاں البتہ اگر مریض بچہ یا نوجوان ہو تو بعض اوقات اس کے مرض میں کچھ سدھار ہوسکتا ہے۔

## باب ـــــ ۴۷

# زبان کی حس کا فساد اور قوت ذائقہ کا ختم ہو جانا

یہ زبان کا مرض ہے جس طرح کم سننا کان اور کم سونگھنا ناک کا مرض ہے یہ مرض فاضل رطوبت کے نرم اعصاب میں جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب حس کی روح ثالث سے متصل ہوتے ہیں خاص کر وہ عصب جو معدے اور مری تک پھیلا ہوا ہے ایسا مریض بعض وقت سرد اور گرم تک کو محسوس نہیں کرتا چہ جائیکہ کھٹے اور میٹھے کو ـــــ اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے مریض کے مزاج کو دیکھا جائے کہ اس میں اس مرض کی وجہ سے تغیر واقع ہوا ہے یا نہیں؟ کیوں کہ ہر وہ مرض جو دماغ یا قلب یا جگر یا آنتوں یا گردوں میں رونما ہوتا ہے اس کا اس وقت تک علاج نہیں کیا جانا چاہئے جب تک کہ مزاج پر غور نہ کر لیا جائے کیوں کہ یہ اعضا سے اصل میں بہت سے اعضاء متعلق ہوتے ہیں ایسی صورت میں اگر مرض کا علاج کیا جائے اور حال یہ ہو کہ بدن کا مزاج بدلا ہوا ہو تو علاج کارگر نہیں ہوتا ـــــ لہذا پہلے مزاج کو اعتدال پر لانے کی طرف توجہ کرنی چاہئے جب مزاج معتدل ہو جائے یا اعتدال کے قریب پہنچ جائے تو مریض کی قوت سال کے موسم اور تمام اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کوئی امر مانع نہ ہو تو مندرجہ ذیل مطبوخ سے بدن کا استفراغ کرنا چاہئے۔

ہلیلہ سیاہ ، ہلیلہ کابلی ( ہر ایک ½ ۵۲ گرام ) ، افسنتین ، افیتمون ( ہر ایک ½ ۷ گرام )

اسقولوقندریون ( ۲/۱ ۱۷ گرام ) ، اسطوخودوس ، حشیش غافث ( ہرایک ۲/۱ ۱۰ گرام ) ، شکاع باد اورد ، جعدہ ( ہرایک ۱۴ گرام ) قومو ( ہرایک ۲/۱ ۱۰ گرام ) ، ایرسا مجفف ( ۲/۱ ۱۰ گرام ) ، پیاز دشتی مشوی ( ۲/۱ ۵۲ گرام ) ، تخم کرفس ، انیسون ، بادیان ( ہرایک ۷ گرام ) ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے پھر اس میں سے ۳۵۰ گرام صاف کرلے پھر اس میں شہد گوندھ لینے کے بعد حسب ذیل ادویہ شامل کرلے ۔

غاریقون ( ۴/۱ ۵ گرام ) ، خربق ( ۲۵۶ ملی گرام ) ، ایارج فیقرا ( ۲/۱ ۲ گرام ) نیم گرم پی لے پھر سات دن وقفہ دے کر دیکھے کہ قوت میں ضعف پیدا ہوا ہے یا نہیں اگر ضعف پیدا نہیں ہوا ہو تو حب قوقایا ، حب ایارج ، حب صبر کی ایک مکمل خوراک جو ۴/۳ ۱۵ گرام کے مساوی ہو کے ذریعہ سر کا استفراغ کرے حب القوقویا اور سقمونیا کی بہت کم مقدار استعمال کرے کیوں کہ سقمونیا نہ سرد تر امراض کے لئے موافق ہے نہ سرد خشک امراض کے لئے اس کی منفعت بس عارضی طور پر ہے کیوں کہ یہ صفرا کو تحلیل اور دفع کرتا ہے گو کہ مریض کو رطوبت کے اخراج سے فائدہ پہنچتا ہے مگر صفرا کے اخراج سے نقصان ہوتا ہے بعد ازاں مندرجہ ذیل سے غرغرہ کرے ۔

مویز ( ۲/۱ ۳ گرام ) ، عاقرقرحا ( ۲/۱ ۲ گرام ) ، رائی سیاہ ( ۲/۱ ۳ گرام ) سعد سیاہ جو چھلکے کے ساتھ ہو ( ۲/۱ ۲ گرام ) ، رب السوس ( ۴/۳ ۱ گرام ) ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے مری نبطی میں شہد کو حل کر کے ملا لیا جائے اور حسب ذیل طریقے پر غرغرہ کرے گرم پانی میں کسی قدر روغن ارنڈ یا روغن ناردین شامل کر کے تین یا چار دفعہ غرغرہ کرے پھر اس عزور سے غرغرہ کرے جس کو ہم بارہا بیان کر چکے ہیں تین دن تک غرغرہ کرتا رہے اگر یہ علاج موثر ہو تو فبہا ورنہ زبان کو "تریاق کبیر" سے متواتر رگڑنا چاہیئے ہر دن دو دانق یعنی ( ۱۰۲۴ ) ملی گرام معجون باقردیا کھائے غذا میں بکری کے بچّے کا بھونا ہوا گوشت دینا بہتر ہے قوت برداشت اور اشتہا ہو تو بگھاری ہوئی خوشبودار اشیاء بھی دیئے جاسکتے ہیں اگر اس سے فائدہ ہو تو بہتر ورنہ کسی قدر سارس کے پتہ کو روغن مصطگی اور روغن ناردین وغیرہ میں شامل کر کے ناک میں ڈالے سر سے معدے کی طرف رطوبات کی تحلیل کی وجہ سے معدہ کمزور پڑ جائے تو مزاج کے موافق حقنوں سے استفراغ کرے اس جیسے مرض کی ابتدا میں ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور قابل ترجیح علاج حقنہ دینا ہی ہے بعد ازاں مذکورہ دواؤں

کو پلائیں جو پھر معدے کی کمزوری کی صورت میں حقنہ ہی بہتر ہے زیادہ بہتر دوا اس جیسے مرض کے لیے ایارج مرہے چاہے پلائے چاہے مالش کرے بشرطیکہ مریض کے مزاج کی حفاظت کرلی گئی ہو میں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ مرض کسی کو لاحق ہوا ہو اور زائل نہ ہوا ہو۔ میں نے ایک عورت کا علاج کیا جو اس مرض میں مبتلا ہوگئی تھی اس کا یہ مرض استفراغ سے پہلے ہی اچھا ہوگیا وہ اس طرح کہ میں نے اس کو ماالاصول روغن ارنڈ کے ساتھ پلایا ایارج کھلایا اور غذا کی اصلاح کی۔

---

# باب — ۳۸

# شقاق اللسان (زُبان کا پھٹ جانا)

یہ مرض دماغ کے مزاج میں خُشکی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے زبان اور جیب کے اندر خشکی پیدا ہوکر زبان پھٹنے لگتی ہے پھٹن کے ساتھ درد بھی پیدا ہوتا ہے بعض اوقات یہ صُورت حال پیدا ہوتی ہے کہ مریض کھانا بھی نہیں کھا سکتا کھٹی اور نمکین اشیار کی وجہ سے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ کسی قسم کا استفراغ نہ کرے مریض کو جماع سے روک دیا جائے غذا میں کم عمر چوزے اور بکری کے دُودھ پینے والے بچّوں کا گوشت دیا جائے شراب ابیض وغیرہ پلائی جائے — ناک میں عورت کا دُودھ لعاب اسپغول، روغن بنفشہ یکجا ملا کر ڈالا جائے اور روزانہ روغن بنفشہ میں صاف شُدہ موم حل کرکے زُبان پر مالش کرے — اگر اس علاج سے فائدہ ہوتو فبہا ورنہ آش جو کو روغن بنفشہ کے ساتھ شامل کرکے متعدد مرتبہ حقنہ دے اور ماء الجبن بشرط یہ کہ موسم ہو موسم نہ ہوتو گدھی کا دودھ پلائے — یہ مرض پرہیز کے ساتھ بہت جلد اچھا ہوتا ہے۔

## باب ــــ ۳۹

# گفتگو میں تغیّر واقع ہوجانا

یہ مرض یا تو تشنج استفراغی سے لاحق ہوتا ہے جس کا علاج بس اسی قدر ہے جتنا ہم تشنج استفراغی کے سلسلے میں بیان کر چکے ہیں یا یہ تشنج امتلائی سے پیدا ہوتا ہے تشنج امتلائی کا مطلب یہ ہے کہ رطوبت ان عضلات کی جڑوں میں اتر جائے جو بات کرتے وقت زبان کو حرکت دیتے ہیں لہذا بات چیت میں جو تغیر واقع ہوگا وہ مادہ کی کثرت اور قلت کے اعتبار سے زیادہ اور کم ہوگا کلام کے اندر فساد زبان کی حرکت کے لحاظ سے ہوگا اور وہ حروف جو پڑجیب ہونٹوں کے کناروں، حلق کے تالو (حنک) اور منھ کی چھت اور حلق سے نکلتے ہیں مقام کے تغیر کے لحاظ سے ان کے اندر بھی فرق آئے گا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ طبیب کو مریض کے مزاج اور اس کی قوت کا اندازہ کرکے استفراغ کرنا چاہیے۔ غلیظ اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائے اور عضلات حنک، اور سرکہ، ایارج اور مویز اور عاقرقرحا وغیرہ سے غرغرہ کرا کر استفراغ کرے، نیز سر کا استفراغ حب ایارج حب صبر سے کرے اس مرض کے علاج کا طریقہ وہی ہے جو امتلا کی وجہ سے لاحق ہونے والے فالج اور لقوہ کا ہے۔ امتلا کی وجہ سے پیدا ہونے والے فالج اور لقوہ کا علاج ہم تحریر کر چکے ہیں لہذا اس علاج کے تذکرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مرض اور اس کے علاج کی نشاندہی اس لئے کردی ہے کہ متوسط درجہ کے طبیب کی نگاہوں میں رہے۔

## باب — ۴۰

# پڑجیب کا ورم اور اس کا نیچے اتر جانا

پڑجیب کی تخلیق میں بے شمار قواعد ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ جو رطوبت پڑجیب اور حلق کی جانب اترتی ہے کہیں اور اتر کر پڑجیب اور مری کی طرف بہہ کر آتی تو قصبتہ الریہ (پھیپھڑے کی نلی) میں اترے بغیر نہ رہتی یہی وجہ ہے کہ پڑجیب کو تالو کے اُوپر دونوں سوراخوں کے سامنے، قصبتہ الریہ کے آخری حصّہ کے پاس معلّق کردیا گیا ہے تاکہ دماغ ان دونوں سوراخوں کے ذریعہ فضول مادوں کو، معدہ، تالو اور منھ تک پھینک سکے۔ پڑجیب کو تالو تک ان دونوں سُوراخوں کے سامنے سُوراخ دار بنا دیا گیا ہے جن فضول مادوں کو دماغ ان دونوں سُوراخوں میں پھینک کر پڑجیب تک پہنچاتا ہے اسے دماغ خلقی کہتے ہیں اور یہی دماغ کا وہ حصّہ ہے جو تذکر کا مقام ہے۔ درمیانی حصّہ جو تفکّر کا ہے وہ اپنے فضول مادے پڑجیب اور مُنھ کو ان دونوں سوراخوں کے ذریعہ پھینکتا ہے جو تالو کے اُوپر ہیں اور دماغ کا وہ حصّہ جو تخیل کا ہے وہ اپنے مادے دونوں نتھنوں کے سوراخوں میں پھینکتا ہے۔

منجملہ اس کے منافع میں یہ بھی ہے کہ پڑجیب قصبتہ الریہ اور اس کے منھ کو ٹھنڈی ہوا دفعتہً اندر جانے سے روکتی ہے کیوں کہ سرد ہوا جب منھ میں داخل ہوتی ہے تو پڑجیب سے ٹکرا کر اس کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے اور منھ اور پڑجیب کی صلابت میں چکر لگا کر لطیف ہو جاتی ہے چنانچہ

قصبتہ الریۂ تک پہنچتی ہے تو بالکل لطیف ہوچکی ہوتی ہے اگر پڑجیب نہ ہوتی تو سرد ہوا بغیر لطافت کے کثیر مقدار میں پھیپھڑوں میں پہنچ جاتی منجملہ فوائد کے یہ بھی ہے کہ پڑجیب قصبتہ الریٔہ کے درمیان میں واقع ہے لہذا وہ کھانا نگلتے وقت کھانے کو منتشر ہونے نہیں دیتی تاکہ کوئی دانہ قصبہ الرّیہ میں نہ چلا جائے ـــــ پڑجیب ایک ایسا عضو ہے جس میں کوئی شریان نہیں ہے نہ ہی اس میں اعصاب کی کثرت ہے بلکہ یہ گوشت سے بنی ہوئی ہے اور تالو کے اوپری حصّے میں اس کا مقام ہے اس کی تخلیق میں فاضل مواد کا کچھ حصّہ شامل ہے چنانچہ تالو کے گوشت اور یہ بہت قلیل الحس کے اجزا سے اس عضو کی تکمیل ہوتی ہے ۔ اس کے اندر کوئی عضلہ محرکہ نہیں ہوتا ہے یہ بے حد قلیل الحس واقع ہے قلیل الحس اس لئے بنایا گیا ہے کہ ٹکرانے والی ہوا سے متاثر نہ ہو ـــــ پڑجیب کو دو امراض میں سے کوئی ایک مرض لاحق ہوتا ہے یا تو ورم یا استرخار فاضل رطوبتوں کے گھسنے اور اس کے اندر داخل ہو جانے کی وجہ سے ورم کا مرض لاحق ہوجاتا ہے ، مرض کی قسم اور ورم پر اس کے ورم اور درد کی مقدار کے لحاظ سے استدلال کیا جاسکتا ہے ـــــ اگر درد کم ہو تو اور ورم نرم ہو تو جان لو کہ ورم رطوبت کی بناء پر پیدا ہوا ہے ـــــ اس کا علاج وہی ہے جو تمام نرم ورموں کے لئے کیا جاتا ہے ـــــ خاص کر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس عضو کے دماغ سے قربت رکھنے کی بنا پر اعلیٰ اور اشرف ترین علاج کیا جائے اگر ورم دموی ہو جو مرض "قلقموتی" کی طرح کا ہوتا ہے یا اس میں "حمرتہ" ہوتی ہے تو اس کا علاج "اورام دمویہ" کے علاج کی طرح کیا جائے اور اُصُولوں کا خیال رکھا جائے ـــــ اگر ورم سیاہ اور سخت ہو تو یہ ورم جہاں بھی پیدا ہو نہایت بُرا ہوتا ہے خاص طور پر اس عضو شریف میں ایسے ورم کے علاج میں اورام سوداوی کے علاج کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے ۔ دماغ کو اخلاط سوداوی سے پاک کرنے کی طرف توجہ کرے ، افسنتین ، اسقولوقندریون اور افتیمون وغیرہ سے طحال اور جگر کا تنقیہ کرے اس سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اورام دمویہ کی صورت میں فصد کھولنا اورام رطوبیہ میں غرغرہ اور صفراء خون کے ساتھ ہو تو تبرید کرنا چاہیئے میں یہاں ان تمام چیزوں کا اعادہ کرنا نہیں چاہتا کیوں کہ اس قسم کے ورموں کے سلسلے میں تفصیلی بات گزر چکی ہے ـــــ غرورات مبردہ عاقرقرحا ، مویزج جو رطوبتوں کو تحلیل کرتے ہیں ان کا بیان بھی مفصّل گزرچکا ہے یہ ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ مریض کی حفاظت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور یہ کہ دموی امراض اسی طرح رطوبتی بیماریوں میں لطیف اور اورام سوداویہ میں محلل اور ملطف اغذیہ کا استعمال کیا جانا

چاہیئے ان سب کا بیان بالتفصیل گزر چکا ہے۔
پڑجیب کا دوسرا مرض استرخار ہے ـــــ یہ استرخا سومزاج کی بنار پر لاحق ہوتا ہے جو مقام کے حار رطب، مادہ کے ساتھ یا بلا مادہ ہونے کی بنار پر پیدا ہوتا ہے بارد یابس یا حار یابس کا جہاں تک تعلق ہے ان سے استرخا تقریباً نہیں پیدا ہوتا۔
استرخا سومزاج حار رطب کی وجہ سے مادہ کے ساتھ ہو تو دوا اور فصد کے ذریعے سے استفراغ کرنا چاہیئے مبرد اور قابض چیزوں سے غرغرہ کرانا چاہیئے جیسے سرکہ جس میں آس مازو جوز السرو وغیرہ ڈال کر پکایا گیا ہو اور اگر استرخا سومزاج بارد رطب کی بنار پر ہو تو آب شہد، آب زوفا وغیرہ سے غرغرہ کرانا چاہیئے یہ چیزیں تسخین اور تحلیل کرتی ہیں بعد ازاں اشیا قابضہ سے کلیاں اور غرغرہ کرانا چاہیئے جیسے پھٹکری جس کو آس کے ساتھ سرکہ میں گھولا گیا ہو نیز جیسے آب تخم انارین ان سے غرغرہ کرنے اور منھ میں دیر تک لئے رکھنے کا حکم دے استفراغ کے بعد اس تدبیر پر عمل کرنے میں فائدہ ہوتا ہے ورنہ آلہ نفاخہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل ذدور منھ میں چھڑکے۔
شب یمانی، شاخ گوزن سوختہ (ہر ایک ۳/۴ ۱ گرام)، نوشادر (۳۸۴ ملی گرام) ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیا جائے اور تھوڑا سا ذرور چھڑکا جائے۔ اگر صحت میں دشواری پیش کرے تو سر کے وسط میں مندرجہ ذیل دوا چپکا دی جائے اس استرخار کے علاج کے سلسلے میں یہ نادر علاج ہے۔
میدہ لکڑی، عصارہ پھلی و برگ ببول دھویں والے مقام کی مٹی اسراش، اسپغول (برابر برابر) لے کر سرکہ میں اچھی طرح گوندھ لیا جائے جو آس اور دھنیا خشک میں پکایا گیا ہو اس کو خوب پھینٹا جائے تا آنکہ چکٹ ہو جائے پھر ایک کتان کے کپڑے پر لگا کر بیچ سر میں چپکا دیا جائے اس سے پڑجیب کا استرخار دور ہو جائے گا اور آسانی سے گری ہوئی پڑجیب اوپر اٹھ جائے گی میں نے یہ علاج "دستور" میں پایا شہر عراق میں یہی علاج شاہی خاندان کے ایک شخص کا کیا تو ایک طبیب ابو حکیم نامی حیرت میں پڑ گیا اس نے مجمع سے مناظرہ کرتے ہوئے کہا ـــــ اس دوا کو ہم سر کے جلد پر رکھتے ہیں جلد کے نیچے پردہ ہوتا ہے اس پردے کے نیچے کھوپڑی ہے کھوپڑی کے اندر ایک موٹی جھلی ہے پھر کھوپڑی اور دماغ کے درمیان ایک فضا ہے پھر وہ جھلی ہے جو دماغ کے اوپر رکھی ہوئی ہے پھر دماغ کا ابھار ہے پھر وہ پردہ ہے جو ہڈی کے سخت پردے کے نیچے سے اس ابھار کے اوپر رکھا ہوا ہے۔ یہاں سے دوا ان دو سوراخوں میں

پہنچے گی جن کے ذریعہ فاضل مواد ٹڑجیب تک پہنچتا ہے کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ آپ نے اس بادشاہ کے سر پر یہ دوا چپکانے کا طریقہ کہاں سے معلوم کیا ہے ؟ میں نے اُسے بتایا کہ یہ علاج میں نے "دستور" میں پایا پھر میں نے کہا کہ جالینوس کا طریق فکر یہ تھا کہ جو دوا عضو پر لگائی جاتی ہے ان ادویہ کے مساوی ہوتی ہے جو مرض کے مقام پر پہنچ کر مریض کو فائدہ پہنچاتی ہیں چنانچہ پھیپھڑے میں اگر مرض ہوتا تو سینے پر ضماد کرتا تھا سینے پر جلد ہے جلد کے نیچے پردہ ہے پردے کے نیچے گوشت ہے گوشت کے نیچے صفاق ہے صفاق کے نیچے ہڈی ہے ہڈی کے نیچے تہہ کرنے والی جھلی ہے ـــــ ان سب کے باوجود دوا کی قوت پھیپھڑے تک پہنچ جاتی ہے پھر اس ضماد کو کیا چیز روک سکتی ہے جب کہ وہ اپنی قابض خاصیت کی بنیاد پر عضو ماؤف تک پہنچ جاتا ہے پہنچنے سے پہلے وہ ان تمام مقامات کو گرفت میں لیتا ہے جن پر اس کا گزر ہوتا ہے حتیٰ کہ قبض کے ذریعہ لہات (ٹڑجیب) تک اس کی تاثیر پہنچ جاتی ہے۔

شیخ اس کی اور وجہ بھی ہے جو آپ کو معلوم نہیں ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ کوئی عضو بھی شریانوں اور عروق کے اطراف سے خالی نہیں ہوتا چنانچہ جب ہم کہیں ضماد کرتے ہیں تو جسم کے مرتب قوی کے ذریعہ دوا متاثرہ مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو اس ضماد کی قوت کے مقام ماؤف تک پہنچنے میں شک نہیں ہونا چاہیئے۔

اس کی ایک دوسری وجہ بھی ہے جس کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے وہ یہ کہ جس رسّی سے افعی (ناگ سانپ) کا گلا گھوٹا جاتا ہے وہ مختنق (مرض خناق زدہ) کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اور خنزیر کی ہڈی چوتھیا بخار کے مریض پر باندھی جاتی ہے اسی طرح بھڑے کی حلق لوزیتن کے مریض پر باندھی جاتی ہے۔ (اصل نسخہ میں الدستور عن الحرابین ہے جو صاف پڑھا نہیں جاسکا) بھیڑیے کا پاخانہ (قولنج کے مریض) پر باندھا جاتا ہے۔ یہ تمام علاج اطباء کرتے آئے ہیں کیوں کہ ان اشیاء سے قوتیں تحلیل ہو کر مریض کے متاثرہ عضو تک پہنچتی ہیں (اور فائدہ پہنچاتی ہیں) جیسا کہ جالینوس نے "فاوانیا" میں ذکر کیا ہے۔

یہ کہتے ہی وہ اور حیرت زدہ ہوگیا اور اس طرح چپ سادھ لی جسے تمام حاضرین نے بھی محسوس کیا میں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں ابو ماہر نے بھی ایک بات کہی ہے اور وہ یہ کہ اگر ایسے

اعضا جن میں حرکت نہیں ہے اگر مرض سے متاثر ہو جائیں تو بہتر ہے کہ کسی قدر ریاضت کے ذریعے عندالضرورت ان میں حرکت پیدا کی جائے پھر میں نے کہا کہ پڑجیب ایک عضو ہے جس میں حرکت نہیں۔ وہ صرف "نفانغ" سے متصل ہے نغانغ کا اتصال کانوں کی جڑوں سے ہوتا ہے۔غشا اور جلد جو کانوں کی جڑوں پر ہیں وہی غشاء اور جلد ہے جو سر پر ہوتی ہیں ـــــ جب قابض اشیاء سر کی جلد پر لگائی جائیں گی تو اس کے اندر قبض وجذب کی کیفیت پیدا ہوگی اسی قبض اور جذب سے بطور اشتراک پڑجیب کو وہ تھوڑا اُوپر اٹھالیں گی اس طرح پڑجیب اُوپر اٹھ جائے گی۔

پھر میں نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ نیچے اترے ہوئے پڑجیب کا مریض جب سختی سے مُنھ کھولتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑجیب چڑھ جاتی ہے پھر اتر جاتی ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ پڑجیب کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو اس کو اُوپر اٹھائے۔ اس بناء پر میں نے سر پر قابض اشیاء کا استعمال کیا ہے۔

اب ہم پڑجیب کے علاج کے بیان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں واضح رہے کہ اتری ہوئی پڑجیب کا سب سے اچھا علاج اشیاء قابضہ کا استعمال ہے۔ اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو صورتِ حال پر غور کرنا چاہئے اگر پڑجیب کا سر اس کے نچلے حصّے سے زائد نہیں ہے اور نچلا حصہ باریک نہیں ہے تو بالکل قطع کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اس میں پھیپھڑے کی برودت کا خطرہ آواز کے فساد کا ڈر اور لعاب کے سیلان کا اندیشہ ہے نیز اس کی قربت میں دماغ بھی ہے بلکہ مذکورہ ادویہ سے علاج کرے ایک دفعہ فاضل مواد کو تحلیل کرے اور دوسری دفعہ اشیاء قابضہ کے ذریعے قبض پیدا کرے ـــــ اس کے سر میں غلظت اور اس کے نچلے حصّے میں باریکی پیدا ہو جاتی ہے اور غلیہ جیسی چیز اس کے اسفل کے ساتھ لگ جائے تو اس کے قطع کرنے میں اور قابض و حریف ادویہ سے مقام متاثرہ کو داغنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ مریض اور اس کے دماغ کے مزاج کا خاص خیال کیا جائے اور علاج غور وفکر سے کیا جائے۔

---

## باب ــــ ۱۴

# پڑجیب میں طوق بن جانا

ورم اور استرخاء کے بعد بعض وقت پڑجیب کا نچلا حصّہ موٹا ہو جاتا ہے اس کا علاج ایسی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ بعض وقت اُوپر کا حصّہ موٹا ہو جاتا ہے اور نچلا حصّہ باریک پڑجاتا ہے اس صورت میں قطع کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے اگر طبیب اسے مناسب نہ سمجھے تو علاج تحلیل اور تنقیہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے گو اس میں دیر لگتی ہے مگر صبر کرنا چاہیئے کیوں کہ قطع کرنے میں ورم بڑھ جانے خناق سیلان خون آواز بند ہو جانے اور لعاب بہنے کا خطرہ ہے۔ ان دونوں امراض کے متعلق قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے۔

بعض وقت ورم اور استرخاء کے بعد پڑجیب مڑجاتی ہے اس کا نچلا حصّہ اوپری حصّہ طبعی مقدار کی طرف لوٹ آتا ہے اور وہ مڑکر گول ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب مادہ کی غلظت اور پڑجیب کے اس مقام کی کمزوری ہے ــــ علاج یہ ہے کہ کوے کے سر کے پاس سے قطع کر دیا جائے اس سے اگر طوق تحلیل ہو جاتا ہے تو فبہا ورنہ استفراغ کے بعد طوق کے اُوپر سے قطع کیا جائے تاکہ کوئی فاضل مواد باقی نہ رہ جائے ــــ اگر طبیب کو قطع کرنے کی ہمت نہ ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ گرم پانی میں زفت کو حل کر کے ہمیشہ غرغرہ کرتا رہے اس سے ورم تحلیل ہو جائے گا اگر محلل ادویہ سے تحلیل کرتے وقت استرخا پیدا ہو جائے گا رُب حصرم رب تفاح سے غرغرہ اور قابض اشیاء مثلاً مازو سوختہ پھٹکری

سوختہ ، آب آس ، شربت حب الآس ، گلنار ، انار کے کٹوریاں جن کو شراب میں پکایا گیا ہو۔
اگر پڑ جیب میں استرخاء ہو اور مقام میں گرمی پیدا ہو جائے تو بہترین چیز یہ ہے کہ دھنیا تر اور عنب الرطب کا پانی لے کر اس میں تھوڑا کافور شامل کر لیا جائے اور اس سے غرغرہ کرے ایسا کرنے سے ورم تحلیل ہوگا اور اس مقام پر برودت آجائے گی۔

---

# باب — ۴۲

# پڑجیب قطع کرنے کے بعد اس پر ورم آنا

کبھی پڑجیب قطع کرنے کے بعد اس پر بڑا اور مہلک ورم آجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اطباء قطع کی طرف مائل نہیں ہوتے — اگر یہ صورتِ حال پیدا ہوجائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ قیفال کی دونوں رگوں زبان کے نیچے والی دونوں رگوں اور اسی طرح پیشانی کی رگ کی بھی فصد کھولے قوت برداشت ہو تو دونوں پنڈلیوں پر پچھنہ لگائے اگر قوت میں بہتری ہو تو فصد کے بعد حقنوں سے متواتر استفراغ کرے اگر مزاج متغیر نہ ہو تو گرم حقنے دے — اگر اس کے باوجود بھی ورم باقی رہے اور خشکی ظاہر ہو اور قوت کمزور پڑ جائے تو بیمار کی ہلاکت میں کوئی شک نہیں اس لئے طبیب کے لئے لازم ہے کہ جب یہ مرض لاحق ہو تو مریض کی قوت کی حفاظت کرے — اگر ورم تحلیل ہو جائے اور لعاب بہنے لگے تو چند دنوں تک علاج بند کردے تاکہ مریض میں طاقت آجائے بعد ازاں ایارج کے ذریعے سر کا استفراغ کرے، لوغاذیا پلائے مریض کو پرہیز میں رکھے صرف ایسی ادویہ استعمال کرائے جو مواد کو جذب کرنے والی ہوں ہر دن مصطگی چبائے اور منہ میں آنے والے کو تھوک دے علاج میں تنشیف (جذب اور سکھانے) کا طریقہ استعمال کرے۔ بدن میں ترطیب پیدا ہونے نہ دے۔ غذا کو کم کرے مازو گلنار، شبت، پوست انار دار شیشعان سب کو کسیلے قابض شراب میں پکا کر غرغرہ کرائے یہی مزاج کے موافق علاج ہے۔

اگر قطع کے بعد خون جاری ہو جائے تو قیفال کی دونوں رگوں کو اس طرح زبان کے نیچے والی دونوں رگوں نیز دونوں گوشہ چشم کی رگوں کی بھی فصد کھولے اور مندرجہ ذیل "قرص" استعمال کرائے گلسرخ (۱۰½ گرام)، کندر، گلنار (ہر ایک ۳½ گرام)، گل قبرسی عصارۃ لحیۃ التیس (ہر ایک ۵¼ گرام)، تخم خرفہ، طباشیر (ہر ایک ۷½ گرام) (ریوند، کہربا ء خالص (ہر ایک ۷ گرام) ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس میں (۱۰۲۴) ملی گرام زعفران شامل کر کے آب برگ بارتنگ گوندھ لیا جائے اور بڑے بڑے چوڑے لے جائیں قرص بنا روزانہ ایک قرص (۸۲½ گرام) سکنجبین سادہ حامض کے ساتھ یا رب حصرم یا رب تفاح یا رب ریباس یا رب آس کے ساتھ استعمال کرے

اگر اس میں تخم خیار تخم خیارزہ، تخم خربزہ اور کسی قدر اقاقیا شامل کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر اس تدبیر سے خون بند ہو جائے تو فبہا ورنہ داغنے کے سوا چارہ نہ ہو گا ـــــ داغنے میں کوئی زیادہ خطرہ نہیں بشرطیکہ قطع کرنے کی ہمت ہو قطع کرنا اور داغنا دو ایسے طریقہ علاج ہیں کہ جب تک طبیب ان دونوں کے سوا کسی اور طریقہ علاج سے کام لے سکتا ہے اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے یہی اولی ہے کیوں کہ سب سے بہتر وہ علاج ہے جو زیادہ محفوظ۔ اگر قطع کے بعد پھیپھڑے کے اندر برودت آجائے تو حریرہ پلائے جو لب الھسید کو شہد کے ساتھ ملا کر بنایا گیا ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حب الحنظل کو پانی اور نمک میں بھگو کر رکھدیا جائے تا آنکہ اس کی کڑواہٹ دور ہو جائے پھر پیس لیا جائے اور اس میں اسی قدر آرد چاول شامل کر کے حریرہ بنا لیا جائے مٹھاس کے لئے شہد شامل کر لیا جائے مریض کے سینے پر روغن نارین اور روغن قسط کی مالش کی جائے ـــــ اگر اس سے سستی برتی جائے گی تو مریض کو استسقاء لاحق ہو سکتا ہے۔ اس طرح جب پھیپھڑوں کی سردی دور ہو جائے تو سرد ہوا میں نکلنے نہ دیا جائے مریض کو سرد ملک سے گرم ملک میں منتقل کر دیا جائے برف اور روے کے پانی سے پرہیز کرایا جائے شراب کہنہ قوی استعمال کرائی جائے نیز گائے کے گوشت اور دودھ سے بھی پرہیز کرایا جائے ایسے مریض کے لئے سب سے بری چیز جماع ہے

اگر بڑجیب قطع کرنے کے بعد آواز کے اندر بھاری پن پیدا ہو جائے تو دونوں رگ وداج کی فصد کھولے (جو گردن میں ہوتی ہیں اور اس کو شہرگ بھی کہا جاتا ہے) ایسے مریض کو سرد ہوا سے بچائے اور بردوالریہ (یعنی پھیپھڑے کی برودت) میں جن چیزوں سے پرہیز کرایا جاتا ہے اس میں بھی وہی پرہیز کرائے دونوں علاج برابر ہیں الا یہ کہ اس میں "وداجین" کی فصد بھی کھولی جاتی ہے۔

## باب ـــ ۴۳

# ہونٹوں کی بیماریاں

کبھی نیچے کا ہونٹ موٹا ہو جاتا ہے اور اس کے وسط میں پھٹن رونما ہوتی ہے اطباء اسے "بواسیر الشفتین" کہتے ہیں ہم نے مقالہ اول میں اس مرض کا اور اس کے علاج کا تفصیلی ذکر کر دیا ہے لہذا اس کو ترک کرتے ہوئے ہونٹوں کے دوسرے امراض کا ذکر کریں گے۔۔

کبھی ہونٹوں میں ایک ایسا مرض پیدا ہوتا ہے جس کو "توثہ سوداء" کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ نچلے ہونٹ میں بعض وقت توت کے رنگ کے مانند سیاہی آجاتی ہے اس کی صورت بالکل توثہ کے مشابہ ہوتی ہے اس میں کوئی درد نہیں ہوتا بعض وقت یہ سیاہی سارے ہونٹ پر پھیل جاتی ہے بلکہ چہرے کے ایک حصے پر بھی آجاتی ہے ـــ اس کا سبب وہ فضول دمویہ محرقہ ہیں جو رگوں کی شاخوں سے نکل کر جلد اور گوشت کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں یہ مرض بعض وقت چہرے اور آنکھوں کے کناروں پر بھی آجاتا ہے۔

جس توثہ کا رنگ سیاہی کی طرف مائل ہو اس کا علاج بدن کے استفراغ سے کیا جائے فصد اور مطبوخ افیتمون سے استفراغ کرانا چاہئے ردی غذا سے مریض کو پرہیز کرایا جائے کبھی نشتر کے ذریعہ اور سرکہ سے مالش کے ذریعہ بھی علاج کیا جاتا ہے ـــ اگر رنگ میں بالکل سرخی ہو یا سرخی سیاہی مائل ہو تو لوہے کے اوزار سے نہ چھیڑا جائے ـــ اگر ایسی غلطی

ہو جائے تو ہلاکت کی نوبت آتی ہے کیوں کہ یہ ایسا خون ہوتا ہے جو باریک باریک رگوں کے کناروں سے نکل سے جمع ہوتا ہے جب نشتران پڑ جاتا ہے تو بڑی مصیبت ہو جاتی ہے خون بہنے لگتا ہے اور اگر داغ دیا جائے ہونٹ کے اندر ٹیڑھا پن آجاتا ہے اور خراب ہوکر بدنما شکل اختیار کرلیتا ہے۔

اگر رنگ کالا یا سُرخ ہو تو "جالبین" پر حسبِ ذیل ضماد کیا جاتا ہے۔

بیخ سوسن آسمانجونی نیم کوب ( ½ ١٠ گرام)، ہڑتال سُرخ ( ½ ٣ گرام) خاکستر خفاش، خاکستر حلزون، سنگ سپید، حجر الفلفل (برابر برابر) — ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور شراب کہنہ میں گرم کر لیا جائے اور ہمیشہ متاثرہ مقام پر طلاء کرتے رہیں۔ اس سے سیاہی اور سُرخی دور ہو جائے گی یہ ضماد اور طلاء اسی طرح رہنے دے اور موم اور تیل کو آگ پر رکھ کر چوزے اور کھیکڑے کا خون اس پر ڈال دے اور ٹھنڈا ہونے دے۔ پھر متاثرہ مقام پر اس کو طلاء کرے۔ یہ دوا اس مرض کے لئے انتہائی مناسب ہے پرہیز بھی جاری رکھے اور استفراغ بھی کرتا رہے۔

# باب ـــ ۴۴

# ہونٹ کی سفیدی اور اس کا تقشر (چھلکے اُترنا)

یہ مرض رطوبت کے باعث خراب ہونے اور پڑجیب ناک کے نتھنوں اور دماغ میں حرارت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ہونٹوں میں سفیدی رونما ہو جاتی ہے اگر جلد کے چھلکے نکلنے لگیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یبوست پیدا ہو گئی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر حاملہ عورتوں، مٹی کھانے والوں اور زیادہ سفر کرنے والوں کو لاحق ہوتا ہے ـــ اس کا علاج یہ ہے کہ مطبوخ افیتمون سے استفراغ کیا جائے جگر سینے اور دماغ کی اصلاح کی جائے اور اس تدبیر فاسد میں تبدیلی پیدا کی جائے جو مریض کا معمول ہے مریض کو پرہیز میں رکھا جائے غذا میں بکری کے بچے کا گوشت دیا جائے اور اچھی شراب جو نہ کہنہ ہو نہ نئی بلکہ متوسط ہو قوت برداشت کے مطابق پلائی جائے تاکہ خون کی اصلاح ہو۔ مختصر یہ کہ یہ مرض عمدہ غذاؤں کے ذریعے خون کی اصلاح سے درست ہو سکتا ہے جن اعضاء میں تغیر واقع ہوا ہے اس کی اصلاح کی طرف خاص توجہ مبذول کی جائے اس طرح یہ مرض جلد دور ہو سکتا ہے ـــ اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو لطیف روغنیات مثلاً روغن خیری، روغن چنبیلی کا سعوط استعمال کیا جائے ہمیشہ موم اور اس تیل سے ہونٹ پر طلا کرتا رہے جو مرغابی یا بطخ کی چربی شامل کر کے بنایا گیا ہو مریض کو چاہئے کہ حد سے زیادہ سردی اور گرمی سے بچتا رہے۔

# باب ـــ ۴۵

# ہونٹوں کا اختلاج

یہ مرض ہونٹ میں پیدا ہوتا ہے ہونٹوں میں اس قدر اختلاج پیدا ہوجاتا ہے کہ پلٹ جانے کے قریب ہوجاتے ہیں پھر اس میں سکون آجاتا ہے ہمیشہ یہ کیفیت نہیں رہتی۔ ہم مقالہ ثانیہ میں چہرے کے اعضا کے بیان میں تذکرہ کرچکے ہیں اس میں سے کچھ باتوں کا یہاں اعادہ کریں گے۔

بہتر یہ ہے کہ ایسے مریض کا استفراغات سے علاج کیا جائے بعدازاں مویزعاقرقرحا وغیرہ سے غرغرہ کرائے ـــ زیادہ تر یہ مرض غلیظ ریاح کے اختلاج کی وجہ سے رونما ہوتا ہے بعض اوقات باریک رگوں کا امتلاء بھی اس کا سبب بنتا ہے خون کی زیادتی ان اعراض میں شامل ہے جن سے استدلال کیا جاسکتا ہے ـــ اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ فاضل خون موجود ہے تو مریض کی رگ قیفال میں فصد کھولی جائے ہم یہاں مرض اختلاج کا ذکر نہیں کریں گے کیوں کہ اس کا ذکر مقالہ ثانیہ میں گزرچکا ہے آئندہ اس کا ذکر اس باب میں کریں گے جہاں "سواد الامراض" کا ذکر آرہا ہے۔

## باب ــــ ۴۶

# ہونٹوں کا سُکڑ جانا

یہ مرض بعض دفعہ پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی تشنج امتلائی یا تشنج استفراغی کے باعث پیدا ہو جاتا ہے ـــــ جالینوس نے اس کا ذکر اپنی کتاب "حیلتہ البر" میں کیا ہے لیکن پیدائشی مرض تشنج امتلائی اور تشنج استفراغی کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے اس مرض کے بعد اس نے قلفہ کے نقصان کا تذکرہ کیا ہے اور دونوں کا ایک ہی علاج بیان کیا ہے چنانچہ حکم فرمایا ہے کہ ذکر کی جلد کو جہاں اس کی جڑ گھومتی ہے قطع کر کے ذکر پر مروخات ملینہ کی مالش کی جائے اور جلد کو حشفہ کے اُوپر کھینچ کر برابر کیا جائے اور اس پر کھجور کا پتہ لپیٹ دیا جائے اس تدبیر سے حشفہ ڈھک جائے، اس طرح سکڑے ہوئے ہونٹ کے لئے عمل کیا جائے یعنی مروخات ملینہ جیسے موم، تیل اور قیروطیات سے تلین کے بعد جلد کو منخرین کے پاس سے قطع کیا جائے اس طرح نیچے سے قطع کر کے دونوں ہونٹوں کو یکجا کر کے سوتے وقت باندھ دیا جائے اس طرح تقلص دور ہو جائے گا ـــــ یہ ایک ایسا نادر الاستعمال طریقہ ہے جس کو ہمارے اس زمانے میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ طریقہ صحیح نہ ہوتا تو فاضل جالینوس اس کو ذکر نہ کرتا ـــــ ہم یہاں اس وقت اس طریقے کا ذکر کریں گے جو طبی اصُولوں کے لحاظ سے مناسب ہے وہ یہ کہ اگر یہ مرض پیدائشی ہے تو نشو نما کی عمر میں اس کو درست کیا جا سکتا ہے جیسے چپٹے سر اور چپٹی ناک اور ٹیڑھے

اعضا کو کم عمری میں درست کیا جا سکتا ہے جس طرح نشو نما کی عُمر حشفہ کی جلد کو دُرست کیا جا سکتا ہے لیکن بڑی عُمر میں کسی طرح اس کی اصلاح ممکن نہیں ہے۔

اگر تشنج استفرائی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہے تو دُرست نہیں ہو سکتا چاہے مریض بچہ ہو یا بوڑھا ــــ اگر تشنج امتلائی اس کا سبب ہے تو اچھے علاج سے ہر مریض تندرست ہو سکتا ہے۔ تشنج امتلائی کا ہم سابقہ صفحات میں ذکر کر چکے ہیں۔

---

## باب ــــــ ۴۷

# نرخرہ قصبتہ الریہ اور حلق کے امراض

پڑچیب اور نغانغ کے درد کے بارے میں تفصیلی گفتگو گزر چکی ہے حلق نرخرہ اور حلق کے درد کو اسی پر قیاس کرلو اطباء متقدمین میں سے کسی طبیب کا تشفی بخش کلام حلق کے درد اور حلق کے امراض کے سلسلے میں ہم کو نہیں ملا۔ جالینوس نے اس پر مکمّل بحث کی ہے مگر اس نے خطابت کے انداز پر اس کا ذکر کیا ہے، اس لئے اس کے ذکر کردہ امور کو متعلقہ عنوانات کے تحت مرتب کرکے ذکر کرنا مشکل ہے اور استعمال کی جانے والی ادویہ کی مقدار کا جاننا بھی دشوار ہے ــــ اس نے جو باتیں لکھی ہیں وہ ملی جلی ہیں لہٰذا ہم امراض کے سلسلے میں ان امور کا ذکر کریں گے جو ہم نے مشائخ سے حاصل کیا ہے اور جن کا تجربہ ہو چکا ہے اور جس سے مطالعہ کرنے والا فائدہ حاصل کرسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ ہمارا بیان تسلی بخش ہو،

واضح رہے کہ جب ہم "حلق" کہتے ہیں تو اس سے مُراد نرخرہ، حلقوم، مری اس کے عضلات جو لوزتین اور زبان کی جڑ سے متصل ہوتے ہیں اور حلق کے خارجی عضلات اور کانوں کی جڑوں سے داخل اور خارج سے متصل ہوتے عضلات ہوتے ہیں ان تمام اعضاء میں جو درد پیدا ہوتا ہے اس کو "وجع الحلق" یعنی حلق کا درد کہتے ہیں پھر ہر جگہ کے درد کا ایک خاص نام ہے اور ایک خاص علاج ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کریں گے۔

منجملہ ان امراض کے وہ مرض ہے جس کو "لوزتین" کا مرض کہتے ہیں حلقوم کے دونوں جانب "حلق کے گوشت" اور کان کی جڑ سے متصل جو غدود ہیں اس کے ورم کو "لوزتین" کہتے ہیں ان غدود کی تخلیق کا منشا یہ ہے کہ رطوبت کی حفاظت ہو اور وہ بخارات کی وجہ سے خشک ہونے نہ پائے جو معدے اور تمام بدن سے خارج ہوتے رہتے ہیں اور جن سے زبان کی حرکت اور کلام پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے یہ ورم چار اسباب میں سے کسی ایک سبب کی بنا پر ہوتا ہے۔

۱۔ گرم خون کی وجہ سے جس کے اندر سخونت ہو۔

۲۔ حدت والی خلط صفراوی کی وجہ سے۔

۳۔ رطوبت غلیظہ جس میں سخونت اور رقت ہو یا صرف رقت ہو سخونت نہ ہو۔

۴۔ خلط سوداوی غلیظ کی وجہ سے۔

اگر گرم خون کی وجہ سے غدود پہ ورم آجائے تو اس کی علامت یہ ہے کہ حلق کی گرمی اور سوزش کی وجہ سے چہرہ بھی سُرخ ہو جاتا ہے اور حمی مطبقہ اور لعاب کی کثرت پیدا ہوتی ہے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے ورم لوزتین اور داخلی عضلات کے ورم میں فرق یہ ہے کہ لوزتین کے ورم میں مریض اپنا مُنھ کھُلا رکھتا ہے زبان لٹکا دیتا ہے طبیب حلق کے اندر دیکھے تو نظر آئے گا کہ پڑجیب کے دونوں جانب ورم آگیا ہے اگر اندرونی عضلات میں ورم ہو تو ایسی کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ اس قسم کے ورم کا علاج یہ ہے کہ مریض کے اندر قوت ہو تو قیفالین کی فصد کھولی جائے اور حسب ذیل حقنہ دیا جائے۔

جونیکوب (دو کف)، برگ چقندر (ایک باقہ)، سپستان (ایک کف)، عناب (ایک کف)، بابونہ (ایک کف)، برگ خبازی (ایک باقہ)، انجیر (تیس عدد) ان سب ادویہ کو اچھی طرح گلنے تک پکالیا جائے۔ پھر اس سے (۳۵۰ گرام) صاف کر لیا جائے پھر ادویہ کو ہاون دستہ میں ڈال کر اس پہ (۷۰) گرام بنفشہ (۲۴½ گرام) حل کی گئی شکر (۱۰۲۴ ملی گرام) سہاگہ ڈال کر نرم کر کے گرم گرم حقنہ دیا جائے اس طرح کئی بار حقنہ دیا جائے ــــ اگر اس تدبیر سے ورم کم ہو کر گلا کھُل جائے لعاب آنا کم ہو جائے اور صاف صاف بات کر سکے تو فبہا ورنہ مریض کی قوت دیکھ کر اگر فصد ممکن ہو تو قیفال کی دوبارہ فصد کھولی جائے فصد سے گھبراہٹ اور غشی کا اندیشہ ہو اور خون کے اخراج کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو پنڈلی میں نشتر لگائے اور پچھنہ لگائے صرف آش جو (بارلی) اور شربت عناب پلائے اور مندرجہ ذیل غرور سے غرغرہ کرائے۔

مسور مقشر (کف کبیر)، دھنیا خشک (ایک کف)، تخم کاسنی (ایک کف) تخم خس

(کسی قدر) ان سب ادویہ کو ایک جگہ پکایا جائے۔ پھر صاف کر لے اور اس کے اندر کسی قدر زائد مقدار میں شربت عناب شامل کرلے اور اس سے متواتر غرغرہ کرائے یہ غرور ایسے مرض کے لئے بہت بہتر علاج ہے اگر اس طریقہ علاج سے اکثر و بیشتر اعراض زائل ہو جائیں اور صرف تکلیف اور ٹینچ باقی رہ جائے تو مریض کو دھوپ میں لے جاکر ورم کا معائنہ کرے۔ اگر اس کا رنگ بدل کر پیلا پڑ گیا ہو اور استرخا پیدا ہو گیا ہو تو کوئی شخص اپنی شہادت کی انگلی سے "لوزتین" کو دبا دیا یا "آلہ قوس" کے ذریعے جس کو پچھنہ لگانے والے بچوں کی پڑجیب کو قطع کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کو کتر دے اس طرح پیپ خارج ہو کر اسی دن مریض اچھا ہو جائے گا۔

اور اگر ورم پھیل گیا ہو تو ایک دن رب حصرم، رب تفاح، رب ریباس سے غرغرہ کرائے اور ایک دن نیم گرم پانی سے غرغرہ کرائے اور ایک دن مذکورہ "طبیخ مسور" سے غرغرہ کرائے۔

اگر لوزتین کا ورم صفرا کی وجہ سے ہو جس میں دوسرے اخلاط بھی شامل ہوں اور اس کی وجہ سے سخت درد، بے چینی، لعاب کی کمی، منہ کی خشکی، آنکھوں کی سفیدی کی زردی اور کبھی بخار بھی پیدا ہو اور بعض وقت "اسہال صفراوی" بھی ہونے لگے تو اس کا علاج یہ ہے کہ طبیعت کو کھولا جائے جب کہ طبیعت کھلی ہوئی نہ ہو اور فصد کھولی جائے تاکہ مادہ دمویہ میں تخفیف ہو جائے کیوں کہ جب مادہ دمویہ مادہ صفراویہ کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو مرض میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے، آش جو کو صمغ خرما خشک کردہ یا شگوفہ خرما خشک کردہ کے ساتھ پکایا جائے اور اس پر رب حصرم یا رب تفاح اور رب توت اور طبیخ مسور جس کا ذکر گزر چکا ہے ڈال دیا جائے اگر حلق کے اندر اتر سکے تو لازماً آش جو پلاتا رہے۔

اس قسم میں اور قسم اول میں اتنی مقدار استعمال کی جائے جو صفرا کی تسکین اور اس کی تحلیل کے لئے ضروری ہو —— بعض اطبا کی یہ رائے بھی ہے کہ مادہ کو غرغرہ کے ذریعہ خارج کیا جائے اور یہی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ کسی چیز میں پوست خشخاش اور تھوڑا سا کافور ملا کر استعمال کیا جائے —— کیوں کہ عارضہ میں برودت اور تحلل میں تاخیر کا پیدا ہونا تحلل کے قریب مادہ کے اندر تسخین پیدا ہو جانے سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے اس سے بخار پیدا ہو سکتا ہے اور خطرہ میں اضافہ ہو سکتا ہے تبرید اور تسخین دونوں طریقوں میں خطرہ ہے مادہ کی تحلیل کے لئے فصد کھولنا بہتر ہے صحیح ترین طریقہ علاج یہ ہے کہ مریض کے لئے نگلنا آسان ہو جائے بخار زائل ہو اور ورم ختم ہو جائے —— بعض سابق اطبا نے خارج سے حلق پر ضماد کرنے کا بھی مشورہ دیا ہے تاکہ مواد ظاہر جلد کی طرف جذب ہو جائے۔ اگر کوئی طبیب اس مشورہ پر عمل کرنا چاہے تو میری رائے میں

دُرست ہے اس کے لئے حسب ذیل نسخہ ہے۔
روغن خیری یا روغن ناردین یا روغن سوسن یا روغن چنبیلی میں کسی قدر بابونہ کوٹ چھان کر شامل کر لیا جائے اور پھینٹ کر اچھی طرح ملا لیا جائے پھر حلق پر ضماد کیا جائے یہ ضماد مواد کو خارج کی طرف جذب کر کے تحلیل کر دیتا ہے۔
ایک طبیب نے اپنی کتاب میں یہ لکھ کر غلطی کی ہے کہ "مرض خوانیق (خناق)" میں حلق پر ضماد کرنا درست نہیں کیوں کہ یہ خون کو اندرونی حصہ میں سرد کر دیتا ہے۔ یہ ایک مرسل اور مطلق قول ہے دراصل وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ اگر ورم حلق کے اندر محسوس طور پر ظاہر ہو تو اس کی تبرید اور تضمید ایسی ادویہ سے نہیں کرنی چاہیئے جو داخلی طور پر برودت پیدا کریں، اس نے یہ گمان کیا کہ جب ضمادات مبردہ کے ذریعے سے ظاہری ورم کو داخل کی طرف رد کرنا جائز نہیں تو داخلی ورم کو ظاہر کی طرف نکالنا بھی جائز نہیں۔ لہٰذا تم مذکورہ طریقہ پر عمل کرو اس سے مریض صحتمند ہو جائے گا۔ اِلّا یہ کہ مرض کے ساتھ کوئی دوسرا مرض بھی ہو (تو اس کی الگ تدبیر ہوگی)۔
اگر ورم رطوبت کی وجہ سے ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ چہرے اور آنکھوں کے اندر تہبج ہوگا۔ رنگ سفید پڑ جائے گا، لعاب زیادہ نکلے گا حلق کا منہ سکڑ جائے گا بمشکل نگلا جا سکے گا اور درد کم ہوگا
اس کا علاج یہ ہے کہ حدت پیدا کرنے والے حقنوں کے ذریعہ طبیعت کو کھولا جائے مری نیطلی کو شہد اور ایلوے کے ساتھ گرم کر کے غرغرہ کرے تا آنکہ کچھ حصہ حلق کے اندر اتر جائے۔ بعد ازاں اس سے بھی قوی تر ادویہ سے غرغرہ کرے جیسے عاقرقرحا مویز کو رب العنب وغیرہ کے ساتھ شامل کر کے غرغرہ کیا جائے۔

**ورم رطوبی کے لئے جالینوس کا نسخہ:-** زوفا خشک (ایک کف)، عصارہ سوسن (کسی قدر) گھٹلی نکالا ہوا مویز (کسی قدر)

ان سب ادویہ کو پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ گل جائیں پھر اس پانی سے غرغرہ کرے اور ترجوز کے چھلکے جو شہد میں بسائے گئے ہوں بعض وقت ایسے ورم کو تحلیل کرتے ہیں۔
رب الجوز کے استعمال میں بعض اطباء غلطی کرتے ہیں چنانچہ وہ حلق کے تمام دردوں کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں اور یہ استعمال حلق کے بند ہونے اور حلق کے تمام دردوں کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں اور یہ استعمال حلق کے بند ہونے اور حلق کے مجاری کے تنگ ہونے کا سبب بن جاتا ہے جب کہ یہ مرض رطوبت کی وجہ سے لاحق نہ ہوا ہو اور متواتر اس کا استعمال کیا جائے

وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ پوست جوز میں درد زائل کرنے کی خاصیت ہے حالاں کہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے اندر قبض کرواہٹ اور تیزی ہے جب یہ بات ہے تو وہ حلق کے درد کو کس طرح دور کر سکتا ہے۔ حلق کو تو اکثر اوقات ایسے ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو خشونت کو دور کرنے والی ہوں، اور رب الجوز کے اندر ایسی خاصیت ہے کہ وہ رطوبت کو تحلیل کرتی ہے۔ لہذا رب الجوز ایسے ورم حلق کے لئے نافع ہے جو رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔

اگر کسی قدر ورم باقی رہ جائے اور ورم نرم ہو اور مریض میں استفراغ برداشت کرنے کی قوت ہو تو اس کے سر کا استفراغ حب ایارج سے کرنا چاہیئے بشرطیکہ مزاج میں تغیر واقع نہ ہوا ہو اگر مزاج کا تغیر ایارج کے استعمال سے مانع ہو تو مکرر حقنہ دینا چاہیئے اور دونوں پاؤں کو مالش کرنی چاہیئے اور دونوں پنڈلیوں پر بغیر نشتر لگائے پچھنے لگانا چاہیئے ــــــ اگر پھر بھی کسی قدر ورم باقی رہ جائے تو مری سے غرغرہ کرائے اور اس طرح کا مطبوخ تیار کرے۔

انجیر سفید (کم و بیش سو عدد)، بابونہ (ایک کف)، اصل السوس رگڑا ہوا۔ (کسی قدر)، منقیٰ (کف کبیر)، ترنجبین صاف شدہ (ایک کف) ان تمام ادویہ کو اس قدر پکائے گل کر گاڑھی ہو جائیں پھر نچوڑ کر صاف کر لی جائیں۔ یہ سب (ایک جز) رب العنب (ایک جز) شامل کر کے غرغرہ کرے اس کا پینا بھی جائز ہے۔

اگر حلق کھلا ہوا ہو اور بخار بھی نہ ہو تو خارج سے وہ ضماد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تاکہ وہ مادہ کو جذب کرے اور مادہ کو جلد کی سمت کھینچ لائے۔ اس جیسے مرض میں علاج کا اصل اصول یہ ہے کہ مواد کو حزم و احتیاط اور نرمی کے ساتھ بدن کے نچلے حصے کی طرف جذب کر دیا جائے اگر مادہ خارج کی طرف جذب ہو اور جلد کی جانب مائل ہو جائے تو اشیاء مبردہ مثلاً آب عنب الثعلب، آب کشنیز اور قابض شربتوں مثلاً شربت آس، شربت ریباس، شربت حصرم سے غرغرہ کرنا بے حد مفید ہے تاکہ مرض کے مقام پر شدت اور طاقت پیدا ہو پھر اس کو شاخ کاسنی سے ضماد کیا جائے وہ اس طور پر کہ اسے کوٹ کر روغن سرخ میں ابال لیا جائے اور اس میں کسی قدر خطمی ڈال دی جائے اور ضماد کیا جائے جب ورم پک جائے اور جلد نرم پڑ جائے تو محفوظ مقام سے پیپ کو خارج کر دیا جائے پیپ خارج ہوتے ہی مرض زائل ہو جائے گا پیپ خارج کرنے کے لئے ایسے مقام کا انتخاب کیا جائے جہاں سے بآسانی پیپ نکل سکے۔ ایسے مقام پر شگاف نہ آجائے جہاں عصب یا کوئی رگ ہو۔

اگر ورم سخت ہو تو اس کو "ورم سوداوی" کہا جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کا رنگ مٹیالا ہو جاتا ہے رنگ بدل جاتا ہے اور منھ کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور دن میں تمدد کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے ــــــ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کے بدن کا استفراغ ایسے حقنوں سے کیا جائے جو متوسط ہوں ، نہ حدت والے ہوں نہ سادہ ہلکے اور ان تمام غرورات سے غرغرہ کرائے جن کا ذکر ہم نے رطوبی مرض کے بیان میں کیا ہے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ مواد کو ضمادات اور محاجم کے ذریعہ خارج کی طرف جذب کیا جائے اس لئے کہ غلظت اور سختی کی بنا پر ایسے اورام نرم نہیں پڑتے بلکہ مریض کو پرہیز میں رکھا جائے اور ہمیشہ غرغرہ کرایا جائے ۔ اگر بخار آجائے اور بخار معمولی ہو تو اس کا علاج کرے اس سے مواد تحلیل ہو جائے گا ۔ اگر بخار بڑھ جائے اور حالت کی سنگینی کا خطرہ ہو تو رگ قیفال یا رگ باسلیق کی فصد کھولے مگر صرف متوسط مقدار میں خون نکالنا چاہئے میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص جسے ورم سوداوی تھا ۔ اس ورم کو دور کیا گیا مگر بعض وقت یہ ورم کم ہو جاتا بعض دفعہ بڑھ جاتا پھر استفراغ اور خون کے اخراج کی ضرورت لاحق ہوئی ۔ ایسے مریض کو غلیظ غذا کے استعمال کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے کیوں کہ اس طرح ورم میں اضافہ ہو کر گلا گھٹ کر موت کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے ۔

---

# باب ـــــ ۴۸

# حلق کا درد جو "ذبحہ" کے نام سے مشہور ہے

یہ مرض دراصل ورم حار ہے جو گرم، غلیظ، فاسد خون کے عضلات پر اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ان عضلات پر جو حلقوم کے دونوں جانب اور مری کی داخلی جلد میں ہوتے ہیں اور جو مری کے منہ اور حلقوم کے منہ پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ خارج میں ایک کان سے دوسرے کان تک ہلالی شکل میں سرخی نمودار ہوتی ہے۔ یہ مرض بڑا خطرناک ہے۔ اس سے انسان چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ استفراغ کی قوت ہو اور مرض کے مقابلہ کی طاقت۔

اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کوئی چیز نگل نہیں سکتا اگر نگلنے کی کوشش کرے تو وہ چیز ناک کے نتھنوں سے نکل آتی ہے کیوں کہ قوت دافعہ کی مداخلت کی وجہ سے منہ کے چھت کے دونوں سوراخوں سے گزر کر داخل شدہ شی ناک کے نتھنوں سے نکل آتی ہے ایسا مریض بات نہیں کر سکتا اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور لعاب بہنے لگتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ قیفالین کی فصد کھولی جائے اور تھوڑا خون نکالا جائے اور وہ حقنے دیئے جائیں جن کا ذکر "مرض لوزتین" میں گزر چکا ہے جو خون یا صفراء سے پیدا ہوتا ہے پھر دوسرے دن مکرر فصد کھول کر تھوڑا سا خون نکال دیا جائے، آش جو گرم سے غرغرہ کرایا جائے غرغرہ نہ کر سکے تو منہ کے اندر ڈال دیا جائے مریض سے کہا جائے کہ وہ اپنا سر پیچھے کی جانب مائل کرے کیوں کہ آش جو

متورم جگہ پر پہنچ بھی جائے تو کسی قدر مرض کو تحلیل کر دے ۔۔۔۔ اگر اس طرح کرنے کے بعد مرض میں کمی واقع ہوا اور مریض غرغرہ کرائے اگر مرض میں تخفیف ہو کر آہستہ بات کرنے پر قادر ہو جائے اور مرض ابھی باقی ہو تو تیسری مرتبہ فصد کھول کر تھوڑا خون نکالے خون زیادہ نہ نکالے پھر مذکورہ ادویہ سے غرغرہ کرائے ۔ اگر راستہ کھل جائے اور آش جو حلق میں داخل ہو سکے تو سمجھ لو کہ مریض چھٹکارا پا گیا ۔ آہستگی اور احتیاط کے ساتھ مذکورہ تدبیر کا خیال رکھے ہر گھنٹہ تھوڑا تھوڑا آش جو پلاتا اور غرغرہ کراتا رہے اور یہ معلوم کرتا رہے کہ جو پلا رہا ہے وہ معدے میں اتر رہا ہے ۔

منجملہ ان ادویہ کے جو اس مرض کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جب کہ راستہ کھل جائے اور غرغرہ کرنا ممکن ہو یہ ہے کہ آب برگ عنب الثعلب ، آب تربوز اور لعاب اسپغول لے کر ان کو سب کو آپس میں پھینٹ لے اور ہمیشہ غرغرہ کرتا اور پیتا رہے ایسا کرنا اس مرض میں زیادہ موثر ہے ۔

مرض کے آخری مرحلہ پر پہنچنے کی صورت میں یہ علاج بھی مستعمل ہے کہ شربت انار یعنی انار کے دانوں کا گودا رگڑنے سے جو پانی نکلے اس کے اندر کسی قدر نوشادر شامل کر کے غرغرہ کرائے ۔

اگلے اطباء نے اس مرض میں علاج کے بعض ایسے طریقے بیان کئے ہیں جن کا جالینوس نے ذکر کیا ہے اور جن کے استعمال کی فی الوقت ہمت نہیں کی جاتی خاص طور پر گرم ملکوں میں ان کو یہاں بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں جالینوس نے "میامر" میں ان کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور جن طریقہ علاج کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ ہمارے مشائخ کے دستور سے ماخوذ ہیں ۔

اگر معاملہ سخت ہو جائے اور مرض پر چار دن گزر جائیں کوئی چیز مریض کے حلق کے اندر داخل نہ ہو سکے تو مریض کو پیٹھ پر لٹا کر اس کا منھ کھولے اور بچّے کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ اس کے پستان سے مریض کے منھ میں نچوڑ دے سر کو سیدھا رکھے تاکہ دودھ راست طور پر حلق اور پڑجیب تک پہنچ جائے ۔ اگر دشواری نہ ہو تو اسی پر مداومت کرے دودھ سے منھ بھرتے ہی حرکت دیتا جائے تاکہ دودھ اچھی طرح بہہ کر اندر تک پہنچ جائے ۔۔۔۔ پھر مریض کو سیدھا بٹھا کر دیکھے کہ وہ سانس کس طرح لے رہا ہے اور منھ سے بالکل سانس نہیں لیتا تو اس کا کئی دفعہ فصد کے ذریعہ استفراغ کرنا چاہیئے اور حلق پر خارج سے "قیروطی" کا ضماد کرے جو روغن بنفشہ اور روغن خیری سے بنائی گئی ہو ایسا کرنے سے بعض وقت خلط باہر کی جلد کی طرف جذب ہو جاتی ہے ان دونوں تیلوں میں ایک کپڑا تر کر کے گردن پر لپیٹ دیا جائے تو بھی درست ہے ۔ مگر ان دونوں تیلوں کے بجائے روغن گل کا استعمال درست نہیں ہے کیوں کہ یہ مواد کو حلق کے اندر روک دیتا ہے اس میں خطرہ ہے گو بعض

فاضل اطباء نے اس مقام پر روغن گل کا استعمال کیا ہے اور یہ دلیل پیش کی ہے کہ مادہ کے رکنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ وہ حلق اور مری سے اُتر کر سینے یا معدے یا آنتوں میں اتر جائے گا اور ایسا ہونا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اسی مقام پر جم جائے، مادہ کا خارج میں جذب ہونا سمت مخالف میں چلے جانا دونوں بہتر ہیں —— اگر مریض کے اندر قوت باقی ہو تو دو تین دفعہ نرم حقنے دینے میں کوئی حرج نہیں مثلاً آش جو، آب نخالہ، آب خطمی، روغن گل روغن بنفشہ کسی قدر سہاگہ اور شکر سفید حل شدہ بقدر ضرورت یہ ایسا حقنہ ہے جو مادہ کو نیچے کی جانب جذب کر دیتا ہے اچھی طرح اس بات کی تحقیق کرے کہ قوت باقی ہے یا نہیں؟ نیز مریض کی سانس کا کیا حال ہے؟ اگر قوت بھی باقی ہو اور سانس بھی اچھی ہو اور مذکورہ تمام دوائیں استعمال کر لی گئی ہوں مگر کوئی چیز حلق کے اندر نہیں اُترتی چار دن سے زیادہ گزر چکے ہیں تو مریض کو ران اونچی کر کے بٹھائے سر سیدھا کر کے پتلا آش جو نیم گرم جس میں اس کا چوتھائی حصہ لعاب اسپغول اور کسی قدر شکر شامل کر لی گئی ہو، مریض کو حکم دے کہ منھ کھول دے اس کے وسط سر پر گدی کے پاس ہاتھ رکھکر تھوڑا پیچھے کی طرف جھکائے اور حکم دے کہ مذکورہ اشیا ایک ٹونٹی دار کوزہ سے مریض کے منھ میں پڑجیب کے بالکل قریب انڈیلی جائیں۔ آش جو انڈیلنے والے کا ہاتھ نرم ہو کانپے نہیں کہ ٹونٹی پڑجیب یا حلق کے کناروں پر لگ جائے اور اس سے مریض کو کھانسی آجائے یا قوت دافعہ آش جو کو نیچے اُترنے سے روک دے، گاہ راستہ تھوڑا کھلا رہتا ہے جس سے آش جو کی تھوڑی مقدار نیچے حلق کے اندر اتر سکتی ہے۔ اس سے مریض زندہ رہے گا سانس میں قوت آجائے گی اور اگر نہ اُتر سکے پانی اترنے میں بھی دشواری ہو تو پانی میں تھوڑا کیک ڈال دو تاکہ پانی اس کی قوت جذب کرے اب اسی پانی کو جرعہ جرعہ ہمیشہ پلاتے رہو اس سے قوت ہمیشہ محفوظ رہے گی ان تمام معالجات کے باوجود کوئی چیز حلق کے اندر نہ اُترے اور ورم اپنی حالت پر باقی رہے تو مرض دشوار ہے اس کا وہی انجام ہے۔ پیپ کے مانند کوئی چیز نکل آئے گی یا ہلاکت واقع ہوگی —— بعض متاخرین اطباء نے ایسی سخت ترین صورت حال میں جب کہ خطرہ بڑھ جائے دونوں شانوں اور پستانوں کے نیچے محاجم کے استعمال اور پنڈلیوں میں نشتر لگا کر اُن پر محاجم رکھنے اور بازوں کے باندھنے کے طریقے کو بھی استعمال کیا ہے تاکہ مادہ مخالف سمت میں جذب ہو جائے —— میں نے ایک مریض کو دیکھا جس کی ایسی حالت ہوگئی تھی اسے ایسے کُتے کی لید سے کئی بار غرغرہ کرایا گیا جس کو پاؤں کی ہڈیاں اور جڑی بوٹیاں کھلائی گئی تھیں اس سے کسی قدر ورم تحلیل ہو گیا اس کا جالینوس نے بھی میامر میں ذکر کیا ہے اس کے استعمال میں بھی خطرہ ہے جب کہ طبیب اچھی طرح خیال نہ رکھے کیوں کہ اگر کُتا جانور کا گوشت یا درندے کو گوشت کھائے ہوئے ہو تو

اس کے غرغرے سے مریض ہلاک ہو جائے گا کُتّے کی لید کا صرف اسی صورت میں استعمال کیا جائے جبکہ اس بات کا یقین ہو کہ کتّے نے صرف ہڈیاں کھائی ہیں ورنہ کتّے کو دو دن باندھ کر رکھے اور اس کو ہڈیاں کھلائے پھر اس کی لید لے کر رب اکتوت رب الجوز یا دونوں میں ایک ساتھ گھس کر غرغرہ کرائے اگر شدت تکلیف کی وجہ سے غرغرہ ممکن نہ ہو تو حلق میں ڈال دے تاکہ دوا پڑ جیب اور حنجرہ تک پہنچ جائے اس سے ورم میں تخفیف ہو کر سکون حاصل ہو گا۔ بشرطیکہ ایک مرتبہ سے زیادہ ایسا نہ کرے اس مرض کے لئے اس دوا میں بڑی تاثیر ہے۔

بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ اگر سُرمئی یا آسمانی اُون سے بٹے ہوئے یا نیل میں رنگے ہوئے دھاگے کے ذریعے سانپ کا گلا گھونٹ دیا جائے اور سانپ کے مرنے کے فوری بعد وہی دھاگہ مخنوق (کی گردن میں) لٹکا دیا جائے تو ایسے ورم کو تحلیل کر دیتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر ایسی خاصیت ہے ضروری یہ ہے کہ مریض ایسے دھاگے کو پہچانتا ہو اور اپنے آپ کو صحت کے بارے میں پر اُمید رکھے۔ اس کی مزید تفصیلات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہو گا۔

میں نے دیکھا ہے کہ ابو ماہر ایسے مرض کے لئے مندرجہ ذیل عرقیات استعمال کیا کرتا تھا جب کہ اس میں مشکلات پیدا ہو جاتی تھیں۔ آب عصا الراعی، آب برگ اسپغول، آب بارتنگ ولامی، آب برگ بنفشہ، آب برگ خبازی اور آب برگ خطمی ان سب ادویہ کو کسی قدر نوشادر اور کسی قدر کتّے کی لید کے ساتھ پکا کر صاف کر لیا جائے اور اس میں رب التوت اور عصارۂ سوس شامل کر لیا جائے اور جس طرح بھی ممکن ہو غرغرہ کرائے تا آنکہ دوا حلق کے اندر پہنچ جائے۔ اس سے واضح فائدہ محسوس ہوتا ہے اور وہ مریض کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے اس طرح علاج کرتا کہ طبیعت میں اعتدال پیدا ہو ـــــ یہ مرض کے آخری اسٹیج پر پہنچنے کے بعد کا علاج ہے۔

بعض اوقات ایسے مریض کے معدے پر کیک کا ضماد کیا جاتا ہے وہ اس طور پر کہ کیک کو عرق سیب شیریں اور عرق گلاب میں ملا کر معدے کی جلد پر باندھ دیا جاتا ہے تاکہ معدے میں قوت پہنچ سکے اور ایسا مریض بھوک سے بے ہوش نہ ہو جائے۔ اس سلسلے میں ابو ماہر اور جادر حبس (حکیم) کے درمیان گفتگو جاری تھی اور میں درمیان میں بیٹھا ان کی گفتگو سُن رہا تھا جادر حبس کہتا تھا کہ کیک کو عرق گلاب کے ساتھ عمدہ خوشبودار پتلے سفید شربت میں ملا کر معدے پر باندھنا دُرست ہے' ابو ماہر نے اس سے انکار کیا جادر حبس یہ کہتے ہوئے اٹھ گیا کہ ایسا کرنا درست ہے۔ اس سے معدے میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور غذا کی قوت معدے تک پہنچ جاتی ہے۔ معدے کو چوں کہ

غذا کی ضرورت ہے لہذا وہ غذائیت کو جذب کر لیتا ہے میرا خیال ابوماہر کے مطابق تھا کیوں کہ یہی طریقہ زیادہ محتاط اور مامون ہے ، کیوں کہ معدہ ، فم معدہ اور قلب گرم ہو جائے گا تو مشارکت کے باعث دماغ بھی گرم ہونے سے محفوظ نہ رہے گا میرے نزدیک اس جگہ آب سیب خوشبودار زیادہ ترجیح کے قابل اور پسندیدہ ہے۔

بعض اطبار نے انسان کا پاخانہ بھی استعمال کیا ہے مگر جالینوس نے اس سے انکار کیا ہے کیوں کہ انتہائی غلیظ ہے اس کے قائم مقام دوسری چیز ہو سکتی ہے مگر اس کے استعمال کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ انسان کی غلاظت میں ایسے ورم کو خاص طور پر تحلیل کرنے کی صلاحیت ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں کیوں کہ کتے کی لید سے بڑھ کر اس کے اندر غلاظت اور گندگی نہیں ہو سکتی۔

---

## باب ــــــ ۴۹

# مرض "ذبحہ" معروف بہ "خانقہ"

یہ مرض بھی " ذبحہ " کی ایک قسم ہے سوائے اس کے کہ اس مرض میں ورم لوزتین حلقوم کے دونوں جانب کے عضلات اور اندرونی عضلات مثلاً ترچھاریہ ، راس المزمار نیز یونانیوں کے لام سے مشابہ اس باریک عضلا کے اندر پیدا ہوتا ہے جس میں مری اور حلقوم کے کنارے مشترک طور پر جمع ہو جاتے ہیں بعض دفعہ یہ ورم کانوں کی جڑوں میں اور گردن میں بھی ظاہر ہوتا ہے اس مرض میں جو اعراض پیدا ہوتے ہیں ان میں سانس کی سختی آنکھوں کا باہر نکل آنا بات نہ کرسکنا، سخت بے چینی اور تکلیف ہونا شامل ہے اس مرض کو خانقہ کہتے ہیں کیوں کہ اس میں اکثر عضلات اور آلات تنفس کے ورم کی بنا گلا گھٹنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ حنین بن اسحاق اور اسحاق بن حنین دونوں ایک مریض کے پاس گئے جو اس مرض میں مبتلا تھا دیگر اطبار نے اس مریض کے فصد پر اتفاق کر لیا تھا۔ اس نے کہا کہ اگر اس مریض کی فصد کھولی جائے تو یہ ضعف کی بنا پر مر جائے گا اگر اس کو ویسا ہی چھوڑ دو تو گلا گھٹ کر مر جائے گا۔ ہمارے اس زمانے میں یہ مرض امیر سید رکن الدولہ کے ایک حاشیہ بردار امیر کو لاحق ہوا مجھے وہاں جانے کا حکم ملا۔ دیکھنے کے بعد میں نے بتلادیا کہ فصد سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے مگر فصد میں موت کا اندیشہ ہے اور عدم فصد کی صورت

میں گلا گھٹنے کا اس نے دوسرے طبیب سے فصد کھولنے کے لئے کہا وہ فصد کے دو گھنٹے بعد مرگیا کیوں کہ اس کی سانس منقطع ہو چکی تھی ۔ یہ فصد مرض کے دوسرے گھنٹے میں دن کے آخری حصے میں کھولی گئی تھی ۔ اگر مہلت دی جاتی اور بہتّر گھنٹے گزر گئے ہوتے تو اس کا علاج وہی تھا جو "ذبحہ" کا تھا ۔

بعض اطباء اس مرض میں زبان کے نیچے والی دونوں رگوں کی فصد کھولے ہیں یہ عمل مرض میں مبتلا ہونے کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے ۔

---

# باب ــــ ۵۰

# خانوق "خانوق الکلب"

اس مرض میں عضلات کے اندر ورم کے ساتھ ساتھ گردن کی ہڈیوں میں سے کوئی ہڈی سرک جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ مریض اپنے سر کو پلٹا نہیں سکتا نہ اِدھر اُدھر مڑ کر دیکھ سکتا ہے نہ منہ کھول سکتا ہے اگر گردن کی وہ ہڈی سرک جائے جس پر تنفس کا دارومدار ہے تو مریض اسی دن مر جاتا ہے اگر کوئی دوسری ہڈی سرک گئی ہے اور سرکی ہوئی ہڈی اپنے مقام پر بٹھادی جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مریض زندہ نہ رہے۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتا ہے اس کا سبب یا تو تیز غلیظ خلط ہوتی ہے جو اس مقام پر اتر آتی ہے اور تمدد اور ورم پیدا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے ہڈی سرک جاتی ہے یا غلیظ خلط ریاحی ہوتی ہے جو ہڈی کو جوڑوں کی طرح سرکا دیتی ہے جس کی وجہ سے ورم اور بخار پیدا ہو جاتا ہے اور مواد سر سے اتر کر مقام میں تنگی پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے تنفس میں بھی ضیق پیدا ہو جاتا ہے یہ ورم ان عضلات میں پیدا ہوتا ہے جو حنجرہ اور حلق میں ہوتے ہیں جن کا تعلق آلات تنفس اور نگلنے کے آلات سے ہوتا ہے یہ دونوں طرف موجود ہیں اس مرض میں بات بند ہو جاتی ہے ایسا مریض بہت کم صحت یاب ہوتا ہے اس مرض کو "خانوق الکلب" کے نام سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ یہ مرض زیادہ تر کتے کو ہوتا ہے جیسا کہ داء الثعلب اور داء الاسد کے اسماء ایسی مناسبت سے رکھے گئے

ہیں۔

علاج یہ ہے کہ ذبحہ مطوقہ کے باب میں جن حقنوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ذریعہ طبیعت کو کھولا جائے بشرطیکہ قوت ساتھ دے اور مواد کو پاک کرنے کے لئے فصد کھولی جائے پھر سرکی ہوئی ہڈی کو برابر کیا جائے اگر ممکن ہو تو انگلی داخل کرکے یا حس تنفس کے ذریعے یا قابض ضماد کے ذریعے ہڈی کو برابر کیا جائے گردن پر قابض ادویہ کا ضماد کیا جائے جیسے صبر میدہ لکڑی، مر، اقاقیا وغیرہ ان ادویہ کو لعاب اسپغول میں اچھی طرح پھینٹ لیا جائے تاکہ اندر چکناہٹ پیدا ہو کر چپکنے کے قابل بن سکیں یہ ایسی چیز ہے کہ گاہ مہرہ کو کھینچکر اس کی جگہ بٹھا دیتی ہے یا اس طرح سے کھینچتی ہے کہ نخاع اسے ہٹا کر ہلکا پن پیدا کر دیتی ہے اگر مرض چار دن سے آگے بڑھ جائے اور حلق کے اندر کوئی چیز اتر گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کے اندر خدر کی سی کیفیت نہ ہو جس میں حس زائل ہو جاتی ہے تو ایسا مریض مرض سے چھٹکارا پا لیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی گردن میں کجی باقی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنا دشوار ہوتا ہے۔

اس کا علاج چار دن گزرنے کے بعد یہ ہے کہ فصد کے بعد رب التفاح، رب الحصرم رب پوست جوز تر اور رب التوت سے مجموعی طور پر اور متفرق طور پر غرغرہ کرائے پھر مریض کے اندر اگر قوت موجود ہو تو دوبارہ فصد کھولے اور نرم حقنہ دے اور غذا میں کھانے کے بجائے آش جو اور حریرہ پلائے تاکہ مریض کو تقویت حاصل ہو قوت کی علامت یہ ہے کہ درد باقی نہ رہے۔

اب رہا بچوں میں اگر یہ مرض پیدا ہو تو بآسانی سرکی ہوئی ہڈی کو درست کیا جا سکتا ہے جیسا کہ دایہ عورتوں کا بیان ہے یہ درستگی یا تو انگلی کے داخل کرنے سے ہوگی یا حس تنفس سے یا ضماد مذکورہ سے ــــ ایک حاذق دایہ نے بیان کیا ہے کہ اس نے کائی زدہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دھوپ میں رکھا جب کائی پگھل گئی تو اس کو بچے کی گردن پر چپکا دیا جب سوکھ گیا تو سرکی ہوئی ہڈی اپنے مقام پر واپس آگئی۔ میں نے بطور تعجب اس واقعہ کو بیان کیا ہے مگر ضماد کا معاملہ ہی بہتر ہے جو گردن پر کیا جاتا ہے۔ مرض "ذبحہ" کے اکثر و بیشتر علاجات فصد غرغرے وغیرہ ہی سے کئے جاتے ہیں۔

## باب ــــ ۵۱

# حلق کی پھنسیاں

کبھی حلق میں تیز جلانے والی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اگر ایسی پھنسیاں مُری کے اندر پیدا ہو جائیں تو ان کا علاج یہ ہے کہ قیفالین کی فصد کھولی جائے اور مریض کو نیم گرم حریرہ پلایا جائے جو نشاستہ. جو اور روغن بنفشہ سے تیار کیا گیا ہو مریض کو پیٹھ پر چت لیٹا کر حریرہ پینا چاہیئے سرد پانی اور سرد غذاؤں سے پرہیز کرے تاآنکہ پھنسیاں پک جائیں اور ان کا مواد نکل جائے بعد ازاں سرکہ کہنہ تھوڑا سا پلائے تاکہ باقی مواد بھی تحلیل ہو جائے اگر اس سے درد پیدا ہو تو روغن گل میں کسی قدر لعاب تخم کتاں شامل کر کے چٹا دے اس سے فوراً درد کو سکون حاصل ہو گا اگر پھنسیاں چھوٹی ہوں تو اس علاج سے فوراً اچھی ہو جائیں گی اور اگر بڑی ہوں جس کی وجہ سے زخم بڑھ رہا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ فصد اور حقنے کے بعد موم اور روغن گل سے بنایا ہوا مرہم (قیروطی) تھوڑے وقفے سے استعمال کرائے اس سے درد کم ہو جائے گا پھر وہ مرہم بنائے جس کو "مرہم ابیض کافوری" کہا جاتا ہے سرد پانی سے اُسے دھو کر انڈے کی زردی ملائے اور تھوڑا تھوڑا اس طرح استعمال کرے کہ پڑ جیب پر گھما کر نگل جائے اور صاف شُدہ موم لے کر روغن گل میں ملائے اور اس میں کسی قدر سفیدہ رصاص ڈال کر آگ سے اُتار لے تاکہ جم جائے پھر ہاون دستہ میں ڈال کر ٹھنڈا پانی ڈالے اور نرم کر لے پانی نتھار کر پھر نیا پانی ڈالے حتیٰ کہ چکھنے پر کوئی نمکین مزہ اور تغیر محسوس نہ ہو پھر تازہ انڈے

کی زردی لے کر علیحدہ پھینٹ لے پھر ایک جز مذکورہ مرہم سے لے کر زردی میں ملاکر مکرر پھینٹ لے اور مریض اس کو تھوڑا تھوڑا دن رات سونے کے وقت تک استعمال کرتا رہے اور جب سونا چاہے تو ایک ٹکڑا منہ میں ڈال کر سو جائے ایسا کرنے سے زخم مندمل ہو جائے گا اور غذا میں حریرہ استعمال کرائے جو گدھی کے دودھ اور روغن گل سے تیار کیا گیا ہو۔ اس کے اندر مٹھاس کم ہونی چاہیئے۔

اگر پھنسیاں حلق یعنی قصبہ الریہ میں ہوں اور پھنسیوں سے نکلنے والا مواد حلق کے اندر جا رہا ہو تو ایسی صورت میں مشکل سے صحت ہوتی ہے اس کا علاج قوت کے لحاظ سے فصد اور اسہال سے کیا جائے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے اس طرح مادہ کے گرنے سے مامون رہے گا۔ اور خارج سے حلق پر یہ ضماد کرے۔

شاخ کاسنی باریک کوٹ کر روغن گل یا روغن بنفشہ کے ساتھ پکا لیا جائے پھر آگ سے اُتار کر اس کے اندر تھوڑا سا اردجو خطمی شامل کر کے ایک جگہ اچھی طرح پھینٹ لیا جائے حتیٰ کہ مرہم کے مانند بن جائے پھر ایک کپڑے پر گاڑھا سا لگا کر حلق پر باہر سے باندھ دے اور خاص طور پر اس مقام کا خیال رکھے جہاں درد ہے اس سے پھنسی پک جائے گی جب پک جائے تو نگلتے وقت مری اور داڑھوں اور تنفس کی حرکت سے حرکت دے گی۔ اس انقباض و انبساط سے پھنسی پر دباؤ پڑے گا چنانچہ مواد خارج ہو جائے گا۔ جیسے کھانس کر باہر نکالا جا سکتا ہے اگر مواد اندر جائے گا تو پھیپھڑے کھانسی کے ذریعہ نکال دیں گے۔

اس طرح اس کی ساری رطوبتیں خارج ہو جائیں گی جب پھنسی کا مواد صاف ہو جائے تو پھر علاج یہ ہے کہ مرہم مذکور استعمال کرے استعمال کرتے وقت پیٹھ کے بل لیٹ جائے اور کھردرے کھانوں جیسے حموضات اور ملوحات وغیرہ یعنی نمکین اور کھٹی چیزوں سے تاصحت پرہیز کرے مرض سے صحتیابی کی علامت یہ ہے کہ درد جاتا رہے اور کھانسی کم ہو جائے گی مریض اگر مخلوط غذاؤں کے استعمال سے اپنی حفاظت کرے اور سیال غذا استعمال کرتا رہے تو جلد صحت یاب ہوگا۔

---

## باب — ۵۲

# قصبۃ الریہ کے اندر اختلاج وارتعاش

اختلاج مرض زیادہ تر قصبۃ الریہ میں ہوتا ہے اسی طرح ارتعاش بھی پیدا ہوتا ہے اختلاج اور ارتعاش کے درمیان اطبا ء تمیز نہیں کر پاتے حالاں کہ جو شخص ان دو امراض سے واقف ہو سکے اس کے لئے ان دونوں میں فرق کرنا آسان اور واضح ہے ـــــ اختلاج کی علامت یہ ہے کہ وقفہ وقفہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ نہیں رہتی ـــــ اور ارتعاش کی علامت یہ ہے کہ یہ حرکت دائمی اور مستقل ہوتی ہے ـــــ اختلاج کا سبب وہ ریاح غلیظ ہیں جو اس مقام میں پوشیدہ ہوتی ہیں یہ ریاح بلغمی اور بارد ہوتی ہیں جو تحلیل ہونے کے لئے حرکت کرتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے اختلاج رونما ہوتا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ اختلاج غضروف میں نہیں پیدا ہوتا اور نہ ہڈی میں پیدا ہو سکتا ہے کیوں کہ ان کے اندر تمدد کی گنجائش نہیں ہوتی لہذا اختلاج ایسے مقام پر ہوتا ہے جہاں تمدد ہو سکے جیسے گوشت، عضلات جلد وغیرہ حقیقت وہی ہے جس کا جالینوس نے ذکر کیا ہے۔ مگر قصبۃ الریہ کا اختلاج اس وقت ہوتا ہے جب منھ کے عضلات میں یا اس کے داخلی اور خارجی پردے میں فاضل مواد جمع ہو جائے۔

ارتعاش کا سبب فاعلی قوت ارادیہ اور مرض ہے قوت کے اندر بالارادہ حرکت پیدا ہوتی ہے اور مرض سکون کے لئے حرکت کرتا ہے جس کا نتیجہ ارتعاش ہے یہ دراصل دو

حرکتیں ہوتی ہیں ایک حرکت اُوپر کی جانب دوسری نیچے کی جانب جیسا کہ جالینوس نے "کتاب العلل والاعراض" میں اس جگہ ذکر کیا ہے جہاں اس نے تشنج ارتعاش اور اختلاج کا فرق بیان کیا ہے

ہم نے کہا ہے کہ قوت نفسانیہ کی وجہ سے ارتعاش پیدا ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خلط مانع کی بناء پر یہ قوت اعصاب میں ارتعاش کا موجب بنتی ہے —— جالینوس "کتاب العلل والاعراض" میں رعشہ کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ رعشہ طبیعت سے اور مرض سے پیدا ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قوت طبیعیہ فاضل مواد کو دفع کرنے میں کمزور ہوتی ہے اور فاضل مواد اپنے ثقل طبعی کی وجہ سے اسفل کی جانب جمع ہوجاتا ہے کیوں کہ وہ رطوبت غلیظ ہے لہذا اُوپر کی سمت حرکت پیدا ہوتی ہے جب قوت دافعہ اس کو اُوپر کی جانب اچھالتی ہے اور نیچے کی سمت حرکت پیدا ہوتی ہے جب سکون کے لئے نیچے کی جانب رطوبت حرکت کرتی ہے کیوں کہ وہ مادہ ثقیل بارد اور غلیظ ہے۔ اس کلام سے یہ نتیجہ نکلا کہ اختلاج عضو میں جمع ہونے والی اس خلط ریاحی غلیظ کی بناء پر پیدا ہوتا ہے جس کی حرکت مختلف ہوتی ہے اور یہ ان اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جن میں تمدد اور تبسط کی صلاحیت ہو جیسے گوشت، عضلات، پردے اور جلد وغیرہ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ارتعاش غلیظ لیسدار خلط بارد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس وقت پیدا ہوتا ہے جب قوت طبیعیہ فاضل مواد کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتی ہے یہ کیفیت خلط کی وجہ سے جس کو "مرض" کہتے ہیں اور قوتِ ارادی کی بناء پر رونما ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے مریض کی قوت، عمر، مزاج پر غور کرے کیوں کہ عمر رسیدہ مریضوں اور نوجوانوں کے علاج میں واضح فرق ہوتا ہے طبیب کو چاہیئے کہ تمام امراض میں طبی اصولوں کا خیال رکھے خاص طور پر اس مرض میں —— لہٰذا مرض کی ابتدا میں حقنوں سے استفراغ کرے جب اس طرح بدن کا استفراغ ہوچکے تو ایارج مویز اور عاقرقرحا وغیرہ سے غرغرہ کرائے بعد ازاں اگر مریض میں قوت برداشت ہو تو حسب ذیل "حب" سے استفراغ کرے

**حب کا نسخہ:-** عاقرقرحا (۱ ۳/۴ گرام)، جند بیدستر (ایک گرام تقریبًا) حب النیل، حب الغار (ہر ایک ایک گرام تقریبًا)، خربق سیاہ (۱ ۳/۴ گرام)، ایرسا (۱ ۳/۴ گرام)، سکبینج، مقل (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام) جاؤشیر (۶۸۰ ملی گرام) تخم کرفس، انیسون (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، ملح نبطی (۱۰۲۴ ملی گرام)، غاریقون (۶۸۰ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۷ گرام) ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے سکبینج اور جاؤشیر کو کرنب نبطی کے عرق اور کہنہ شراب میں

بھگودے تاآنکہ پگھل کر گھل جائے ، بعدازاں اس میں دیگر ادویہ شامل کرے اور گوندھ کر کالی مرچ کے برابر "حب" بنالے ایک خوراک تقریباً تیرہ گرام کے برابر ہونا چاہیئے نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرے۔

اگر اس حب کے ذریعہ مرض کا خاتمہ ہوجائے تو فبہا ورنہ روغن مصطگی ، روغن ناردین اور کسی قدر سارس کا پتہ ناک میں ٹپکائے اس سے مرض زائل ہوجائے گا۔ اگر مرض کے ازالہ میں دشواری پیش آئے تو نسخہ میں ایسی ادویہ کا اضافہ کرے جو رطوبتوں اور غلیظ ریاح کو تحلیل کرنے والی ہوں — اگر اس کے باوجود دشواری پیش آئے علاج کی تاثیر کمزور ثابت ہو اور مریض کے اندر قوت موجود ہو تو لوغاذیا کی ایک خوراک عرق افیتمون ، ہلیلہ سیاہ اور زبیب شامل کرکے دی جانی چاہیئے۔ اس سے مرض جڑ سے نکل جائے گا اور صحت حاصل ہوگی یہ رعشہ کا علاج ہے اختلاج تھوڑی سی کوشش سے دور ہوجاتا ہے اس کے لئے استفراغ اور غرغرہ کافی ہے۔

---

# باب ــــ ۵۴

# مری کا بند ہو جانا

یہ مرض مری کے اندر اس کے عضلات کے استرخار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس مرض میں وہ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جو غذا کو معدے میں پہنچاتے ہیں حتیٰ کہ مریض نہ پانی نگل سکتا ہے نہ کسی سیال رقیق شے کو۔ بڑا لقمہ نگلنے میں کوئی دشواری نہیں آتی۔ وہ بغیر مشقت کے سیدھا اتر جاتا ہے ــــ اس کا سبب عضلات کا استرخا ہے جو رطوبت والی خلط کے اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا ورم کی بنا پر اتصال میں فرق آجاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کا استفراغ کیا جائے اور ایسی ادویہ سے غرغرہ کرائے۔ جو رطوبت کو جذب کرتی ہوں اور تقویت بخشتی ہوں اس مرض کے صحت کی امید نہیں رکھنی چاہیئے اِلّا یہ کہ یہ مرض بچے یا کم عمر آدمی کو لاحق ہو ــــ میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے یہ مرض لاحق ہوا تھا وہ پیاس کی شدت میں مشکیزہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نگل جاتا مگر پانی اس کے حلق میں نہیں اترتا تھا ــــ لقموں کا نگلنا اس کے لئے دشوار نہ تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حجم والی چیز جب داخل کی جائے تو وہ اپنے لئے خود بخود راستہ بنا لیتی ہے مگر سیال شئی میں یہ بات نہیں ہوتی۔

## باب ــــ ۵۴

# مری کے اندر کھجلاہٹ

اس مرض میں آدمی حلق سے بلغم کھانے یا پیچ و تاب کھانے کے باوجود قرار نہیں پاتا۔ یہ زیادہ تر فم المری ہیں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا سبب معدے کی وہ تیز اور لذاع خلط ہے جو منہ اور سر کے سمت حرکت کرتی ہے اس سے انتہائی بے چین کرنے والی کھجلاہٹ پیدا ہوتی ہے ــــ اس کا علاج یہ ہے کہ سرکہ کہنہ سے غرغرہ کرائے جائے اور پیاز زدشتی سے تیار کی ہوئی سکنجبین پلائی جائے یہ علاج مناسب استفراغ کے بعد کرنا چاہیئے اگر اس سے مرض کا ازالہ ہو تو بہتر ورنہ کثیر مقدار میں (مولی) اور نمکین اشیاء اولاً کھلا کر سفیدہ کھلا دیا جائے جو فجل (مولی) اور اس کے پتوں اور کثیر مقدار میں شبت ڈال کر پکایا گیا ہو اور گرم پانی پلایا جائے کھجوری یا دوشابی شراب موجود ہو تو پلائی جائے ورنہ تازہ انگوری شراب پلائی جائے جو گاڑھی ہو پھر ایک پر روغن بادام شیریں و تلخ میں تر کر کے لگایا جائے اس طرح دو دن متواتر کر کے سات دن کے بعد بکری کے گردن کے گوشت سے شوربا تیار کر کے استعمال کرتا رہے۔ اگر اس طرح مرض میں افاقہ ہو تو بہتر ورنہ صبح سویرے نہار پیٹ دودھ میں شکر شامل کر کے پی لے۔ اس سے کھجلاہٹ دور ہو جائے گی۔ میں نے دیکھا ہے کہ بصرہ میں ایسے مریضوں کا علاج دودھ اور شکر سے بغیر کسی استفراغ کے کیا جاتا تھا۔

## باب ـــــ ۵۵

# حلق یا مری کے اندر علقہ (جونک یا کانٹے) کا اٹک جانا یا قصبۃ الریہ میں کسی چیز کا اس طرح پھنس جانا کہ نکل نہ سکے

کبھی علقہ (جو ایک قسم کا کیڑا ہے) حلق میں پھنس جاتا ہے۔ اگر قصبۃ الریۂ کے منہ میں پھنس جائے تو وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا کیوں کہ اس کو وہاں غذا نہیں ملتی اس لئے کہ غضروف، اعصاب اور پردوں میں خون کم ہوتا ہے اور تنفس جب رُک جاتا ہے تو اضطراری طور پر کھانسی کو حرکت ہوتی ہے جو قصبۃ الریۂ کے منھ سے اس کو نکال دیتی ہے اگر علقہ وہیں رہ جائے تو اس کی علامت یہ ہے کہ آواز میں پستی اور تنفس میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سرکہ اور نوشادر یا صرف سرکہ سے اور سرکہ اور نمک سے یا اون سوختہ کو سرکہ میں گرم کر کے غرغرہ کیا جائے جونک وہاں سے نکل جائے گا یا ختم ہو جائے گا اور کھانسی کر آدمی اس کو مردہ حالت میں باہر نکال دے گا۔ اگر وہ حلق کے قریب ہے، تو دھوپ میں کھڑا کر کے منھ کھولا جائے اور مخصوص آلے کے ذریعے اس کو نکال دے۔ یہ آلہ دندانے دار ہوتا ہے اس سے علقہ بچ نہیں سکتا۔ آسانی سے نکل آتا ہے۔ مگر رگڑنے کی ضرورت نہیں اس سے زخم پیدا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا دیکھ کر جونک کو پکڑے اور کھینچ لے اگر جونک مری سے چمٹا ہوا ہے تو علامت یہ ہے کہ خون نکلے گا اور نگلتے وقت درد محسوس ہو گا۔ اگر وہ ظاہری طور پر نظر آرہا ہے تو مریض کو دھوپ میں کھڑا کر کے اور منھ کھول کر مذکورہ آلے سے نکال لے اگر نظر نہیں آرہا ہے اور خود مری کے اندر ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ ایسا محسوس ہو گا جیسے کوئی

چیز اٹک گئی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سرکہ اور نوشادر گھونٹ گھونٹ استعمال کرے اس طرح جونک فوراً معدے کے اندر چلا جائے گا اور معدے کی فرط حرارت سے مر کر غلاظت کے ساتھ نکل جائے گا۔ میں نے ایسے مریض دیکھے ہیں جن کے پائخانہ میں مردہ جونک نکلے ہیں بعض وقت جونک منھ کے تالو کے دو سُوراخوں میں چمٹ جاتا ہے دوا وہاں تک پہنچ نہیں سکتی اس کی وجہ سے آدمی کا چہرہ متورم ہو جاتا ہے ایسی صُورت میں سرکہ ناک کے اندر ڈالا جائے تو منھ سے ہو کر زندہ جونک باہر نکل آتا ہے۔ جونک کو مارنے کے لئے ایرسا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اس کو پیس کر کسی بھی تیل یا سرکہ میں گرم کر کے اتنی مقدار میں ناک میں ڈال دیا جائے کہ وہاں تک پہنچ جائے تاکہ جونک مر جائے۔

اب رہا کوئی چیز حلق میں اٹک جائے اور وہ قریب ہو تو مریض کو دُھوپ میں کھڑا کر کے آلہ کے ذریعہ نکال دی جائے۔ اگر وہ چیز دور تک مری کے اندر پہنچ گئی ہو تو اس کے نکالنے کی کئی تدبیریں ہیں جن کا ذکر اطباء سابقین نے کیا ہے۔

منجملہ ان تدابیر کے ہے کہ کوئی چیز حلق میں ڈال کر زور سے کھکار کر تھوکنے کے لئے کہے اگر اس طرح نکل جائے تو بہتر ورنہ اون کا ایک بڑا ٹکڑا لے کر اس کو شہد میں لت پت کرے اور اس میں دھاگا باندھ دے اور مریض سے کہے کہ اس کو نگل جائے کافی مدت تک صبر کرے حتیٰ کہ شہد تحلیل ہو جائے پھر نرمی کے ساتھ صوف کا ٹکڑا کھینچکر نکال لے اس طرح بعض وقت مری میں اٹکی ہوئی چیز نکل آتی ہے۔

بعض اطباء سابقین کا بیان ہے کہ لعاب اسپغول، لعاب تخم کتان، لعاب تخم حلبہ کو آپس میں خوب پھینٹ لے اور مریض کو غرغرہ کرائے۔ یہ تمام لعاب مل کر اٹکی ہوئی چیز نکال دیں گے۔ اگر نکلنا مشکل ہو تو چند دن ویسا ہی چھوڑ دے اور لقموں کو چبا کر نہ نگلے بلکہ صرف سیال غذا استعمال کرے تاکہ حلق کے راستے میں تمدد پیدا ہو جہاں کوئی چیز اٹکی ہے بعد ازاں ایک بڑا لقمہ چبا کر نگل جائے اس طرح وہ لقمہ مری کو نچوڑ دے گا اور اس کے اندر تمدد پیدا کر کے مری میں اٹکی ہوئی چیز کو نکال دے گا۔

---

## باب ــــ ۵۶

# وابلہ (یعنی سرزبان) کے بیان میں

وابلہ وہ رگ ہے جو گردن میں اور دونوں شانوں کے درمیان پیچ کھاتی ہے یہ دونوں شریانوں سے نکلتی ہے جو قلب تک پہنچتی ہیں ان کا ایک شعبہ گردن میں پہنچتا ہے پھر اس سے دو شعبے کانوں کے پیچھے نکلتے ہیں اور دو شعبے فلقہ اور فم مری سے متصل ہوتے ہیں بعض دفعہ ان رگوں میں سے کسی رگ میں تشنج امتلائی پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات تشنج استفراغی جس کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے قوت ختم ہو جاتی ہے ـــــ بعض وقت یہ تشنج اس عصب میں ہوتا ہے جو سر سے گردن اور سینے کی سمت اترنے والے عصب سے نکلتا ہے تشنج عصب کے اندر ہے تو مہلک نہیں ہے۔ اگر شریانوں میں ہے تو میں نے کسی کو اس سے بچتے ہوئے نہیں دیکھا کیوں کہ وہ شدت تکلیف کی وجہ سے طاقت زائل کر دیتا ہے۔ اس مرض کا بعینہٖ جالینوس نے ذکر نہیں کیا کیوں کہ یہ ایک جزوی مرض ہے جو تشنج کی جنس ہے۔ مگر ہم نے طویل تجربوں کے بعد اس کا مشاہدہ کیا ہے اور منجملہ امراض حلق کے اس کا ذکر کر رہے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے مزاج کا جائزہ لیا جائے اگر مزاج ساتھ دے تو اولاً علاج میں تلطیفیہ کا طریقہ اختیار کیا جائے پھر اگر مرض امتلائی ہے تو استفراغ کیا جائے اگر استفراغی ہے تو بدن کی ترطیب کی جائے لطیف غذاؤں سے خون کی اصلاح کی جائے موم اور روغنیات سے

مالش کی جائے روغن جو روغن بنفشہ مُرغ اور بطخ کی چربیوں سے تیار کیا گیا ہو اور جسے آب برگ خبازی آب تربوز اور لعاب اسپغول میں بسایا گیا ہو یعنی آگ پر رکھکر بسایا جائے پھر آگ سے اُتار کر ہاون دستہ میں ڈال دیا جائے ہاون دستہ اسرب یا رصاص کا ہو تو بہتر ہے ورنہ پتھر کا ہاون دستہ استعمال کیا جائے تمام اشیاء کو اچھی طرح نرم کر کے ملاتا رہے۔ یہ طریقہ علاج مرض کے استفراغی ہونے کی صورت میں ہے۔

---

## باب ـــ ۵۷

# آواز کا بند ہو جانا

ہم آواز کے بند ہو جانے کا ذکر یہاں کر رہے ہیں حالاں کہ یہ پھیپھڑوں کا مرض ہے کیوں کہ آواز گردن کے عضلات اور ان عضلات اور اعصاب کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے جو اُوپر ہو جاتے ہیں جب ہم پھیپھڑوں کے امراض کا ذکر کریں گے تو ایک باب میں تفصیل سے اس کا ذکر کریں گے۔

کبھی آواز اس مواد کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے جو آواز کے ان عضلات پر گرتا ہے جو حنجرہ پر محیط ہیں یا اس عصب پر گرتا ہے جو اُوپر کی سمت جا رہا ہے۔ ایک سبب مادہ کا اس کی جڑوں کو متاثر کرتا ہے کبھی آواز اس فساد کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے جو اضلاع کے عضلات میں پیدا ہو جاتا ہے۔

آواز کے بند ہونے کے بہت سے اسباب ہیں جن کو جالینوس نے کتاب الاعضار الباطنہ کے چوتھے مقالہ میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مگر ہم نے یہاں صرف ان عضلات کا ذکر کیا ہے جو حنجرہ سے قریب، اس سے متعلق اور اس کو محیط ہیں۔

یہ مرض اگر فاضل مواد کے عضلات کی طرف اترنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں علاج حقنوں سے کیا جائے اُوپر سے دوانہ پلائی جائے اگر مزاج حار ہو قوت موجود ہو تو فصد بھی کھولی جائے مزاج حار نہ ہو اور قارورہ سفید اور صاف ہو تو غرغرہ سے علاج کیا جائے مویز عاقر قرحا رب التوت، خـــرلق سیاہ، رب عنب شیریں میں ملا کر غرغـرہ

کرائے۔ رطب وبارد غذاؤں سے پرہیز کرائے بکری کے بچّے کے گوشت شوربا استعمال کرائے بشرطیکہ مزاج میں تغیر اور بخار نہ ہو یہ تمام علاج اس صورت میں ہے جب کہ مرض کا سبب اخلاط رطوبیہ ہوں —— مرض اگر اعصاب کے مزاج میں حرارت اور خشکی پیدا ہونے کی وجہ سے رونما ہوا ہو کیوں کہ بعض دفعہ آواز اس سبب کی بنا پر بھی بند ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا علاج فصد ہے بشرطیکہ مریض میں قوت برداشت موجود ہو آش جو (بارلی) پلائے اور صرف مزورات استعمال کرائے یہاں تک کہ قارورہ میں اعتدال پیدا ہو اور مزاج درست ہو جائے پھر ایسی ادویہ ناک میں ٹپکائے جس سے دماغ کے مزاج میں اعتدال پیدا ہو اور دونوں کانوں کے اندر روغن اور سرکہ میں ترکر کے بتی رکھے تاکہ وہاں جمع شدہ بخارات تحلیل ہو جائیں ایسا کرنا حسن صحت کے لئے معاون ہوگا۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہم انقطاع صوت کے اسباب مکمل طور پر بیان نہیں کریں گے تاآنکہ پھیپھڑوں کے امراض کا بیان نہ آئے لہذا ہم وہیں پر انشاءاللہ شرح و بسط کے ساتھ لکھیں گے۔

معالجات بقراطیہ کا چھٹا حصّہ تمام ہوا۔

تمام تعریف اس کے لئے ہے جو عقل عطا کرنے والا اور سب کا خالق ہے اور درود نازل ہو اس کے نبی محمدؐ پر اُن کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

---

# ساتواں مقالہ

# ساتواں مقالہ

# بدن کے جلدی امراض

## اس مقالہ میں حسبِ ذیل ابواب ہیں :

---

## باب ــــ(۱)

# جلد کی تعریف، اطباء کا اختلاف، جلد کی صورت منفعت اور طبیعت

اختلاف مزاج کے لحاظ سے بدن کی جلد بھی مختلف ہوتی ہے، بعض لوگوں کی جلد رقیق، نرم ونازک اور سفید ہوتی ہے، بشرطیکہ بدن کا مزاج تر اور خون میٹھا ہو، اگر بدن کا مزاج خشک اور خون خشک وسرد ہو تو جلد کھردری ہوتی ہے۔ بدن کے مزاج میں حرارت ہو تو جلد کا رنگ سرخ، اور نرمی، پہلی قسم کی بنسبت کسی قدر کم ہوگی، اگر بدن کا مزاج خشک ہو تو جلد سخت اور کھردری ہوگی۔

ان چار قسم کے مزاجوں سے جو جلد بنتی ہے اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ سب سے بہتر اور خوبصورت وہ جلد ہوتی ہے جو مزاج جسم کے گرم تر ہونے کی صورت میں بنتی ہے، سب سے مضبوط اور سخت جلد وہ ہوتی ہے جس کا مزاج گرم خشک ہو، جس کا مزاج سرد تر ہو اس کی جلد سرد خشک سے اچھی ہوگی، مگر ایسی جلد زیادہ تر کم خون والی ہوتی ہے۔

بدن کی جلد میں اعضاء کے محاذ میں ہونے کے اعتبار سے بھی بدن کی جلد میں فرق پڑتا ہے، چنانچہ سر کی جلد اگر ہوا اور دھوپ سے محفوظ رکھی جائے تو اس میں سردی اور تری زیادہ ہوگی کیوں کہ وہ دماغ کے محاذ میں ہے، اس طرح چڑھنے والے بخارات سے محفوظ رہنا بھی ضروری ہے۔ یہ بدن کی سب سے موٹی جلد ہوتی ہے کیوں کہ وہ کھوپڑی کے پردے کے اوپر

ہوتی ہے ، اسی طرح بدن کی جو جلد، قلب کے محاذ میں ہوتی ہے ، وہ بھی موٹی ہوتی ہے ، بدن کی سب سے گرم جلد وہ ہوتی ہے جو قلب کے محاذ میں ہے طحال کے محاذ میں جلد میں کم حرارت رکھتی ہے پیٹ کی تمام جلد گرم تر ہوتی ہے ، کیوں کہ وہ آنتوں کے اُوپری چربی کے محاذ میں ہوتی ہے ، بایں طور جلد کی طبیعت میں تغیر واقع ہوتا ہے۔

آدمی کے پیشے اور کام کے اعتبار سے بھی جلد کا رنگ ، سفید، سیاہ ، مٹیالا وغیرہ ہوتا ہے، اسی اعتبار سے جلد کے اندر نرمی اور کھردرا پن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کھیتوں میں کام کرنے والوں اور کسانوں کی جلد کھُردری اور سخت ہوتی ہے کیوں کہ ان کو ہمیشہ زمین ، مٹی اور بدلتی ہوئی ہواؤں سے سابقہ پڑتا ہے ـــ اسی طرح دھوپ میں پھرنے اور جنگلوں میں رہنے بسنے والوں کی جلدیں بھی اس مقام کے مزاج کے اعتبار سے تغیر ہوتا رہتا ہے ، جلد جس قدر کھُلی یا پوشیدہ رہتی ہے اسی قدر تغیر ہوتا ہے۔

بعض ایسی جلدیں ہوتی ہیں جس کے اندر وسیع ، اور متخلخل مسامات ، اور بعض کے اندر صرف خفی اور پوشیدہ مسامات ہوتے ہیں۔

میں نے بشرہ اور جلد کی طبیعت اور اس کے اختلاف و تغیر کا بیان اس لئے کیا ہے تاکہ طبیعت کو جلد کی تحلیل، تمریخ (روغن سے مالش کرنا) یا چیرنے ، کاٹنے کی ضرورت پیش آئے تو جلد کے مزاج کا خیال رکھے کیوں کہ موٹی جلد کی ضروریات نرم و نازک جلد سے زیادہ ہوتی ہیں، جس شخص کی جلد میں وسیع مسامات ہوں اس کو اس شخص کے مقابلے میں جس کی جلد میں مسام نہ ہوئی یا خفی ہوئی تبرید و تسخین کی ضرورت کم لائق ہوتی ہے ، فصد کھولنے ، کاٹنے ، کترنے یا داغنے کے لئے اطبار کو ان چیزوں کا خیال رکھنا کافی ہوتا ہے اور علاج آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں کی جلد سخت ہوتی ہے وہاں کاٹنے ، کترنے اور آرے کے ذریعے علاج کی نوبت آتی ہے ، لہٰذا فصد کھولنے اور جلد قطع کرنے والے کو جلد کی خشونت (کھُردرے پن) اور نعومت (نرمی اور نازکی) کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے آلات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

جلد کی صُورت میں متقدمین اطبار کا اختلاف ہے ، بعض اطبار نے اس کا نام "بشرہ"، "غشاء محیط" اور "ستارۃ اللحم"، گوشت کو ڈھانکنے والا پردہ) رکھا ہے ، اور بس آگے یہ بیان نہیں کیا ہے کہ یہ ایک ہی پردہ ہوتا ہے یا مختلف پردے ایک دوسرے کے اُوپر ہیں۔ جالینوس نے بھی اس سلسلے میں کوئی معلومات افزا بات نہیں لکھی ہے۔ البتہ جاور جس کبیر اور علی مصرطی نے جلد کی تشریح

بڑے عمدہ انداز میں کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ پیاز کے چھلکوں کے مانند جلد کے بھی تین طبقات ہوتے ہیں۔ ان طبقات کے نیچے ایک مضبوط پردہ ہوتا ہے جو گوشت پر ہوتا ہے، اگر پردے کو علحدہ شمار کیا جائے تو جلد کے تین طبقات ہوں گے، اور پردے کو جلد کے ساتھ شامل کر کے شمار کیا جائے تو چار[۴۲] طبقات ہوں گے، قوی تر وہ طبقہ ہوگا جو گوشت سے متصل ہے، میں نے اس بات کا ذکر اس لئے کیا کہ وہ سبب معلوم ہو جائے جس کی وجہ سے جلد کے اندر زخم وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور بال اُگنے کی راہ میں حائل ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جب زخم ایک طبقہ یا دوسرے طبقے یا تیسرے طبقے تک پہنچتا ہے تو جلد اپنی اصل حالت پر آسکتی ہے، بشرطیکہ وہ پردہ متاثر نہ ہو جو گوشت پر ہوتا ہے، اگر یہ پردہ جل جائے یا پھٹ جائے تو جلد اپنی اصل حالت پر واپس نہیں آسکتی، اس پر بال اُگ سکتے ہیں کیوں کہ اس کی تخلیق انگلیوں، کان، زبان، اعصاب، رگوں اور ہڈیوں کی طرح نطفہ سے ہوتی۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر اسے اصل حالت پر واپس نہیں لایا جاسکتا۔ مگر گوشت جب بیماریوں سے گل جاتا ہے تو صحت کی صورت میں پھر واپس آجاتا ہے کیوں کہ یہ فاضل مواد سے پیدا ہوتا ہے، نہ کہ نطفے سے، ہر وہ چیز جس کا یہ حال ہو گا وہ واپس آجائے گی، جیسے بال، ناخن وغیرہ، اس بات کا ذکر میں نے اس لئے کر دیا ہے کہ کسی مریض کے عضو کا کوئی جزء ضائع ہو جائے اور اس کی تخلیق نطفہ سے ہو تو اس کی خوبصورتی کے دوبارہ واپس آنے کی توقع نہ رکھے۔ نیز ایسی جگہ بھی بال کا اُگنا ناممکن ہے جو اس جلد سے مشابہ ہو جہاں مسام نہیں ہوتے، کیوں کہ بال صرف ایسی ہی جگہ اُگتے ہیں جہاں مسامات موجود ہوں، اگر جلد میں مسامات نہ ہوں، یا جلد تنگ ہو کر اجزاء ایک دوسرے کے اندر داخل ہو جائیں تو کمی بیشی کے اعتبار سے بالوں کو نقصان ہو گا — اب رہا ہتیلی یا چہرے یا قدم کے نچلے حصے کی جلد جس پر بال نہیں اُگتے تو اس کی کئی ایک مصلحتیں ہیں۔ ان جلدوں کو صاف اور چکنا اس لئے بنایا گیا ہے کہ نرم کھردری اشیاء اور تر خشک کو محسوس کر سکیں۔ اگر ان مقامات پر بال اُگتے ہوتے تو اس کی وہ تمام خوبیاں زائل ہو جاتیں جن کے لئے یہ جلد بنائی گئی ہے۔ چہرے کی جلد اس لئے بالوں سے معرا ہے کہ خوبصورتی اور حسن میں فرق نہ آئے پاؤں کے نیچے کی جلد کو اس لئے بغیر بالوں کے پیدا کیا گیا کہ وہ زمین نشیب و فراز وغیرہ کو محسوس کر سکے، جیسا کہ ہتیلی کو ایسی ہی ضرورت ہے۔

بشرہ پر بال اُگنے کی چار وجوہات ہیں، خوبصورتی کے لئے یا منفعت کے لئے یا دونوں کے لئے یا فاضل مواد اور حرارت کی حفاظت کے لئے، جو بال چہرے پر خوبصورتی کے لئے پیدا

کئے گئے ہیں وہ داڑھی کے بال ہیں، اور جو بال منفعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وہ آنکھ کی پلکوں کے بال ہیں، اور خوبصورتی اور منفعت دونوں کے لئے جو بال پیدا کئے گئے وہ بھوؤں اور سر کے بال ہیں۔ اور فاضل مواد اور حرارت کی حفاظت کے لئے جو بال پیدا کئے گئے وہ پیٹھ، پیٹ، شانوں اور سینوں کے کچھ حصے پر پیدا کئے گئے ہیں۔

بعض متقدمین اطبا نے طبیعت کو جو بال اگاتی ہے، کسان، باغ کے مالک، پانی، زمین اور سورج سے تشبیہ دی ہے، اور تشریح اس طرح کی ہے کہ کسان، ضرورت کی تکمیل کے لئے کھیتی کرتا ہے، اس طرح طبیعت، ضرورت کی تکمیل کے لئے بال اُگاتی ہے، باغ کا مالک، باغ کی خوبصورتی کے لئے پودے لگاتا ہے، چنانچہ طبیعت، انسان کی خوبصورتی کے لئے بال اُگاتی ہے، اسی طرح کسان اور باغ پالک ایسے پودے لگاتا ہے جس میں خوبصورتی بھی ہوتی ہے اور منفعت بھی، چنانچہ طبیعت بھی ایسے بال اُگاتی ہے جس میں خوبصورتی بھی ہوتی ہے اور منفعت بھی، بالوں کی یہ قسم سب سے اشرف و اعلیٰ ہوتی ہے۔

جب پانی زمین پر بہتا ہے اور سورج نکلتا ہے تو فاضل مواد اور حرارت کی وجہ سے زمین پر پودے نکل آتے ہیں، یہی حال بدن کا بھی ہے کہ چنانچہ فاضل مواد اور حرارت غریزیہ سے بال نکل آتے ہیں، نہ خوبصورتی کے لئے، اور نہ منفعت کے لئے بلکہ صرف اس لئے کہ فاضل مواد ضائع نہ ہونے پائے اور اس کی حفاظت ہو۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو حکمت سے باضابطہ پیدا کیا ہے۔

# باب (۲)

# جلد کی بدبو، بغلوں اور قدم کی بو

بعض لوگوں کی جلد سے بھپکا اٹھتا ہے پسینہ میں بدبو ہوتی ہے ، بدبُو کی شدت بغل اور قدموں کے نیچے زیادہ ہوتی ہے ، بدبو کی مختلف قسمیں ہیں ، کچھ نمک لگائی ہوئی دُنبے کی چکتی کی طرح ہوتی ہے کچھ نمک لگائی ہوئی مڈی کی طرح اور بعض نمکین اور دلدلی زمین کی بو مشابہ ـــــ بہر حال جو بھی ہو یہ بو موجود خلط سے مناسبت رکھتی ہے ، ـــــ نمک لگائی ہوئی دُنبے کی چکتی کی بُو اس عفونت کی وجہ سے ہوتی ہے جو چکنی فاسد رطوبتوں کے عروق کے اندر متعفن ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے ، یہ گرم سل ہوتی ہے کیونکہ گرم ہو تو بخار کا موجب ہوگی ، جب پسینہ نکلتا ہے تو وہاں ایسی بو پیدا ہوتی ہے ، اگر یہ بو نمک لگائے ہوئے مڈّں کی بو سے مشابہ ہو تو یہ خون اور رطوبت کے فساد اور ناپختہ رطوبات کا نتیجہ ہوتی ہے جو بدن میں جمع ہو جاتے ہیں ، اگر نمکین دلدلی زمین سے مشابہ ہو تو نمکین رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہے جس میں حدت اور عفونت پیدا ہو جاتی ہے ، مگر اتنی مقدار میں نہیں ہوتے بخار آجائے اور اسی طرح کئی اقسام کی بو ہوتی ہے ، جب یہ اخلاط ایک دوسرے سے مرکب ہو جاتے ہیں تو اور کئی قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے ۔ بغل کی بو کو "صنان" کہتے ہیں اور جلد کی بو کو "ذفر" ، قدم کی بو کو "مفس" کہا جاتا ہے ، ان سب کا علاج قریب ایک قریب ہے ، علاج یہ ہے کہ مریض کی قوت اور مزاج کو دیکھتے ہوئے اگر قوت برداشت ہو تو سات دن تک ـــــ

ماء الاصول پلایا جائے ، بعد ازاں مطبوخ افتیمون سے استفراغ کیا جائے۔ اس کے بعد حب قوقایا سے سر کا استفراغ کرے ، پھر آنتوں اور اس جیسے اعضاء مثلاً جگر، طحال ، معدے وغیرہ کا جائزہ لے۔ اگر ان کے اندر فساد ہو تو اس کی اور مزاج کی اصلاح کرے ، تاکہ ہضم میں بہتری پیدا ہو ، اگر ہضم میں بہتری پیدا ہوگی تو پسینے اور جلد کی بو بھی بہتر ہو جائے گی اور عفونت بھی زائل ہو جائے گی۔

علاج میں ایسی تدبیر اختیار کرے جو اس خلط کی جو اس بدبو کا سبب ہے ، ضد ہو اس کے بعد مریض کے کھانے پینے کی اصلاح کی طرف توجہ کرے۔ ایسی چیزوں سے پرہیز کرائے جن سے پیشاب ، پائخانہ اور پسینے میں بدبو پیدا ہوتی ہو مثلاً ہینگ کا تخم بدبو پیدا کرتا ہے ، نیز ہینگ ، محروث ، انڈے کی زردی ، میتھی وغیرہ ، تخم ہینگ سیاہ خاص طور پر منہ کی بدبو پیدا کرتا ہے ، محروث سے تنفس کی بدبو پیدا ہوتی ہے ، اور میتھی سے پسینے میں بدبو پیدا ہوتی ہے — پرہیز کے بعد ایسی غذائیں استعمال کرائی جائیں جو بے حد کھٹے سرکہ ، شکر ، زعفران ، چوزوں اور بٹیر وغیرہ سے تیار کی گئی ہیں ، اور جن سے خون صالح پیدا ہوتا ہے اور جلد ہضم ہو جاتی ہوں ، بعد ازاں جلد پر بغل میں اور قدموں پر حسب ذیل طلاء کی مالش کی جائے :-

رب السوس ، گلسرخ ، پوست مسور ، شحم انار ، شگوفہ خرما خشک جس قدر ضرورت ہو لے کر ، خوشبودار شراب میں ایک دن ایک رات تک بھگوئے ، پھر شراب کی مقدار میں پانی شامل کرکے ، دو مرتبہ اوٹائے اور صاف کرے ، پھر مریض کو گرم حمام میں داخل کرے تاکہ پسینہ آجائے ، اس پسینہ کو تولیہ سے جذب کرلے پھر مذکورہ پانی بدن پر گرالے خاص طور پر بغل اور پانوں کے نیچے پانی پہنچانے کا خیال رکھے ، — بعد ازاں سرد جگہ آکر تھوڑی دیر توقف کرے ، پھر حمام میں جاکر نیم گرم پانی ڈالے — اس کے بعد دو یا تین دن مندرجۂ ذیل اور بدن پر ڈالے :-

**نسخہ** | زرنب (۷ گرام) ، اشنہ (۷ گرام) ، پوست اترج (ایک کف) ان سب کو عرق گلاب میں گرم کرے حتیٰ کہ گل جائیں ، پھر اس پانی کو صاف کرکے ، ایک صاف برتن میں نکال لے ، اس میں عرق گلاب ، کی قدر مشک اور کافور شامل کرکے خوب پھینٹ لے بعد ازاں مریض کو حمام میں داخل کرکے پسینہ نکلنے کے بعد ، بدن کو دھوڈالے ، بعد ازاں مذکورہ پانی بہاکر تمام بدن ، دونوں بغل ، اور دونوں قدموں کو دھوڈالے ، اس کے بعد پھر پانی نہ ڈالے — اس ترکیب سے جلد ، اور بغل کی بو ، خوشبودار ہو جائے گی۔

**نسخہ دیگر** | بدن اور بغل کی بدبو دور کرنے کے لئے : توتیا مرزانی ، مردار سنگ خام اور

مری خاکستر جوزالسرو خاکستر پوست انار، ــــ ان تمام ادویہ کو خرگوش کے دودھ یا خون میں گوندھ لے بشرط یہ کہ دستیاب ہو، ورنہ عرق گلاب اور عرق چھال درخت کافور میں گوندھ کر پھر عرق گلاب میں حل کرکے کدو میں ڈال دے، اس سے خوشبودار پانی نکلے گا۔ جب ضرورت ہو اس پانی کو بغل اور قدموں پر ڈالے، اس سے بالکلیہ طور پر بدبو دور ہو جائے گی۔

بعض متقدمین اطباء نے ذکر کیا ہے کہ کسی بھی عضو کے پسینے کو بغیر کسی ضرر کے بالکل بند کر دیا جا سکتا ہے، حکیم ابوماہر نے ایک جوارش تیار کی تھی جو ایسے مریضوں کو دیا کرتا تھا جن کی جلد بدبودار ہوتی ــــ استفراغ اور معدے کی اصلاح کے بعد یہ معجون کھلایا کرتا تھا۔

**معجون کا نسخہ** ہلیلۂ سیاہ جن کو روغن بادام میں تل لیا جائے (۷۰ گرام)، زرنب، برگ مرم (ہر ایک ۱۰½ گرام)، مصطگی، قرنفل، کندر (ہر ایک ۱۷½ گرام) طالیفر، ناگیسر (ہر ایک ۱۴ گرام)، برگ بادروج، برگ بادرنجبویہ (ہر ایک ۳۵ گرام)، عود چینی (۳½ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر، بقدر ضرورت لیکر اسی قدر شہد شامل کرلے اور شراب میں پھینٹ کر حل کردے۔ پھر نرم آگ پر پکائے حتیٰ کہ صاف ہو جائے اور قوام بن جائے۔ پھر آگ سے اُتار کر ٹھنڈا کرلے۔ اور کٹی ہوئی ادویہ کو شامل کرکے معجون بنالے۔ اگر موسم جاڑے کا ہو تو رقیق موسم گرما ہو تو گاڑھا معجون بنالے۔ اور مختلف مقررہ اوقات میں استعمال کرے یہ معجون جلد اور بغل کی بو دور کرنے کے لیے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔

---

# باب (۳)

# قشف الجلد (جلد کا میلاپن)

جلد کے میلے پن میں کبھی کھجلاہٹ ہوتی ہے، کبھی نہیں ہوتی، تمام جلد کے چھلکے اترنے لگتے ہیں۔ اس کا سبب خلط یابس سوداوی ہوتی ہے جو رطوبت محترقہ کی وجہ سے خشک ہو کر جلد کے ظاہری حصّے کی طرف نکل آتی ہے۔ اگر اس میں حدت ہو تو کھجلاہٹ پیدا ہوتی ہے، اگر حدت نہ ہو تو کھجلاہٹ نہیں ہوتی۔ مگر دونوں ہی قسموں میں جلد گندی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے خون میں ایسی خلط موجود ہو تو فصد سے استفراغ کر کے چند دن کے بعد مطبوخ افتیمون پلائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:۔

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد (صاف شدہ، ہر ایک ۲۴½ گرام)، بلیلہ، شیر آملہ (ہر ایک ۱۰½ گرام)، شاہترہ (۳۰ گرام)، افسنتین رومی (۳۰ گرام)، غافث، قنطوریون باریک (ہر ایک ۱۷½ گرام)، افتیمون اقریطی مبزر (۲۴½ گرام)، درصرہ بستہ۔ پوٹلی ہانڈی میں اس طرح لٹکا دی جائے کہ پانی میں ڈوبی رہے مویز منقی (۵۲½ گرام)، غاریقون، ترید (ہر ایک ۳½ گرام) دونوں ایک جگہ پوٹلی میں باندھ کر ہانڈی میں پکایا جائے، یہاں تک کہ ۷۰ گرام ایک رطل یعنی ۴۱۴ گرام رہ جائے۔ پھر نچوڑ کر صاف کر لیا جائے اور اس میں ۲۴½ گرام شکر سفید کوٹ کر شامل کر لی جائے۔ اور نیم گرم مریض کو پلایا جائے۔ اس مطبوخ کے ذریعہ استفراغ جاروب کش

ہوگا، حتیٰ کہ بدن میں اخلاط کی کوئی چیز ہوگی صاف نکل جائے گی ــــ دوائے مذکور کے پلانے کے بعد، اطریفل صغیر، گلِ انگبیں کے ساتھ کھلائے، مریض کو ایسی غذاؤں سے پرہیز کرائے جو غلیظ رطوبت اور سودا پیدا کرتی ہوں، جیسے گائے کا گوشت، شکار کا گوشت، نمکین مچھلی، پنیر وغیرہ بعد ازاں مریض کی قوت کا اندازہ کرے، اگر قوت برداشت ہو تو ایک دوسرا استفراغ کرے اس کے ساتھ سر کا بھی استفراغ کرے یعنی ایسی دوا استعمال کرے جس سے دونوں استفراغ حاصل ہوسکیں مثلاً توقایا ــــ بعد ازاں ماء الجبن، روغن بادام شیریں و تلخ کے ساتھ شامل کرکے پلائے۔ اس سے حالت بدن سُدھر جائے تو بہتر ہے۔ اگر جلد ایک حالت پر ہی نظر آئے تو آنتوں اور معدے کا جائزہ لینا چاہیئے، آنتوں میں فساد اور سختی ہو تو اس کا علاج کرے، تمام بدن کے مزاج میں اعتدال پیدا کرے بعد ازاں روغن بنفشہ اور بچّی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ ایک جگہ پھینٹ کر ناک میں ٹپکائے۔ تمام بدن پر موم اور تیل کی متواتر راتوں میں مالش کرے، پھر حمام کرائے اور زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہے، بدن پر آرد باقلا، آرد کرسنہ اور لبّ تربوز ــــ کے پانی کے ساتھ مالش کرے ــــ حمام سے نکلنے کے بعد بدن پر روغن بنفشہ اور بابونہ کا روغن لگائے۔

اگر مذکورہ علاج کے باوجود ازالۂ مرض میں دشواری ہو تو حسب ذیل حقنہ دینا چاہیئے ــــ

آشِ جو، آبِ چقندر، آبِ خبازی کو ایک (شیشی) میں خوب ہلا کر ایک جان کرلے، پھر اس میں روغن بنفشہ یا بابونہ کا روغن، روغن نیلوفر شامل کرکے خوب پھینٹ لے تاکہ ایک ــــ جان ہوجائیں روزانہ اس کا ایک دفعہ حقنہ دے۔ اس طریقۂ علاج سے مرض اچّھا ہوجائے گا۔

اس مرض میں گرم پانی کے اندر بیٹھنا اور پینا بھی نفع بخش ہوتا ہے۔ میلے پن کے ساتھ کھجلاہٹ بھی ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ گندھک کی مٹی کا پانی اور روغن کنیر الدفلی کو سرکہ کے ساتھ حل کرکے بدن پر لگانا بھی مفید ہے، حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کنیر روغن میں اس قدر پکایا جائے کہ روغن ہرا ہوجائے، پھر اس روغن میں سرکہ شامل کرکے بدن پر ملے۔ اس سے کھجلاہٹ دور ہوجائے گی۔

ایسے مریض کو سرد ہوا اور گرم اور سرد پانی کے حمام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

# باب (۴)

# تقشر جلد (جلد کے چھلکے نکلنا) اور داء الحیّہ (بالچر)

جلد کے میلاپن اور یہ مرض قریب قریب ایک ہے، ان دونوں کے اسباب بھی قریب قریب ایک ہیں، جو خلط میلے پن کا موجب ہوتی ہے وہ یابس۔ تقشر جلد کی باعث خلط حریف اور لذاع ہوتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ میلاپن کبھی کھجلاہٹ کے بغیر ہوسکتا ہے، مگر جلد کا تقشر بغیر کھجلاہٹ کے نہیں ہوسکتا۔

اس مرض کی خلط خون کی حدت میں یا رطوبت میں عفونت اور احتراق کی بناء پر وجود میں آتی ہے یا صفراء میں حرارت یا اخلاط کے احتراق پر سوداء کے اندر شدید حرارت کی وجہ سے بنتی ہے۔

بہر حال اس خلط کا جو بھی سبب ہو، سب کا علاج ایک ہے۔ ان سب کے درمیان نیا جو تغیر واقع ہوتا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ لہٰذا علاج کے سلسلے میں ایسی ادویہ بیان کی جائیں گی جو تمام اسباب کے لئے مناسب ہوں۔ اس مرض کو "تقشر بدن" اور "داء الحیہ" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سانپ سے حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے بھی چھلکے کھلتے ہیں، چنانچہ اس مرض میں بھی مریض کے تمام بدن، آنکھوں کی پلکوں منہ کے تالو تک سے چھلکے نکلتے ہیں، بعض اوقات زبان پر بھی یہ اثر نمودار ہوتا ہے، اگر یہ مرض تمام جسم میں عام ہو تو تقشر جلد (کھال کا چھلکا اترنا) کہا جاتا ہے، اور اگر تیز بخارات اُٹھ کر ایک ہی رگ کے اندر مجتمع ہوں، اور اس رگ میں پسینہ آجائے تو اس رگ کی رفتار پر

کھال اُتر جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سانپ رینگ گیا ہو۔ اس سے بال جھڑنے لگتے ہیں۔
علاج یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی فصد بشرطیکہ قوت ساتھ دے، دونوں فصدوں کے درمیان کم از کم سات دن کا وقفہ رہے، فصد کے بعد مندرجہ ذیل مطبوخ سے استفراغ کرے:۔ افسنتین (۲۴ ½ گرام)، شاہترہ (۷۰ گرام)، پرسیاوشان (۳۵ گرام) ہلہ ہندی جس سے دھستیان صاف کردی گئی ہوں (۳۵ گرام)، ہلیلج زرد منقی (۷۰ گرام)، ترنجبین (۵۲ ½ گرام)، انجیر (تیس عدد)، عناب (۳۰ عدد)، اکشوث بغدادی (ایک کف) برگ عنب الثعلب (ایک کف)، لک نیکوب، ریوند (ہر ایک ۷ گرام)، مویز منقی (۸۲ ½ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو ۱۶۵۶ گرام پانی میں پکایا جائے تا آنکہ ۴۱۴ گرام رہ جائے۔ پھر اس کو صاف کرلے اور اس میں ۱۷ ½ گرام پسی ہوئی شکر اور ۱۷ ½ گرام روغن بادام شیریں شامل کرکے، دو تین مرتبہ استفراغ کرے حتیٰ کہ قوت میں کمی آجائے۔ غذا میں بکری کی گردن کا گوشت یا بھیجے کھلانا چاہیئے ــــ اگر دستیاب نہ ہوں تو ماش اور کدّو سے بنائے ہوئے شوربہ جات اور پالک وغیرہ استعمال کرائے، تاکہ زائل شدہ طاقت واپس آجائے ــــ اگر مرض ویسا ہی باقی رہے اور موسم بہار کا ہو تو ماء الجبن میں افسنتین، ہلیلہ زرد ریوند شامل کرکے استعمال کرائے اس طرح کثیر مقدار میں استفراغ کرے، دوا استعمال کرنے کے دوران غذا کا انحصار ماء الجبن پر رکھے نیز بکری کے پائے کی نہاری اور چوزے استعمال کرائے ــــ مذکورہ ماء الجبن کا استعمال سات دن تک کرنا چاہیئے، الا یہ کہ اسی کا عادی ہو جانے کا اندیشہ ہو جائے اندیشہ ہو تو اسے بند کرکے سکنجبین سفرجلی کا استعمال کرائے۔ اگر اس سے معدہ اور آنتوں میں جلن پیدا ہو تو روغن گُل اور تخم بارتنگ یا کوئی ایک دوا شامل کرکے بیس تک کی خوراک مکمّل کرلینا چاہیئے۔

بعد ازاں دوا بند کرکے مریض کے مزاج کا جائزہ لے۔ بلاشبہ اب مزاج میں حدت پیدا ہو چکی ہوگی، لہٰذا آش جو کا استعمال کرائے تاکہ مزاج میں اعتدال پیدا ہو اعتدال کے بعد موم اور تیل سے مالش کرے، کیوں کہ موم اور تیل سے جلد کا استفراغ ہوتا ہے، ــــ روغن بنفشہ، روغن نیلوفر کی خاصیت یہ ہے کہ وہ خلط کو سطح بدن کی طرف مائل کر دیتے ہیں، خلط کے اندر حدت ہو تو اس کو روک دیتے ہیں، یا مریض سے کہے کہ وہ ہر تین دن پر ایک دفعہ حمام کرے، بدن کو نخالۃ السمید یا آرد باقلا یا آرد نخود یا تخم خربزہ یا تخم خیار کوٹ کر یا آب خرفہ سے جو پتوں کو کوٹ کر نکالا گیا ہو، مالش کرے۔ اس تدبیر سے مرض جاتا رہے گا اس دوران گرم اور تیز غذاؤں کا استعمال نہ کرے، ــــ بعض اطباء سابقین نے ذکر کیا ہے کہ

بکری کے بھیجوں کا استعمال اور باقلا مقشر کو خوب پکاکر روغن بادام شیریں میں گھس کر کھانے سے مرض دور ہو جاتا ہے، یہودی کا قول ہے جس کا فاضل اطبا میں شمار ہے اور اس کا مقصد مخفی نہیں ہے حقیقت کے قریب تر ہے۔

---

# باب (۵)

# خشک خارش

اس مرض کے بہت سارے ——— اسباب ہیں، بوڑھوں کو یہ مرض سوء ہضم اور ضعف قوت کی بنا پر عارض ہوتا ہے، ضعف سے جلد کے اندر پھنس جانے والے بخارات تحلیل ہونے نہیں پاتے اس لئے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے، جالینوس نے لکھا ہے کہ اس کی کوئی دوا نہیں۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں میں یہ مرض خلط حار اور خلط غلیظ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اس سے غلیظ بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ جو لطیف بخارات کی جگہ لے لیتے ہیں، جس طرح صاف چیزوں کی جگہ گدلی چیزیں لے لیتے ہیں، اس طرح خلط کے اندر لزوجت پیدا ہو جاتی ہے جو کھجلاہٹ کا باعث بنتی ہے۔ اور نوجوانوں کے اندر بخارات جو مسام سے نکلتے ہیں۔ کی حدت سے اخلاط کے اندر فاسد حریف مواد جمع ہو جاتا ہے جس سے کھجلاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح بچوں میں یہ اخلاط لہسن، پیاز، جوز، نمکسود کہنہ، نمکین مچھلی وغیرہ کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔

بوڑھوں کے مرض کا علاج یہ ہے کہ ان کی غذا میں اصلاح کی جائے، اور متوسط قوت والی بنیذ پلائی جائے۔ مسلسل حمام کرایا جائے۔ بدن پر روغن گل اور سرکہ کی مالش کی جائے۔

ادھیڑ عمر کے مریضوں کا علاج فصد کھولنا اور مطبوخ افتیمون کے ذریعہ استفراغ کرنا ہے، تر اغذیہ اور آش جو کا استعمال اور غذا کی اصلاح بھی اس کا ممکنہ علاج ہے، اگر اسطرح

مرض زائل ہو جائے تو بہتر ہے، ورنہ پھر استفراغ اور فصد کا اعادہ کرکے ماء الجبن اور گدھی کا دودھ پلایا جائے۔ حمام میں آب بیخ کرفس، سرکہ اور روغن گل کی مالش کی جائے۔ ان ادویہ کو مالش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تینوں کو مادر دیہ میں ڈال کر اس پر قابل لحاظ مقدار میں بورۂ ارمنی ڈال دی جائے اور خوب پھینٹا جائے پھر حمام میں داخل ہو، پسینے کو پانی سے نہ دھوئے تولیہ سے خشک کرے۔ پھر مذکورہ ادویہ کی مالش کرے تھوڑی دیر معتدل جگہ بیٹھ جائے اگر اس کے بعد پسینہ آجائے تو پھر اسی تدبیر کا اعادہ کرے۔ اس طرح اسی دن صحت حاصل ہوگی، اگر پسینہ نہ آئے تو بدن پر "اشنان" کی مالش کرے جو مشہور ہے، بعد ازاں نخالۃ السمید، آرد باقلا، اور رات میں بدن پر کسی قدر روغن گل سے مالش کرے، اس سے کھجلاہٹ دور ہو جائیگی۔

کم عمر اور بچوں کے لئے اس کا علاج فصد ہے بشرطیکہ ممکن ہو نیز مندرجہ ذیل مطبوخ سے استفراغ کیا جائے: —— شاہترہ تر (بشرطیکہ اس کا موسم ہو) کا پانی نکال کر خوب اوٹائے، پھر (۴۱۴ گرام) لے کر اس کے اندر صبر سقوطری خالص (۱۰½ گرام)، مامیران (۷ گرام)، ہلیلہ زرد (۱۷½ گرام) انطا کی مثوی گھس چھان کر (۶ حبہ)، گرم کرکے ایک خوراک پلادے، اس طرح تین خوراک پلائے۔ بعد ازاں آب بیخ کرفس، سرکہ اور روغن گل مذکور طریقے پر مالش کرے، پھر رات میں سوتے وقت روغن گل کی مالش کرے اس طرح مرض جاتا رہے گا، بشرطیکہ مریض کو پرہیز میں رکھے، اور غذا کی اصلاح کرے۔

مزاج میں اگر حدت پیدا ہو تو ماء آش جو، یا ماء الجبن، یا گدھی کا دودھ پلانا چاہیے —— بچوں کے لئے کانوں پر نشتر لگانا اور دو شانوں کے درمیان محاجم رکھنا، خراب غذاؤں سے پرہیز کرانا، اور مذکورہ ادویہ سے کسی قدر مالش کرنا کافی ہوگا —— بعض وقت صرف روغن گل اور حمام میں داخل ہونا بھی کفایت کرتا ہے۔

اب تک ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ خاص علاج ہے، اب کھجلاہٹ کا ایک عمومی علاج ذکر کریں گے، جب کہ خارش اور پھنسیاں موجود نہ ہوں۔

کھجلاہٹ کے مریضوں کا علاج فصد سے اور ایسی ادویہ سے بذریعہ استفراغ کیا جائے جو احتراقات کا ازالہ کرتی ہوں۔ مندرجۂ ذیل نسخہ کھجلاہٹ کے مریضوں کے لئے نافع ہے:۔

**نسخہ** | آب کاسنی میں فلوس خیارشنبر اور کسی قدر غاریقون محکوک شامل کرکے متواتر خوراک پلائے جائیں اخلاط محترقہ کو خارج کرنے میں خیارشنبر سے بڑھ کر کوئی دوا زود اثر

نہیں ہے۔
بدن پر مندرجہ ذیل طلاء کا استعمال بھی بے خطا علاج ہے، اسی دن صحت حاصل ہوتی ہے:۔
برگ کنیر کو سرکہ میں پکا لیا جائے، پھر سرکہ صاف کر کے اس میں کسی قدر "تراب الذئبق" شامل کر لی جائے اور اس میں کسی قدر روغن گل شامل کر کے بدن پر مالش کی جائے۔ اس کی تاثیر بھی بہت عمدہ ہے۔

**نسخہ دیگر** نرکل سبز جو خشک نہ ہو، اس کا پانی نکال لیا جائے ہلیلہ کی گٹھلی جلا کر اس پانی میں ڈالا جائے، پھر اس میں کسی قدر سرکہ اور کسی قدر روغن گل اور کسی قدر کندش شامل کر کے نرم آگ پر پکالیں اور ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دیں پھر حمام کر کے نکلنے کے بعد اس کی مالش کر دیوے، یہ دوا بیحد موثر ہے۔

کھجلاہٹ کے مریضوں کے لئے یہ علاج بھی بتایا گیا ہے کہ گرم حمام میں داخل ہو کر اتنی دیر تک ٹھہرے رہیں کہ سارا بدن گرم ہو جائے۔ پھر سرد پانی ناک میں چڑھائیں، پھر گرم پانی میں بیٹھ جائیں اور زیادہ مقدار میں گرم پانی اپنے آپ پر ڈال لیا جائے ــــ یہ ترکیب دفعتہً تمام جمے ہوئے بخارات کو تحلیل کر دیتی ہے۔ تدبیر بھی بتائی گئی ہے کہ اگر بغیر کھجلاہٹ کے کھجلاہٹ ہو تو اتنی مشقت اور محنت کرے کہ تمام بدن پسینہ پسینہ ہو جائے، پھر حمام میں داخل ہو کر نیم گرم پانی زیادہ مقدار میں بدن پر بہائے، غذا میں سرکہ، شکر روغن بادام کا استعمال کرے۔ اس ترکیب سے کھجلاہٹ دور ہو جاتی ہے۔

دواؤں کے پینے اور تیلوں کی مالش سے اس لئے گریز کیا جاتا ہے کہ یہ عام لوگوں کا طریقہ ہے حالاں کہ میں نے کئی مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان کے بدن کی خارش یعنی کھجلاہٹ اسی علاج سے دور ہو گئی۔

# باب (۶)

## حصف (گرمی دانے)

حصف چیونٹی کے مشابہ ہوتا ہے، چھوٹے دانے چھوٹی سُرخ چیونٹی اور بڑے باجرہ کے دانہ کے برابر ہوتے ہیں جو موسم گرما میں نکلتے ہیں۔ اس موسم میں پسینہ زیادہ نکلنے لگتا ہے اور آدمی ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی میں اتر جائے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، بدن میں جیسی خلط ہوگی ویسی ہی اس کی تاثیر بھی ہوگی۔ چنانچہ اگر صفرا غالب ہے تو اس میں سوزش اور کھجلاہٹ ہوگی۔ خون غالب ہے تو اس کی صورت سُرخ ہوگی، رطوبت غالب ہے تو درد کم، اور کھجلاہٹ ہلکی ہوگی اور کھردرے پن کے وقت سے بدن سے چھلکے نکلیں گے۔ اس کے دو اسباب ہیں، گرم ہوا، اور کثیر بخارات جو اخلاط سے تحلیل ہوتے ہیں، — اگر آدمی سرد ہوا میں نہ نکلے، اور سرد پانی سے حمام نہ کرے اپنا پسینہ تولیہ، قمیص وغیرہ پوچھ لے تو مرض حصف کو سکون حاصل ہوتا ہے، سرد پانی سے حمام کرے گا تو مسامات تنگ ہو جائیں گے اور گرم بخارات خارج نہ ہو سکیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسامات کی تنگی سے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آئیں گی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو فصد کھولے اور آش جو پلائے، اور مریض کو غذا میں شوربہ جات استعمال کرائے حمام میں بدن کی مالش کرے، آرد جو جس کو ریشم کے کپڑے سے چھان لیا گیا ہو اور آرد باقلا کو ایک جگہ ملالے، پھر برگ شفتالو سبز (کف کبیر) اچھی طرح کوٹ کر

اس میں شامل کرے، اور لعاب اسپغول کے ساتھ پھینٹ لے، پسینہ نکلنے کے بعد حمام میں بدن پر مالش کرے، اور دیر تک ویسا ہی بیٹھا رہے، بعد ازاں بدن پر نخالۃ السمیذ کی مالش کرے۔ اس ترکیب سے مرض حصف جاتا رہے گا۔

**دیگر** | خربوزہ کا گودا پانی اور بیج کے ساتھ بدن پر طلا کیا جائے صرف برگ شفتالو سے بھی بدن کی مالش کی جاتی ہے، جو شخص دوا کی جلن پر ایک لحظہ صبر کر سکتا ہے اس کے لئے حصف کا بہترین علاج یہ ہے کہ سرکہ عرق گلاب، کسی قدر کافور ایک شیشے میں ڈال کر خوب پھینٹ لے، پھر حمام میں داخل ہو کر پسینہ آنے کے بعد، پسینہ کو ایک تولیہ سے خشک کر کے مذکورہ دوا کی مالش کرے، یہ دوا کچھ دیر کے لئے مسامات کو پھاڑ کر اندر داخل ہوگی اور بخارات کو خارج کر دیگی۔ اس طرح اسی دن حصف دور جائے گا۔

میں نے شہر اہواز میں موسم گرما میں دیکھا کہ بعض غرباء کو مرض حصف لاحق ہو گیا ہے وہ لوگ اپنے بدن پر تیل کی مالش کیا کرتے تھے، ان کا مرض حصف، داد کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ جس سے انھیں بڑی تکلیف ہوتی تھی ــــ حالاں کہ اس کا بہتر علاج یہ ہے کہ اس کو تیل لگنے نہ دیا جائے ابتدا میں ممکن استفراغ کیا جائے ــــ اہواز کے اطباء میں سے ایک بزرگ طبیب نے مجھ سے بیان کیا کہ استفراغ کے بعد اترج کے مغز میں خربوزہ کا مغز شامل کر کے مالش کرنے سے اسی دن حصف اور اس کی کھجلاہٹ سے آرام مل جاتا ہے۔

اچھی غذا کی کمی سے آدمی حصف کا شکار ہو جاتا ہے، جب مرض سخت ہو جائے اور صحت مشکل نظر آئے خارش کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو اس کے لئے گندھک کا چشمہ بہترین چیز ہے۔

# باب (۷)

# خارش کی قسمیں

خارش کی قسمیں بہت ہیں، قسموں کی کثرت اخلاط کے اعتبار سے اور اس اعتبار سے ہوتی ہے کہ ان اخلاط کی ترکیب کیوں کر ہوئی ہے، ہم ان تمام قسموں کو ایک ہی باب میں بیان کریں گے۔ ان اقسام کے درمیان فرق اور ان کا علاج بھی شرح و بسط کے ساتھ لکھیں گے گو یہ بیان طویل ہے مگر ایک ہی باب میں ہم اسے بیان کریں گے۔

**پہلی قسم** چھوٹے چھوٹے خشک دانے جو نہ پھیلتے ہیں، نہ ان میں چمک ہوتی ہے، نہ امتلا، ان سے جلد گندی ہو جاتی ہے اور کھجلاہٹ پیدا ہوتی ہے کھجلاہٹ کے بعد درد اور جلن ہوتی ہے، اس کا سبب وہ تیز خلط ہے جس میں احتراق دموی شامل ہوتا ہے، جالینوس نے لکھا ہے کہ خلط اگر لذاع اور بخاری ہو مقدار کم ہو تو اس سے کپکپی کی حرکت پیدا ہوتی ہے، اگر زیادہ ہو جائے تو بخار کا موجب بنتی ہے، اگر اس میں حرکت نہ ہو تو خشک کھجلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر لہسن، پیاز، نمکسود، نمکین مچھلی، تیز و خشک ترکاریوں کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے

علاج یہ ہے کہ اوّلین مرحلہ میں استفراغ سے اس کا علاج نہ کیا جائے بلکہ غذا کی اصلاح کی جائے بکری کے بچوں کی گردن بٹیر اور چوزوں کے گوشت کے شوربہ جات استعمال کرائے جائیں، اگر ایسی غذائیں مریض کی دسترس سے باہر ہوں تو، ماش کی دال، پالک، کدو، خرفہ یا چولائی کے شوربہ جات

استعمال کرائے جائیں۔ نشاستہ وغیرہ سے بنائی گئی سیال غذا استعمال کرائی جائے، اس میں تیل کے بجائے تل کو بھون کوٹ کر استعمال میں لایا جائے تاکہ بدن میں ترطیب پیدا ہو، آبزن کر کے پسینہ نکالا جائے اور حمام کرائے اگر ممکن ہو تو رگِ اکحل میں فصد کھول کر قوت کے اعتبار سے خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر فصد کے بعد کئی دن توقف کرے بعد ازاں مندرجۂ ذیل مطبوخ سے استفراغ کرے۔

**نسخۂ مطبوخ** ہلیلۂ زرد صاف شدہ (۷۰ گرام)، ہلیلۂ سیاہ، ہیلۂ کابلی (ہر ایک ½ ۱۷ گرام)، شاہترہ خشک (½۵۲ گرام) یا شاہترۂ تر (باقہ کبیرہ)، گلسرخ بنفشہ (ہر ایک ½ ۱۷ گرام)، افسنتین رومی (½ ۵۲ گرام)، افتیمون اقریطی خالص (½ ۱۷ گرام) در صرہ بستہ اور اس میں ½ ۱۰ گرام، میران چینی، اور ½ ۳ گرام ریوند کوٹ کر شامل کر لیا جائے، اور ادویہ کی پوٹلی کو جب پکنے کے لئے ڈال دیا جائے تو اس کے ساتھ برگ مکو خشک (۷۰ گرام) یا تر (باقہ کبیرہ) تمر ہندی دھنیوں سے صاف شدہ (۷۰ گرام)، عناب اور سپستان (۳۰ عدد)، آلو بخارا کوشی (۲۰ عدد) مویز منقیٰ (½ ۵۲ گرام)، دھنیا خشک (کف کبیر)، ان تمام ادویہ کو مطبوخ کے مانند پکایا جائے۔ پھر اس سے مریض کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک خوراک صاف کرے اور اس میں ½ ۱۷ گرام) پسی ہوئی شکر شامل کر کے نیم گرم پلائے، پندرہ دن کی مدت میں اس کی تین یا دو خوراکیں، مریض کی قوتِ برداشت کے مطابق پلائے۔ اگر مریض میں ایک خوراک سے بڑھ کر قوتِ برداشت نہ ہو تو، صرف ایک ہی خوراک دے۔ پھر روزانہ نہار منہ علی الصبح حمام کرائے، زیادہ پسینہ نہ نکالے، بلکہ تھوڑا سا پسینہ نکالنا کافی ہے جو اپنی جگہ سے بہنے نہ پائے۔ پھر پسینہ رومال سے صاف کر کے روغن گل خالص کی اچھی طرح بدن پر مالش کرے، بعد ازاں تھوڑی دیر معتدل جگہ میں بیٹھنے کے بعد بدن پر جس قدر ممکن ہو سکے گرم پانی بہائے، اور بدن پر وہ اشنان ملے جس کو "راقا" کہتے ہیں، جو سخت ہری ہوتی ہے غسل سے فراغت کے بعد روغن گل سے بدن کی مالش کرے، پھر پھر ٹھنڈی جگہ آکر تھوڑا توقف کرنے کے بعد بدن کو خشک کر کے کپڑے پہن لے — بعد ازاں یہ اندازہ کرے کہ خارش کم ہوئی یا زیادہ مزاج میں تغیر کیا واقع ہوا؟ اگر حرارت آگئی ہو تو آش جو، سکنجبین کے ساتھ استعمال کرے، وہ سکنجبین جو صرف بیخ کاسنی اور بیخ بادیان سے تیار کی گئی ہو، جس میں بیخ اور پوست بیخ کرفس شامل نہ کئے گئے ہوں، تاکہ مزاج میں اعتدال پیدا ہو اور طبعی حالت لوٹ آئے۔ اگر مزاج میں تغیر واقع نہ ہو خارش علی حالہٖ باقی رہے بلکہ زیادہ ہو تو پھر مکرر دو تین بار استفراغ کرے اور مندرجۂ بالا طریقہ پر حمام کرائے مذکورہ پرہیز کرائے تاکہ خارش کم ہو۔ اگر

خارش کم ہو جائے تو اس کا مزید علاج دو طریقے پر ہے، یا تو اس پر صبر کرے کہ خارش مکمل کم ہو جائے یا مندرجہ ذیل طلا کرے تاکہ خارش جلد از جلد کم ہو، مگر پہلا طریقہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے،

**طلاء کا نسخہ** تراب الزئبق (ایک جز)، اقلیمیا فضہ (ایک جز)، نوشادر (ربع جز) ان دو اجزاء میں سے کسی کا، کندش (نصف جز)، برگ کینر (ان اجزاء میں سے کسی کا نصف جز) ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے —— پھر میعہ سائلہ (ایک جز)، روغن گل خالص (۱۰ جز) لے کر اس کے اندر مذکورہ ادویہ کو گوندھ لیا جائے اگر اس سے زیادہ ترطیب کی ضرورت ہو تو روغن میں اضافہ کر دے اس میں کسی قدر کہنہ سرکہ ڈال دے —— مناسب سمجھے تو دوا کے دو حصے کر دے، ایک حصے میں سرکہ ملا لے، اور دوسرے نصف حصے کو بغیر سرکے کے رہنے دے پھر متواتر بارہ دن تک مریض کے بدن پر مالش کرے، ایک دن اس دوا سے مالش کرے جس میں سرکہ پڑا ہو، اور دوسرے دن اس سے جس میں سرکہ شامل نہ ہو، اس طرح جب پانچواں دن آئے تو حمام میں داخل کر کے پسینہ نکلنے سے پہلے نخالہ اور اشنان سے مریض کے جسم کی، مالش کرے، پسینہ نکلنے کے بعد کافی مقدار میں گرم پانی سے نہلا کر، بدن پر اشنان اور خربزہ کوٹ کر مالش کرے اس طرح جب حمام سے نکلے گا تو جلد کی ساری خرابی دُور ہو جائے گی اور کھجلاہٹ ختم ہو جائے گی۔

ابو طاہر موسیٰ بن سیتار نے ایسے مریض کے لئے ابتدائے مرض میں بیس دن تک سرکہ اور تیل پر اکتفا کرنے کے لئے کہا ہے، اس نے کہا ہے کہ سکنجبین پلائی جائے اور گندھک کے چشمہ میں بٹھایا جائے اس کے بعد حمام کرائے اور روغن گل استعمال کرے۔ اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کرے —— جب مذکورہ تمام علاج سے فارغ ہو جائے اور خارش زائل ہو جائے تو مریض کی حالت پر غور کرے اور علاج کے اثرات کا جائزہ لے۔ اگر بدن کی حالت گندہ و خراب ہے، اور دُبلا پن و خشکی نمودار ہو چکی ہے تو مریض کو بہت دنوں تک، ماء الجبن میں روغن بادام اور سکنجبین شامل کر کے پلاتا رہے اس سے دو فوائد حاصل ہوں گے، ایک تو بدن کی خوشبو، اور دوسرے وہ خلط جو اس خارش کی موجب ہے، رطوبت مقدمہ سے بدل جائے گی۔

بعض اطباء اس قسم کے مریض کو مکمل پرہیز کرانے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کے بعد روزانہ اتنی مسافت چلانا چاہئے جس سے بدن میں گرمی پیدا ہو، پھر سرد پانی میں بیٹھا رہے —— اس کی انھوں نے یہ تاویل کی ہے کہ سرد پانی اس خلط کو سکون بخشتا ہے اور وہ حرارت جو اعتدال سے خارج ہونے کی وجہ سے خلط کے فساد کا موجب بنی ہے، اعتدال پر لے آتا ہے ——

قسم بخدا یہ بھی ایک علاج ہے، مگر سابقہ علاج جو ہم نے ذکر کیا ہے زیادہ بہتر اور محفوظ ہے اس قسم کی خارش کے لئے ہم مزید طلاؤں کا تفصیلی بیان کرنا نہیں چاہتے، کیوں کہ، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہی کافی ہے۔ البتہ خارش کے اقسام کے لئے ہم ایک علحدہ باب مختصر کریں گے جس میں تمام طلاؤں کا ذکر آئے گا۔ لہذا جس کو ضرورت ہو ایسی چیزوں کو ان کو اپنے مقام پر تلاش کرلے۔

**دوسری قسم** اس کو "جرب دودی" کہا جاتا ہے، اس کے دانے پہلی قسم سے بڑے ہوتے ہیں، اسے کھجلانے کے بعد سخت تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ مریض رونے لگتا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جلد میں خارش کا جو دانہ ہوتا ہے وہ بہنے لگتا ہے، پھر اس کے بازو ہی پر ایک دوسرا دانہ نکل آتا ہے جو اس سے بڑا ہوتا ہے اس میں تکلیف بھی پہلے سے بڑھکر ہوتی ہے، اس طرح تمام بدن پر ایسے ہی خارش کے دانے نکل آتے ہیں، ہتیلی میں یا مفاصل پر ایسے دانے نکل آئیں تو بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ اس کو پھیلانے والا جرثومہ "صنان" سے مشابہ ہوتا ہے۔ جو ایک دانے سے دوسرے دانے تک چلتا رہتا ہے۔ اور پھر ٹھہر جاتا ہے، کیوں کہ اس کی قوت ختم ہو جاتی ہے جس سے وہ چل نہیں سکتا یہ جرثومہ سوئی کے مانند باریک تیز نشانات کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے، سورج کی دھوپ اور آگ کی حرارت میں آگے بڑھتا ہے، ناخنوں پر چلنے لگتا ہے

اس قسم کی خارش کا علاج آسان ہے، کیوں کہ جب بدن سے اس کی خلط کا استفراغ کردیا جائے اور ایسی ادویہ سے طلا کیا جائے جو اس جرثومہ کو مارڈالتی ہو تو یہ خارش دور ہو جاتی ہے جو شخص اس کا غلط طریقے پر علاج اس طرح پر کرے کہ حمام کرائے، اور روغن گل کا استعمال کرے تو گویا وہ کیڑے کو بدن کے اندر چلے جانے کا راستہ فراہم کرتا ہے۔

جو خلط اس قسم کی خارش کا موجب ہوتی ہے اس کے اندر تشنج اور جلن ہوتی ہے اس میں ایسی رطوبت شامل ہوتی ہے جس میں چکنا ہٹ ہوتی ہے۔ یہ ایسی رطوبت ہے جو اگر آنتوں میں اتر جائے تو وہاں کیڑے اور کدو دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس خلط کے ساتھ جب دوسری خلط مرکب ہو جاتی ہے تو غلیظ بخارات پیدا ہو کر مسامات کا رُخ کرتے ہیں، جس کی بنا پر یہ خارش رونما ہوتی ہے۔

واضح باد کہ جو خلط بھی بدن میں جمع ہو جاتی ہے اس کی ایک خاص کیفیت اور مزاج ہوتا ہے، طبیعت، جسم کی اصلاح کے لئے کام کرتی اور فاضل مواد کو خارج کرتی ہے، چنانچہ جو خلط خفیف، رقیق اور لطیف ہوتی ہے اس کو بخارات کے ذریعے خارج کرتی ہے، اور جس کی لطافت اس سے کم ہوتی ہے

اس کو پسینے کے ذریعے خارج کرتی ہے ، اسی طرح بعض اخلاط خارش ، پھنسیوں اور پھوڑوں کے ذریعے خارج ہوتی ہیں ، اگر خلط کے اندر امتزاج اور جوہر ہو تو یہ ممکن ہے کہ وہاں کسی جرثومے کی پیدائش ہو ، جس طرح زمین کے اندر رطوبتی مادے کی وجہ سے حشرات الارض پیدا ہو جاتے ہیں اس طرح بدن کے اندر مختلف اخلاط کے امتزاج کی بناء پر ایسے حیوانات ( جرثومے ) نشوونما پاتے ہیں ، اس میں بہت طول طویل بحث ہے جس کو فاضل ارسطوطالیس نے "کتاب الحیوان" اور "کتاب الکون" میں لکھا ہے ۔

اس قسم کی خارش میں جو جرثومے پیدا ہوتے ہیں وہ مسلسل تناسل کے ذریعہ کئی ایک دیگر اقسام میں بدل جاتے ہیں ۔ ان اقسام کا ذکر ہم وہاں کریں گے جہاں زخموں کے جراثیم کو عمل جراحت کے ذریعہ صاف کرنے کا ذکر آئے گا ۔ ان کیڑوں کے اندر بھی زیادہ اختلاف نہیں ہوتا ، بعض چوڑے ہوتے ہیں / بعض لمبے کالے ، بعض چھوٹے ، بعض بڑے ، ان تمام کی تشریح اور ان کی پیدائش اور تناسل کا بیان ہم اسی باب میں کریں گے ۔

اس قسم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ ممکنہ طور پر اصول طب کی روشنی میں مریض کا استفراغ کیا جائے پھر مندرجہ ذیل مطبوخ پلایا جائے اور حسب ذیل حقنہ دیا جائے :۔

**حقنہ کا نسخہ**

حسک ، بابونہ ، اکلیل الملک ( ہر ایک ، ایک کف ) ، شحم حنظل کوفتہ ( گول ، زرد رنگ کے حنظل سے ۱۰½ گرام ) ، تخم حلبہ ( ایک کف ) ، برگ سویا ( ایک کف ) برگ سداب ( کف کبیر ) ، مامیران چینی ( ۱۰½ گرام ) ، خشک خربزہ جو خراسان سے درآمد کیا جاتا ہے ۔ ( ۱۰۵ گرام ) خطمی سبز ، نخالہ ( ہر ایک کف کبیر ) ان سب ادویہ کو ایک پوٹلی میں باندھ لیا جائے اور پکایا جائے اور اس قدر گلایا جائے کہ حریرے کے مانند بن جائیں ، پھر اس میں سے ( ۳۵۰ گرام ) صاف کرلیں ۳½ گرام بورہ نصف درہم یعنی ۱¾ گرام نمک ریشم کے کپڑے میں پیس چھان کر شامل کر دیں اس میں ۱۰۵ گرام شیطرج اور ۲۴½ گرام پگھلائی ہوئی شکر ملا کر نیم گرم حقنہ دے ، ایک ہفتہ کی مدت میں پانچ یا چار مرتبہ حقنہ دے بشرط یہ کہ مریض میں قوت برداشت موجود ہو ، پھر ایک ہفتہ کی مدت تک ترک رکھے ، کھانوں سے پرہیز کرایا جائے شوربہ جات اور سیال غذائیں استعمال کرائی جائیں —— زیادہ حمام نہ کرے ، حمام کی ضرورت لاحق ہو تو زیادہ دیر نہ ٹھیرے بعد ازاں مندرجہ ذیل مطبوخ پلایا جائے ۔

**مطبوخ کا نسخہ**

ہلیلہ سیاہ ، ہلیلہ کابلی صاف شدہ ( ہر ایک ۳۵ گرام ) ، ہلیلہ زرد ، بلیلہ ( ہر ایک ۱۷½ گرام ) ، غافث ، قنطوریون ، اسطوخودوس ( ہر ایک ۱۰½ گرام )

افسنتین رومی ( ۲۴½ گرام )، افتیمون ( ۲۴½ گرام )۔ ان تمام ادویہ کو ایک کپڑے میں باندھ دے اور اس میں ( ۱۰½ گرام ) مامیران چینی، ۵½ گرام ریوند کچلا ہوا، شاہترہ خشک ( ۱۷½ گرام )، غاریقون سفید ( ۱۰½ گرام )، تربد سفید بیض ( ۱۰½ گرام )، ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکالیں۔ اور اس میں ( ۳۵۰ گرام ) صاف کرلیں اور ( ۱۷½ گرام ) شکر پیس کر شامل کریں پھر اس کے اندر مغز فلوس خیارشنبر ( ۱۷½ گرام ) کی مقدار علحدہ نکال کر ملالیں اور نیم گرم اس مطبوخ کو استعمال کرے، اگر قوت برداشت ہو تو اس کی تین خوراکیں استعمال کرے، ورنہ دو خوراک، اگر دو خوراک بھی استعمال نہ کرسکے تو ایک ہی خوراک کافی ہے، مریض کو پرہیز میں رکھے روزانہ گل انگبیں کھلائے، اگر مزاج میں حدت پیدا ہو تو سکنجبین کے ذریعہ تسکین پہنچانا چاہیئے جس کا بیان ہم قسم اول کے بیان میں کرچکے ہیں، اگر مزاج میں سکون پیدا ہو جائے تو خارش کی صورتِ حال اور اس کی کمی و زیادتی کا جائزہ لینا چاہیئے، اگر خارش ایک ہی حالت پر برقرار رہے تو دوبارہ استفراغ کرے، اگر قوتِ برداشت نہ ہو تو پرہیز کی لطافت میں اضافہ کرے تاکہ استفراغ ممکن ہوسکے، بعد ازاں دوسرے اور تیسرے مرتبہ استفراغ کرے، تاآنکہ خارش میں کمی محسوس ہو، بعد ازاں حسبِ ذیل طلاء کرے:۔

زیبق و مداح جسے لوہے پر سونا یا چاندی چڑھانے کے لئے استعمال نہ کیا گیا ہو اور مارا ہوا یہ خاکستر کرم اور روغن گل سے مار کر الگ کرے، بعد ازاں کندش، برگ کنیر، مامیران چینی، اقلیمیا فضہ، برادہ خاص ( ہر ایک ۳½ گرام ) باریک پیس لیا جائے، اور اس کو مذکورہ مارے ہوئے پارے میں خوب حل کرکے رات میں بدن پر چھ دن تین بار خوب طلاء کیا جائے اور دن میں حمام کرے بدن پر اشنان اور تھوڑا سا سرکہ مالش کرے جلن ہو تو صبر سے کام لے۔ بعد ازاں بدن کو جھربیری یا خطمی یا دونوں سے دھوڈالے۔ بدن پر کوئی تیل لگنے نہ پائے۔ طلاء کو بدن سے جھڑنے نہ دے۔ اس دوران پرہیز رکھے۔ کیوں کہ سب سے بہتر چیز، صحیح معنیٰ میں پرہیز کرنا ہے، ــــ ہم قبل ازیں کہہ چکے ہیں۔ ان ابواب کو زیادہ طول نہ دیں گے، کیوں کہ ہماری غرض خارش کے اقسام کو مختصر طور پر بیان کرنا ہے۔

**تیسری قسم** | خارش کی وہ ہے جس کو "جرب ناری" کہتے ہیں، اس کی صورت بھی "جرب غلہ" کے مانند ہوتی ہے۔ دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جرب ناری میں کھجلاہٹ ہوتی ہے، اور جرب غلہ میں تکلیف ہوتی ہے لیکن کھجلاہٹ نہیں ہوتی، جرب غلہ کا رنگ کبھی زرد، کبھی سفید، یا سرخ ہوتا ہے، لیکن جرب ناری کا رنگ بہت سرخ ہوتا ہے

اس کو کھجلانے میں لذت معلوم ہوتی ہے، تکلیف نہیں ہوتی، اس پر ہاتھ رکھنے سے بخارات اُٹھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، اس کے اندر جو پیپ جمع ہوتا ہے وہ گرم ہوتی ہے، یہ خارش زیادہ تر سرزمین حجاز اور مکہ میں رونما ہوتی ہے، اس کا سبب وہ تیز خلط دموی ہے جس میں رطوبت فاسدہ غلیظہ شامل ہو جائے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بشرطِ قوتِ مریض کے دونوں ہاتھوں اور رگِ صافن کی فصد کھولی جائے اور آش جو (بارلی) پلایا جائے، مطبوخ ہلیلہ زرد، تمر ہندی اور آلو بخارا سے متواتر استفراغ کیا جائے جس کا ذکر بارہا گزر چکا ہے، بعد ازاں خارش کی کیفیت اور اس کی مقدار کا جائزہ لیا جائے۔ اگر خارش میں سکون پیدا ہو کر مائل بہ انحطاط ہے تو فبہا، ورنہ مندرجۂ ذیل "نقوع" کا استعمال کرایا جائے:۔

**نسخۂ نقوع** تمر ہندی، دھسیوں اور بیجوں سے صاف شدہ (۱۷۵ گرام)، آلو بخارا (۵۰ عدد) عناب (۵۰ عدد)، گلسرخ (کف کبیر)، دھنیا خشک (کف کبیر)، تخم کاسنی اور تخم خس (کف متوسط) ترنجبین (۷۰ گرام) ——— ان تمام ادویہ کو ایک کانچ کے برتن میں ڈالکر ضروری مقدار میں پانی ڈال دیا جائے اور دو دن تک دھوپ میں رکھدیا جائے۔ روزانہ یہ پانی پیالہ بھر نکال لے اور اس میں (۵۲½ گرام) سکنجبین سادہ شامل کر کے، پی لے۔ جب خارش میں کمی محسوس ہو تو حسبِ ذیل طلا کرے:۔

موم اور تیل کے اندر، کسی قدر مامیران چینی اور کسی قدر کافور اور تھوڑا سا سرکہ جو زیادہ کہنہ نہ ہو شامل کر کے، ان تمام ادویہ کو ایک جگہ پھینٹ لیا جائے اور بدن پر رات میں طلا کرے اور صبح میں حمام کرے، اور پسینہ نکلنے سے قبل آرد باقلا اور آرد جو اور نخالہ سے دھو کر بدن پر روغن گل کی مالش کرے، تھوڑا پسینہ نکلنے کے بعد بدن کو دھو ڈالے اور حمام سے نکل جائے، حمام میں ایک بار نہار منہ داخل ہو، اور پھر صبح کے کھانے کے بعد دوسری بار داخل ہو، اس قسم کی خارش کے لئے عرق گلاب بہت عمدہ ہے۔

**خارش کی چوتھی قسم** "جربِ رطب" یعنی تر خارش ہے، اس کی صورت چیچک کے دانوں سے مشابہ ہوتی ہے، بعض اوقات اس کا رنگ ہرا کی مائل، کالا یا سفید ہوتا ہے، خارش کی یہ قسم بہت تکلیف دہ ہوتی ہے، ایسا مریض کوئی کام کاج نہیں کر سکتا، جب یہ زیادہ بڑھ جاتی ہے تو مریض کو نیند بھی نہیں آتی، اور مریض کی بدحالی

قابلِ رحم ہوتی ہے۔ بعض اطبار، سابقین نے اس کا نام "جربی" رکھا ہے، یہ چیچک ہی کی ایک قسم ہے، دونوں میں فرق یہ ہے کہ اس خارش کی مدت دراز ہوتی ہے، اور یہ ساتویں یا چودھویں دن نہیں سوکھتی، بلکہ سال بھر یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک باقی رہتی ہے، ــــ اس خارش اور چیچک کے درمیان فرق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کے دانہ سے پیپ نکلتی ہے اور وہ پھر بھر آتا ہے، جب ایک دانے سے پیپ نکلتی ہے تو صاف ہونے کے بعد دس دفعہ تک پھر بھر آتا ہے۔ چیچک میں ایسا نہیں ہوتا۔

اس قسم کی خارش کا سبب، خون کے فساد اور رطوبت کا ایک جگہ جمع ہوجانا ہے۔ اس سے تعفن پیدا ہوتا ہے، اس میں حرارت بھی شامل ہوجاتی ہے جو اعتدال سے خارج ہوتی ہے' ــ اس خلط کی فساد کا سبب اور بدن میں پھیل جانے کی وجہ سے غلیظ گوشت کا استعمال ثقیل و غلیظ یخنی اور گھی وشہد سے بنے ہوئے میٹھوں کا کھانا، نیز غلیظ و ترمشروبات کا استعمال ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کے ذریعہ کثیر خون کا اخراج کرے اور بٹیر وغیرہ کے گوشت کا استعمال کرے جو سرکہ سے تیار کیا گیا ہو، ــ بشرط قوتِ مریض، "مطبوخ افتیمون" اور مطبوخ مجموعؔ سے جس کا ذکر مالیخولیا کے علاج کے بیان میں گزر چکا ہے، بدن کا کئی بار استفراغ کرے۔ مریض کو پرہیز میں رکھے، سکنجبین اور جلنجبین؛ گل انگبیں، گل قند ملاکر پلائے ــــ پھر اگر مزاج میں سکون پیدا ہو تو کئی دن تک مندرجہ ذیل سفوف کھلائے، حسبِ ذیل خوراک معجون یا سفوف کی صورت میں کھلائے۔

**نسخہ سفوف یا معجون** صبر سقوطری خالص/ (۳۵ گرام)، خبث الحدید مدبر (۱۰½ گرام)، ماميران صینی (۷ گرام)، گلسرخ (۱۰½ گرام)، مصطگی (۳½ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لے۔ اور روزانہ سفوف ۱۰½ گرام)، مصطگی (۳½ گرام) کی مقدار ان میں اسی قدر شکر شامل کرکے استعمال کرائے، یا شکر کا قوام شہد کے مانند بناکر اس سے معجون بناکر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ــــ یہ نسخہ مسلسل سات دن تک استعمال کرائے، اگر حدت میں کمی واقع ہو اور پیپ سوکھ جائے تو بہتر، ورنہ استفراغ کا اعادہ کرے، اور دوبارہ یہ سفوف استعمال کرائے، تا آنکہ خارش میں کمی واقع ہو ــــ بعد ازاں حسبِ ذیل طلا کرے:۔

**نسخہ طلا:** گلنار، گلسرخ (ہر ایک ۷ گرام)، برگ کنیر (۱۰½ گرام)، کندش (۷ گرام) اقلیمیا فضہ (۱۰½ گرام)، تراب النحاس یعنی وہ مٹی جہاں سے تانبا نکالا جاتا ہے'

اگر یہ دستیاب نہ ہو تو اس کٹھالی کا کیچڑ جس میں تانبہ پگھلایا جاتا ہے ( ۷ گرام ) کیونکہ یہ مٹی سے تیز ہوتا ہے، اور میعہ سائلہ ( ہر ایک ۱۴ گرام ) — ان تمام ادویۂ کو پیس کر سرکہ اور روغن گل میں آہستہ سے گوندھ لیا جائے اور ایک شیشی میں نکال کر اس کا منہ روئی یا اون سے بند کر دیا جائے، اور ایک ہانڈی میں ڈال کر پانی ڈالے اور خوب پکائے حتیٰ کہ شیشی کے اندر کی ادویہ خوب پک جائیں۔ پھر اس کو نکال کر بدن پر تین بار متواتر تین رات مالش کی جائے، اور گرم کپڑے پہن لے، تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھے اور چوتھے دن حمام میں داخل ہو اور بغیر رگڑے بدن کو دھو ڈالے، بعد ازاں بدن پر روغن گل کی مالش کرے، اور اتنی دیر تک بیٹھے کہ پسینہ خشک ہو جائے اور بدن پر طلاء کی ہوئی دوا جھڑ جائے — مزاج کے تغیر کا خیال رکھے

اس قسم کی خارش کا اگر صحیح علاج نہ ہو تو بہت دن تک سلسلہ چلتا ہے، معالج غلطی نہ کرے تو بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔

## خارش کی پانچویں قسم

" جرب الکلب " کہی جاتی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ خارش کے بڑے بڑے دانے نکل آتے ہیں اور پھیل کر ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ داد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، ان کا منظر اس قدر بدنما اور قبیح ہو جاتا ہے کہ حقیقت میں "کُتّے کی خارش" معلوم ہونے لگتی ہے۔

بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ " جرب الکلب " وہ ہے جو بچوں اور نوجوانوں کے کانوں میں نکل آتی ہے اور اس سے پانی ٹپکنے لگتا ہے، کان پر اس کا ایک ہی ٹکڑا ہوتا ہے — بدن پر اس طرح کی خارش نمودار ہو تو اسے "جرب قوبائی" ہے، — یہ ایک لفظی تنازعہ ہے جو نام کے سلسلے میں پیدا ہوا ہے، اس میں ہمارے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس قسم کی خارش کا سبب رطوبت کا فساد ہے، اس میں خراش شاذ و نادر ہی ہوتی ہے بلکہ خراش سے بڑھ کر درد ہوتا ہے، اس خلط کا سبب وہی ہے جو اس سے پہلے والی قسم کا ہے مگر اس خلط کا علاج اس سے بڑھ کر ہوتا ہے، کیوں کہ یہ سوداوی بن جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ رگ باسلیق میں تین یا دو دفعہ، مریض کی قوت برداشت کا لحاظ کرتے ہوئے فصد کھولی جائے۔ پرہیز کرایا جائے، شوربہ جات استعمال کرائے جائیں، ماش سے بنے ہوئے سالن دیئے جائیں، آش جو، سکنجبین کے ساتھ اور مطبوخ افتیمون اور مطبوخ مجموع سے

ستفراغ کرایا جائے۔ بعد ازاں خارش کی صورتِ حال کا جائزہ لیں۔ اگر حالت میں تبدیلی اور خارش میں کمی نہ آئی ہو تو کئی دن تک "سفوف صبر" کھلایا جائے جو سابقہ قسم میں گزر چکا ہے، پرہیز ہے، جب خارش میں کمی واقع ہو تو غذا میں ٹھیرا استعمال کرائے جائیں، اور حسبِ ذیل طلاء کیا جائے:۔

زنبق دحداح خاکستر کرم، سرکہ اور روغن گل سے مارا ہوا (۳½ گرام) نوشادر (۵۱۲ ملی گرام) روغن گل میں پھینٹ لے، اسے متواتر تین دفعہ بدن پر طلاء کرے، اور حمام میں داخل ہو، اور حمام میں اپنے ساتھ آبِ چقندر بھی لے لی جائے جس سے سارا بدن، نرمی و آہستگی کے ساتھ دھو ڈالے۔ بعد ازاں اشنان اور "لب خربزہ" کی مالش کرے بشرطیکہ اس کا موسم ہو، ورنہ تخم خربزہ کوٹ کر مالش کرے۔ پھر حمام سے نکل کر روغن گل کی مالش کرے، اس طرح پانچ دن تک ہر دن تک مالش کرے۔ پھر خارش کی صورت حال کا اندازہ کرے، اگر خارش خشک ہو رہی ہو اور کمی کی طرف مائل ہو تو حسب ذیل طلاء کرے:۔

برگ کنیر اور کندش (ہر ایک ۱۷½ گرام) سرکہ کے ساتھ اس قدر پکائے جائیں کہ گل جائیں، پھر ہاون دستہ میں ڈال کر ایک جان کرے، اس طلاء سے ایک دفعہ حمام میں مالش کرے اور دوسری دفعہ گھر میں، حمام میں بوقت صبح داخل ہو اس طلاء سے خارش دور ہو جائے گی۔

اگر صحت میں دشواری ہو تو بدن کے ہر مقام پر لگائے گندھک اور بورہ کے چشموں پر جائے وہاں کا پانی استعمال کرے اور اس میں بیٹھے ـــــ ایسے خارش کے مریض کو صحت میں دشواری کی صورت میں ایارج سے بنایا ہوا اطریفل دیا جاتا ہے، مزاج میں تغیر واقع ہو تو مطفیات کے ذریعہ سکون پہنچایا جائے تاکہ مزاج میں اعتدال پیدا ہو، بعض دفعہ بدن پر ماء الجبن چھڑکا جاتا ہے، جس میں ہلیلہ سیاہ افسنتین، افتیمون، صبر اور سقمونیا شامل کیا گیا ہو۔ ترکیب حسبِ ذیل ہے:۔

افسنتین، افتیمون (ہر ایک ۳½ گرام)، صبر (۷ گرام) سقمونیا (۵۱۲ ملی گرام) اس کی دو خوراکیں بنائے۔ ہر خوراک (۴ گرام) پر مشتمل ہو، گھولی ہوئی فانیذ[1] میں گوندھ لیا جائے اور نہار منہ صبح میں استعمال کیا جائے۔ طبیب کو چاہیئے کہ ماء الجبن کو پکا کر اس میں سکنجبین اور کسی قدر روغن بادام شیریں شامل کر کے سات دنوں تک پلائے۔ اگر افراط کا اندیشہ ہو تو چار یا تین دن پر اکتفا کرے جیسا کہ طبیب کی رائے ہو، اس طرح اس قسم کی خارش کا ازالہ

---

(۱) فانیذ: قند۔ مصری، بتاشہ

ہو جائے گا۔

## خارش کی چھٹی قسم

"جرب جذامی" کے نام سے مشہور ہے، اس کو "جرب سوداوی" بھی کہا جاتا ہے۔ صورت یہ ہے کہ بڑے بڑے دانے بدن میں پھیل جاتے ہیں، جن سے سیاہ خون اور پیپ بہنے لگتی ہے، ان میں خراش بھی ہوتی ہے اور تکلیف بھی۔ اس کا سبب خلط سوداوی ہے جس میں غلیظ فاسد خون شامل ہو جاتا ہے، یہ وہی خلط ہے کہ اگر بدن میں اس کی کثرت ہو جائے تو جذام پیدا کر دیتی ہے، جب خارش زائل ہو جاتی ہے تو کالے دھبے باقی رہ جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جلد جل گئی ہو۔ اس قسم کی خارش زیادہ تر اہلِ بصرہ اور ماہرماں میں پیدا ہوتی ہے۔

ایک دفعہ بصرہ میں مجھے ایک فاضل شخص کے پاس دعوت میں جانے کا اتفاق ہوا، دسترخوان پر منجملہ لوازمات کے گورخر کے کباب بھی تھے، میری طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی اور میں نے اس میں کچھ چکھنے کا ارادہ کیا، میزبان کا ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا، وہ کہنے لگا، چچا! ہمارے شہر میں جو بھی یہ کباب، یا نمکین غذا جس کو "الیسق" کہتے ہیں لیتا ہے "جرب جذامی" کا شکار ہو جاتا ہے۔ مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا، میں نے کہا: بیٹے: ہر وہ کھانا جو نمکین اور معفن ہو جیسے تیز چٹنیاں، اس کی یہی تاثیر ہے، میزبان میرے اور بچے کی گفتگو سن رہے تھے، انھوں نے کہا کہ بچے نے جو بات کہی ہے بارہا میں نے کہی تھی اور بچے نے سنا تھا۔ میں عوام الناس کو ان دونوں غذاؤں سے روکا کرتا ہوں کیوں کہ حقیقت میں تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس کے کھانے سے اس قسم کی خارش پیدا ہوتی ہے، جو بصرہ میں بہت عام ہے اسی خارش سے ابو لسرمتی کا انتقال ہوا تھا۔

## جرب جذامی کا علاج

بدن کے مقام کے لحاظ سے ہوتا ہے، اگر پنڈلیوں میں یہ مرض ہو تو اس کی جلد صحت کی کم امید رکھنی چاہئے، اگر بدن کے اوپری حصے میں یہ مرض لاحق ہو تو صحت آسان ہے۔ مریض کے مزاج اور موسم کو دیکھ کر علاج کرے، اگر جاڑے کا موسم ہو تو علاج نہ کرے، اس لئے کہ جاڑے کے موسم میں بدن، باہر سے سرد ہوتا ہے اور اس خارش کا جو خلط سبب بنتی ہے سوداوی ہوتی ہے، اور علاج، اضداد سے کیا جاتا ہے، اس مرض میں بدن کے داخلی حصے کی اور خون کی تبرید کی ضرورت ہوتی ہے،۔ جب بدن باہر سے بھی سرد ہو اور باطن سے بھی سرد کر دیا جائے اس سے مہلک مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ لہذا

اس قسم کی خارش کا علاج موسم سرما میں نہیں کیا جاتا۔ اگر موسم گرما ہو تب بھی علاج مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ اس قسم کی خارش میں جب بدن کا استفراغ کیا جائے گا تو بے حد کمزور ہو جائے گا، قوت نکل جائے گی دوا سے قوت میں مزید کمی ہو جاتی ہے، قوت کی کمی کا خطرہ معمولی خطرہ نہیں ہے۔ لہٰذا مریض کی قوت کا خیال رکھنا ضروری ہے، اگر قوت ساتھ دے / تو باسلیق السلبی، رگ اسیلم اور صافن کی دونوں رگوں کی فصد کھولے ہر فصد کے درمیان کئی دن کا وقفہ دے اور قوت کے سقوط سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ غذا بھی معمولی استعمال کرے جس سے خون صالح پیدا ہو جیسے بکری کے بچّے اور چوزے کا گوشت، اور ترکاریوں میں خس، کاسنی وغیرہ، شراب ابیض ممزوج مبرّد، اور حسب ذیل مطبوخ استعمال کرے :۔

**نسخہ مطبوخ** برگ عنب مکو (باقہ)، کاسنی (باقہ)، اس کا پانی کثیر مقدار میں نکال لیا جائے، افسنتین رومی خالص زرد (۵۲½ گرام)، شاہترہ (۷۰ گرام)، غافث، قنطوریون (ہر ایک ۵۲½ گرام)، اسطوخودوس، سنا مکی (ہر ایک ۱۰½ گرام)، اسقولوقندریون (۳۵ گرام)، کما فیطوس، کما ذریوس (ہر ایک ۱۷½ گرام)، افتیمون اقریطی (۲۱ گرام)، ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھ لیا جائے اور اس میں (۱۰½ گرام) ماميران چینی، (۷ گرام) ریوند کوٹ کر شامل کرلے، و نیز (۳۰ عدد) عناب، (۳۰ عدد) انجیر، بنفشہ خشک ۱۷½ گرام، تمر ہندی (۷۰ گرام)، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی (ہر ایک ۳۵ گرام) —— ان تمام ادویہ کو ۲ دو کلو ستر گرام پانی میں اس قدر پکائے کہ (۱۴۱۴ گرام) رہ جائے پھر صاف کر کے اس کے اندر غاریقون (۳½ گرام)، تربد (۲⅙ گرام)، لاجورد مغسول (۱¾ گرام) سقمونیا مشوی (۵۱۲ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۱۰۲۴ ملی گرام) پیس کر شامل کرلے، اور عصر کی نماز کے وقت سے مطبوخ بننے کے وقت تک شہد میں بسالے، اس میں ملح نبطی مسحوق (۷۶۸ ملی گرام) شکر سفید (۲۴½ گرام)، ڈال دے —— اکیس ۲۱ دن کی مدت میں تین خوراک استعمال کرے۔ بشرطیکہ ضعف قوت، درد سر وغیرہ کوئی شئے مانع نہ ہو، —— بعد ازاں خارش کی صورتِ حال، کمی زیادتی پر غور کرے، اگر کمی واقع ہو تو غذا میں کمی کر کے چوزے، بٹیر وغیرہ کھلائے۔ کیوں کہ اب مریض کی صحت قریب آچکی ہے، ایسی صورت میں مریض کو لطیف غذائیں دینے سے مرض تیزی کے ساتھ دور ہو جاتا ہے۔

**نسخہ دیگر طلاء برائے جرب جذامی** برگ کنیر، کندش، ماميران چینی، بورہ ارمنی ان تمام ادویہ کو سرکہ میں گلا لیا جائے۔ بعد ازاں

خاکستر افتیمون خاکستر قیصوم، زبدالزجاج ـــــ یعنی جب زجاج کو پکایا جاتا ہے تو اس کے اوپر بورہ سیاہ کے مانند ایک جم جاتی ہے، اور تراب الزئبق (برابر برابر) جو سابقہ ذکر کردہ مطبوخ ادویہ کے حسب حال ہوں ـــــ اگر ان اجزا کے اندر ایسی جلن ہو جو نقصان رساں ہوتی تو ہم اس کے اجزا کو مکرر بیان کرتے جیسا کہ مرکبات میں بیان کرنے کی ہماری عادت ہے، ـــــ ان تمام ادویہ کو پکنے کے بعد پیس لیا جائے، پھر روغن گل یا کوئی بھی تیل ہوئے کہ اس میں کسی قدر گندھک اور کسی قدر نوشادر ڈال کر ایک ہانڈی میں اس قدر پکایا جائے کہ تیل کے اندر اس کی قوت آجائے اور گندھک کے اندر اس کی روغنیت آجائے۔ پھر اس روغن کو مذکورہ ادویہ پر ڈال دیا جائے ـــــ روغن کا جز وافر مقدار میں ہونا چاہیئے، ان تمام ادویہ کو خوب پھینٹ لے تا آنکہ ایک جان ہو جائیں، اس سے خارش کے ہر دانے کو الگ الگ طلاء کیا جائے ـــــ خارش پھیلتی نہیں ورنہ ایک دوسرے سے چپکتی ہے، بلکہ اس کی گہرائی بڑھتی جاتی ہے ـــــ رات کے وقت مالش کرے، اور صبح میں حمام میں داخل ہو تا آنکہ خارش زائل ہو جائے ـــــ اگر کوئی خارش کا دانہ زائل نہ ہو تو مذکورہ تدبیر کے بعد اس پر جونک لگانا چاہیئے ـــــ مگر مرض کی ابتداء میں، دوا اور فصد سے استفراغ سے پہلے جونک نہ لگانی چاہیئے

اس قسم کی خارش ابو یوسف زیدی کو لاحق ہوئی تھی، اس وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے حسب ترتیب علاج کیا اور پرہیز بھی کرایا مگر صحت میں دشواری پیدا ہو گئی، مگر جم کر علاج کیا، موسم کے اعتبار سے علاج میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی، کیوں کہ سورج / برج ثور کے آخر میں تھا۔ لہذا کچھ کمی معلوم ہوئی۔ پھر نیچے کی ایک رگ پھٹ اور کثیر مقدار میں سیاہ خون نکلا، پھر خون میں رقت پیدا ہوئی، میں نے خون کو بند کر دیا، اس کے بعد خارش میں کمی ہو گئی حتیٰ کہ ازالہ ہو گیا۔ اور بدن پر کوئی چیز باقی نہ رہی، البتہ سخت کمزوری پیدا ہو گئی۔ مگر میں نے عمدہ غذاؤں سے اس کمزوری کو دور کرایا خون کی اصلاح کر دی اس طرح خارش کے تمام آثار زائل ہو گئے۔

**علاج دیگر** گندھک کے چشموں کا پانی پیئے اور اس میں بیٹھے اس سے بہتر علاج مجھے نظر نہیں آیا۔

**نسخہ دیگر** فصد اور دوا سے استفراغ کے بعد حسب ذیل معجون کے استعمال سے بھی یہ خارش دور ہوتی ہے:۔ ہلیلہ سیاہ ہندی خالص معسل ـــــ معسل کے معنی یہ ہیں کہ ہلیلہ عسل کے اندر موجود ہو۔ اگر اس کو توڑا جائے یا ایک دوسرے سے رگڑا جائے تو دونوں کے درمیان ریشم کے مشابہ ایک چیز نمودار ہو ـــــ (۵۔۱۰ گرام)، افتیمون اقریطی

(۳۵ گرام)، ماميران صینی (۳۵ گرام) ــــ ان تمام کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور کشمش یا طائف کے منقی کے ساتھ جس کی گھٹلی نکالی گئی ہو، گوندھ لیا جائے۔ روزانہ یا ایک دن کا ناغہ دے کر ۱۰½ گرام) استعمال کرے۔

**جرب جذامی کا تکمیلی علاج** ماءالجبن میں روغن بادام شیریں اور سکنجبین اور رقیق دودھ شامل کر کے پی لے ــــ دودھ بکری کا ہونا چاہئے اور موسم بہتر، یعنی موسم بہار کا زمانہ ہو، ــــ اگر یہ خارش ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کا وہی علاج کیا جائے جو ناصور کا کیا جاتا ہے۔ یعنی اس پر تیز دوا لگائی جائے بعد ازاں مرہم کے ذریعے علاج کیا جائے۔

اس قسم کی خارش کا ایک مخصوص علاج بھی ہے جس کو استعمال کرتے ہیں، اس کا بیان ہم خارش کے علاج کے ابواب کے آخر میں بطور شاذ و نادر علاج کریں گے، اور اس سلسلہ میں اپنا تجربہ بھی بیان کریں گے۔ خارش کے اقسام کے علاج کے سلسلہ میں اس کو اس لئے بیان نہیں کیا کہ سننے والے حضرات کمزور اطباء، جن کو کافی تجربہ نہیں ہے کے بیان سے شبہ میں نہ پڑ جائیں اور کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔

خارش کی تمام اقسام کے لئے ایک سفوف ہے جس کا ہم نے مدت دراز سے بارہا تجربہ کیا ہے، اس کے بہتر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ یہ سفوف ہر قسم کی تر اور خشک خارش کو پانچ دنوں کے اندر زائل کر دیتا ہے۔ مگر اطباء سابقین نے اس سفوف کا مجموعی طور پر ذکر نہیں کیا ہے۔ ہم اسے اس باب میں بیان کریں گے جس کو خارش کے ابواب کے آخر میں لکھنے کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔

**خارش کی ساتویں قسم** جس کو "متقمع" کہتے ہیں، اس خارش کے بڑے بڑے متفرق دانے ہوتے ہیں، جن کی جڑیں سخت ہوتی ہیں، دانوں کے اندر نصف اور ثلث حصے تک پیپ بھری ہوتی ہے، دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک دانہ دو حصّوں میں منقسم ہو گیا ہے۔ آدھے حصے میں پیپ بھری ہوئی ہے اور بقیہ آدھا حصہ سخت سُرخ رنگ کا ہو گیا ہے۔ جب پیپ نکال دی جائے تو بقیہ آدھا جلد کے اوپر سخت گڑے کی صُورت میں برقرار رہتا ہے، جس سے زرد پانی نکلتا ہے، اور اس میں خراش کم ہوتی ہے۔

اس کا سبب غلیظ سوداوی خلط ہوتی ہے جو رطوبت کے فساد اور عفونت کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔

**علاج** اس کا علاج یہ ہے کہ قوتِ برداشت کی موجودگی میں مطبوخ افتیمون پلایا جائے ، پھر رگِ باسلیق کی فصد کھولی جائے۔ غلیظ کھانوں سے پرہیز کرایا جائے ، اور صرف شوربہ جات استعمال کرائے جائیں تاکہ یہ دانے دب جائیں۔ پھر روزانہ حسبِ ذیل سفوف دیا جائے۔

**سفوف کا نسخہ** برگ فیلگوش مجفف (۱۷½ گرام)، مامیرانِ چینی (۱۰½ گرام) شاہترہ (۳۵ گرام)، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی (ہر ایک ۱۷½ گرام) تودریین (ہر ایک ۱۷½ گرام) —— ان سب کے برابر شکر سفید، اور سب کے برابر تلا ہوا تل، —— ان سب کو کوٹ کر، ایک جگہ ملا لیا جائے۔ اور سفوف بنا لیا جائے۔ روزانہ صبح نہار مُنہ (۱۰½ گرام) استعمال کرے —— اور غذا میں سرکہ شیرج اور شکر ایک ساتھ دی جائے۔ اگر خارش کے دانے دب جائیں اور سخت جڑیں باقی رہ جائیں تو ان " صورتوں میں سے کوئی ایک صُورت ہوگی، یا تو دانوں کی جڑوں میں درد ہوگا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ سختی زائل ہو چکی ہے ، اور نفخ، جو رطوبت سے پیدا ہوا تھا/ تحلیل ہو چکا ہے۔ اور یہ جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کے اندر حدّت اور رقت ہے' لہٰذا اس کا علاج کیا جانا چاہیئے، اس پر جونک لگائی جائے یا دانوں پر نشتر لگایا جائے، اگر درد ہو تو طلا کی ضرورت نہیں، بلکہ مالش کرے اور حمام میں داخل ہو، یا پھر اس کے اندر لذت انگیز خراش ہوگی جس میں تکلیف نہ ہوگی۔ اگر ایسا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر خلط حریف ولذاع موجود ہے۔ اس کا علاج حسبِ ذیل طلا سے کیا جائے:۔

کندش (۷ گرام)، برگ کنیر (۱۰½ گرام)، ہلیلہ سوختہ کی گھٹلی (۱۰½ گرام)، بادام تلخ سوختہ (۱۷½ گرام) —— ان سب کو پیس کر یکجا کر لیا جائے اور اس میں سرکہ ملا لیا جائے اور تین دن تک طلا کیا جائے پھر حمام میں داخل ہو، اگر اس سے خراش زائل ہو جائے تو بہتر ہے، ورنہ زئبق (پارہ) ایک جُز لے کر اس کو مار دیا جائے، نوشادر (دو جز)، پھر موم اور روغن بادام کا تیل تیار کر لیا جائے اور ٹھنڈا ہونے کے بعد اس میں زئبق اور نوشادر ڈال کر خوب پھینٹا جائے تاکہ اچھی طرح مل جائے اور خارش کے ایک ایک دانے پر طلا کیا جائے، بدن پر ایک یا دو دفعہ طلا نہ کیا جائے —— اگر اس سے بھی مرض زائل نہ ہو تو گندھک کے چشموں میں بیٹھنا اور اس کا پانی پینا، یقیناً ایسی خارش کو دور کر دے گا۔

**خارش کی آٹھویں قسم** جس کو "متدقق" کہتے ہیں، جب آدمی بدن کھجاتا ہے تو کھجانے کے بقدر بدن پر سخت کھردراپن آ جاتا ہے، اور جہاں کھجاتا ہے

سخت سیاہ گاڑھا خون نکلنے لگتا ہے، بدن کے بال سخت ہو جاتے ہیں اور کھڑے ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ کپڑوں سے باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے ہیں خراش میں کسی قدر درد بھی ہوتا ہے۔

اس کا سبب سیاہ بدبودار محترق خون ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ قوت ساتھ دے تو باسلیق ابطی کی فصد کھولی جائے مرض کی ابتدا میں ادویہ سے استفراغ نہ کیا جائے، خراش میں کمی تک مریض کو پرہیز میں رکھا جائے۔ مکرر رگ باسلیق کی فصد کھول کر استفراغ کرے اور مندرجۂ ذیل کے مطابق اطریفل کھلائے:۔

**اطریفل کا نسخہ** ترپھلہ (ہر ایک ۳۵ گرام)، ہلیلہ، آملہ (ہر ایک ۱۷½ گرام) افسنتین رومی (۱۷½ گرام)، افتیمون اقریطی (۱۷½ گرام)، —— ان سب ادویہ کو پیس کر، زبیب منقی میں گوندھ لے۔ اور دو دن میں ایک بار، ۷ گرام کی مقدار میں استعمال کرے — اگر خراش پیدا ہو تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا، خراش نہ ہو تو دیر لگے گی —— اس معجون کا استعمال سب سے آخری علاج کے طور پر کرنا چاہیئے، اس کے بعد حمام کرے۔ پہلے نہیں، پھر روغن گل استعمال کرے اور حمام کرتا رہے، تا آنکہ خراش دور ہو جائے، اور میلا پن جاتا رہے دھبے مٹ جائیں، ماء الجبن روغن بادام تلخ و شیریں سکنجبین شامل کر کے متواتر کئی دن تک استعمال کرے۔ اس سے میلا پن دُور ہو جائے گا اور جلد میں نرمی آئے گی۔ اس وقت ما بقی آثار دور کرنے کے لئے مطبوخ افتیمون بھی پلایا جا سکتا ہے، بعد ازاں خون کی اصلاح کرنے والی غذائیں کھلائی جائیں جیسے چوزے پلئے اور نبیذ ابیض ممزوج، تاکہ جلد کھل جائے اور میلا پن جاتا رہے۔

**خارش کی نویں قسم** "مبثوت" کہلاتی ہے، چوڑے چوڑے متفرق دانے جلد پر پھیل جاتے ہیں جن کے اندر خراش ہوتی ہے، لیکن کھجانے میں لذت محسوس نہیں ہوتی دانے سے پیپ نکلتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بدن کے عمق سے نکل رہی ہو۔ خارش کے یہ دانے گول گول پھیلتے ہیں اور گوشت کے اندر تک چلے جاتے ہیں۔

اس خارش کا سبب متعفن رطوبت ہوتی ہے جس کے ساتھ صفراء شامل ہوتا ہے۔ علاج مندرجۂ ذیل نسخہ سفوف سے کیا جائے۔

صبر سقوطری خالص (۱۷.۵ گرام)، خبث الحدید جس کو سرکہ میں مدبر کیا گیا ہو اور روغن بادام میں تل لیا گیا ہو (۳۵ گرام)، گل سرخ (۱۷½ گرام)، ہلدی (۱۰½ گرام)، مامیران (۷ گرام)، ہلیلہ سیاہ (۱۰½ گرام) —— ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور صبح سویرے نہار منہ اس میں سے

(۱۰) استعمال کرے، اور غذا میں بکری کے بچے اور بکری کے گوشت کا شوربا استعمال کرے، تا آنکہ پیپ میں کمی واقع ہو، بعد ازاں فصد اور مطبوخ افتیمون سے ذریعے بدن کا استفراغ کرے۔ فصد اور دوا کے درمیان دس دن کا وقفہ ہونا چاہیئے، بشرطیکہ مریض کے اندر اچھی خاصی قوت موجود ہو، ورنہ ۱۵ سے بیس دن تک کا وقفہ دینا چاہیئے۔ اس وقت جب فصد کھولی جائے تو رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں مندرجۂ ذیل طلاء کیا جائے:۔

برگ کنیر کو سرکہ میں پکایا جائے تا آنکہ گل جائیں۔ پھر سرکہ کو روغن بادام میں اچھی طرح پھینٹ لیا جائے اور ہر پانچ دن میں ایک مرتبہ مالش کی جائے۔ اس سے خارش زائل ہو جائے گی، یہ مجرب نسخہ ہے۔

**دیگر** اس قسم کی خارش کے لیے ایلوا کا پینا اور استعمال کرنا بھی عمدہ ہے، صبر کا خیساندہ بھی اس قسم کی خارش کے لئے اور تمام اقسام کے لئے مفید ہے بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو جیسے بواسیر، مزاج کی خشکی وغیرہ، ایسی صورت میں صبر کے خیساندے کے بجائے ماء الجبن استعمال کرے اس میں سقمونیا یا افسنتین یا دونوں شامل کرے۔

خارش کی ہر وہ قسم جس میں خشکی موجود ہو اس کے لئے ماء الجبن میں ایسی دوا شامل کر کے استعمال کرنا مناسب ہے جو اس مرض کے علاج میں مستعمل ہے۔

# خاتمۃ الباب

## خارش کی نادر قسمیں اور نادر معالجات

یہ تجربات سے ماخوذ ہیں قیاس ان کی صحت کی گواہی دیتا ہے، اور نفع بخشی کا سبب مخفی ہے، میں نے خارش کی ان نادر اقسام اور اس کی ان نادر ادویہ کا ذکر سابقہ ابواب میں نہیں کیا ہے، بلکہ اس کے لئے یہ باب الگ لکھا ہے اور اس کا نام "نوادر المعالجات و غرائب الجرب" رکھا ہے۔ تاکہ ایک ماہر طبیب جہاں تک ممکن ہو تجربات کی بنیاد پر قیاس کے معیار پر ان کو پرکھے، اور

ناقص طبیب ان کے استعمال سے پرہیز کرے، کیوں کہ سابقہ ابواب میں جس قدر معالجات بتائے گئے ہیں وہی کافی ہیں، اسے ان علاجوں کی ضرورت نہیں۔

میں نے بصرہ میں دیکھا کہ لوگوں کی جلد سے چھلکے نکلتے ہیں اور جلد کھردری ہو کر بھینس کی کھال کی طرح ہو جاتی ہے، بشرہ سُرخ ہو جاتا ہے، اور بدن کے اکثر بال جھڑنے لگتے ہیں، عجیب و غریب خراش پیدا ہوتی ہے، جو صبح کے اوقات میں جب ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے سکون میں ہوتی ہے اور جب دن چڑھنے لگتا ہے تو خراش بڑھنے لگتی ہے، جلد پھول جاتی ہے، حتیٰ کہ آنکھیں تک سُوجھ جاتی ہیں لوگ بیان کرتے ہیں کہ آنکھوں کے اندر حلقوں تک میں خراش ہوتی ہے، ـــــ ایسی خارش میں نے کسی اور شہر میں نہیں دیکھی، حاذق اطبا نے اس کا جو سبب بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ غلیظ رطوبت جب صفراء کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے تو اس سے ایسے غلیظ بخارات اٹھتے ہیں جن میں حدت ہوتی ہے، اس سے رطوبت تمام اعضاء میں پھیل جاتی ہے اور سُوجن پیدا ہو جاتی ہے کیوں کہ رطوبت غلیظ، نفاخ بخارات کے ساتھ مل کر حدت اور چرپراپن پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایسے مریضوں کو "قدف دائم" اور تمام بدن پر روغن گل بشرکت زیت الانفاق اور سرکہ کے ساتھ خاکستر کرم ملا کر مالش کرنے کا حکم دیتے جب سوجن اتر جاتی تو مابقی خارش کا جائزہ لے کر، پھر اسی قدف اور طلاء پر مداومت کرتے اور مندرجہ ذیل "نقوع" سے استفراغ کیا کرتے:۔

**نقوع کا نسخہ** افسنتین رومی (۵۲½ گرام)، سنا مکی (۷۰ گرام)، ترنجبین اور (۱۰۵ گرام)، فلوس خیارشنبر (۱۰۵ گرام)، افتیمون (۳۵ گرام)، مامیران چینی (۱۰½ گرام)، صبر سقوطری (۷۰ گرام)، زبیب طائفی منقی (۱۰۵ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو ایک بڑے برتن میں دس گنا پانی کے ساتھ بھگوئیں، پھر ایک دن دھوپ میں رکھدے۔ مریض کو روزانہ (۲۱۰ گرام) نقوع (خیسانده) (۱۷½ گرام) روغن بادام شیریں شامل کر کے پلائے۔ جس سے روزانہ ایک دو اجابتیں ہو جائیں گی۔ غذا میں پائے اور چوزوں کے شوربہ جات استعمال کرائیں اگر اس علاج پر قائم رہنا دشوار ہو تو اتنی مدت تک وقفہ دے جتنا دو خوراکوں کے درمیان دیا جاتا ہے۔ پھر مکرر پلائے یعنی پانچ دن میں ایک دفعہ استعمال کرائے۔ کیوں کہ اس سے زیادہ مدت تک ترک کرنے پر مزاج میں تعفن پیدا ہوتا ہے، ـــــ طبیب کے لئے ضروری ہے کہ جب تک اس نقوع کا استعمال جاری ہے مریض کے مزاج سے غفلت نہ برتے ـــــ اگر مزاج میں حدت پیدا ہو تو تسکین اور تعدیل کی طرف توجہ کرے ـــــ میں نے بہت کم دیکھا ہے کہ اس "نقوع" کے استعمال کے بعد اسی قسم کی خارش باقی رہ گئی ہو۔

اگر ایسے مریض کا دفعتہً استفراغ کیا جائے تو سخت خشکی پیدا ہوکر جلد سکڑ جاتی ہے/اور جہاں بدن کو کھجائے ترشح پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر نقوع کے بعد درجہ بدرجہ استفراغ کیا جائے تو خشکی پیدا نہیں ہوتی اور اور مرض اچھی طرح زائل ہو جاتا ہے۔ خارش زائل اور جلد کھل جانے پر وہ لوگ موم اور تیل کا استعمال کرنے اور حمام میں داخل ہونے کے لئے کہتے تھے، اس سے بالوں کا جھڑنا رک جاتا اور پہلے سے بہتر بال آجاتے تھے۔ یہ ایک عجیب و غریب بات ہے۔

میں نے دیکھا کہ شہر اہواز میں لوگ ایک ایسی خارش میں مبتلا ہوتے ہیں جس سے بدن کے بعض مقامات پر کالے دھبے پڑ جاتے ہیں گویا وہ حصہ آگ سے جل گیا ہو، اس میں بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے، ماہر اطباء کا خیال ہے کہ خلط سوداوی کی وجہ سے، بداحتیاطی کے بناء پر اخلاط جل جاتے ہیں، چوں کہ یہ لوگ نمکین مچھلی اور دیگر تیز مچھلیاں چاول کی روٹی، تیز تر کاریاں استعمال کرتے ہیں اور مچھلی، چاول اور پیاز کا ایک ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد کھجوریں بھی کھاتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے اخلاط میں احتراق پیدا ہوکر، خشکی اور سوداوی رونما ہوتی ہے جو جلد کی طرف رُخ کرتی ہے اور مذکورہ خارش پیدا ہوتی ہے —— میں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ مذکورہ خارش کا حسب ذیل نسخے سے علاج کرتے ہیں جو عجیب و غریب اور نادر ہے، بعض باتوں کا صحیح ہونا قیاس کے طریقہ پر ممکن ہے مگر ہمیں دیکھنے کے بعد یقین ہوا کہ یہ لوگ بڑی جرأت کے ساتھ اسے استعمال کرتے ہیں، اس کے اندر بڑی تاثیر ہے، تین یا چار دن کے اندر اس قسم کی خارش زائل ہو جاتی ہے۔ میں نے بہت کم دیکھا ہے کہ ساتویں دن یہ خارش باقی رہتی ہو وہ حسب ذیل نسخے کا استعمال کرتے تھے :۔

مردار سنگ خام (۷گرام)، گندھک جسے پانی نہ لگا ہو (۳۵گرام)، ما میران چینی (۷گرام)، شکر سفید (۱۷.۵گرام)، —— اس میں سے روزانہ نہار منہ (۵ ۱/۴) گرام استعمال کرائے، اور اس پر تازہ دہی پی لے۔ اس سے خلط سوداوی میں اعتدال پیدا ہوگا۔

پھر صبح کے کھانے میں یہ لوگ —— صزافی جس کو روغن بادام میں تل لیا گیا ہو دیا کرتے تھے اور مریض کو سرد پانی پلاتے اور برف کی ٹکیہ کھلاتے۔ جس سے چار دن کے اندر خارش دور ہو جاتی۔ یہ خارش بھی عجیب ہے۔ اس کا یہ علاج بھی عجیب و غریب ہے،

میں نے اہل شام کو دیکھا کہ خارش کے مریضوں کو، فصد کے ذریعے استفراغ اور غذا کی اصلاح کے بعد، چاہے کیسی بھی خارش ہو، ایک سفوف دیا کرتے تھے جس کا نام انھوں نے

سفوف شاہترہ رکھا تھا۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

**نسخہ سفوف شاہترہ** شاہترہ خشک (۳۵ گرام)، کمیلہ (۱۲ گرام تقریبًا) دھنیا خشک (۷۰ گرام)، مامیران چینی (۱۷½ گرام)، —— ان تمام ادویہ کو پیس کر اس کے اندر تین گنا شکر سفید شامل کر لیتے، اور نشاستہ کے ساتھ حریرہ تیار کر لیتے، اور مذکورہ سفوف، ۱۰½ گرام یا ۱۴ گرام یا ۱۷½ گرام، مریض کی قوت کے اعتبار سے اس میں شامل کر دیتے —— یہ سفوف خارش کے لئے بہت ہی مفید ہوتا۔

**طلاء خارش کی ہر قسم کے لئے** نوشادر (۷ گرام)، کندر سوختہ (۳۵ گرام)، صمغ عربی (۱۷½ گرام)، زیبق مقتول (۱۷½ گرام)، —— ان تمام ادویہ کو یہ لوگ سرکہ میں ملا لیتے اور طلاء کرتے، جس سے عجیب و غریب فائدہ ہوتا۔

اگر صحت کے ازالہ میں دشواری پیش آئے اور کسی قدر خارش باقی رہ جائے تو مریض کو کئی دن متواتر روغن شیرج پلاتے، پھر کئی دن تک تازہ دہی کا استعمال کراتے۔

**دیگر** یہ لوگ، مطبوخ اور فصد سے استفراغ کے بعد بقیہ خارش کو زائل کرنے کے لئے کثیر مقدار میں جونک لگاتے تھے، لہٰذا یہ عجیب و غریب علاج ہے۔

طبرستان کے لوگ خشک خارش کے تمام اقسام میں، استفراغ کے بعد، تل کو بھون کر شکر کے ساتھ کوٹ لیتے اور استعمال کراتے، جس سے کافی فائدہ ہوتا، تر خارش میں مریض کو گندھک کے نطرونی چشموں میں بہت دیر تک بٹھایا کرتے، اور اس کا پانی پلاتے، چنانچہ ایک ہی مرتبہ ایسا کرنے سے بدن سے خارش زائل ہو جاتی اور مریض تندرست ہو کر گھر لوٹتا گندھک کا پانی خارش کی تمام اقسام کے لئے بہت سودمند ہے، کیوں کہ اس سے بدن کا استفراغ اور فاضل مواد جذب ہو جاتا ہے، اس کے اندر متعفن اخلاط کو تحلیل کرنے کی بھی خاصیت ہے۔

وہ عجیب و غریب نادر نسخہ جس کو ہم استعمال کرتے ہیں۔/ اور جس کو ہم نے اطباء سابقین سے حاصل کیا ہے، اور تر اور خشک تمام قسم کی خارش میں سریع الاثر اور نفع بخش ہے، اور انسان کے مزاج کے مطابق لکھا گیا ہے، اسے استفراغ، فصد اور غذا کی اصلاح کے بعد استعمال کرایا جائے، نسخہ حسب ذیل ہے:۔

**ہمارا ہر قسم کی خارش کا نسخہ** کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو (۳۵ گرام)، مامیران (۱۰½ گرام)، تل بھونی ہوئی (۱۷.۵ گرام)، شکر سفید

(۱۷.۵۶ اگرام)، یہ سب ملاکر ½ ۲۹۵ گرام ہوئے، روزانہ (½ ۱۷ اگرام) کی مقدار استعمال کرے، اس کو مسلسل استعمال کرنے سے خارش چاہے جس قسم کی ہو بالکل دور ہو جائے گی، ــــ استعمال کے دوران حمام اور روغن گل سے مالش کرنے کا حکم دیا جائے۔ اور غذا میں صرف گوشت کے شوربہ جات کا استعمال کرے، اگر مریض کا مزاج گرم ہو تو اس میں ہم طباشیر، تخم چولائی۔ تخم کاسنی، تخم کشوث، تخم خس ریوند، عصارۂ زرشک وغیرہ کا اضافہ کر دیتے ہیں، تاکہ اعضاء شریفہ کی حفاظت ہو، اس کا بہت بہتر اثر مرتب ہوتا ہے

طبیب کو مذکورہ نسخہ کے استعمال میں کسی قسم کے فکر و پریشانی کی ضرورت نہیں، کیوں کہ ہم نے تمام مزاجوں، تمام شہروں اور سال کے تمام اوقات میں اس کا تجربہ کر کے لکھا ہے، البتہ اس کا استعمال اس وقت ممنوع ہے جب موسموں کا تداخل ہو یعنی تبدیلی موسم سے پانچ دن پہلے دوا استعمال نہیں کرنی چاہیے، دس دن بعد دوا استعمال کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

**طلاء کا نادر نسخہ** آملہ، ہلیلہ زرد (ہر ایک (۲۵ گرام)، نوشادر، زیبق مقتول (ہر ایک ½ ۱۰ اگرام)۔ ان سب ادویہ کو زیتون اور تل کے تیل میں پکالیا جائے، پھر تیل اور تلچھٹ کے ساتھ خارش کے مقام پر مالش کرے، آگ کے قریب کرتا رہے اور مالش کرتا رہے جب تک آگ اچھی معلوم ہو، تکلیف محسوس ہو تو ترک کر دے، اسی طرح تمام اعضاء پر مالش کرے تا آنکہ تمام بدن پر مالش ہو جائے ــــ اگر اس طرح کا عمل ایک رات میں مکمل ہو جائے تو اس کی خارش بھی ایک ہی رات میں زائل ہو جائے گی۔ اگر دو راتوں میں مالش کا عمل مکمل ہو تو بھی ایسا ہی ہوگا، پھر حمام میں داخل ہو کر روغن گل کی مالش کرے۔

میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص ایسی خارش میں مبتلا تھا جو تر اور خشک کے درمیانی درجے میں تھی۔ جب اس نے اس طلاء کا استعمال کیا اور دوسرے دن حمام کیا تو اس کی خارش جا چکی تھی، تھوڑے سے تامل سے مجھے اس کا اندازہ ہوا۔ یہ ایک نادر علاج ہے۔

اس کے بعد اب ہم ایک جامع طلاء کا بھی ذکر کریں گے جس کو استفراغ، فصد اور غذا کی اصلاح کے بعد اور خارش کے آخری درجہ پر استعمال کرنا چاہیے، نہ کہ اولین مرحلہ میں۔

**نسخۂ طلاء جامع** کندش (۷ گرام)، بیخ حلفا (½ ۱۰ اگرام)، ریشہ درخت انار (۷ گرام) ریشہ مکو (½ ۱۷ اگرام)، ریشۂ حماض جنگلی (½ ۱۰ اگرام)، ہلیلہ سوختہ (½ ۱۰ گرام)، تخم ریباس (½ ۱۰ اگرام)، برگ کنیر (۱۰.۵ اگرام)، زیبق مقتول جو تیل کے ساتھ خاکستر زیرہ کا

یا خاکستر جو کے ذریعہ مارا گیا، (۱۰۵ گرام)، اقلیمیا فضہ (۳۵ گرام)، میعہ خشک وتر (ہر ایک ۷ گرام)، نوشادر (۱۰½ گرام)، عاقر قرحا اور بیخ ہینگ جلے ہوئے (ہر ایک ۱۰½ گرام) ـــ ان تمام ادویہ کو کوٹ کر پارہ مقتول میں ملا لیا جائے۔ پھر زفت رطب شامل کر لیا جائے، اور اس کو پتھر کی ایک چھوٹی سی مستطیل ہانڈی میں ڈال کر، ٹھیکری کے طبق کے اندر رکھکر، گرم تنور میں رات بھر میں رکھدیا جائے۔ جب صبح ہو جائے تو ٹھنڈا ہونے تک ویسا ہی چھوڑ دیا جائے۔ پھر نکال کر دیکھے، تمام ادویہ کوئلہ کے مانند ہو جائیں گی، اگر نہ ہوں تو مکرر تنور میں رکھدیا جائے، پھر ان کو پیس کر اس کے اندر ½ حصہ نمک شامل کر دے اور روغن گل اور سرکہ میں گرم کر کے ایک ایک عضو پر، یا بدن کے ایک ایک حصے پر لگاتا جائے۔ بدن کے دوسرے حصے پر اس وقت تک نہ لگائے جب تک پہلا حصہ ٹھیک نہ ہو جائے اور صاف نہ ہو جائے/ البتہ جو شخص سوزش برداشت کر سکتا؟ تو تمام جسم پر ایک ہی دفعہ لگانے میں حرج نہیں ـــ اس طلاء کو "طلاء سیاری" کہتے ہیں، کیوں کہ اس کو "سیار بن موسیٰ الحراقی" نے ایجاد کیا ہے، بخدا یہ ایک عجیب وغریب طلاء ہے، ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے، اور مدت دراز سے استعمال کرتے رہے ہیں، یہ ہمیں ہمیشہ بہتر نظر آیا۔

---

# باب (۸)

# حصبہ اور جلدی (خسرہ) اور چیچک (کی قسمیں)

خسرہ جلد میں متفرق طور پر سُرخ بادے کی طرح ظاہر ہوتی ہے، بعض اوقات متفرق دانوں کے شکل ہیں، باجرے کے دانوں کے مانند سخت سُرخ نظر آتے ہیں، بعض اوقات یہ سارے دانے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں، ابتدا میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا مچھر نے کاٹ لیا ہے۔ اس کا منظر بڑا کریہہ ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر یہ درست ہو جاتے ہیں، الا یہ کہ اس کے ساتھ اور کوئی دوسرا عسیر العلاج مرض شامل ہو جائے۔ ـــــ اس کا سبب خون کی حدت، گرمی، کثرت اور جوش مارنا ہے جس کی وجہ سے رگوں اور اس کی باریک شاخوں میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر جلد پر نکل آتی ہیں۔ کثرتِ خون کی صورت میں اکثر فاضل مواد رگوں کی تمام شاخوں میں پھیل جائے تو یہ پھنسیاں زیادہ مقدار میں نکلتی ہیں۔ اگر بعض شاخوں میں پھیلے اور بعض میں نہیں تو، کم مقدار میں ظاہر ہوتی ہیں، ان پھنسیوں کا متصل اور قریب قریب ہونا اس بات کی علامت ہے کہ خلط میں کثرت ہوگئی ہے۔ اس کا شمار " امراض حادہ " میں ہوتا ہے، اس کے دو اسباب و علامات ہیں، ایک یہ کہ ان کے اندر بڑی تیز حرکت ہوتی ہے دوسرا یہ کہ ان کے ساتھ " حمّیٰ مطبقہ " (رات دن چڑھا رہنے والا بخار) بھی ہوتا ہے، اور بعض وقت عقل بھی متاثر ہوتی ہے یہ مرض " اورام دمویہ " سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر بچّوں کو جب میٹھی گرم اشیاء زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ لاحق ہوتا ہے۔ بعض وقت اس سے عمر بھر میں کئی دفعہ نوجوان، ادھیڑ عمر

کے لوگ اور بوڑھے بھی متاثر ہوتے ہیں۔
اس کا عمومی علاج یہ ہے کہ مرض کی ابتدا میں فصد کھولی جائے بشرطیکہ قوت ساتھ دے اور کوئی امر مانع نہ ہو اور قوت کے اعتبار سے خون نکالا جائے، اگر اتفاق ہو کہ بخار کے ساتھ ہی، مرض ظاہر ہونے سے پہلے ماہر طبیب کی حذاقت سے یا اتفاقیہ فصد کھول دی جائے تو مرض کا دفاع ہو جاتا ہے مواد کی شکل میں نکل جاتا ہے، ــــ فصد کے بعد آش جو پلائے، طبیعت کی حفاظت کرے، دوا سے تحلیل نہ کرے کیوں کہ اس کے اندر خطرہ ہے۔ اس لئے کہ اس طرح فاضل مواد جذب ہو جاتا ہے۔ بعض وقت یہ مواد ان باریک باریک رگوں میں چلا جاتا ہے جو جگر کو جاتی ہیں جس کی وجہ سے مریض ہلاک ہو سکتا ہے فصد کھولنے سے مواد خارجی بدن کی طرف نکل آتا ہے، اور جگر صاف ہو جاتا ہے رگیں بھی صاف ہو جاتی ہیں۔ ــــ ایسے مریض کو کھانے پینے میں لطیف غذائیں دینی چاہیے
اگر قوت ساتھ دے تو صرف آش جو پلائے باہر سے کسی دوا کا طلاء کرے نہ تیل لگائے
اگر قوت کمزور ہو اور ماہر طبیب کو اس بات کا یقین ہو کہ مرض بہت دن تک چلے گا تو غذا میں ایسے شوربہ جات کا استعمال کرائے جس میں مسور مقشر، شکر، مصالحہ جات وغیرہ ڈالے جائیں، بخار نہ ہو قارورے میں حدت نہ ہو ذہن میں تغیر اور قوت کمزور ہو، تو کھانے میں بٹیر کا استعمال کرائے، اگر ایسا نہ ہو تو مذکورہ تدبیر سے تجاوز نہ کرے جب تک کہ خسرہ کا ازالہ نہ ہو جائے۔ ــــ اگر اس کے ساتھ عقل میں تغیر، بخار مطبقہ، برسام پیدا ہو جائے تو اس کا بھی وہی علاج ہے جو برسام کے مریض کا ہے مگر حصبہ کے علاج کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔ مختصر یہ کہ طبیعت کی حفاظت ضروری ہے، اس مرض کے علاج میں اہم شے ہے جلد کے اندر ظاہر ہونے والی ہر حاد بیماری کے مادہ کو قطع کرنے کے بعد مزاج میں اعتدال پیدا کرنا چاہیے اس کی تضمید برگ بید سادہ، عصا الراعی، نیلوفر، بنفشہ سے کرنی چاہیے بشرطیکہ موسم ہو، ورنہ اس کے مشابہ چیزوں کا استعمال کرے اگر حمی مطبقہ نہ ہو بلکہ کسی قدر حرارت ہو تو بخار کی قسم پہچان کر علاج کرے، دور کی ابتداء میں دوا پلائے اور بخار کے ختم ہونے پر غذا کھلائے۔ ابتداء میں پانی نہ پلائے / یہاں تک کہ انحطاط نہ پیدا ہو
صرف مرض کے علاج سے کام نہیں چلتا بلکہ غذا میں کھانے پینے کا بھی خاص خیال رکھنا ضروری ہے غذا اشتہا کے وقت اور لطیف دے، مکرر فصد کھولے کیوں کہ غلیظ ہونے کی صورت میں ایک مرتبہ فصد سے مادہ تحلیل نہیں ہوتا۔ طبیعت مواد کو سطح بدن کی طرف پھینکتی ہے۔ مکرر فصد کھولنے سے مواد تحلیل ہو کر نکل جاتا ہے۔

حصبہ کی ایک قسم کو "حصبۃ السوداء" کہتے ہیں، جب یہ ظاہر ہوتی ہے تو اس کے ساتھ یرقان پیدا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کالا ہوتا ہے، یہ حصبہ کی بدترین قسم ہے، اگر اس مرض میں، مریض کو قذف[1] یا اسہال کثیر لاحق ہو جائے تو خطرہ ہے۔

اس کا علاج وہی ہے جو ہم نے قبل ازیں ذکر کیا ہے، اس میں کاسنی اور کشوث کھلایا جائے، انبر بارس سے تیار کئے گئے شوربہ جات کھلائے جائیں۔ اگر قارورہ، سیاہ یرقانی یا غلیظ میفقنجی ہو تو دو قسم کے علاج ملا کر شروع کرنا چاہئے ـــــ یعنی حصبہ اور یرقان دونوں کے علاج، مریض کے ساتھ پوری نرمی سے کام لے اس کی قوت کی حفاظت کرے۔ کیوں کہ یہ علاج طویل المدت ہوتا ہے۔

میں نے ان تمام اعراض کا ذکر کر دیا ہے جس سے اکثر و بیشتر مرض حصبہ مرکب ہو سکتا ہے۔ اسی پر ہم اکتفا کرتے ہیں، کیوں کہ حصبہ کا زیادہ تر علاج چیچک کے علاج سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے (جو آئندہ باب میں آرہا ہے) ایک ماہر طبیب جب جدری یعنی چیچک کے علاج میں مہارت تامہ رکھتا ہو تو وہ حصبہ کے علاج میں بھی اپنی مہارت دکھا سکتا ہے۔

---

(۱) قذف (قے)

# باب (۹)

# چیچک اُسکی قسمیں اور علاج

فاضل جالینوس اور اس کے پہلے بقراط نے جدری یعنی چیچک کے بارے میں کوئی خصوصی گفتگو نہیں کی ہے۔ جبر اور جراحات کے بارے میں بقراط کا جو مقالہ ہے اگر واقعی اسی کا ہے تو اس نے اس میں اتنا ہی لکھا ہے کہ "وہ زخم جو بدن پر پھیل جانے والی پھنسیوں سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً خارش، سُرخی، غلّہ اور تمام خونی پھنسیاں" ——— پھر اس نے اس کا کچھ علاج بھی بیان کیا ہے، جالینوس نے "بثور جدریہ" کا ذکر کیا ہے، اور میں ایک مقالہ سے واقف ہوں جو جالینوس کی طرف منسوب ہے اور جسے حُنین نے جُدری اور حصبہ کے بیان میں نقل کیا ہے اس میں وہ کہتا ہے کہ چیچک کے سلسلہ میں طبیعت کی حرکات سے بے حد حیرت میں ہوں، کیوں کہ یہ تمام لوگوں میں ایک ہی عمر میں ظاہر نہیں ہوتی اور کوئی انسان اس سے بہت کم بچ پاتا ہے۔

اس کی چار قسمیں ہیں، ایک سوداوی جو ردی اور قاتل ہے، چاہے اس میں پھنسیاں متصل ہوں یا متفرق، دانہ دار ہوں یا چوڑی شکل میں۔ دوسری صفراوی جو سوداوی سے کسی قدر کم ردی ہوتی ہے۔ جب یہ دانہ دار اور متفرق ہوں تو خطرہ کم ہوتا ہے تیسری سفید رصاصی رنگ کی جو صفراوی سے کم ردی ہوتی ہیں، اگر یہ متفرق اور دانہ دار ہوں تو صفراوی سے بڑھ کر خراب ہوتی ہیں، چوتھی قسم سفید جس کی جڑیں سُرخ اور خود صنوبری شکل کی سفید ہوتی ہیں۔ اس میں خطرہ بالکل نہیں ہوتا اس سے کوئی

مرتا نہیں ہے الا یہ کہ اس کے ساتھ اغراض بھی شامل ہو جائیں ، چیچک سوداوی کی علت یہ ہے کہ خون کے اندر حدت اور احتراق اور کثرت پیدا ہو گی اس کی کیفیت ، ناریت سے بدل جاتی ہے، اسی وجہ سے قاتل ہوتی ہے، کیوں کہ خون کی حدت اور احتراق سے اس کے اندر کیفیت محرقہ ناریہ پیدا ہو جاتی ہے، دماغ کے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اور قلب میں درد ہونے لگتا ہے۔

چیچک صفراوی کا سبب یہ ہے کہ رطوبت میں حدت اور خون میں فساد رونما ہوتا ہے ، اور جب رطوبت کا فساد ، صفرار کے ساتھ مل جائے اور خون میں فساد پیدا ہو جائے تو اس سے زرد رنگ کی چیچک پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی بہتر اس لئے نہیں ہے کہ اس میں خون کے اندر عفونت اور ردی کیفیت رونما ہوتی ہے صفرا کی وجہ سے رطوبت میں فساد پیدا ہوتا ہے لہٰذا ان دونوں کی وجہ سے عظیم خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

چیچک رصاصی کی علت یہ ہے کہ سودا کی وجہ سے / رطوبت میں فساد اور عفونت پیدا ہو جاتی ہے ، خون کا مزاج کیفیت سوداویہ حادہ میں بدل جاتا ہے۔ مگر اس میں صفراوی کے مقابلے میں کم مدت ہوتی ہے۔ اس لئے خطرہ کم ہوتا ہے۔

سُرخ چیچک کی علت یہ ہے کہ خون کے اندر تغیر اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے اس کے مزاج میں ایسی حدت پیدا ہو جاتی ہے کہ دیگر اخلاط شامل نہیں ہو پاتے۔ اس لئے یہ خطرہ سے باہر ہوتی ہے۔

بعض اوقات امتزاج کی کمی بیشی کے لحاظ سے چیچک کی کئی ایک اقسام پیدا ہو جاتی ہیں ، ہر قسم اس طرف منسوب ہوتی ہے جس کے وہ مشابہ ہو۔ اب ہم ایک ایک قسم کا علاج ، اس کی ، ہیئت اور متاخرین فضلار کا اختلاف بیان کریں گے۔

بعض متاخرین اطبار نے کہا ہے کہ دریدوں اور گہرے اعضار کے اندر جو فاضل مواد جمع ہو جاتا ہے وہی چیچک کا سبب بنتا ہے جیسے دماغ کی رگیں اور وہ۔ رگیں جو اعضار شریف اور اعضار جنسیہ کے اندرونی حصّوں میں ہوتی ہے ، حیض کا وہ خون جو بچّے کی غذا سے بچ جاتا ہے متعفن ہو کر بدن کی سطح پر نکل آتا ہے اتفاق سے بدن کے اندر حدت اور حریف کیفیت پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں طبیعت اسے بحران اور رفع اذیت کے طور پر باہر نکال دیتی ہے۔ اس کے لئے کوئی خاص زمانہ مقرر نہیں ہے، یہ محض اتفاقی طور پر ہوتا ہے۔

مذکورہ قول جن اطبار کا ہے ان سے بہتر و افضل اور ایک طبقہ ہے جس کا قول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو بنتی ہے وہ اپنی تکمیل کے لئے حرکت کرتی ہے جیسے نو، ذبول، سیاہی ،

سفیدی، کھٹاس، شیرینی اور تمام تغیرات جو رونما ہوتے ہیں، لبطور فساد یا لبطور اصلاح، ان کا تغیر یا تو دفع اذیت کے لئے ہوتا ہے تاکہ صحت کی تکمیل ہو، یا تغیر اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے بہتر اور مکمل صورت وجود میں آئے۔ ایسے تغیر کو اطبا نے انگور اور انگور کے رس سے تشبیہ دی ہے، انگور کے رس سے سرکہ یا شراب بنائی جاتی ہے جس کا تعلق صنعت سے ہے، انگور اولین مرحلہ میں سبز اور بے حد کھٹا ہوتا ہے، پھر اس میں سُرخی اور شیرینی آتی ہے، لیعنی اس کی کھٹاس شیرینی اور کڑواہٹ سے بدل جاتی ہے، پھر اس کے بعد حلاوت اور سیاہی آجاتی ہے، اور کڑواہٹ، حلاوت سے بدل جاتی ہے، اور سرخی، سیاہی سے بدل جاتی ہے، اس کی یہ ساری حرکتیں اس لئے ہوتی ہیں کہ اس کے نوع کی تکمیل ہو، ـــــ یہی علت تمام نباتات اور حیوانات کے اندر موجود ہے۔ اسی طرح انسان بھی اپنی پیدائش میں کئی حالات سے گزرتا ہے۔ اس کے اخلاط اور اعضاء میں ایک خاص قسم کی حرکت وقوع پذیر ہوتی ہے، چنانچہ جب انسان رحم مادر میں ہوتا ہے تو اس کا خون اعتدال حرارت کی ایک مکمل صورت میں ہوتا ہے، جب وہ نکلتا ہے تو اس کی سخونت ورطوبت میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ اضافہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے کہ جب تک سن شیخوخت نہ پہنچے، جب سن بڑھاپے کی عمر آجاتی ہے تو اس کے اندر یبوست پیدا ہو جاتی ہے جو کبھی کم کبھی بیش ہوتی ہے، اس کی حدت میں سکون پیدا ہوتا ہے، برودت اور خشکی پیدا ہونے لگتی ہے یہ ساری حرکات تکمیل کے لئے ہوتی ہیں، طبیعت دفع اذیت کے لئے حرکت کرتی ہے، اور مزاج میں کسی قدر اصلاح ہو جاتی ہے، میل کچیل سے خون کی صفائی ہوتی ہے، اگر فاضل مواد سطح بدن کی طرف کھنچ آنے کی وجہ سے چیچک پیدا ہو جائے تو طبیعت، اذیت کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتی ہے، تغیر کی یہ کیفیت ہر انسان میں عام طور پر ایک مرتبہ تو پیدا ہوتی ہی ہے، کیوں کہ جب انسان طفولیت سے نوخیزی کی عمر میں قدم رکھتا ہے تو ایسا ہوتا ہے، اسی طرح نشوونما کی عمر سے شباب کی طرف آتا ہے تو خون کے تغیرات رونما ہوتے ہیں اور یہ کیفیت برابر سن شیخوخت تک قائم رہتی ہے۔

جب خون کے اندر حدت اور حریفیت پیدا ہوتی ہے تو کسی بھی وقت طبیعت فاضل مواد کو سطح بدن کی طرف پھینک سکتی ہے، جس طرح ظرف کے اندر / رس ہو اور اس کے اندر غلیان وجوش پیدا ہو تو ظرف کے باہر نکال دیتا ہے۔ اسی طرح طبیعت، فاضل مواد کو سطح بدن کی طرف نکال دیتی ہے ـــــ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ بات حیوانات نباتات سب کے اندر پائی جاتی ہے، لعض کے اندر سورج کی حرارت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور لعض

میں یہ کام آگ کرتی ہے جب کہ اسے آگ پر رکھا جائے۔

چیچک کا بھی یہی حال ہے یہ خون کے تغیر کی وجہ سے رونما ہوتی ہے طبیعت فاضل مواد کو سطح بدن کی طرف نکال دیتی ہے —— لہٰذا ہم جدری یعنی چیچک کی تعریف اس طرح کرسکتے ہیں کہ وہ ایسی خونی فاسد پھنسیوں کو کہتے ہیں جو خون کے تغیر کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔

بعض متاخرین نے جن کے باتوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے نہ ان کی طرف احترام سے دیکھا جاسکتا ہے، کہا ہے کہ چیچک کی علت دراصل مرضعہ کا وہ دودھ ہے جس سے غیر صحیح، ردی فاضل مواد خارج ہو جاتا ہے، بدن اس کو قبول نہیں کرتا، بلکہ اس سے غذا بھی حاصل نہیں کرتا، تاآنکہ طبیعت اس کو باہر نکال دیتی ہے، —— یہ ایک اختراعی قول ہے، اس جیسی بہت سی باتیں اختراع کیجاسکتی ہیں۔ مگر جو بات فاضل اطبار کی رائے سے ہٹ کر کہی گئی ہے ہم اس کی تعریف نہیں کریں گے۔

اس کے بعد ہم چیچک کی ایک ایک قسم کا ذکر کریں گے۔

واضح ہے کہ اگر کسی خاص سال چیچک کی کثرت ہو جائے تو ایسا ستاروں کی تاثیر کی وجہ سے ہوا میں تغیر آجانے کی وجہ سے ہوتا ہے، ایسی صورت میں اس مرض کو "علت وافدہ" کہا جاتا ہے، یعنی یہ مرض اس سال خاص طور پر آگیا ہے، ہر وہ مرض جو خاص اوقات میں بڑھ جاتا ہے وہ یا تو وبائی ہوگا یا وافد بقراط نے اس کے یہی دو نام رکھے ہیں جالینوس نے اس کا کوئی ذکر اس لئے نہیں کیا ہے کہ اس کے خیال میں یہ بھی پھنسیوں کی ایک قسم ہے جو اورام دمویہ اور صفراویہ اور اس کے اقسام کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے، لہٰذا اس نے چیچک کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا۔ بلکہ خارش وغیرہ دوسرے تمام امراض کا ذکر کیا ہے

ہم چیچک اور اس کے اقسام کے علاج کے سلسلے میں ایسی گفتگو کریں گے جو "علاج محمود" اور "علاج مذموم" دونوں کو شامل ہوگی۔

اگر کسی کو چیچک کا بخار شروع ہو جائے تو فصد کھولنا بہتر ہے، کیوں کہ چیچک سے پہلے بخار ضرور آتا ہے، اخلاط محرقہ بدن کے سارے عضلات میں پھیل جاتے ہیں جس کی بنار پر بخار، انقباض، خون کے اندر گرمی اور جوش پیدا ہو جاتا ہے، آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں، رگیں پھول جاتی ہیں، آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں، جمائیاں اور انگڑائیاں آنے لگتی ہیں، آنکھوں کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے پیشاب کے اندر حدّت، مُنہ میں حلاوت محسوس ہوتی ہے، شیریں رطوبتوں سے جبڑے بھر جاتے ہیں، ایسے وقت مواد کو قطع کرنے کے لئے فصد کھولنا بہتر ہے، مریض کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے دو دفعہ خون نکالے

ایسے وقت علاج کے سلسلے میں اطبار سابقین کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض اطبار کا

خیال ہے کہ مزاج میں تبرید اور مطفیات کا استعمال تب ہی کر سکتے ہیں جب چیچک پوری طرح نکل جائے تبرید اور مطفیات کے بعد آش جو پلائیں اور زیرباجات جس میں سرکہ مسور مقشر، شکر سفید، تخم کاسنی وغیرہ شامل ہوں، دیئے جائیں بعض اطباء کا خیال ہے کہ مزاج میں برودت پیدا کی جائے اور مطفیات دیئے جائیں اور یہ استعمال فصد کھولنے سے لے کر چیچک کے ظاہر ہونے اور مریض کے اچھا ہونے تک کیا جاتا رہے، ـــــ بعض اطباء نے اولین مرحلہ میں ترک تبرید کی اجازت دی ہے، اس سے ان کا منشاریہ ہے کہ مواد جلد پک جائے اور چیچک نکل جائے مواد جمنے نہ پائے ـــــ اور جن اطباء نے اولین مرحلہ میں تبرید کو اختیار کیا ہے ان کی منشاریہ ہے کہ سلامتی کا طریقہ اختیار کیا جائے، خلط کے اندر حدت پیدا نہ ہو ان کو مواد کی پختگی میں تاخیر کی فکر نہیں ہے اور چیچک کے نکلنے میں تاخیر کی فکر ہے بلکہ خلط کے خطرات اور مزاج کی حدت سے سلامتی چاہتے ہیں۔

میں اس بات کا حکم کرتا ہوں کہ فصد کے ساتھ ہی شیرجو آب نخالہ سے تیار کئے ہوں حریروں کا استعمال کرایا جائے جس میں شیرینی کم ہو، طبیعت کی حفاظت کی جائے کہ اجابتیں نہ ہونے پائیں، اور اسپغول تخم خرفہ کا استعمال کرایا جائے، مسور کے ستو کا حریرہ جو مسور کو بھوننے کے بعد تیار کیا جائے، پلایا جائے مریض کے قلب اور آنکھوں کی حفاظت کی جائے۔ قلب کی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کپڑا عرق گلاب میں ترکرکے سینے پر رکھدیا جائے، اور آنکھوں کی حفاظت اسطور پر ہوسکتی ہے کہ ان میں سُرمہ لگایا جائے اور مندرجہ ذیل قطور ٹپکایا جائے:-

**قطور کا نسخہ** آب کشنیز تر آب عصا الراعی۔ دونوں کو اوٹا لیا جائے اور صاف کر لیا جائے، بعدازاں کحل سلودی کو اس کے اندر اچھی طرح کھرل کر لیا جائے اس کے اندر کسی قدر کافور یا می شامل کی جائے یاد رہے کہ کافور مصعد نہیں ہونا چاہئے، یہ پانی قطرہ قطرہ آنکھوں کے اندر ٹپکاتے رہے تاکہ مزاج محفوظ رہے اور آنکھوں کے اندر پھنسیاں نکلنے نہ پائیں۔

طبیب سیّار کا تیار کیا ہوا ایک سُرمہ ہے جس کو میں نے ایسے ہی وقت کے لئے رکھ چھوڑا ہے، یہ مجرب ہے، جس کی آنکھ میں چیچک کے وقت یہ سرمہ لگایا گیا اس آنکھ میں کوئی پھنسی پیدا نہیں ہوئی۔

**نسخہ طبیب سیّار** ملح چینی (۳½ گرام)، کحل سلوذی (۱۰½ گرام)، نشاستہ (۱۰½ گرام)، کافور (۵۱۲ ملی گرام)۔ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر آب عنب الثعلب، آب عصا الراعی، آب کشنیز تر میں کئی بار ترکر کے خشک کر لیا جائے اور باریک پیس کر غبار کے مانند بنا لیا جائے۔ پھر آنکھوں میں بطور سرمہ لگایا جائے اور آنکھ کے اندر ڈالا بھی جائے۔

چیچک نکلنے کی صُورت میں آنکھ کی حفاظت کے لیۓ علی کحال نے ایک سُرمہ تیار کیا تھا، جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

**نسخۂ سُرمہ کحال** اسرب صافی نرم لے کر اس قدر رگڑے کہ ہاتھ میلا ہو جائے پھر اس میل کو عرق گلاب میں ترکی ہوئی چھُری کے ذریعہ کھُرچ کر نکال لے اور جمع کرے۔ اس میل میں کسی قدر کافور شامل کرے اور آنکھ کے اندر بطور سُرمہ لگائے۔ سلائی بھی اسرب کی ہونا چاہیئے، سلائی سے مذکورہ سُرمہ لے کر نرمی سے آنکھ میں لگائے اور تھوڑی دیر تک آنکھ کے اندر رکھے اس تبریدسے آنکھ طاقت ور ہو جاتی ہے اور پھنسیاں نکلنے نہیں پاتیں۔

بعدازاں چیچک کی صُورتِ حال پر غور کرے، اگر چیچک پوری طرح نکل کر مزید نکلنا بند ہو گیا ہو تو دو۲ دن دوران تک سُرمہ لگانا بند کر دے۔ ان دو۲ دنوں میں دماغ کی تقویت کا عمدہ خوشبوؤں، سیب، ناشپاتی، آس وغیرہ کے ذریعہ اہتمام کرے۔

پھر ایک قمیص طرفا، کبر مازج، عود قاقلی میں بسا کر پہن لے، اور سونے کے مقام پر بھی دھواں دے۔ ایک ایک عضو کو بھی دھواں دینے میں کوئی حرج نہیں، جب چیچک دینے لگے اور پھنسیاں صحت کے قریب پہنچ جائیں تو لطیف غذاؤں کا استعمال جاری رکھے، صرف جو کے ستو پر اکتفا کرے، —— بعد ازاں غسالہ کافور، بشرطیکہ دستیاب ہو، ورنہ عرق گلاب خالص لے کر اس کے اندر کسی قدر کافور ریاحی شامل کر کے ہر اس دانے پر چھڑکے جو نرم ہو، مگر ایسے دانے پر نہ چھڑکے جو سخت ہو اور اس میں پیپ نہ بھرا ہو، بلکہ ایک ایک دانہ جو پک گیا ہو اس پر لگاتا جائے کیوں کہ یہ دانے نکلنے کے اعتبار سے یکے بعد دیگرے پکتے ہیں، اور اسی کے لحاظ سے علاج ہوتا ہے، عام لوگ اور بوڑھی عورتیں ان پر نمک لگاتی ہیں، مگر نمک لگانا بعض دفعہ قاتل ہوتا ہے۔ کیوں کہ نمک سے جو جلن ہوتی ہے وہ بعض اوقات قلب تک پہنچ جاتی ہے اس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بچّوں کے لیۓ نمک کا استعمال اکثر وبیشتر قاتل ہوتا ہے۔ اس لیۓ طبیب کو چاہیۓ کہ اس سے پرہیز کرے، اصل غرض مواد کو جذب کرنا اور پھنسیوں کو خشک کرنا ہے۔ کافور اور عرق گلاب سے یہ مقصد بخوبی حاصل ہو سکتا ہے، بس نرمی بھی ہے تبرید بھی اور دماغ کے لیۓ مفید۔

یہ تمام باتیں نمک وغیرہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔

سونے کے وقت چیچک کے کسی دانے کو دبنے نہیں دینا چاہیۓ، بستر کے کھُردرے پن کی وجہ سے بھی کوئی دانہ دبنے نہ پائے کیوں کہ اس طرح دبے ہوئے دانوں کی صحت میں کافی تاخیر ہو جاتی

ہے، ــــ دانوں کو خشک کرنے کے بعد اجابتیں ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ــــ مگر مریض کی آنتوں کو ہمیشہ تر ولیسدار رکھنا ضروری ہے تاکہ خلطوں کی عدم موجودگی سے سکڑ نہ جائیں اس کے لئے بار تنگ، اسپغول، گل ارمنی، صمغ عربی وغیرہ دیا جائے ــــ مزاج میں حدت پیدا ہو اور اجابتیں شروع ہو جائیں تو جو کے ستو کا پانی روغن گل خالص کے ساتھ شامل کر کے پلایا جائے۔

مذکورہ تخموں کے اندر چیکاؤ کی صلاحیت اس طرح بڑھائی جاتی ہے کہ بارتنگ اچھی طرح کوٹ لی جائے پھر اس میں تلا ہوا اسپغول اور گل ارمنی، صمغ عربی کے ساتھ پیس کر ملا دیا جائے اس سے تقویت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

مریض کی غذا میں کیک دیا جائے جس میں بورق شامل نہ ہو، اور جاورس مقشر کو ایک دن ایک رات/ماء السماق میں بھگو کر رکھدیا جائے۔ بعدازاں اچھی طرح پکایا جائے اور اس میں روغن گل خالص ٹپکایا جائے۔

اگر اجابتیں نہ ہوں بلکہ بندش میں مزید اضافہ ہو تو اسے لانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے الایہ کہ مریض بے چین ہو تو اجابتیں لانے میں کوئی حرج نہیں، اس کے لئے آش جو، آب نخالہ، خطمی، شکر سفید حل کی ہوئی روغن بنفشہ سے حقنہ دینا چاہیئے، جب اجابتیں ہو جائیں تو اس میں اضافہ کرے نہ کمی کرے بلکہ طبیعت کے اعتدال پر اکتفا کرے ــــ اگر چیچک کا کوئی دانہ گوشت کے اندر تک چلا جائے تو اس کا علاج مرہم کے ذریعہ کیا جانا چاہیئے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

**مرہم کا نسخہ** موم اور روغن گلاب خالص تیار کر کے اس کے اندر کسی قدر سفیدۂ رصاص مغسول اور کسی قدر سنگ، اور ستنکار جو ایک سرخ رنگ کی بوٹی ہوتی ہے، اور کسی قدر قنبیل کوٹ چھان کر ملائے اور خوب پھینٹ لے، ٹھنڈا ہونے کے بعد ہاون دستہ میں ڈال کر اس میں کسی قدر انڈے کی سفیدی ملائے اور نرم کرے حتیٰ کہ تمام ادویہ ایک جان ہو جائیں، پھر سرد پانی ڈال کر خوب ملائے تاکہ نرم لیسدار بن جائے۔ پھر کسی قدر کافور شامل کر کے استعمال میں لائے۔

چیچک کے معاملے میں تمام لوگ اور تمام حالات یکساں نہیں ہوتے۔ یہ اس لئے واضح کرنا پڑا کہ کسی طبیب پر جسے ایسے امراض کے سلسلے میں تجربہ نہ ہو یہ بات مخفی نہ رہ جائے بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی کا مزاج طبی اچھا نہیں ہوتا، خون صاف نہیں ہوتا، چہرہ درشت ہوتا ہے، ایسے آدمی کی چیچک نوعی اعتبار سے محمود ہوتی ہے، لیکن صورۃ دیکھنے کے اعتبار سے ردی ہوتی ہے۔ اس سے طبیب گھبرا جاتا ہے، اور مریض کے سرپرستوں کو صحت سے مایوس کر دیتا ہے، ــــ جب طبیب، مریض

کے مزاج، اس کی صورت اور اس کے بشرہ کے رنگ پر غور کرنے تو محسوسات کے ذریعے مریض کا اصل حال معلوم کر سکتا ہے ، اسے یقیناً معلوم ہو پائے گا کہ کیسے علاج کی اسے ضرورت ہے۔ ہم نے مذموم قاتل اور محمود مرض دونوں کا تذکرہ کر دیا ہے اور رنگ سے پہچاننے کا طریقہ بھی بتلا دیا ہے، —— وہ یہ کہ جس قسم کی بھی چیچک ہو اگر پھیلی ہوئی اور چوڑے قسم کی ہو تو "ردی" ہوتی ہے —— اگر متصل ہو تو یعنی ایک دانہ دوسرے دانے سے ملا ہوا ہو تو وہ بھی ردی ہے ، اگر چوڑی ہو اور دانوں کے اندر سوراخ ہوں تو وہ بھی ردی ہے، —— اور جو سبز اور جلد پر سُرخ رگیں تیر رہی ہوں تو یہ بلاشبہ مہلک ہے' —— چیچک کی وہ قسم جو سُرخ پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کیا لگتا ہے جیسے جلد پر خون چھڑک دیا گیا ہو جلد سے اٹھی ہوئی نہ ہو نہ محسوس ہو، یہ بھی ہلاکت پر دلالت کرتی ہے، —— وہ قسم جو باجرے سے مشابہ اور زرد ہوتی ہے، دانے ایک دوسرے سے پیوست ہوتے ہیں اور سفیدی ظاہر نہیں ہوتی یہ بھی قاتل ہے' —— اگر مریض کا چہرہ متورم ہو جائے عقل میں فتور و تغیر واقع ہو تو یہ قسم بھی مہلک ہے۔ چیچک کے ساتھ نکسیر بھی جاری ہو جائے اور خون کی اجابتیں ہونے لگیں تو مریض مر جائے گا۔

چیچک کی تمام اقسام میں وہ قسم بہتر اور سلامتی والی ہے جس میں دانوں کی جڑیں سُرخ اور سرے تیز سفید ہوں۔ پھر اس چیچک کا نمبر ہے جس کو حمقار کہتے ہیں یہ بڑے بڑے سفید دانوں کی شکل میں ہوتی ہے، حتیٰ کہ دانوں کی کمی کی وجہ سے ایک ایک کو شمار کرنا ممکن ہو جاتا ہے' مریض کی عقل صحیح و سلامت رہتی ہے اس کا نفس مضبوط ہوتا ہے، بخار بھی نہیں ہوتا، یہاں تک یہ خیال آتا ہے کہ یہ چیچک نہیں خارش' ہے۔ یہ قسم محفوظ ہوتی ہے —— یہ بات ناممکن نہیں ہے کہ خون میں تغیر واقع ہو اور یہ قسم ایک یا دو دفعہ اس کیفیت کو قبول کرے جو چیچک کا موجب بنتی ہے۔

بصرہ میں ایک آدمی ابن الازرق ہی طبیب تھا، وہ بیان کرتا ہے کہ اس کی والدہ ہر سال ایک مرتبہ چیچک کا اندیشہ ظاہر کرتی تھی یہ ان لوگوں میں سے نہ تھی جن پر غلط رائے قائم کرنے کا الزام لگایا جاتا ہو یا جو چیچک اور خارش کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے۔ اور یہ بات ناممکن نہیں ہے کیوں کہ مرض خون کو متغیر کر کے کیفیت مادہ محرقہ کو قبول کر لینے کے لئے تیار کر دیتا ہے۔

میں نے پہلے ہی تاکید کر دی ہے کہ مریض کو پیش آرہ تکلیف کے اندیشہ سے چیچک پر نمک نہ چھڑکا جائے اس کے بجائے کافور اور عرق گل کا استعمال کیا جائے، البتہ غریب اور نادر شے کے طور پر اپنا مشاہدہ نقل کروں گا۔

میں نے دیکھا ہے کہ اہلِ سیراف / اہلِ ماہیزاور تمام ساحل سمندر پر بسنے والے جب ساتواں دن گزر جائے اور چیچک مکمل طور پر نکل آتی ہے تو مریض کو سمندر کے پانی میں ڈبو کر تھوڑی دیر ویسا ہی رکھتے ہیں، پھر اس کو نکال کر، کزمازج اور طرفار کا دھواں دیتے ہیں۔ چنانچہ چیچک کا اسی دن ازالہ ہو جاتا ہے، اور بدن پر اس کا کوئی اثر بالکل باقی نہیں رہتا۔

چیچک پر تیل لگانے سے اس کے اثرات وحشت ناک حد تک باقی رہ جاتے ہیں، کالے کالے دھبے پڑ جاتے ہیں، چاہے کوئی بھی نیل کیوں نہ ہو۔ جس بات سے مریض بدشکل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ناک کے نتھنے، پلکیں، کان، ہونٹ وغیرہ تک متاثر ہو کر بدصورت ہو جاتے ہیں وہ مریض کا اپنے ناخنوں سے کھجاتا ہے، لہذا مریض کو اس سے روکنا ضروری ہے عرق گلاب کے اندر کافور شامل کر کے چیچک کے دانوں پر چھڑکے تاکہ خراش کو سکون حاصل ہو۔

چیچک کی ایک عجیب وغریب قسم بھی پیدا ہوتی ہے، اس کا شمار انھیں مذکورہ اقسام میں کیا جا سکتا ہے یا یہ ایک اور قسم کی چیچک قرار دی جا سکتی ہے، وہ یہ کہ اولین مرحلہ میں اس کے اندر بڑی بے چین کرنے والی خراش ہوتی ہے۔ میں نے عمر بھر میں ایک عورت کو دیکھا جسے یہ چیچک ہوئی تھی اس کا علاج ابوزکری نے کیا جو جابر العطیعی کا شاگرد تھا، وہ اس پر سرکہ اور آب نیج کرفس کے اندر بورہ گرم کر کے چھڑکا کرتا، عورت بالکل تندرست ہو گئی۔ یہ واقعہ میں نے اس لئے ذکر کیا کہ کوئی طبیب جب ایسے علاج کی نوبت آئے تو حیران و پریشان نہ ہو۔

# باب (۱۰)

# بہق (چھیپ) قسمیں اور علاج

تمام اطبار سابقین نے بہق اور برص کا علاج ایک ہی تجویز کیا ہے، خاص طور پر اس صورت میں جب بہق ابیض (چھیپ) ہو، اسی رائے پر قائم رہے، حتیٰ کہ انھوں نے بہق اسود (کالا داغ) کا نام برص اسود رکھدیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی غفلت کا نتیجہ ہے، کیوں فاضل جالینوس نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اس نے بہق ابیض اور بہق اسود، اور ان دونوں کی شکل وصورت کے درمیان فرق کیا ہے، اگر کسی کو بہق اسود اور بہق ابیض کا مرض لاحق ہو جائے تو برص میں مبتلا ہونے کے اندیشہ سے متفکر اور مغموم ہو جاتا ہے۔ ہم ان دونوں کا فرق بیان کرتے ہوئے ہر ایک کا الگ الگ علاج تجویز کریں گے۔

بہق اور برص کے درمیان، صورت اور شکل میں فرق ہوتا ہے، بہق کی شکل گول ہوتی ہے، یہ جس قدر ظاہر ہوتا ہے اتنا ہی برقرار رہتا ہے، پھیلتا نہیں نہ جلد کے چھلکے نکلتے ہیں، اس کا رنگ زیادہ تر جلد کے رنگ کی طرح ہوتا ہے۔ بس جلد میں تھوڑا سا فرق آجاتا ہے ـــــ لیکن برص کا مرض پھیلنے لگتا ہے، اس کا رنگ عام حالات میں بالکل صاف وچمکدار ہوتا ہے ـــــ یہ تو ہوا شکل وصورت کا فرق مادہ کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ جو رطوبت برص کا باعث بنتی ہے وہ سفید ہوتی ہے اور گوشت کے اندر اثر انداز ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ ہر

عضو اور بالوں کے اندر تک سرایت کر جاتی ہے، صحیح غذا کو اعضا ربیں پہنچنے سے روکتی ہے، جب عضو کی مناسب غذا، عضو تک پہنچتی ہے تو وہ اس کی تبدیل کر کے سفیدی کر دیتی ہے، اور گوشت کے اندر ہڈی تک پہنچ جاتی ہے ہڈی کا رنگ اور طبیعت بھی بدل ڈالتی ہے، جو خون اس مقام تک پہنچتا ہے وہ سفید ہو جاتا ہے ــــ بہق کا مادہ رطوبت ہوتی ہے جو جل کر الگ ہو جاتی ہے۔ سیاہ اور سفید کے درمیان پکی ہوئی چیزوں سے اٹھنے والی بھاپ کے مشابہ اور مائیت ختم ہو جانے کی وجہ سے ہلکی ہو جاتی ہے، چنانچہ خون اسے لیکر رگوں میں دوڑنے لگتا ہے، جب وہ باریک رگوں میں پہنچتا ہے تو جلد اور گوشت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مستدبر شکل اختیار کر لیتا ہے اس مقام پر جلد کے چھلکے نکلنے لگتے ہیں یہاں تک مادہ فنا ہو جاتا ہے، جب بڑھ جاتا ہے تو سیاہ شکل اختیار کر لیتا ہے، یہی بہق اسود ہے بہق ابیض کے دونوں مادے نہ گوشت کے اندر سرایت کرتے ہیں، نہ بالوں کو سفید کرتے ہیں، ــــ اب اس سے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان اور کیا فرق ہوگا۔

ان دونوں کا فرق واضح ہو جانے کے بعد، ہم بہق کی دونوں قسموں کا علاج اور اس کے بعد برص اور اس کی قسموں اور علاج کا ذکر کریں گے۔

## بہق ابیض کا علاج

پہلے مریض کی قوت، عمر، مزاج، عادت، پیشہ اور موسم پر غور کرے اگر موسم ایسا ہے کہ استفراغ کرنا مناسب نہیں تو کوئی استفراغ نہ کرے اور علاج میں صرف غذا کی اصلاح پر اکتفا کرے، ایسی غذائیں استعمال کرائے جس سے خون کی اصلاح ہوتی ہے ترطیب پیدا کرنے والی غذاؤں سے بالکل پرہیز کرائے، اور جب موسم ایسا آجائے جس میں استفراغ کیا جا سکتا ہے تو پہلے فصد کھولے، بشرطیکہ مزاج میں امتلاء ہو، ــــ بعض اطبار سابقین نے بہق کے مریض کی فصد کھولنے سے منع کیا ہے، اس سے مراد ایسا مریض ہے جس کا خون صاف ہو، جس کے خون میں اسی قدر بہق کا مادہ ہو جو جلد کے نیچے ہے۔ ایسی صورت میں فصد کی ضرورت نہیں، بلکہ خون کی کثرت ہیں اس کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے اس کو اسی حالت پر برقرار رکھنا زیادہ مناسب ہے، متاخرین کا خیال ہے کہ سارے حالات میں یہی مناسب ہے حالاں کہ ایسا نہیں ہے، چوں کہ بعض لوگوں کے خون میں یہ خلط باقی رہ جاتی ہے اور ان کے اندر امتلا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر علاج فصد کے ذریعہ استفراغ ہی سے ہو سکتا ہے، لہذا فصد کھولے، ــــ پھر اس مقام کا جائزہ لے جہاں بہق کا مرض لاحق ہوا ہے، اگر بہق سینے اور گردن پر ہے تو ایسے حقنے دینے چاہیئے جس میں بابونہ، اکلیل الملک اور کسی قدر شحم حنظل شامل ہو،

دو تین دفعہ حقنہ دینے کے بعد، مریض کو کئی دن تک آرام دے، پھر مندرجہ ذیل مطبوخ پلائے۔

**مطبوخ کا نسخہ** ہلیلہ سیاہ گٹھلی نکالا ہوا (۳۵ گرام)، ہلیلہ کابلی (۲۴½ گرام)، بلیلہ، آملہ (ہر ایک ۱۰½ گرام)، سنا مکی، اسطوخودوس، قنطوریون باریک، غافث، افسنتین رومی، اسقولوقندریون (ہر ایک ۱۰½ گرام)، مامیران چینی، شحم حنظل (ہر ایک ۵½ گرام)، تخم کرفس، انیسون، بادیان (ہر ایک ۷ گرام)، افتیمون اقریطی (۲۴½ گرام)، — ان تمام ادویہ کو ایک کپڑے میں ڈال دے اور اس میں ۵½ گرام ریوند کوٹا ہوا، اور مویز منقیٰ (۷۰ گرام)، شامل کرے۔ مطبوخ کی طرح پکائے افتیمون درصرہ بستہ ہانڈی کے اندر معلق رکھے — پھر اس میں سے مریض کی قوت برداشت کے مطابق صاف کرے — مکمل خوراک (۳۵۷۰) گرام ہے، اس مکمل خوراک میں حسب ذیل دوا سے تقویت حاصل ہوتی ہے (۵½ گرام) غاریقون، (۳½ گرام) تربد، (۱۰۲۴ ملی گرام) ایارج فیقرا (۷۶۸ ملی گرام) سقمونیا، ان تمام ادویہ کو پیس کر، شہد میں معجون بنالے، اور مطبوخ پینے سے تھوڑی دیر پہلے استعمال کرے، یہ خوراک ایک مہینے کی مدت میں دو بار استعمال کرے۔ پھر کئی دن تک آرام کرے اور غذا کی اصلاح کرے تاکہ قوت حاصل ہو جائے۔

پھر بہق کی صورتِ حال کا مشاہدہ کرے، اگر کمی آگئی ہے تو اس پر طلاء کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیوں کہ حمام کرنے اور رگڑنے کے بعد بہق کی تحلیل ہو جائے گی' — اگر بہق میں کمی نہ آئے اور علاج کا اثر ظاہر نہ ہو تو مویز اور عاقرقرحا سے غرغرہ کرنا چاہئے، نیز ان چیزوں سے غرغرہ کرے جن کا ذکر فالج، لقوہ اور استرخاء کے باب میں ہم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد حسبِ ذیل طلاء کرے:۔

**طلاء کا نسخہ** گندھک (ایک جزء) نمک ہندی (نصف جزء)، اسپند سوختنی (اسی قدر) تخم ترب، نکچھکنی (ہر ایک ½۲ جزء)، بیخ طنشیا (دو جزء)، — ان تمام ادویہ کو پیس کر گرم کرے، اور حمام میں جاکر متواتر تین دن تک طلاء کرے، پسینہ نکالے۔ اور جسم پر گرم پانی ڈالے۔ اور کھردرے رومال سے رگڑے — مریض کے ازالہ ہونے تک، جلنجبین اور سکنجبین بزوری کا استعمال کرائے، بشرطیکہ قوت برداشت ہو، تاآنکہ بدن صاف ہو جائے،

**بہق اسود کا علاج** بعینہ یہی علاج بہق اسود کا بھی ہے، سوائے اس کے مذکورہ دور کے بجائے اطریفل صغیر، اطریفل کبیر دینا چاہیے بشرطیکہ مزاج میں قوتِ برداشت ہو، اگر مزاج میں حدت ہو یا یبوست آجائے تو اس طریقہ علاج کو ترک کردے اور تطفیہ و ترطیب کی جانب توجہ کرے، یہاں تک کہ مزاج میں اعتدال پیدا ہو، پھر علاج کو

اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دے جب بہار یا خریف جیسا موافق موسم آ جائے۔ مریض کو کسی دوسرے موافق آب وہوا والے شہر میں منتقل کر دے۔

بہق کا ایک ایسا علاج بھی ہے جو مجھے کسی کتاب میں نظر نہیں آیا، مگر فاضل اطبار کی ایک جماعت کو میں نے دیکھا کہ وہ بہق اسود اور بہق ابیض کے مریضوں کا اس طرح علاج کیا کرتے تھے — وہ پچھنے لگانے سے بالکل منع کرتے، اور امتلار کی صورت میں جماع سے بھی منع کیا کرتے۔ مریض کو گندھک کے چشموں میں بٹھاتے اور کاسنی کے ساتھ تیار کیا ہوا خیسانده صبر پلاتے۔ اس طرح بہق کا ازالہ ہو جاتا۔

ایک ایسا طلار بھی ہے جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے، مگر اس کا ذکر ہی کتاب میں نہیں ملتا، وہ یہ کہ چوزہ ذبح کرنے کے ساتھ نکلنے والے گرم خون کو صمغ کے ساتھ شامل کر کے سرکہ میں گرم کر لیا جائے اس کو اشنانِ سبز اور خربوزہ کے گودے کے ساتھ ملا کر، حمام میں مالش کرے۔

---

# باب (۱۱)

# برص (سفید داغ)

علامات کی بنا پر برص برص میں فرق ہوتا ہے گو جنس اور نوع ایک ہی ہوتی ہے۔ برص کی ایک قسم بے حد چمکدار اور چکنی ہوتی ہے، ہاتھ سے چھونے پر نرم معلوم ہوتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جلد کسی قدر دب گئی ہے، ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مادہ کے اندر ردی کیفیت والی کوئی چیز شامل ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ مقام اپنی غذا حاصل نہیں کرسکتا۔ برص کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جو نہ ملائم ہوتی ہے نہ جلد کے اندر دھنسی ہوئی، یہ کیفیت رطوبت کی غلظت کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔ برص کی ایک قسم بے حد سرخ ہوتی ہے یہ سرخی اس خون کی رقت کی وجہ سے ہوتی ہے جو جلد اور گوشت کے درمیان ہوتا ہے، قبل اس کے کہ رطوبت فاسدہ اس خون کو اپنی طبیعت کی طرف مائل کرے، وہ مقام سرخ معلوم ہوتا ہے۔

برص کی دو اجناس ہیں، ایک جنس کو "عظمی" کہا جاتا ہے، یہ وہ جنس ہے جس میں رطوبت فاسدہ کی وجہ سے مقام پوری طرح متاثر ہوجاتا ہے، حتیٰ کہ ہڈی تک پہنچ جاتا ہے، بلکہ ہڈی کے اندر بھی اس کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ قسم ہے جس کا علاج دشوار ہے۔ اطبا، حاذقین ایسے مریضوں کا علاج نہیں کرتے بلکہ صرف پرہیز پر اکتفا کراتے ہیں۔ اس جنس کی کمی بیشی اور مزاج کے اعتبار سے کئی انواع ہیں۔

برص کی دوسری جنس وہ ہے جو جلد اور ہڈی کے درمیان ہوتی ہے، اس میں رطوبت مستحکم نہیں نہیں ہوتی، رطوبت فاسدہ کی وجہ سے مقام پوری طرح متاثر ہو جاتا ہے، کیوں کہ تمام خون کے اندر سفیدی سرایت کر جاتی ہے۔ اطبا سوئی چبھا کر اس مرض کا امتحان کرتے ہیں، انگوٹھے اور سبابہ سے جلد کو پکڑ کر گوشت کے اُوپر اٹھاتے ہیں، اور اس کے اندر سوئی چبھا کر دیکھتے ہیں، اگر سُرخ خون نکلے تو یہ حکم لگاتے ہیں کہ مرض ہڈی تک نہیں پہنچا ہے۔ اور اس مقام پر جو خون موجود ہے اس کے رنگ میں تغیر واقع ہو کر دودھ کے رنگ جیسا نہیں ہوا ہے۔ وہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ اگر خون میں سفیدی آکر، دودھ کا رنگ آجائے تو ایسے مریض کے علاج سے انکار کر دیتے ہیں، اور اس پر "برص عظمی" کا حُکم لگا دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔

حالانکہ ہر دو جنسوں اور ان کی انواع کا علاج مکمّل طور پر موجود ہے، ان سب کا علاج قریب قریب ہے۔ یہاں ہم جنس مرض برص کا ایک عمومی علاج لکھیں گے تاکہ طبیب اس سے اپنی ضرورت کا علاج حاصل کر سکے۔

واضح رہے کہ برص کے علاج میں خلط کے ازالہ، بدن کے استفراغ، برص والے عضو کے مزاج کی اصلاح اور تقویت، اور مریض کی غذا میں ایسی چیزیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے گرم، قوی خوُن پیدا ہو، موسم کا بھی خاص خیال رکھنا پڑتا ہے، کیوں کہ برص کا علاج انتہائی دشوار ہے، بلکہ یہ بہت کم کامیاب ہوتا ہے۔

## مبروص کیلئے پرہیز اور غذا

برص کے مریض کو ہر قسم کے دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء سے پرہیز کرایا جائے، چڑیوں کا گوشت کھلایا جائے، بشرطیکہ دستیاب ہوں، نو عمر چوزوں اور ایک سالہ بکری کے بچوں کے گوشت پر اکتفا کیا جائے۔ میٹھے ایسے کھلائے جائیں جو شہد سفید سے تیار کئے گئے ہوں۔ ہضم کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ بد ہضمی اور ہیضہ کا مرض لاحق نہو۔ ایسے مریض کو خوب بھُوک لگے تب غذا دی جائے۔ غذا کے دو گھنٹے بعد تھوڑی سی کہنہ، سُرخ رنگ کی، شراب صافی پلائی جائے تاکہ غذا کے ہضم ہونے میں معاون ہو، اس کے اُوپر مختلف اوقات میں مویز کا استعمال کراتا رہے؛
مرض کی ابتداء میں حسب ذیل "حب" سے بدن کا استفراغ کیا جائے:۔

## حب برص کا نسخہ

شیطرج ہندی ½ ۲ گرام سے کچھ زائد، ماہی زہرہ (½ ۱ گرام)، حب الغار، حب النیل (ہر ایک ۲۴۰ ملی گرام)، زنجبیل چینی (½ ۲ گرام)، ایارج فیقرا (½ ۵ گرام)، جند بیدستر (۶۸۰ ملی گرام)، سنبل، مصطگی (ہر ایک ½ ۱ گرام)، صبر سقوطری جو ایارج میں شامل کی جاتی ہے (½ ۳ گرام)، شحم حنظل (½ ۲ گرام)، مقل ارزق (½ ۳ گرام)، تخم کرفس (½ ۳ گرام)، سقمونیا مشوی (۱۰۸۰ ملی گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر، آب برگ اترج کے ساتھ ملا کر گوندھ لے، اور کالی مرچ کے برابر حبوب بنا کر سایہ میں خشک کرے ـــ ایک خوراک تقریباً تیرہ گرام کی مقدار/ نہار منہ، دو دن پرہیز کے بعد استعمال کرائے، آخر میں گرم پانی میں شکر گھول کر گھونٹ گھونٹ پلاتے رہیں ۔ اور بعد ازاں دس دنوں تک صبر کرے اور مطبوخ افیتمون کی خوراک استعمال کرے جو بلا کم و کاست سابور بن سہل کے نسخے کے مطابق ہو پھر ہر پانچ دن میں ایک مرتبہ معجون یا قرِ دیا استعمال کرے منہ میں مصطگی چبا کر جو لعاب ½ ۵ گرام جمع ہو اسے تھوک دے ـ مویز، عاقر قرحا اور خردل مسحوق کو میفختج اور مری نبطی میں ملا کر غرغرہ کرے ۔

## علاج دیگر

اگر ممکن ہو تو مندرجہ ذیل علاج بھی کیا جا سکتا ہے :۔ کھانے کے شروع میں مولی اور نمک کا استعمال کرے، بعد ازاں کافی مقدار میں (مولی) ڈال کر شوربہ تیار کرے اور پیٹ بھر کر استعمال کرے اور اس کے اوپر آب سویا کو شہد اور نمک کے ساتھ اوٹائے، اور ایک طاقتور خوراک استعمال کرے، بعد ازاں پرندے کا ایک نرم پَر لے کر اس کو روغن بادام میں تر کر کے قے لانے کے لئے استعمال کرے ۔ یہ علاج ظہر کے بعد ہونا چاہیئے تاکہ پھر اس دن کسی دوسری چیز کے استعمال کی نوبت نہ آئے ۔ اگر پیاس لگے تو میٹھے سیب کا شربت، تھوڑا تھوڑا استعمال کرے، بھوک پر صبر نہ کر سکے تو کسی قدر کیک اور خشک روٹی استعمال کرے، مگر بہتر یہ ہے کہ اس دن کسی چیز کا بالکل استعمال کرے ۔ جب دوسرے دن صبح ہو جائے تو (½ ۲۴ گرام) گل انگبیں استعمال کرے ۔ اس دن کھانے میں ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہیئے جو جذب کرنے والی ہوں، جیسے بھُنے ہوئے چوزے، اور بکری کے چھوٹے بچے کا بھُنا ہوا گوشت ـــــ اطباء فاضلین نے اسی طریقہ علاج کو اختیار کیا ہے، علاج نہار منہ کیا جائے ۔ اور دوسرے دن سکنجبین اور آب مولی جس کو سویا کے ساتھ اوٹا لیا گیا ہو، استعمال کرایا جائے، ـــ اطباء نے لکھا ہے کہ اس علاج کے بعد معدے میں کثیر مقدار میں فاضل مواد سر سے اترتا ہے اس لئے جب دوسرے دن علاج کیا جائے تو معدہ پاک و صاف ہو جاتا ہے اور غذا کے ساتھ اخلاط ملوث ہو کر تمام اعضاء میں پھیلنے

نہیں پاتے ـــــ لہٰذا اگر معالج اس کا خیال رکھے تو زیادہ بہتر اور مناسب ہے ـــــ اس علاج میں وقتاً فوقتاً مزاج کی نگہداشت ضروری ہے، جب بھی مزاج بگڑ جائے علاج سے رُک جائے تا آنکہ مزاج حالت طبعی کی طرف عود کر آئے، بعد ازاں نرمی کے ساتھ پھر علاج شروع کرے۔

**معجون کا نسخہ** ہر دس دن پر ایک بار مندرجۂ ذیل معجون استعمال کرے:۔
زراوند مدحرج (۳۵ گرام)، جند بیدستر، قثاء الحمار، فو، مر، فطراسالیون، شیطرج فارسی (ہر ایک ½۱۰ گرام)، تخم کرفس (۳۵ گرام)، بارزد، جاوشیر (ہر ایک ۷۰ گرام) ـــــ ان میں سے بھگوئی جانے والی ادویہ کو ان کو آب گندھک نبطی میں بھگو لیا جائے۔ باقی کو کوٹ کر گوندھ لیا جائے ـــــ پھر ان سب کو صاف شُدہ شہد میں ڈال دیا جائے۔ جب طبیعت کو کھولنے یعنی اجابتوں کا ارادہ ہو تو، ایارج کے ذریعہ طبیعت کو طاقت دے کر، اس میں سے ۱۴ گرام کی مقدار استعمال کرے، اگر معجوناتِ مسخنہ کی طرح اس کے استعمال کا ارادہ ہو تو ہر دن نہار مُنہ ½۲ گرام استعمال کرے۔

برص کی ایک قسم کا نام "المنتشر" ہے، یہ تمام بدن میں پھیل جاتی ہے، اس قسم کے مرض میں اس قوت کے اندر دُگنا اضافہ ہو جاتا ہے جو جگر کے خون کو بدل ڈالتی ہے۔ اس لئے خون ہمیشہ غیر پختہ رطوبت کی وجہ سے رطب رہتا ہے، بدن اس سے ایک زمانہ دراز تک غذائیت حاصل کرتا رہتا ہے چنانچہ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔

جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ برص کا سبب تمام اعضاء میں قوتِ مغیرہ اور قوتِ مشبہہ کا کمزور ہونا ہے، قوتِ محیلہ مقام برص پر کمزور ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے برص پھیل جاتا ہے، اس کی کمزوری کے مختلف اسباب ہیں، ـــــ اگر برودت کی وجہ سے یہ تغیر و کمزوری واقع ہوئی ہے تو اس سے "استسقاء" کا مرض پیدا ہوتا ہے، اور رطوبت کی وجہ سے واقع ہو تو اس سے "برص" کا مرض پیدا ہوتا ہے، اگر حرارت کی وجہ سے تغیر واقع ہو تو اس سے تین میں سے کوئی ایک مرض لاحق ہوتا ہے، یا تو استسقاء زقی جس میں قارورہ کے اندر سُرخی آجاتی ہے / یا جگر کے خون کے اندر قوام پیدا ہو جاتا ہے، یا اورام حارہ دمویہ فلغمونیہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی برص کا ذکر مطلق طور پر کرتا ہے تو وہ غلطی کرتا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس کا سبب اس قوت کے اندر تغیر کا واقع ہو جانا ہے جو جگر کے اندر خون کو تبدیل کر دیتی ہے۔ اس کے لئے ہم ادویہ حارہ کا نسخہ تجویز کریں گے۔

کبھی حرارت کی وجہ سے قوت میں تغیر واقع ہوتا ہے اس کی وجہ سے غذا میں فساد پیدا

ہو جاتا ہے، اور غذا ضرورت سے زیادہ رطب بن جاتی ہے، جب بدن اس سے غذا حاصل کرتا ہے تو یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ اگر جگر کے اندر گرمی ہو تو اس مرض کا مقابلہ، حادۂ مسخنہ اشیاء کے ذریعہ سے نہیں کیا جاسکتا، اس لئے طبیب کو چاہیئے کہ وہ راستہ اختیار کرے جیسے ہم نے بیان کیا ہے یعنی مزاج اور عضو کی حفاظت اور غذا کی اصلاح۔

حب برص کا ایسا ایک نسخہ ہے جس کا ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے، برص کا مریض جس کی صحت کی توقع ہے، جیساکہ ہم نے بیان کیا ہے اس کو اگر یہ حب استعمال کرایا جائے تو مکمل صحت حاصل ہو جاتی ہے"۔

## حب برص کا نسخہ

خربق سیاہ، زنجبیل چینی، دار فلفل، فلفل ابیض، شیطرج فارسی، عاقر قرحا، سنبل الطیب، اور مصطگی (ہر ایک ½۳ گرام)، صبر اسقوطری خالص (½۴۲ گرام)، جنطیانا رومی، فلفلمویہ، اسقودریون، بیج ایرسا یعنی بیج سوسن آسمانجونی (ہر ایک ¾۱ گرام)، مازریون مصلح (۷ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیا جائے اور آب برگ اترج، کہنہ شراب دونوں میں یا کسی ایک میں گوندھ کر بڑے بڑے "حب" بنالئے جائیں، اور (۱۰ گرام) کی مقدار ایک خوراک میں استعمال کی جائے، اسے ہمیشہ استعمال میں رکھے مگر موسم سرد ہونے کی صورت میں یا چاروں موسموں کے بدلنے کے وقت استعمال نہ کرے۔

## حبّ دیگر برائے برص

اسے ابو ماہر موسیٰ بن سیّار نے تیار کیا، اور "الحب المنبح" معروف بہ حب منج کا نام رکھا۔ یہ مجرب ہے:۔

کلکلانج (ایک جزء)، ایارج فیقرا (دو جزء) خربق (نصف جزء) بیج سقمونیا (½ ا جزء)، پیس کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر گوندھ لیا جائے اور چوڑے چوڑے حبوب بنالئے جائیں، (½۱۰ گرام) کی مقدار میں ایک خوراک استعمال کی جائے۔

مرض کا سبب پہچاننے کے بعد میں نے ایک جلیل القدر مصنّف کا ان حبوب کے ذریعہ علاج کیا۔ اس سے وہ چالیس دنوں کے اندر صحت یاب ہوگیا۔

اس مرض کے بہت سے معجونات اور حبوب بیان کئے گئے ہیں، مگر اطباء نے ان کے استعمال کو ترک کر دیا ہے۔ کیوں کہ مرض کے اقسام اور ان کے اسباب بیان کئے گئے ہیں، اور جب تک سبب اور صورت معلوم نہ ہو اس مرض کا کامیاب علاج نہیں ہوسکتا۔ ہم ایک معجون کا ذکر کریں گے جس کا نام "تریاق البرص" ہے، یہ حقیقت میں تریاق ہے۔ ابو ماہر نے ذکر کیا ہے

جابر لقطیبی نے عبداللہ بن سلیمان کے برص کا اسی تریاق سے علاج کیا تھا۔ جس سے بہت کم مدت کے اندر اس کو صحت حاصل ہوگئی۔

## نسخۂ معجون برص موسوم بہ تریاق البرص ہے

تریاق کبیر (۲۲ ½ گرام)، تریاق اربعہ (۴۵ گرام)، معجون کلکلانج (۴۵ گرام)، معجون باقردیا (۲۲ ½ گرام)، بیخ سقمونیا، اصول قثاء الحمار (ہر ایک ۲۲ ½ گرام)، ایا رج فیقرا، ایارج روکا غافیس ایارج رونس، ایارج مثر یدیطوس (ہر ایک ۴۵ گرام) ——— ان تمام معجونوں کو کہنہ شراب میں حل کر لیا جائے، اور پانچ دن پانچ رات دھوپ میں دکھایا جائے۔ دن میں دو تین دفعہ پھیلا دیا جائے تاکہ سوکھ کر گھوٹنے کے قابل ہو جائیں، انھیں باریک پیس کر شہد میں ملاکر اچھی طرح معجون بنا لیا جائے اگر دھوپ میں اچھی طرح خشک نہ ہونے پائے کہ کوٹا جا سکے تو بھی اسی طرح شہد میں معجون بنا لیا جائے ——— یہ ایسا معجون ہے کہ اس سے طبیب کو لاپروائی و بے اعتنائی نہیں برتنی چاہیئے یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ ان معجونات کے اخلاط دوسرے ہیں۔ تریاق کبیر اور ایارج مثر یدیطرس میں ڈالے جاتے ہیں؛ ——— اس لئے کہ یہ اخلاط جب ضروری اوزان کے مطابق یکجا ہو جاتے ہیں تو ان کی ایک قوت ہوتی ہے، اور جب معجون کی شکل میں دوسرے وزن کے مطابق یکجا کئے جائیں یا ان کے اندر کمی بیشی کی جائے تو اس میں ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے، یہ قوت پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے یا اس سے کم ہوتی ہے؛ اسی بنا پر یہ ایسی چیز ہے جس پر ایک معتدل طبیب کو تعجب نہیں ہونا چاہیئے وہ یہ نا سوچے کہ ان تمام معجونات کو کس طرح ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ ان کو ایک جگہ جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کی قوتیں ایک جگہ مجتمع کرکے ایک اعلیٰ وارفع قوت پیدا کر دی جائے۔

اب ہم ایک ایسے معجون کا ذکر کریں گے جس کو بختیشوع کبیر نے برص کے رنگ میں تغیر لانے کے لئے ایجاد کیا ہے، چالیس دن کے اندر یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے، اس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

## نسخۂ معجون برص حکیم بختیشوع کبیر

شیطرج فارسی، بیخ قصب سوختہ، مویز سوختہ زعفران جدید، کف دریا، گندھک سفید، عاقرقرحا، ماہی زہرہ، حب النیل، برادہ نحاس ان تمام ادویہ کو ایک کپڑے میں باندھ کر، سرکہ میں اوٹایا جائے اس کے اندر حجر الکحل کا ایک ٹکڑا ڈال دیا جائے۔ اور اس قدر پکائے کہ سرکہ گاڑھا ہو کر کالا ہو جائے۔ اس سے ایک دن طلاء کرے، دوسرے دن کالے سانپ کے خون سے طلاء کرے،

بشرطیکہ دستیاب ہو، یا اس کے گوشت کی راکھ سے یا گدھ کے خون سے طلاء کرے۔

**حکیم سیّار کا دوسرا نسخہ** یہ نسخہ برص کی اس قسم کو صحت بخشتا ہے جس کا علاج ممکن ہے کم و بیش ایک سال کے اندر رنگ درست ہو جاتا ہے:۔

گدہ کا خون، عقاب کا خون، بیل کا پت، زعفران، خبث الحدید، شیطرج فارسی، کبر کا پھول یا چھلکا یا جڑ، انار جو گدرانہ ہوا میٹھا یا کھٹا، مازو سوختہ اور غیر سوختہ — ان تمام ادویہ کو مذکورہ مختلف قسم کے ساتھ چکی کے پتھر پر کئی دفعہ پیس کر دھوپ میں خشک کر لیا جائے پھر اسے خون پلایا جائے تا آنکہ خون اچھی طرح جذب ہو جائے اور مانند غبار کے بن جائے، پھر طلاء کی ضرورت کے مطابق لے کر بہت تیز سرکہ میں ملالے، اور صبح کے وقت گاڑھا طلاء کرے، عشاء کے وقت دھوئے بغیر طلاء کی تجدید کرتا جائے، اسی طرح تین دن تک طلاء کرے، پھر پوچھ ڈالے۔ اگر رنگ کے اندر شدید تغیر ہو چکا ہے تو تھوڑا سا روغن بنفشہ لگا کر حمام کرے، یہ طلاء نہایت مجرب ہے۔

بصرہ میں ایک عورت بچوں کا علاج کیا کرتی تھی، وہ برص کی دوا بھی دیا کرتی، لوگ کثیر تعداد میں اس کے ہاں آتے اور دوا سے فائدہ اٹھاتے، میں مدت دراز تک اس کے ہاں رہا تاکہ دوا کی حقیقت معلوم کروں، چنانچہ حسب ذیل حبوب اور طلاء کے نسخوں کا پتہ چلا:۔

**نسخہ حبّ برص** زنجبیل چینی، فلفل سفید، خربق اسود، ایارج فیقرا، (برابر برابر) لے کر بیبروج میں جس کو شراب میں حل کیا گیا ہو گوندھیں مقدار خوراک (۱۰½ گرام)۔

**نسخہ طلاء** شیطرج، کحل، مازو، مچھلی کی ہڈیاں سوختہ، پھٹکری سرخ کوفتہ، — ان تمام اشیاء کو معجون کی طرح کوٹ کر قرص بنالے، ایک قرص سرکہ میں ملا کر مقام برص پر طلاء کرے۔

---

# باب (۱۲)

# شری (پتی) اور اس کی قسمیں

شری ایک ایسا مرض ہے جس سے جاہل اطباء مرض خبطہ کی طرح لاپروائی برتتے ہیں، خبطہ سے لاپروائی کی بناء پر زکام ہو جاتا ہے، اور زکام سے لاپروائی برتیں تو نزلہ ہو جاتا ہے، اور نزلہ سے لاپروائی برتی جائے تو ذات الریہ ذات الجنب اور شوصہ کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں اسی طرح جب مرض شری سے لاپروائی برتی جائے تو مسامات اور جلد کا فساد رونما ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ضعف اعصاب پیدا ہو جاتا ہے، ضعف اعصاب کی بناء پر مواد اترتا ہے، اور مواد اترنے کی وجہ سے خارش، دنبل، پھوڑے پھنسیاں، اور گوشت کا فساد رونما ہوتا ہے، جس کا نتیجہ سقوط اعضاء کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

شری کا مرض یا تو گرم حریف خون سے پیدا ہوتا ہے جس میں رطوبت فاسدہ غلیظہ تھوڑی مقدار میں، یا رطوبت رقیقہ فاسدہ جس کے اندر ملاحت کی وجہ سے حدت پیدا ہو جائے۔ شامل ہو گئی ہو۔ کبھی اخلاط سوداویہ کے مل جانے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے، سودا کی طبیعت بدل جاتی ہے۔ شری کی صورت جو خون کی حدت کی بناء پر ہوتا ہے سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سخت بے چینی ہوتی ہے، رطوبت فاسدہ کی وجہ سے جو شری رونما ہوتا ہے وہ بڑی بڑی سفید رنگ کی پھنسیوں کے مانند ہوتی ہے جس کے اندر ورم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اس کے اندر

سے رطوبت بھی نکلتی ہے۔ بعض دفعہ پہلی قسم کے ساتھ صفرا بھی پھیل جاتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خلط کا رُخ سطح بدن کی طرف ہوتا ہے اور مسامات کمزوری اور تنگی کی وجہ سے مواد کو خارج نہیں کر پاتے، خلط کی کثرت یا غلظت یا دونوں کی بنا پر یہ صورتِ حال پیدا ہوتی ہے، مسام متورم ہو جاتے ہیں، اور جلد سے چھلکے نکلنے لگتے ہیں چوڑی چوڑی پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کے اندر خراش ہوتی ہے۔

**قسم دموی کا علاج** مریض کی قوت کے لحاظ سے دونوں ہاتھوں کی فصد کھول کر خون خارج کیا جائے، سکنجبین سادہ کے ساتھ آش جو پلایا جائے۔ مزورات پر اکتفا کیا جائے جس میں آب حصرم آب سیب ترش، سرکہ، کاہو، کاسنی، پالک وغیرہ شامل ہوں، مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں حسبِ ذیل مطبوخ سے طبیعت کو کھولا جائے :-

**نسخہ مطبوخ** ہلیلہ زرد صاف شدہ (۷۰ گرام)، آلو بخارا ــــ (۳۰ عدد) عناب (۵۰ عدد)، تمر ہندی صاف شدہ (۱۰۵ گرام)، ترنجبین (مقدار سابق)، تخم کشوث، تخم کاسنی، برگ مکو، دھنیا خشک، توت شامی خشک کردہ (ہر ایک ½۱۰ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکایا جائے کہ گل جائیں، پھر (۳۵۰ گرام) کی مقدار مطبوخ نتھار لے۔ اس کے اندر (½۲۴ گرام) خیار شنبر اس کے بیج وغیرہ صاف کر کے، گھس لے اور دوبارہ صاف کر لے، پھر اس میں (۲۵۶ ملی گرام) سقمونیا مشوی گھس کر، نیم گرم کو پلائے، ــــ اس مطبوخ سے مرض کا ازالہ ہو تو بہتر، ورنہ قارورے کا امتحان کرے، اگر قارورے میں حدت پائی جائے تو سفوف کافور بیج کھلائے جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے

**نسخہ سفوف کافور و تیج** تخم کاسنی، تخم کشوث، تخم بقلہ مبارکہ (ہر ایک ½۱۰ گرام)، تخم خیار، بزرا یعنی چھلکا نکالے ہوئے (ہر ایک ½۱ گرام)، نشاستہ، کثیرا، صمغ عربی (ہر ایک ½۳ گرام)، بیج، یہ شری کی لکڑی ہے جو سفید ہوتی ہے (یہ توضیح ہم نے اس لئے کی ہے کہ بعض اطباء اور دوا ساز جہاں کہیں بیج لکھا ہوا ہوتا ہے اسے "بزرالبنج" سمجھ لیتے ہیں، چنانچہ میں نے بعض فضلاء کی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وراق کی تصحیف ½۲۴ گرام، مازوئے سبز (½۳ گرام)، کافور (۳٫۵ ملی گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے، اگر طبیب اس کے قرص بنالے تو زیادہ بہتر ہے، روزانہ ½۱۰ گرام) کی مقدار، (۷۰ گرام) سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کرے، اور غذا وہی استعمال کرائے جو مذکور ہو چکی ہے، اگر قارورہ

طبعی حالت کی طرف لوٹ آئے اور مرض شریٰ حاصل نہ ہو تو تمام بدن پر ضماد کرے۔

**ضماد کا نسخہ** آب کاسنی، آب مکو، آب دھنیا سبز آب انار تلخ لے کر اس کے اندر جو کے تر یا خشک آٹے کو بھگو لے، تر آٹا بہتر ہے، ایک دن ایک رات تک اسی طرح بھگوئے رکھے اور خوب پھینٹ لے تاکہ لیسدار ہو جائے اور سارے بدن پر ضماد کرے۔ سوکھتے ہی پھر ضماد کرے ایک دن ایک رات تک اسی طرح عمل کرے۔ پھر حمام کرے، اگر اس تدبیر سے مرض زائل ہو تو بہتر ہے ورنہ سرکہ میں عرق گلاب اور روغن گل حمام میں استعمال کرے۔ اس سے لامحالہ مرض زائل ہو جائے گا۔

**طلاء کا عجیب و غریب نسخہ** استفراغ کے بعد، آب برگ بہی، آب برگ بنفشہ میں کسی قدر صندل اور بوٹش اضافہ کر کے طلاء کرے۔ اس سے فوراً اسی دن مرض زائل ہو جاتا ہے۔

**قسم رطوبی کا علاج** مریض کا قارورہ سفید ہو تو مندرجۂ ذیل "حب"، کے ذریعہ طبیعت کو کھولے:۔

**حب کا نسخہ** مصطگی (۳½ گرام)، سنبل (۱۰۲۴ ملی گرام)، شحم حنظل (۱۰½ گرام)، افسنتین (۲¼ گرام)، افتیمون (۱¾ گرام)، غاریقون، تربذ (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، ورد (گلسُرخ) عصارہ، سوس (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام) —— ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور سکنجبین بزوری میں گوندھ کر "حب" بنالیں ایک خوراک (۱۲¼ گرام) کے حساب سے دو خوراک استعمال کریں۔ اگر موسم و شہر کی آب و ہوا مانع نہ ہو تو سکنجبین بزوری پلائی جائے دن میں دو بار حمام کرائے۔ مصطگی چبا کر، مُنہ میں جمع ہونے والے لعاب کو تھوک دیوے۔ اور غذاؤں میں سرکہ اور شکر سے بنے ہوئے مزورات استعمال کرے —— اگر اس تدبیر سے مرض زائل ہو تو بہتر ہے، ورنہ مریض کے قارورے اور قوت کا امتحان کرے، اگر قارورہ سفید ہو تو، اور فاضل مواد موجود ہو تو مطبوخ افتیمون پلایا جائے رات میں ۱۰۲۴ ملی گرام ایارج فیقرا استعمال کرے۔ اگر اس تدبیر سے مرض زائل ہو تو بہتر ہے ورنہ خیساندۂ صبر استعمال کرے۔

**خیساندۂ صبر کا نسخہ** صبر سقوطری (۱۰.۵ گرام)، ورد (۳۵ گرام)، مصطگی (۱۷½ گرام)، مامیران چینی (۱۰½ گرام) —— ان تمام ادویہ کو چکنی مٹی کے برتن میں ڈال کر آب کاسنی ڈالا جائے کہ تمام ادویہ ڈوب جائیں پھر آب کاسنی کو پکا کر صاف کر لیا جائے۔ اور دو دن تک دُھوپ میں رکھا جائے پھر اسے ایک پیالہ پی لیا جائے، روغن بادام شیریں یا روغن بادام تلخ

(۱۰½ گرام) بھی استعمال کیا جائے۔ اگر مریض کو بواسیر یا مقعد میں ضعف ہو تو خیسانده میں کسی قدر مقل شامل کرلیں نیم گرم روغن گل سے مقعد کی سینکائی کریں۔ یہ دوا سات دن تک استعمال کرے، ان دنوں روغن بادام کے ساتھ مزورات استعمال میں لائے، کیوں کہ صبر کے ساتھ کھٹی چیزوں کا استعمال بے حد ردی ہے، ـــ اس تدبیر سے مرض زائل ہو تو بہتر ورنہ حسب ذیل سفوف کے ساتھ دیا جائے۔

**نسخۂ سفوف کبابہ** کبابہ (۱۰½ گرام)، مازوئے سبز (۷ گرام)، بیخ جس کا ذکر نوع اول میں ہو چکا ہے (۱۴ گرام) تخم انجرہ (۱۷½ گرام)، گلسرخ (۱۰½ گرام)

ان تمام ادویہ کو پیس لے۔ اور نہار منہ اس میں سے (۱۰½ گرام) پھانک کر اوپر سے (۷۰ گرام) سکنجبین بزوری پی لے۔

اس مرض میں ہلیلۂ کابلی مربیٰ کا استعمال مُفید ہے، ـــ اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو مریض کو گندھک کے چشموں میں بیٹھنے اور اس کا پانی پینے کے لئے کہے، اور ماء المسفرم میں بادام تلخ، سپستاں شامی، برگ آزاد درخت ڈال کر اس قدر پکائے کہ گاڑھا ہو جائے اور نیچے بچھے مرض پر طلا کرے، پھر مریض کو حمام میں داخل کرے اور نخالہ و دانہ خربزہ کوفتہ، بشرطیکہ اس کا موسم ہو کی مالش کرے۔

**عجیب و غریب علاج** اس قسم کے مرض میں دانۂ آزاد درخت کا دھواں دینے سے مرض اسی دن زائل ہو جاتا ہے۔ یہ مجرب ہے۔ میں نے کسی کتاب میں یہ علاج نہیں دیکھا، مگر ملک شام کے اطباء کو ایسا کرتے دیکھا ہے، اس کا تجربہ بہت بہتر ثابت ہوا ہے نوع اول کے علاج کے طور پر وہ نقوع بھی استعمال کرایا جاتا ہے جو "صداع حار" میں مذکور ہو چکا ہے۔

اگر ان دو انواع کے ساتھ ایک تیسری قسم بھی رنگ یا صورت میں مرکب ہو جائے تو دونوں علاجوں کو مرکب کر دینا چاہیئے۔ یہ تیسری قسم کے لئے کار آمد ہوگا۔

میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص مرض شری دموی کے بعد صحتیاب ہوا اس کے مسامات سے پشش نکل رہی تھی جو بدبودار پسینے جیسی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مواد اس بچی کچھی خلط کی وجہ سے ہے جو مرض کا سبب تھی اور آہستہ آہستہ تحلیل ہو رہی ہے ـــ میں نے اس کے ازالہ کے لئے عمدہ تدبیر کی، اور مسلسل حمام کرنے کے لئے کہا، اس سے مرض مکمل طور پر صاف ہو گیا۔

میں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ مرض شری، خارش کی شکل اختیار کر گیا۔ اور زمانہ دراز تک

چلتا رہا۔ اس کے لئے گندھک کے چشموں سے علاج بہتر ثابت ہوا چنانچہ مرض زائل ہوگیا۔
میں نے یہ بھی دیکھا کہ مرض حصفہ، جلد میں احتراق اور کھردرے پن کا باعث ہوا۔ اس کیلئے بھی ایک لطیف تدبیر سے کام لیا، ایسے مریض کو ماء الجبن پلایا، چنانچہ مرض سے بالکل پاک ہوگیا۔

---

# باب (۱۳)

## داد اور اس کی قسمیں

قبل ازیں ہم نے چہرے اور سر میں پیدا ہونے والے امراض کا ذکر کیا ہے، وہیں داد کی قسموں کو بھی بیان کر چکے ہیں، اور اس کے علاج پر بھی گفتگو بھی ہو چکی ہے، جو کافی ہے، یہاں ہم اس مرض کے سلسلے میں بقیہ گفتگو کریں گے۔

داد کا مرض، اس مرض شری سے مشابہ ہے جو سطح جسم پر پھیلتا ہے، اکثر اوقات اس کی شکل گول ہوتی ہے بعض وقت گولائی میں پھیلتا ہے۔ اور جلد کے ایک بڑے حصّے کو گھیر لیتا ہے، اس کے گول ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس کی خلط باریک رگوں کے مُنہ سے نکلتی ہے جو اس کو برداشت نہیں کر سکتیں اولین مرحلہ میں اس کی صُورت کیل کے ایک نقطے یا کسی بھی نقطے کی طرح ہوتی ہے، اور پھر یہ نقطہ گولائی میں پھیلنے لگتا ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں جب داد ایسے مقام پر پیدا ہو جو مسطح ہو۔

### داد کی قسمیں

قوبا یعنی داد کے تین اجناس اور بکثرت انواع ہیں۔

جنس اول: (دموی) خون کے فساد اور رطوبت فاسدہ کی وجہ سے رونما ہوتی ہے۔

جنس دوم رطوبی: یہ رطوبت کے فساد، اس کی گرمی اور عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جنس سوم سوداوی : یہ خلط سوداوی سے پیدا ہوتی ہے، جب اخلاط جل جاتے ہیں تو سوداوی ہو جاتے ہیں، اور یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

جنس دموی کا رنگ سُرخ، جنس رطوبی کا رنگ سفید، جس میں سُرخی اور زردی شامل ہوتی ہے، اور جنس سوداوی کا رنگ مٹیالا بھورا ہوتا ہے، بعض اوقات داد سے سخت تکلیف ہونے لگتی ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب اس کی خلط میں صفرار شامل ہو جاتا ہے اور حدت پیدا ہو جاتی ہے بعض وقت داد کو کھجلانے میں لذت محسوس ہوتی ہے، ایسا خلط حریف کی شرکت سے ہوتا ہے۔ اگر کھجلانے میں لذت محسوس نہو بلکہ محض درد ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی خلط میں حاد لذاع خلط شامل ہو گئی ہے

## جنس دموی کا علاج

جنس دموی، فصد اور استفراغ اور غسال اشیار مثلاً خربزہ، اشنان، آرد باقلا، آرد نخود فارسی وغیرہ کے طلار سے زائل ہو جاتی ہے۔ ان اشیار سے کئی دفعہ حمام کرتے وقت دھوئے اور مندرجہ ذیل طلار کرے:۔

## نسخہ طلار

صمغ عربی، صمغ فارسی، کتیرا (برابر برابر)، اشق (نصف جزر) لے کر سرکہ میں بھگوئے تاآنکہ حل ہو جائیں، پھر کئی بار رگڑے، اس سے مرض زائل ہو جائے گا۔ شروع میں روغن گندم سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور سرکہ میں بھگو کر مازو کو لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے مرض پھیلنے نہیں پاتا۔

اگر فصد استفراغ اور طلار کے بعد بھی مرض کے ازالہ میں دشواری محسوس ہو تو اس پر جونک لگائے اس سے مرض جڑ سے نکل جائے گا۔

## جنس رطوبی کا علاج

مطبوخ افتیمونی اور ایارج فیقرا کا استعمال کرائے، میویزج اور عاقرقرحا کو آب شہد میں گرم کر کے غرغرہ کرے۔ اگر مریض کے مزاج میں گرمی ہو تو فصد کھولنے میں بھی کوئی حرج نہیں، ادویہ ناشفہ و اشیار قابضہ مثلاً اقلیمیاذ بب ہڑتال کو گلنار اور گلسُرخ میں گھس کر سرکہ میں ملا کر طلار کرے۔

**دیگر:**۔ اس کا ایک مُفید طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار دن کے آخری حصّے میں، افطار سے پہلے داد پر تھوک دے اور اپنے دانتوں کا میل رگڑے یہ تعویذ گنڈوں کے وقت گراں گزرتی ہے، مگر ہے مذکورہ مفہوم اور اسی معنی میں نیز روشنائی کی بھی جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ یہ بھی اس مفہوم میں ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

**دیگر:-** نیز داد پر، اسپند، کندش اور تربد کو پیسنے کے بعد، سرکہ میں ملا کر طلاء کرنا بھی مفید ہے۔
**دیگر:-** نیز سوئی کے ذریعہ داد کے بند مُنہ کو کھول کر سرکہ بیخ انجدان سے مالش کرنا بھی مفید ہے۔

## جنس سوداوی کا علاج

داد کی یہ قسم بہت دیر سے زائل ہوتی ہے، اس کا علاج مشکل ہے، رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے۔ مطبوخ افتیمون ولوغازیہ آب ہلیلہ سیاہ و زبیب کے ساتھ پلایا جائے اس پر مختلف چربیوں مثلاً پیہ ہنس، پیہ مرغابی، موم اور روغنیات کی ہمیشہ مالش کرے

**دیگر:-** داد کی تمام قسموں کا علاج یہ ہے کہ گندھک کے چشموں کا پانی پئے، اس کے اندر بیٹھے نیز گرم پانی میں بیٹھنا اور غسل کرنا بھی بہت مفید ہے۔

داد کی تمام قسموں میں غذا کی اصلاح ضروری ہے، علاج کے لئے بہتر وقت کا انتخاب کیا جائے پھر اگر علاج میں دشواری پیدا ہو اور مرض گوشت کے اندر تک سرایت کر جائے سفیدی پیدا ہو جائے تو اس پر تیز دوا لگانا چاہیئے تاکہ جڑ سے نکل جائے، بعد ازاں مرہم سے علاج کرنا چاہیئے داد کی تمام قسموں پر حسک کوہی کی مالش کرے جو حسک سعدی کے نام سے بھی مشہور ہے، یہ وہی پودا ہے جو گذرنے والوں سے خاص کر بکریوں کے دم اور گھوڑوں کی دم سے چمٹ جاتا ہے۔ اس کی شکل مخروطی ہوتی ہے جس پر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کا یا اس کے پتوں کا پانی داد پر لگایا جائے تو اسی دن ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کو اگر پھنسیوں پر لگایا جائے تو وہ بھی زائل ہو جاتے ہیں۔

ترکیب و امتزاج اور بدن اور اس کے مزاج کے اعتبار سے داد کی بہت زیادہ قسمیں ہیں ان کے منجملہ نوع سوداوی ہیں جب یہ جلد کے اندر تک سرایت کر جائے، عرصۂ دراز تک باقی رہے اور پرہیز نہ کیا جائے تو جذام تک پہنچ جاتی ہے اور اعضاء کو بکھیر دیتی ہے۔ کیوں کہ اس کا سبب خون کا احتراق ہے۔ احتراق کی وجہ سے خون کے اندر سوداویت، حدت، اکالیت اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے، جب یہ صورتِ حال پیدا ہو تو اس کا علاج وہی ہے جو جذام کی ابتداء میں کیا جاتا ہے۔

---

# باب (۱۴)

# ثالیل (مسّے) اُلٹے، کھلے ہوئے، کھردرے، اور لٹکے ہوئے

ہم نے مسّوں کا کچھ علاج، سرکی اور چہرے کی جلدی امراض میں لکھ دیا ہے، وہاں ہم نے ان مسّوں کا ذکر کیا جنھیں عدسیہ (مسور جیسے) حنطیہ، (گندم جیسے)۔ (جو کے مثل) شعریہ کہا جاتا ہے، یہاں ہم کسی قدر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

مسّے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ نزدیک نزدیک شاخ در شاخ، خشک ترین، اس کا سبب خلط یابس ارضی سوداوی ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ آپس میں چمٹے ہوئے اور نرم نہیں ہوتے

**علاج** ماء الاصول، روغن بادام کے ساتھ، اور پھر مطبوخ افتیمون پلایا جائے۔ اور آب برگ حسک کو ہی، آب صبر، بورہ اور آب برگ آس بورہ کے ساتھ کوٹ کر مالش کی جائے ــــ اگر صحت میں دشواری ہو اور سختی آجائے تو اس پر روغن نورہ ٹپکایا جائے جس کا ذکر کتاب کے شروع میں مسّوں کے ذکر میں گزر چکا ہے ــــ سب سے بہتر علاج استفراغ اور غذا کی اصلاح کے بعد روغن سے کیا جا سکتا ہے، چاہے جو بھی روغن ہو، مگر بہتر روغن گل ہے۔ ــــ بعض اطبار سابقین نے ذکر کیا ہے کہ ماء الظہر سے ایک یا دو دفعہ طلاء کرنا ایسے مسّوں کو سکھا دیتا ہے۔ مگر ہم نے جو تجربہ کیا اور جس کا استعمال بہتر ثابت ہوا وہ یہ ہے کہ آب حدادین یعنی وہ پانی جس کے

اندر لوہار تپتے ہوئے لوہے کو بجھاتے ہیں، اس میں بورہ، صبر، مر ملاکر مالش کی جائے۔
اس کی جو قسم منکوس (الٹی) ہوتی ہے اس میں سوزش نہیں ہوتی بلکہ چکنی اور سخت پھوڑے کی شکل میں ہوتی ہے مگر اس کے اندر گولائی ہوتی ہے، یہ ہے کہ فصد اور استفراغ کے بعد کھرچ کر اس پر روغن نورہ ٹپکایا جائے تاکہ خون ظاہر طور پر نظر آئے اور سرکہ سے دھوکر روغن گل لگائے اس طرح یہ مرض زائل ہو جائے ــــــ روغن نورہ لگانے اور سرکہ سے دھونے کے بعد اس پر پانی نہیں لگنا چاہئے ــــــ اگر مرض دراز ہو جائے تو مرہم کبیر سے علاج کیا جائے، یہ اس صورت میں جب دانے بڑے ہوں، اور بدن کے کسی عضو شریف پر یا اس کے قریب ہوں تو "مرہم داخلیون" کا کئی دن تک استعمال کرنا چاہئے۔ تا آنکہ دانے تحلیل یا خشک ہو جائیں، یا پھر نشتر لگاکر مواد کو خارج کر دیا جائے اور زخم خشک کیا جائے۔
مسّوں کے لئے سب سے بہتر دوا وہ ہے جس کو "ترکیب ابن سیار" کہا جاتا ہے:

### ترکیب ابن سیّار کا نسخہ

کبریت، ہڑتال زرد، شونیز، خاکستر غرب (برابر برابر) لیکر بعض کو سرکہ میں اور بعض کو زفت میں گوندھ لیا جائے اور مسّوں پر چاہے جس قسم کے ہوں طلاء کیا جائے، مسامیر (سوؤں جیسے مسّوں) پر بھی طلاء کیا جا سکتا ہے، یہ طلاء ان مسّوں کو نکال پھینکتا ہے۔ اس نسخہ میں کچھ اور اضافہ کی ضرورت نہیں ہے، یہ مجرب ہے۔
بعض لوگوں نے اس کے لئے شہد بھلانواں کی تجویز کی ہے، جو ایک بڑی غلطی ہے، خاص طور پر گرم ملکوں میں، کیوں کہ اس سے "مرض ساعیہ" پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض وقت وہ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، اور بعض وقت صحت بھی حاصل ہو جاتی ہے، مگر ایک سال کے بعد پھر مرض عود کرتا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ "شہد بھلانواں" کے استعمال سے بعض مریضوں کو زخم ہو گئے، جو آخر کار، قوت کے ختم ہو جانے اور بخار کی بناء پر ہلاکت کا موجب ہوئے۔ اس لئے اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔
یتوعات یعنی زہریلی ادویہ جیسے لبن التین، لبن المازریون، لبن عروق التوت وغیرہ کا استعمال بھی خطرے سے خالی نہیں ہے، کیوں کہ ناخنوں کی جڑوں کے اندر گھس جاتے ہیں اور جب زخم ہو جاتا ہے تو اس کو پھوڑ دیتے ہیں، ــــــ اس لئے سلامتی کا علاج وہی ہے جسے ہم نے بیان کر دیا ہے، ــــــ اگر کوئی دوسرا علاج اختیار کرنا چاہے تو بہتر علاج یہی ہے کہ مسّوں پر روغن نورہ استعمال کیا جائے، جس کا ہم نے مقالہ ثانیہ میں مسّوں کے

# باب (۱۵)

## حُمرہ (سرخبادہ) نملہ (پھرنیوالے دانے) نار فارسی (چھاجن اکوتہ) اور حمرہ (شب چراغ)

اس سلسلے میں سر اور چہرے کی جلد کے امراض ہیں مختصر طور پر گفتگو ہو چکی ہے، ہم یہاں ذرا تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اسے بیان کریں گے۔

خُون کے اندر تغیر تھوڑا ہوگا یا زیادہ پھر یہ تغیر مقدار کے لحاظ سے ہوگا یا کیفیت کے لحاظ سے پھر کیفیت کا تغیر برودت، حرارت، یبوست یا رطوبت کے لحاظ سے ہوگا، یا ان سب سے مرکب ہوکر ایک دوسری کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

کمیت کے لحاظ سے تغیر ہو اور ناقص ہو تو اس سے رنگ کی خرابی، قوت کی کمی، ہضم کا فتور، اور ذائقے میں ناخوشگواری، جماع سے علٰحدگی اور ضعف معدہ کے امراض وغیرہ لاحق ہونگے۔ اور یہ تغیر خُون کی زیادتی کی بنا پر ہو تو دو حال سے خالی نہ ہوگا، یا تو اپنی طبیعت اور جوہر پر برقرار رہے گا یا متغیر ہو جائے گا ـــــ اگر اپنی طبیعت پر برقرار رہے تو اس سے جو امراض پیدا ہوں گے وہ محفوظ ہوں گے جیسے نیند کی کثرت پڑجیب کی شیرینی، کثرت ضحک، بچّوں جیسی عادات کا شوق زیادہ جماع کی خواہش، کثرت اشتہا وغیرہ ـــــ اور اگر طبیعت سے خارج ہو جائے تو اس سے سُستی، کسل مندی، انگڑائی، جمائی، کثرت خواب، ثقل بدن اعضا شکنی، جوڑ جوڑ میں درد وغیرہ پیدا ہوں گے۔

اور اس بات کا بھی اندیشہ ہوگا کہ مواد اعضا رشریف کی طرف اُتر جائیں۔
کیفیت کا تغیر برودت کی سمت ہو تو اس سے استرخاء، جمود، ثقل زبان، تکدر حواس پیدا ہوگا۔
بعض وقت سکتۂ دمویہ، سرسام بارد اور برودت کبد کے امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں، اور بعض وقت امراض طحی وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔
اگر تغیر، کیفیت حادہ حارہ کی سمت ہو تو اس سے سُرخ بادہ، نملہ اورام فلغمونیہ، دنبل، خارش، سادہ کھجلی اور مادہ کے ساتھ دردِ سر وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں، اور اعضاء شریفہ کی سمت ہو تو اس عضو کو ہلاک کر دیتا ہے، —— مذکورہ تمام امراض خون کے تغیر کی بنا ء پر رونما ہوتے ہیں، ان کا ذکر اپنے اپنے مقامات پر تفصیل کے ساتھ آئے گا، ہم یہاں سُرخ بادہ نملہ، نار فارسی اور جمرہ کے متعلق بیان کریں گے :۔

## سُرخ بادہ کی قسمیں

سُرخ بادہ کی تین قسمیں ہیں، پہلی قسم محفوظ ہوتی ہے، یہ وہ قسم ہے جو جلد کے نیچے پھیلتی ہے، اس میں قدر تکلیف ہوتی ہے، متصل نہیں ہوتی متفرق ہوتی ہے اس پر انگلی پھرائی جائے تو سُرخی زائل ہو جاتی ہے، پھر لوٹ آتی ہے، یہ قسم فصد اور نشتر لگانے کی صورت میں اسی دن زائل ہو جاتی ہے۔
دوسری قسم بھی اسی طرح کی ہوتی ہے، مگر یہ متصل ہوتی ہے، متفرق نہیں ہوتی۔ اس قسم کے علاج میں فصد کھولنے، نشتر لگانے اور کہنہ شراب کے سرکہ اور گل ارمنی سے طلاء کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بعض دفعہ اس کے علاج میں قوی ادویہ جیسے شیاف، شیاف عصارۃ عصا الراعی وغیرہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔
تیسری قسم وہ ہے جو جلد کے اندر پہنچ جائے رنگ کسی قدر سیاہ مائل ہو جائے، اس کے علاج میں طبیب سستی برتے تو عضو کو معطل یا سڑا دیتی ہے۔ اس کے علاج میں بھی فصد کھولنے، نشتر لگانے، شراب کا پُرانا سرکہ اور گلِ ارمنی سے طلاء کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بعض وقت اس کے علاج میں قوی دوائیں جیسے شیاف مامیثا، عصارہ عصا الراعی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی تیسری قسم میں گہرا نشتر لگانا پڑتا ہے، یہی وہ قسم ہے کہ جب ایک طبیب نے اس طرح کے مریض کو خفیف نشتر لگایا تو جالینوس نے اس پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ نشتر گہرا لگائے اور دونوں ہاتھوں کی فصد کھولے —— اس میں اور اس جیسے دوسرے امراض "حمیات دمویہ" میں جالینوس نے حکم دیا تھا کہ مریض کا اس قدر خون نکالا جائے کہ بے ہوشی طاری ہو جائے اور مقام مرض کی تبرید کرے بعد ازاں شیاف مامیثا، برگ سوس، عصارۂ

عصا الراعی اور گِل ارمنی کو سرکہ میں ملاکر، طلاء کرے، ایسے مریضوں کی غذائیں مسور مقشر جس کو سرکہ اور شکر اور کسی قدر عناب کے ساتھ پکایا جائے اور ایسے مزورات دیئے جائیں جو خون میں سکون پیدا کرنے والے ہوں۔ وہ قسم جو گوشت کے اندر پہنچ جاتی ہے اس کو "حمرۂ فلغمونیہ" کہا جاتا ہے، اگر مرض کے مقام پر سیاہی آجائے تو معالج کو چاہیئے کہ لوہے کے ذریعہ نکال دے تاکہ یہ سیاہی، غیر متاثرہ مقام پر نہ پھیل سکے اس کے بعد "مرہم خل" سے علاج کرے جس کا تذکرہ ہم نے مرہموں کے قرابادین میں کیا ہے۔

حمرہ (سُرخ بادہ) میں خُون اور اس کی حدت میں تغیر آجاتا ہے کیوں کہ صفرا کے شامل ہونے سے جوش پیدا ہوتا ہے، اور خون کو وسیع تر مقام کی ضرورت ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے باریک رگیں جو گوشت کے اُوپر اور جلد اور پردے کے نیچے ہوتی ہیں پھٹ جاتی ہیں چنانچہ خون جلد اور گوشت کے درمیان پھیل جاتا ہے۔ اگر خون کے اندر اکالیت اور حدت ہو تو گوشت کے اندر پھیل کر، حدت پیدا کر دیتا ہے، اگر صرف حدت ہو اکالیت نہ ہو تو جلد اور پردے کے نیچے پھیل جاتا ہے۔ خون کے اندر یہ کیفیت گرم غذاؤں جیسے فلفل، لہسن، سنبل شہد کا شیرینی کے ساتھ اور خالص نبیذ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے —— ہم اس سلسلہ میں یہاں طوالت نہیں دیں گے۔ مقالہ ثانیہ میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے

**مرض نملہ کی قسمیں** دو ہیں، ایک پھیلی اور چمٹی ہوئی ہوتی ہے، اور بدن کے کسی حصے میں درد ناک دھبتے پیدا کر دیتی ہے۔ اس کے ساتھ حمی مطبقہ ہوتا ہے اس کا سبب وہ صفرا ہے جس میں حدت اور حرافت کی بنا پر فساد پیدا ہو جاتا ہے اور کثرت کی وجہ سے دھبے رونما ہوتے ہیں۔

دوسری قسم باجرے کے دانے جیسے متفرق دانوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، سر سفید اور جڑیں سُرخ ہوتی ہیں —— اس میں اور دوسرے مرض میں فرق یہ ہے کہ اس مرض کا مادہ قلیل ہوتا ہے گو اس میں حدت اور حرافت ہوتی ہے، یہ مسام سے نکل کر دانوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس قسم کے اندر، قسم اوّل کے مقابلہ میں حدت کم ہوتی ہے۔

ان دونوں قسموں کا علاج ایک ہی ہے۔ مگر قسم اول کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے علاج فصد اور استفراغ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ بشرط قوت مریض مندرجہ ذیل مطبوخ سے استفراغ کیا جائے:۔

**نسخۂ استفراغ** ہلیلہ زرد گٹھلی نکالا ہوا (۷۰ گرام)، تمر ہندی صاف شدہ (۷۰ گرام)، دھنیا خشک (ایک کف)، برگ عنب الثعلب (باقہ کثیرہ)، آلوبخارا (۳۰ عدد)
عناب (۳۰ عدد)، توت شامی خشک (ایک کف)، ترنجبین کانٹے صاف کردہ (۵۲٫۵ گرام)، تخم کاسنی کشوث (ہر ایک ۱۷٫۵ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پکالیا جائے، پھر صاف کرکے اس کے اندر ۵٫۷۰ ملی گرام سقمونیا مشوی شامل کرلی جائے، ــــ مگر میں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ اس نسخہ میں سقمونیا مشوی شامل نہ کی جائے۔ یہ نسخہ ایک خوراک یا دو خوراک پلایا جائے اگر معدے میں قوت برداشت ہو تو آش جو، سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کرائے، قوتِ برداشت نہو تو سکنجبین کا استعمال آب کاسنی اور آب عنب الثعلب کے ساتھ کرے، ــــ اگر مریض کا معدہ اس کو بھی برداشت نہ کرے تو آب عنب الثعلب کو شربت سیب اور عرق گلاب جوزی کے ساتھ استعمال کرائے، ــــ ایسے مریض کے علاج میں جہاں تک ممکن ہو "تطفیہ" کا طریقہ اختیار کرے، اور معدے کے ضعف کا خیال رکھے۔

اہلِ حران نے ایسے مریض کے لئے ایک ایسا مشروب ایجاد کیا ہے جس کے استعمال سے بہتر اثر مرتب ہوا ہے، نسخہ حسب ذیل ہے:۔

**نسخۂ مشروب** آب ریباس، آب حصرم، آب توت شامی، (ہر ایک ۳۵۰ گرام)، پوست بیخ کاسنی، بیخ عنب الثعلب، اکشوت بغدادی (ہر ایک ۱۷٫۵ گرام)،
ان ادویہ کو، مندرجۂ بالا آبیات میں اس قدر پکایا جائے کہ گل جائیں، پھر اس کو صاف کرکے شکر طبرزد بقدر ضرورت شامل کرلی جائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر تین سو پچاس گرام مشروب میں ۲۵ ۴ گرام شکر شامل کی جائے اور قوام بنایا جائے۔ اس کے اندر جابر القطیعی نے کسی قدر کافور کا بھی اضافہ کیا ہے۔

**نسخۂ طلاء** گل ارمنی، صندل سفید، گلِ سرخ، گلنار کو آب عنب الثعلب میں ملا کر طلاء کرے،

**دیگر** صرف آب عنب الثعلب سے بھی طلاء کیا جاتا ہے۔
حسن بن اسحاق نے مرض حمرہ اور نملہ کے لئے ایک طلاء ایجاد کیا ہے جس کا نام اس نے "نرد" رکھا ہے وہ مذکورہ امراض میں بعد تجربہ کے استعمال کیا کرتا تھا۔ ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا تو بعض وقت یہ طلاء بہتر معلوم ہوا، نسخہ حسب ذیل ہے۔

**نسخۂ طلاء حسن بن اسحاق موسوم بہ "نرد"** گل ارمنی، صندلین، بوش، شیاف مامیثا،

تخم کاسنی اس میں طباشیر، کافور، مازو کا اضافہ کیا جائے، اور بعض متاخرین نے اس میں کسی قدر افیون کا بھی اضافہ کیا ہے —— میں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ اس میں افیون کا اضافہ نہ کیا جائے —— ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور آب عنب الثعلب میں گوندھ لیا جائے، اور نرد (کھجور کے پتوں کا تھیلا جو نیچے سے چوڑا ہوتا ہے) کے مانند مستطیل گولیاں بنالی جائیں، جن کے اوپری سرے باریک اور نچلے حصے موٹے ہوں، اس شکل، اس شکل میں بنانے کا مطلب جو میں نے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ گھسنے میں آسانی ہو۔ اس کو آب عنب الثعلب اور عرق گلاب اور تھوڑے سے غیر کہنہ سرکہ میں گھس لیا جائے۔ اور حمرہ اور نملہ پر اس طرح طلاء کرے کہ خشک ہونے نہ پائے۔

## طلاء اہل بصرہ

بصرہ کے اطباء اس مرض اور حمرہ (سُرخ بادہ) میں حسب ذیل طلاء کرتے ہیں:
قداح عصا الراعی، حی العالم، برگ اسپغول، برگ بارتنگ قداح بید سادہ
ان تمام ادویہ کو اچھی طرح کوٹ لے کہ وہ ایک جان ہو جائیں، پھر اس پر کسی قدر آرد جو ڈال کر خوب ملالے۔ پھر حمرہ اور نملہ کے مقام پر طلاء کرے۔ اسی دن ٹھنڈک حاصل ہو جائے گی اور مرض تحلیل ہو جائے گا۔

بعض اطباء علاج میں یہ غلطی کر بیٹھتے ہیں کہ اس پر روغن کی مالش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرض میں اشتعال والتزاق پیدا ہو جاتا ہے اور صحت میں تاخیر پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو زمانۂ دراز کے بعد شفا ہوتی ہے، حمرہ اور نملہ کے امراض جب زائل ہو جائیں تو ان کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا باقی بھی رہے تو مختصر عرصہ میں دور ہو جاتا ہے۔

## شب چراغ (جمرہ)

جمرہ (شب چراغ) میں متفرق یا مجتمع طور پر دانے نکل آتے ہیں جو چوڑے اور بے حد سُرخ ہوتے ہیں۔ ہر دانہ ایک بڑی جگہ گھیر لیتا ہے جلدی سفید نہیں پڑتا، گوشت کے اندر تک چلا جاتا ہے۔ اس میں اس قدر سخت درد ہوتا ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے نیند اڑ جاتی ہے۔

## جمرہ کا علاج

"نملہ" کے علاج کی طرح ہے، مگر اس قدر فرق ہے کہ اس کے علاج میں کافور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

## جمرہ (شب چراغ) کا خصوصی علاج

سرکہ کسی خالص مٹی پر ڈال دے حتیٰ کہ کھولنے لگے، بعد ازاں مذکورہ مٹی کو اس قدر پھینٹے کہ نرم

ہو جائے اس پر کافور ڈال دے اور جمرہ پر طلاء کرے ۔ جمرہ کا سبب بھی وہی ہے جو نملہ کا ہے، یعنی صفراء میں گرم خون کے اختلاط سے یہ دونوں مرض پیدا ہوتے ہیں ـــــ مگر جمرہ میں خون کی حدت بہت تیز ہوتی ہے، اور نملہ میں صفراء کی شدت زیادہ ہوتی ہے ۔ لہذا سبب کی قوت کے اعتبار سے اس سے پیدا ہونے والے مرض کی شدت ہوتی ہے ۔

## نار فارسی (چھاجن، اکوتہ)

اکثر اطباء کے نزدیک نار فارسی اور جمرہ کی شکل یکساں ہوتی ہے ۔ بعض اطباء کہتے ہیں کہ نار فارسی اور نملہ کی صورت یکساں نہیں ہوتی، حالاں کہ ایسا نہیں ہے ۔ کیوں کہ نار فارسی میں دانے بڑے بڑے ہوتے ہیں، اور سخت درد ہوتا ہے یہ گوشت کے اندر تک چلے جاتے ہیں "نملہ" میں یہ صورت نہیں ہوتی، جمرہ میں نشتر لگانے کی ضرورت ہوتی ہے زائل ہونے کے بعد بھی اس کا اثر باقی رہتا ہے ـــ اور نار فارسی میں ایسا نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ نشتر کو برداشت نہیں کرتی ۔ زائل ہونے کے بعد بھی اس کے بینگنی، کالے رنگ کے اثرات باقی رہتے ہیں ۔ ان دونوں کے درمیان یہ ایک بیّن فرق ہے، گو مجموعی طور پر جنس ایک ہی ہے ۔

نار فارسی میں سخت سوزش اور جلد کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی ہے، بدن میں آگ کے مانند خطوط نظر آنے لگتے ہیں، یہ مرض جلد کے اندر نہیں پھیلتا ۔ اس میں سخت درد ہوتا ہے ۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ اپنے مقام پر متفرق طور پر پھیلتا ہے اسی وجہ سے زائل ہونے کے بعد بھی اس کا اثر باقی رہتا ہے، کیوں کہ اس کی خلط فاعل جو رقیق ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے، اور خلط غلیظ باقی رہ جاتی ہے ۔

## علاج

علاج جمرہ کی طرح ہے ۔ فصد اور استفراغ کے بعد مریض کو آش جو اور وہ مشروب پلایا جائے جس کا ذکر نملہ اور جمرہ میں کیا جا چکا ہے یعنی رسوت (ایک جزء)، کافور (ایک جزء) لیا جائے، اور لعاب اسپغول لعاب بارتنگ، میں کافور اور رسوت پھینٹ لیا جائے اس میں ایک کپڑے کو ترکر کے مقام مرض پر لگایا جائے کہ لذت محسوس ہو، اگر تکلیف محسوس ہو تو کپڑا نکال دیا جائے، اگر "نرد" کے استعمال سے درد میں کمی محسوس ہو تو اس سے طلاء کرنا بہتر ہے ۔

# باب (۱۶)

## ماشرا (چہرے کا سرخبادہ)

ماشرا کا ذکر چہرے کی جلد یا حلق کے امراض میں کیا جانا چاہیئے تھا، لیکن وہاں ہم نے چھوڑ دیا اور اس مقام پر اس کا ذکر کر رہے ہیں جہاں خونی امراض کا بیان ہے۔

"ماشرا" ایک سریانی نام ہے، ورم دموی چہرے اور پیشانی پر ظاہر ہو تو "ماشرا" کہتے ہیں، سر کی سمت چڑھے تو "حمرۃ ورم الراس" کہلاتا ہے، اور جب دونوں کانوں میں ظاہر ہو تو " وجع الاذنین" کہتے ہیں۔

سبب یہ ہے کہ جس خون میں تغیر، فساد، سخونت اور جوش پیدا ہوتا ہے وہ اس بڑی رگ کے اندر ہوتا ہے جو پشت کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے اور جسے "اجون" کہتے ہیں، اس کی کئی شاخیں سینے، حلق، حنجرہ اور چہرے کی سمت نکلتی ہیں، اسی مقام پر ارخیجانس سے غلطی صادر ہوئی ہے اس نے یہ گمان کیا کہ جو خون سینے کی تجویف غشار پر آتا ہے۔ وہ اس رگ کی شاخوں میں داخل ہوتا ہے، اور حلق و حنجرہ تک چڑھ جاتا ہے، پھر اس رگ کی دوسری شاخوں سے بھی حنجرہ تک پہنچ جاتا ہے جالینوس نے اپنی کتاب " المواضع الآلمۃ" میں اس کا رد کیا ہے، اور اس قول کی غلطی واضح کی ہے،

اگر اس رگ میں فاسد خون جمع ہو جائے اور اس شاخ میں داخل ہو جو چہرے کی سمت نکلتی

ہے تو اس سے "ماشرا" پیدا ہوتا ہے، ــــ بعض دفعہ اس خون کا نزول سر سے ہوتا ہے، مگر اس کی علامت صاف ظاہر ہوتی ہے، وہ یہ کہ ورم پہلے سر میں نظر آتا ہے، پھر چہرے کی طرف اترتا ہے، اور جس کی ابتدا چہرے سے ہو تو چہرہ پہلے متورم ہو جاتا ہے، پھر ورم، سر کی طرف بڑھتا ہے، یہ انتہائی سخت اور خطرناک مرض ہوتا ہے۔ کیوں کہ اگر یہ چہرے اور دونوں آنکھوں کے درمیانی حصے میں شدت اختیار کر جائے اور اس کا مواد زیادہ ہو تو بعض وقت حنجرہ، آلات تنفس اور داخلی عضلات میں سرایت کر کے تنفس روک دیتا ہے اور مریض کا گلا گھونٹ جاتا ہے، ــــ اگر ورم چہرے سے، سر کی جلد کی سمت چڑھے اور عقل صحیح و سالم ہو تو یہ سلامتی پر دلالت کرتا ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ دماغ صحیح و سالم ہے۔ نیز مواد، رقیق ہے اور چہرے کی سطح پر موجود ہے، ــــ اگر ورم کی ابتدا ہو اور سینے اور حلق کی طرف اُترے تو یہ فساد اور خطرے کی علامت ہے، کیوں کہ اس سے مواد کی غلظت اور فساد کا پتہ چلتا ہے، بعض اوقات یہ مواد قلب کی سمت اتر جاتا ہے، ایسی صورت میں اسی دن موت واقع ہو جاتی ہے۔

**علاج ماشرا** مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں دونوں ہاتھوں اور صافن نامی رگوں کی فصد کھولے دونوں پنڈلیوں میں پچھنے لگائے، اور آلو بخارا، تمر ہندی کا ہلکا جلاب دے۔ سینے اور حلق کی تضمید ایسی اشیاء سے کرے جن سے برودت اور تقویت حاصل ہو، تاکہ مواد اگر چہرے سے اترنا شروع ہوا ہے تو پھیلنے نہ پائے، بعد ازاں ایک کپڑا عرق گلاب اور کسی قدر کافور میں تر کر کے سر اور چہرے کی تبرید کرے اگر آنکھ بند ہے تو کھول کر اس میں بچی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ ٹپکائے اور آب دھنیا سبز میں کحل حل کر کے ٹپکائے، آش جو پلائے غذا میں مسور مقشر اور حنس مسلوق اور کاسنی مسلوق کے مزورات وغیرہ جو سرکہ میں بنائے گئے ہوں، استعمال کرائے۔ اس مرض میں بعض وقت مآقین، منخرین اور زبان کے نیچے بھی فصد کھولنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بشرطیکہ مریض میں قوت برداشت موجود ہو، ایسی صورت میں ان تمام اعضاء میں فصد کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

ابن سیار کا عمل یہ تھا کہ وہ مسور، دھنیا خشک، عناب گٹھلی نکالا ہوا کو خوب پکا کر صاف کر لیتا اور اسے سکنجبین کے ساتھ پلاتا۔

بعض اطباء ماشراء میں حسب ذیل سفوف استعمال کرتے ہیں۔

**نسخۂ سفوف ماشرا** نشاستہ کتیرا، صمغ فارسی، تخم خرفہ، تخم کاسنی (برابر برابر) پیس کر اس میں کسی قدر کافور شامل کر لیا جائے، اور اسے بقدر ضرورت سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتے ——— بعض اطباء اس سفوف میں تخم خیار مقشر، تخم خیارزہ مقشر، کا اضافہ کرتے ہیں، پھر اس کو گوندھ کر قرص بنا لیتے ہیں۔ اسے "اقراص کافور" کہتے ہیں، اس کا نسخہ اس نسخہ سے ماخوذ ہے۔، جس کا ذکر ہم نے "حمیات محرقہ" کے بیان میں کیا ہے۔

# باب (۱۷)

## دنبل اور دُبیلات

دُنبل ان بڑی بڑی پھنسیوں کو کہتے ہیں جو صنوبری شکل کی اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہیں، شروع ہی سے ان میں بڑی تکلیف ہوتی ہے، اس کے دو اسباب ہیں، کمیت یا کیفیت، کیفیت سے مراد یہ ہے کہ خون کے اندر رطوبت غلیظہ فاسدہ شامل ہو جائے، اور خون کو فاسد کر دے، خون کے فساد کی وجہ سے خون کے اندر کیفیت حادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ رگیں اس کو برداشت نہیں کر سکتیں اور اس کو جلد اور گوشت کے درمیان پھینک دیتی ہیں ــــــ جو دنبل کمیت کی بناء پر رونما ہوتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ خون کی کثرت کی بناء پر رگوں میں امتلاء پیدا ہوتا ہے جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتیں، اور عضو کے سمت پھینک دیتی ہیں، ــــــ یہ قسم گہرائی تک نہیں پہنچتی اور محفوظ ہوتی ہے۔ جو دُنبل، کیفیت کے فساد کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں، ان کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولی جائے، اور اصولوں کا لحاظ کرتے ہوئے طبیعت کے موافق ادویہ سے استفراغ کیا جائے، خون کی اصلاح کرنے والی غذائیں دی جائیں، تغذیہ میں مزاج کا خیال رکھا جائے سرکہ اور شکر سے بنائے ہوئے مزورات پر اکتفا جائے میوہ جات میں سیب میخوش اور انار میخوش استعمال کرایا جائے، مشروبات میں/ سکنجبین سادہ دی جائے، مقام مرطوب ہو مثلاً طبرستان یا ملک شام وغیرہ تو سکنجبین بزوری کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ ایسے ملکوں میں سدے بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ مگر گرم و خشک

ملکوں میں سکنجبین بزوری کے استعمال کے لئے قوت برداشت بالکل نہیں ہوتی۔ لہذا ایسے مقامات پر سکنجبین سادہ کا استعمال کیا جائے۔ شربت سیب، شربت حصرم وغیرہ پلایا جائے۔ اگر دُنبل بکثرت ہوں تو دونوں ہاتھوں کی فصد کھولی جائے غذا کی اصلاح کی جائے، اور دُنبل پر متفرق مادہ کو سمیٹنے کے لئے اسپغول انڈے کی سفیدی میں پھینٹ کر لگایا جائے ــــ اگر پیپ جمع ہو جائے تو اس کی صفائی کے لئے حسب ذیل نسخے کا استعمال کیا جائے:-

**نسخہ برائے تنقیح** | چُونا بجھا (ایک جزء)، تخم مر (دو جزء) گولر خام (ایک جزء)، ــــ ان سب ادویہ کو یکجا کر کے انڈے کی زردی اور کسی قدر شہد میں ملا یا جائے، اور دُنبل پر باندھ دیا جائے، اس سے وہ آسانی کے ساتھ پک جائے گا، جب دُنبل سے پیپ نکل جائے تو انڈے کی سفیدی اور زردی روغن بنفشہ کے ساتھ پھینٹ کر باندھ دی جائے تاکہ سفید پیپ کا وہ ٹکڑا نکل جائے جس کو "ام الدامیل (دکھیلی) کہتے ہیں۔

دُنبل شروع شروع ہی میں سخت تکلیف دیتا ہے، اور خون میں جب حدت اور سخونت پیدا ہو جائے تو اس مقام میں بھی سخونت پیدا ہو جاتی ہے جہاں وہ گرتا ہے، جب مواد پک جائے اور نرم پڑ جائے تو درد میں سکون ہوتا ہے، کیوں کہ حدت سے استحالہ اور نرمی پیدا ہوتی ہے، جب نرمی پیدا ہوتی ہے تو درد کے احساس میں بھی کمی ہوتی ہے، اگر پیپ کے نکلنے کے بعد معلوم ہو کہ دُنبل گوشت کے اندر تک چلا گیا ہے تو ایسے مرہم کا استعمال ضروری ہے جو گوشت پیدا کرے، جیسے مرہم سفیدہ، مرہم مرداسنگ، قیروطی وغیرہ جب زخم مندمل ہو جائے تو اس پر گلنار، کندر، مر، گل سُرخ چھڑکنا چاہئے، اچھے ہونے کے بعد اثر باقی رہ جائے، تو اس کو ویسا ہی چھوڑ دے تا آنکہ صحت میں استحکام پیدا ہو اور دُنبل کے مقام پر سختی آجائے، بعد ازاں حسب ذیل طلاء کرے:-

**نسخہ طلاء** | آرد کرسنہ، آرد نخود، آرد باقلا۔ ان سب کو دودھ میں گوندھ کر متاثرہ مقام پر گاڑھا طلاء کرے، اور اسی طرح تین دن تک، خشک ہونے کے ساتھ ہی طلاء کرتا جائے، پھر حمام میں داخل ہو، اور صاف شدہ موم اور روغن گُل کی مالش کرے ۔ اگر ضماد کے باوجود مادہ میں پختگی پیدا نہ ہو تو قوی دوا کا استعمال کرنا چاہیے، جیسے مرہم داخلیون، اور گیہوں جس کو چبا کر کوٹ لیا جائے، پھر اس میں کسی قدر چربی شامل کر کے باندھ دیا جائے، مگر پک جائے منہ نہ کھلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ عضو کے کس مقام پر ہے۔ اور عروق، شریانوں اور عضلات کے سروں سے بچکر اس کا استعمال کرنا چاہئے، ــــ جب پیپ نکل جائے تو پرانی روئی سے خالی شدہ مقام کو بھر دے

تاکہ تمام عفونت صاف ہو جائے ، پھر مرہم کے ذریعہ علاج کرے ۔

اگر کمیت کی بنا ر پر دنبل رونما ہوا ہو تو مریض کی قوت اور بدن کے فاضل مواد کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے لئے فصد اور استفراغ کافی ہوگا ، عادت سے کم غذا استعمال کروائی جائے ، کیوں کہ بعض وقت مواد خشک ہوکر تحلیل ہو جاتا ہے ، اگر خشک نہ ہو بلکہ جمع ہو جائے تو اس کا وہی علاج ہوگا جو خون کی کیفیت میں تغیر پیدا ہونے پر کیا جاتا ہے ، اس کا بیان گزر چکا ہے ۔

جو دُنبل ، صنوبری شکل کا نہو ، وہ گول گول یا چوڑا ہوگا ، یہ بہت برا ہے ، اور اس بات کی علامت ہے کہ مواد غلیظ ہے اور نکلنے میں جلد مانع نہیں ہوا ہی ہے ، / اس کے مسامات سے نکلنے میں بھی کوئی امر مانع نہیں ہے ، لہٰذا اس کے علاج میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ، علاج وہی ہے جو گزر چکا ہے ' تا آنکہ پک کر مواد نکل جائے ـــــ یہ بعض اوقات میں کئی مقامات سے کھلتا ہے ، مگر جو دُنبل ، صنوبری شکل کا ہوتا ہے وہ صرف ایک جگہ ہی کھلتا ہے ـــــ اس کا سبب یہ ہے کہ مواد اگر رقیق ہو تو جلد اور اس کے درمیان مدافعت اور اندفاع کی بنا ر پر اس کا سرا تیز ہو جاتا ہے مواد کے نکلنے میں ایک جگہ زور پڑتا ہے ـــــ اور اگر مواد غلیظ ہو تو کثیر مسامات کے نیچے جمع ہو جاتا ہے اور دنبل چوڑا ہو جاتا ہے اس لئے جب وہ کھلتا ہے تو کئی جگہ سے کھلتا ہے ۔

دبیلات بھی بڑے بڑے دُنبل کے مانند ہیں ، مستدیر و مستطیل ہوتے ہیں ، بعض اوقات یہ بہت پھیل جاتے ہیں ، اور اکثر اوقات ان کا رنگ جلد کے رنگ کے مانند ہوتا ہے ، اور بعض اوقات دنبلوں کے رنگ کے مانند ، مگر ان کی افزائش مختلف ہوتی ہے ، اگر مواد میں زور حدت ہو تو اس کے رونما ہوتے ہی درد ہونے لگتا ہے ، اگر مواد غلیظ و بارد ہو تو تکلیف کم ہوتی ہے دنبلوں کا سبب وہ مادۂ عفنہ غلیظ ہے جو غیر پختہ ہوتا ہے اور جس میں حدت کم ہوتی ہے ، یہ بدہضمی سے ہونے والے غذا کے فساد یا غلیظ کھانوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو قلت حرارت کی بنا ر پر ہضم نہیں ہوتے اور کثرت کمیت کی بنا ر پر پیدا ہوتے ہیں ، اگر مواد حار نہ ہو کند ہو تو وہ روغن شہد یا پگھلی ہوئی چربی کے مانند جو مستحکم نہ ہوتا ہو لہٰذا اس کے اندر پختگی پیدا نہیں ہوتی وہ کالے یا سفید رقیق پیپ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ۔ اس بنا ر پر دبیلات کے اندر مختلف قسم کے اجسام پیدا ہوتے ہیں جیسے کوئلہ ، ادن اور ناخنوں وغیرہ کے مانند اشیاء ، کیوں کہ حرارت جب کم ہوتی ہے اور فاضل مواد زیادہ ہو تو وہ انہی چیزوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے ، ـــــ ابو ماہر نے مجھ سے بیان کیا کہ بیمارستان میں ایک دبیلا کا آپریشن کیا گیا تو اس سے ہڑتال زرد کے مانند ایک چیز نکلی ، جس کو آگ میں ڈال دیا گیا اور زرنیخ کے ایک ٹکڑے کو

بھی آگ میں ڈالا گیا، ان دونوں کی بو، یکساں تھی، اس کا سبب یہ ہے کہ مواد کے اندر ہڑتال کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ اور وہاں حرارت کم تھی لہٰذا اس مقام پر ہڑتال پیدا ہوگیا جیسا کہ کان کے اندر پیدا ہوتا ہے، —— لہٰذا دبیلات سے جو اجسام خارج ہوتے ہیں اسی طرح سے ہوتے ہیں،

ہضم کے تغیر، خرابی اور کھانے میں ناخوشگواری کے اسباب بہت سارے ہیں۔ بعض کا تعلق جوہر سے ہیں، بعض کا کیفیت سے اور بعض کا کمیت سے، جس کا تعلق جوہر سے ہے وہ معدے کو کمزور اور آلات ہضم کو خراب کر دیتے ہیں، اور جس کا کیفیت سے ہے وہ کیموس کی کیفیت کو متغیر کر دیتے ہیں اور جس کا کمیت سے ہے وہ کیموس میں اضافہ یا کمی کر دیتے ہیں، اسی بنا پر ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور اس میں تغیر آجاتا ہے، لہٰذ مذکورہ دبیلات پیدا ہو جاتے ہیں۔

**علاج** دبیلات کا علاج یہ ہے کہ اگر سخت ہوں تو کوئی مانع نہونے کی صورت میں مریض کی فصد کھولی جائے، بدن میں قوت ہو تو بقدر ضرورت ایک یا دو دفعہ مطبوخ افتیمون سے استفراغ کیا جائے، مریض کو عمدہ غذا جیسے بٹیر، چوزے، بگلے وغیرہ دیئے جائیں اگر یہ چیزیں دستیاب نہ ہوں تو سرکہ اور شکر سفید سے تیار کردہ مزورات وغیرہ استعمال کرایا جائے، —— پھر متاثرہ مقام کو دیکھکر فصد کریں کہ اس کی تضمید کی جاسکتی ہے یا نہیں، اگر کی جاسکتی ہے تو نرم کرنے والی ادویہ سے ضماد کرے جیسے چربیان، پیہ بنس، پیہ بط، پیہ معاربز، پیہ ریچھ وغیرہ بشرطیکہ دستیاب ہوں، جیسے یہ ضروری نہیں کہ چربیاں نہایت حدت والی ہوں شیر، بکرے، عناق الارض (ایک شکاری جانور) کی چربیاں، شحم عناق الارض وغیرہ، کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ ان چربیوں میں، مذکورہ چربیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ حدت ہوتی ہے، ان سے موم اور تیل بنایا جائے / پھر آگ پر رکھ کر اس کے اندر لعاب اسپغول یا لعاب تخم حلبہ شامل کر کے خوب پھینٹا جائے یہاں تک ایک جان ہو جائیں، بعدازاں دبیلہ پر ضماد کیا جائے تا آنکہ نرم پڑ جائے —— اگر مذکورہ دوا سے تلیین حاصل نہو تو "مرہم دیا خلیون" سے ضماد کیا جائے جس میں مرداسنگ اسرب محکوب آب سویا کے ساتھ شامل کیا گیا ہو —— اگر اس سے نرمی آجائے تو بہتر، ورنہ مندرجۂ ذیل دوا سے ضماد کرے۔

**ضماد** گیہوں کو لعاب اسپغول اور لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتاں کے ساتھ پکا کر اشق کو فنۃ کے ساتھ شامل کر کے مرہم کے مانند بنائے پھر ضماد کرے۔ یہ ضماد سخت زخموں کو نرم کر دیتا ہے —— اگر اس سے بھی نرم نہ پڑے تو اشق، زفت، ملک الانباط کو آگ میں شراب کے ساتھ گرم کر کے ایک کپڑے پر لگائے اور دبیلا پر طلاء کرے، اس سے وہ نرم پڑ جائے گا مواد
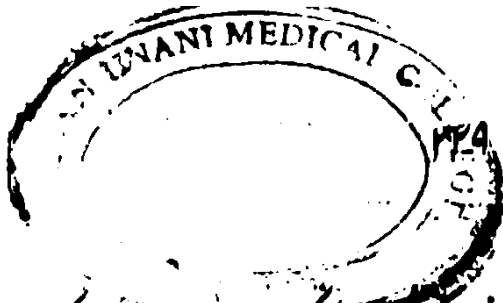
پک جائے گا۔

**دیگر** شیرزق فارسی کو گیہوں یا باجرہ مقشر کوفتہ کے ساتھ پکا [illegible] دستہ میں نرم کرے اور مرہم کے مانند بنائے، موم اور تیل کے ساتھ مذکورہ چربیوں میں سے کوئی چربی شامل کرکے، آگ پر رکھدے اس میں لعاب تخم حلبہ اور لعاب تخم کتاں شامل کر دے، پھر آگ سے اُتار کر اس کے اندر کسی قدر مرداسنگ ڈال دے، پھر شیرزق کے ساتھ پکائے ہوئے گیہوں کے ساتھ ملاکر خوب پھینٹ لے کہ نرم وملائم ہو جائے اور سخت دبیلا پر طلاء کرے، اگر موسم سرما ہو تو گرم گرم طلاء کرے، موسم گرما ہو تو اس کے لحاظ سے طلاء کرے، ــــ تضمید میں اتصال ہونا چاہیئے ایک دن ضماد کرے، ایک دن چھوڑ دے ــــ اس سے دبیلا نرم پڑ جائے تو فبہا، ورنہ نشتر لگانے کی ضرورت نہیں، بلکہ مریض نقل مقام کرکے ایسی جگہ چلا جائے، جو موجودہ مقام کی ضد ہو، اور اس وقت تک علاج ترک رکھے جب تک موسم نہ آجائے جو موجودہ موسم کا ضد ہو، پھر علاج کا اعادہ کرے ــــ دبیلہ کو لوہے سے مس نہ کرے کہ نرم پڑ جائے یا پیپ سطح جلد کی طرف نکل آئے، یہاں تک محسوس کرنے والا محسوس کرے، اگر دبیلہ کو کاٹنے کا ارادہ کرے تو مقام پر نظر رکھے، اگر وہ قلب یا جگر یا خصیوں یا طحال یا معدے کے قرب وجوار میں ہے تو اس کو عضو شریف سے دور فاصلہ پر، طول میں قطع کرے ــــ اس کے مواد کو ایک ہی دفعہ میں نہیں، بلکہ کئی دنوں میں خارج کرے ــــ اگر نکلنے والا مواد شحمی ہو تو اس کو صرف کہنہ روئی سے بھر دے، اگر مواد عسلی (شہد جیسا) ہو تو روئی اور سرکہ سے بھر دے، اگر نفطی ہو یا سیاہ سیپ والا ہو تو اس کو نمک اور روئی سے بھرے، اور اسی طرح بھرتا رہا تا آنکہ صاف ہو جائے ــــ اس کی گہرائی کو دیکھکر معلوم کرے کہ وہ "حجاب" تک سوراخ کر چکا ہے یا نہیں؟ اگر حجاب تک پہنچ چکا ہے تو پٹیاں اس طرح باندھے کہ مادہ خارج کی طرف بآسانی نکل سکے۔ سوتے وقت ایسی ہیئت پر سو جائے کہ پیپ کے بہنے میں سہولت ہو رُکنے نہ پائے۔

ہم نے عسلی، شحمی، نفطی اور صدیدی دبیلات کے مرہم، کتاب ہذا کے قرابادین میں ذکر کر دیئے ہیں۔

اگر دبیلا حجاب تک نہیں پہنچا ہے تو اس کا علاج ایسے مرہموں کے ذریعہ جو گوشت پیدا کرنے والے ہوں زیادہ امید افزا اور سلامتی کا باعث ہے۔ جس مقام کو قطع کیا جائے نہ اس کو تر ہونے دے نہ اس پر میل جمنے دے ــــ اگر میل آنے لگے تو شراب کہنہ سے دھو ڈالے، اگر ترطیب پیدا ہو تو وہاں وہ مرہم لگائے۔ جس میں قلقطار ڈالا گیا ہو، ــــ ہم نے اس مرہم کا ذکر کر دیا ہے

اور اس کا نام "مرہم جاذب رطوبت" رکھا ہے، ـــــ جب دبیلہ بھرنا شروع ہو تو اس مرہم کا استعمال کرے جس میں کندر، رال ڈالا جاتا ہے، ـــــ جب دبیلہ کے دونوں ہونٹ قریب آ جائیں اور گوشت سے بھر جائیں تو "زرور یابس" کا استعمال کرے جو "سرتوون" کے نام سے مشہور ہے، اور جس میں گلنار، گلسرخ، دقاق کندر، مر ڈالا جاتا ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے ان دبیلات کا علاج ہے جن کو "منکوسہ" کہتے ہیں، یہ اکثر و بیشتر قاتل ہوتے ہیں ان کے اندر نضج نہیں پیدا ہوتا۔ اگر انھیں قطع کیا جائے تو سوائے خون کے کچھ نہیں نکلتا، اگر شگاف ہڈی تک پہنچ جائے تو وہاں پیپ نظر آئے گی اس کے رنگ کا ہم نے ذکر کر دیا ہے، یہ گہرائی تک پہنچا ہوا ہوگا ـــــ بعض وقت ہڈی کے اوپر جو پردہ ہے وہ بھی پھٹ جاتا ہے اور اس کے اندر کے پردے میں دبیلا پہنچ جاتا ہے۔

اسے "منکوسہ" اس لئے کہتے ہیں کہ پیپ اس کے نیچے ہوتی ہے اور باہر نکلنے نہیں پاتی کہ نضج ہو سکے علاج وہی ہے جو مذکور ہوا، اس کے علاج کے میں پہلی سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر دبیلہ نرم اور اطراف میں ہمہ وقت تعفن ہو تو اس میں مسلسل اور موثر طور پر داغنے سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اس سے مقام پر سختی اور صلابت آئے گی اور تعفن پیدا نہ ہوگا۔

دبیلہ، دنبل اور خراجات میں بہت زیادہ فرق ہے، ایک فرق تو وہی ہے جو مذکور ہوا، دیگر یہ ہے کہ خراج اور دنبل کو جب قطع کیا جائے تو اس کے اندر کوئی دوسرا کیس یا ظرف نہیں ہوتا، دبیلہ کے اندر ایک دوسرا ظرف بھی ہوتا ہے اس لئے اس کو "دبیلہ" کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے دو ظرف ہیں۔ ایک ظرف کے اندر پیپ ہوتا ہے جو فاسد ہوتی ہے اور ٹیلیچ مارتی ہے، اور دوسرے ظرف یا تھیلی میں عجیب و غریب اشیاء ہوتی ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے، جیسے لکڑی کوئلہ، ناخن کا تراشہ، صوف، بال وغیرہ۔

کوئی طبیب دبیلات کو قطع کرنے یا اس کے علاج کی جسارت اسی وقت کرے جب مریض کی جانب سے اظہار قوت، صحت نیت اور حسن گفتگو کا مظاہرہ ہو۔

میں نے ایک بصری کے مقالہ میں پڑھا ہے کہ بغیر نشتر لگائے دبیلہ پر محاجم رکھے جائیں، اگر مریض کو غشی طاری نہ ہو تو اس کے صحت یاب ہونے کی توقع ہے، کیوں کہ محاجم سے مادہ خارج کی طرف نکل آتا ہے اور اس کو قطع کرنا آسان ہو جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ محض اسی بنا پر اس نے

اس کا حکم دیا ہے۔ محاجم کا مشورہ صرف ایسی صورت میں قبول کیا جا سکتا ہے جب دبیلہ ریشے والا ہو اور بدن کے محفوظ مقام پر ہو۔

حکیم ابو ماہر دبیلات کا علاج تلیین اور تحلیل کے ذریعے کیا کرتا تھا، میں نے اسے آپریشن کرنے کا حکم دیتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

# باب (۱۸)

# خنازیر ــــ کنٹھ مالا

خنازیر، خون کی غلظت اور فساد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، خون کے اندر سوداوی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور کیفیت بڑھ جاتی ہے تو باریک رگوں سے نکل کر عضو میں ٹھہر جاتا ہے اور گاڑھا ہو کر ورم کی شکل اختیار کر لیتا ہے، متاثر مقام پر حجم زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے تین انواع ہیں۔ جو ایک ہی جنس کے تحت ہوتے ہیں۔

جنسی اور عمومی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک سخت قسم کا سوداوی ورم ہے اس کی تینوں انواع حسب ذیل ہیں۔

نوع اوّل: جلد اور گوشت کے درمیان ایک اونچا سا ابھار پیدا ہو جاتا ہے اس کے اندر حرکت محسوس ہوتی ہے، یہ زیادہ محفوظ نوع ہوتی ہے۔ اس میں اور سلعہ میں فرق یہ ہے کہ سلعہ کے اندر نرمی ہوتی ہے اور اس میں سختی۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ خنازیر کی سطح گٹھلی کے مشابہ اور سخت ہوتی ہے، سلعہ کی شکل گول، سطح جلد کے برابر اور نرم ہوتی ہے۔

نوع ثانی: یہ بھی شکل میں نوع اول کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ اپنے مقام پر جمی ہوئی ہوتی ہے اور بمشکل حرکت کرتی ہے۔ اس میں اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ سرطان کے مقام پر سرخ رگیں تیرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جو سرطان کھیکڑے کی ٹانگوں کی ٹیڑھی میڑھی ہوتی ہیں، اسی لئے اس کا نام "سرطان"

رکھا گیا ہے ، خنازیر میں کوئی رگ تیرتی ہوئی نظر نہیں آتی ـــــ انشاءاللہ ہم "مرض سرطان" کی جب تفصیل بیان کریں گے تو ان دونوں کے درمیان ونیز "سلعہ" کے درمیان جو فرق ہے اسے اچھی طرح واضح کریں گے۔

نوع ثالث : پھیلی ہوئی ہوتی ہے ، جلد پر بہت زیادہ ظاہر نہیں ہوتی ، اس کو شق کر کے دیکھا جائے تو کچے انجیر کی طرح نظر آتی ہے ۔ یہ قسم بہت بُری ہے۔

## علاج

ان تمام انواع کا علاج ایک ہی ہے ، کمی زیادتی / خنازیر کے اقسام کے لحاظ سے ہوتی ہے مریض کی قوت ، عمر اور مزاج کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے ۔ اگر مریض ، کمزور اور گرم مزاج کا ہو تو اس کا استفراغ صرف میوہ جات سے کیا جائے ۔ غذا کی اصلاح کی جائے ، چوزے استعمال کرائے جائیں ، عمدہ شراب پلائی جائے ـــــ بشرط قوت رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور اس سمت سے فصد کھولی جائے جدھر خنازیر ہے ، اگر اعضاء سفلیہ میں یہ مرض لاحق ہو تو صافنین کی بہ اعتبار قوت ، ایک یا دو دفعہ فصد کھولے ، اور ایسے ضمادات استعمال کرے جو خون صالح عضو کی طرف کھینچ لائیں ، اور اعتدال کے ساتھ تسخین پیدا کریں اور تلیین حاصل ہو مثلاً وہ ضماد جسے "ضماد الابرش" کیا جاتا ہے۔

## نسخۂ ضماد الابرش

زفت (۷۰ گرام) خاکستر کرم (۱۷½ گرام) ، زوفا تر (۳۵ گرام) چرنے والی گائے کی سوکھی لید جو جنگل میں سے اٹھائی جائے اور جس پہ ایک زمانہ گزر چکا ہو (۳۵ گرام) تخم حلبہ (۱۰٫۵ گرام) ، آردِ رمیس تلخ (۱۷٫۵ گرام) زنگ آہن (۷ گرام) ـــــ

ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے پھر پیہ مرغ یا پیہ بط شامل کر کے موم اور روغن تیار کر لیا جائے ، ـــــ اگر بیمار کے مزاج میں قوت برداشت ہو تو شیر یا چیتے یا ریچھ کی چربی وغیرہ جو گرم ترین ہوتی ہے استعمال کی جا سکتی ہیں ـــــ بعد ازاں مندرجہ بالا موم اور روغن میں مذکورہ کوئی چھانی ادویہ کو شامل کر کے اچھی طرح پھینٹ لیا جائے ، موسم سرما ہو تو گرم کر کے ضماد کیا جائے ،۔ یہ ضماد خنازیر کے لئے اور تمام ورموں کے لئے بہتر تاثیر رکھتا ہے۔

## دیگر

خنازیر پر "مرہم داخلیون" اور "مرہم حرانی" کا بھی ضماد کیا جاتا ہے "مرہم داخلیون" میں لعاب ، مرداسنگ اور زیتون سبز شامل ہوتا ہے۔

اور بعض دفعہ رال اور مُر بھی شامل کیا جاتا ہے ، "مرہم حرانی" میں زفت سیندور ، اقلیمیا فضہ ، قرطاس سوختہ ، موم اور روغن شامل ہوتا ہے ، کبھی اس کے اندر آب دھنیا سبز کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

## خنازیر کے لئے ضماد دیگر

گندم پختہ (ایک جز) ، انجیر (ایک جز) ، ان دونوں کو

چرنے والے اونٹوں کے پیشاب میں اوٹا لیا جائے اور پکتے وقت اس میں سہاگہ ڈال دیا جائے اور خوب پھینٹ کر خنازیر پر ضماد کیا جائے ـــــ یہ ضماد اگر ضروری مقدار سے بڑھ کر استعمال کیا جائے تو بعض وقت خنازیر کو پھوڑ دیتا ہے، اور بعض وقت ایک ہی مرتبہ کے استعمال سے تحلیل کر دیتا ہے۔

**دیگر** ایک کچھوہ ذبح کر کے اس کا خون اور سرخ گوشت اور چربی کو آپس میں خوب کوٹ کر نرم کر لیا جائے اور اس میں کسی قدر شراب شامل کر کے ضماد کیا جائے۔ یہ ضماد خنازیر کو پھوڑ دیتا ہے، اور بعض وقت بہت کم مدت میں تحلیل کر دیتا ہے۔

**دیگر** ہاتھی، بکری اور بیل کے گوبر کو جلا کر سرکہ اور زیتون کے تیل میں ملا لیا جائے اور خنازیر پر طلاء کیا جائے ـــــ یہ دوا اہلِ عمان، اہلِ سیراف اور اہلِ بصرہ استعمال کرتے ہیں۔ مگر میں نے اس ترتیب کے ساتھ یہ نسخہ کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔

**دیگر** بعض متاخرین اطباء نے ذکر کیا ہے کہ مقناطیس کو سرکہ اور آب سداب میں حل کر کے خنازیر پر طلاء کیا جائے تو اسے پھوڑ دیتا ہے اور تحلیل کر دیتا ہے۔ یہ بات میں نے اس مقالہ میں دیکھی ہے جس کو ابن الازاق نے ابن سیّار کے پاس روانہ کیا تھا، ـــــ اس مقالہ میں اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ روم کے بعض شہروں میں لوگ خنازیر کے مریض کو، سوروں کے سامنے سلا دیتے تھے اور سوروں کو آزاد کر دیتے سور انھیں کترتے اور چاٹتے اس طرح مرض خنازیر زائل ہو جاتا۔

دیلم کے ایک شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ وہ اس مرض میں گرفتار ہوا، تو اس نے خاکستر کیل دارد کو فلفل، ترمس اور خربق سیاہ کے ساتھ شامل کر کے طلاء کیا اس کا اس طرح قلع قمع ہوا کہ کوئی اثر باقی نہیں رہا ـــــ صرف خربق کے اندر یہ تاثیر و قوت موجود ہے۔

**دیگر** اسرب کو آب دھنیا میں گھس کر خنازیر پر طلاء کیا جائے، خود میں نے یہ علاج کیا تو اس سے بے حد فائدہ ہوا ـــــ اگر اس کی تحلیل میں دشواری پیش آئے، بلکہ مرض میں تکلیف اور اضافہ نظر آئے تو ہم اس کو لوہے اور ادویہ حادہ کے ذریعے نکال دیتے ہیں، جیسے دیگ بر دیگ اور روغن معروف بہ" نار جالینوس"، ہم نے اس کا تذکرہ دشوار مسّوں کے سلسلے میں کر دیا ہے، ـــــ جب خنازیر کو نکال دیا جائے تو متاثرہ مقام کا علاج "مرہم سرکہ" کے ذریعے کیا جائے جس کا ذکر ان مرہموں میں گزر چکا ہے جو گوشت پیدا کرتے ہیں، ـــــ یہ کہ مقام ایسا ہو جہاں ایسے مرہم کا استعمال خطرناک ہو مثلاً حلق، حنجرہ، مری کے قریب یا کان کی جڑ میں واقع ہونے والے مقامات۔ خنازیر زیادہ تر تالو، اور بغل کے نیچے ظاہر ہوتا ہے۔ کیوں کہ ان

مقامات پر بکثرت نرم غدود ہوتے ہیں جو بآسانی فاضل مواد کو قبول کر لیتے ہیں —— بعض اوقات فاضل مواد قلیل مگر سخت ہوتا ہے جس کی وجہ سے ورم پیدا ہو کر خنازیر کی شکل اختیار کر لیتا ہے ، بدن کے دوسرے تمام اعضاء میں بھی خنازیر پیدا ہو سکتا ہے ۔ جیسا کہ غدود اور سلع ہو سکتے ہیں، جو قسم پھولی ہوئی ہو اس کا بہتر علاج یہی ہے کہ لو ہے کے ذریعہ اس کو جڑ سے نکال دیا جائے اور داغ دیا جائے تاکہ اس کے اندر مضبوطی آجائے اور فاضل مواد قبول نہ کر سکے ۔

اگر یہ ہڈیوں کے نیچے ہو تو بعض اوقات ہڈیوں کو توڑ کر چورا چورا کر دیتا ہے ۔ اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے گلا گھٹ کر مر جاتا ہے —— جالینوس کا کہنا ہے کہ ، سقیروس ، داء الفیل ، بعد ازاں خنازیر ہوتا ہے ۔

## موسیٰ بن سیار کا علاج

ابو ماہر موسیٰ بن سیار ، خنازیر کے علاج کے لئے باسلیق ابطی کی فصد اور مندرجۂ ذیل مطبوخ سے استفراغ تجویز کیا کرتا تھا ، بعد ازاں گوشت کے شوربہ جات کے استعمال کا مشورہ دیتا ، امتلاء معدہ سے منع کرتا ، نیز میوہ جات کے استعمال سے بھی روکتا تھا ، نیز خنازیر پر مرہم داخلیون ،، اور " مرہم حرانی ،، کے ضماد کے لئے کہتا ، چنانچہ اس طرح مرض قلیل ہو جاتا

## نسخۂ مطبوخ

ہلیلہ سیاہ ، ہلیلہ کابلی ، ہلیلہ زرد گھٹلی نکالے ہوئے ( ہر ایک ۵ ، ۲۴ گرام ) آملہ ، ہلیلہ ( ہر ایک ۵ ، ۱۰ گرام ) ، سنا ، اسطوخودوس ، غافث ، قنطوریون ، افسنتین رومی ، جعدہ ، شکاع ( ہر ایک ۵ ، ۱۰ گرام ) افتیمون ، اقریطن ( ۵ ، ۱۷ گرام ) ،

ان تمام ادویہ کو ایک کپڑے میں ( ۷ گرام ) ریوند کے ساتھ باندھ لیا جائے ، اور ان کے ساتھ پکاتے وقت مویز منقی ( ۵ ، ۵۲ گرام ) ڈال دیا جائے ۔ ان تمام ادویہ کو ( ۲ کلو ۰۰ گرام ) پانی میں اس قدر پکائے کہ ۲ ، ۲ گرام رہ جائے پھر اس کو نچوڑ کر صاف کر لیا جائے —— یہ خوراک استعمال کرنے سے دو گھنٹے پہلے حسب ذیل گولیاں استعمال کی جائیں ، جن کا نسخہ درج ذیل ہے ۔

## نسخہ

خربق سیاہ ( ۱۳/۴ گرام ) ، دودھ میں بھگو کر سکھا لیا جائے ، شحم حنظل ( ۶۸۷ ملی گرام ) ، حب النیل ( ۱۰۲۴ ملی گرام ) ، غاریقون ، تربد ( ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام ) ، ملح نبطی ( ۵۱۲ ملی گرام ) ، سقمونیا مشوی ( ۵ ، ۳ ملی گرام ) ، —— ان تمام ادویہ کو پیس کر ، شہد میں گوندھ کر چھوٹے چھوٹے چوڑے حبوب بنا لیں —— اور انھیں مطبوخ پلانے سے دو گھنٹے پہلے کھلائے ۔ —— اگر قوت ساتھ دے تو اکیس دن کی مدت میں تین خوراکیں پلائے ، ہر خوراک کے درمیان سات

دنوں کا وقفہ دے۔

سلعہ، خنازیر، اور غدود ایسے مشکل مقامات پر واقع ہوں جہاں نہ لوہے کے ذریعہ قطع کیا جاسکتا ہو، نہ حدت والی دوا وہاں لگائی جاسکتی ہو تو اسی صورت میں "کیِّ بارد" کا طریقہ استعمال کیا جائے وہ یہ ہے کہ سلع یا خنازیر کو ایک لوہے کی نلکی کے ذریعہ، دو تین دن تک مسلسل جلایا جائے تاآنکہ چمڑہ جل جائے اور لہولہان ہو جائے۔ پھر اس پر کہنہ روئی کی بتی بنا کر لگا دے۔ اسی طرح اس کے اوپر روئی کی بتیاں لگاتا جائے/ بعد ازاں مرہم کے ذریعے علاج کرے، یہ بہتر طریقۂ علاج ہے مگر اس کے اندر بڑی دیر لگتی ہے۔

---

# باب (۱۹)

# سلع (رسولیاں)

رطوبت غلیظہ فاسدہ جس میں حدت نہیں ہوتی عنب کی شکل اختیار کرتے ہوئے، عضو کے اندر جم جاتی ہے، اور ایک نرم جسم متحرک کی شکل اختیار کرلیتی ہے عضو کی رطوبت سے اسے غذا ملتی ہے۔ بعض وقت اس میں کثرت پیدا ہونے کی وجہ سے عضو کو ناکارہ بنادیتی ہے ایسے عضو کی کمزوری کی بناء پر فاضل مواد اس کے اندر اتر آتا ہے۔ اور گوشت اور جلد کی درمیانی سطح ابھر کر خشک عناب کی شکل اختیار کرلیتی ہے، یہی سلع ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، ایک کے اندر کم سختی ہوتی ہے اور درد بھی کم ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کوئی امر مانع نہو تو مطبوخ افتیمون اور ایارجات کے ذریعہ استفراغ کیا جائے، مریض کو صبح میں سکنجبین تخم رمق اور کنکرزد وقفہ وقفہ سے دیا جائے، صفائی کا خاص خیال رکھے شام کا کھانا نہ دیا جائے، غذا بدن کے مزاج کے لحاظ سے ایسی دی جائے جس سے فاضل مواد جمع ہوکر متاثر مقام تک پہنچنے نہ پائے۔ کبھی لوہے کے ذریعے بھی علاج کیا جاتا ہے جب کہ عضو صحیح وسالم ہو

لوہے سے علاج کے تین طریقے ہیں، ایک یہ ہے کہ "مرہم اسرنج" کا ضماد کرے تاکہ نرمی پیدا ہو، پھر "مرہم داخلیون" لگائے جو خاکستر کرم اور زفت سے مرکب ہو، تاکہ پانی کی طرح رقیق ہوجائے پانی کی طرح رقیق ہوکر تحلیل ہوجائے تو لوہے کے استعمال کی ضرورت نہیں، لہذا صبر کرے کہ تحلیل ہوجائے اگر پانی کی طرح رقیق ہونے کے باوجود تحلیل نہو تو اس پر ایسے ضماد کرنا چاہئے جس سے پھٹ کر مواد

خارج ہو جائے اور کوئی چیز گوشت سے چمٹ کر نہ رہ جائے ـــــ پھر ایسے مرہم سے علاج کرے جو زخم کو مندمل کر دے یعنی مرہم رال وکندر سے، ـــ یہی سلع کا علاج ہے۔

دوسرے دو طریقے، بیان کرنے سے پہلے، ہم مرہم اور ضماد کی تفصیل بیان کریں گے۔

**نسخہ مرہم اسرب** اسرب کو کھردرے پتھر پر گھس کر سکھاکر، ـ گرام اور سیندور (۵ء۱۰ گرام) لیکر مرغ اور بطخ کی چربی میں تیل تیار کرلے، جب وہ آگ پر ہو تو اس میں جس قدر لعاب تخم حلبہ اور لعاب تخم کتاں ممکن ہو شامل کرے، پھر آگ سے آگ کر اس میں لسی ہوئی ادویہ شامل کرکے، ہاون دستہ میں خوب نرم کرلے کہ ایک جان ہو جائیں۔ بعدازاں سلع پر ضماد کرے۔

**نسخہ مرہم داخلیون مرکب** تمام لعاب یعنی لعاب اسپغول، لعاب حلبہ، لعاب تخم کتاں ایک کلو پچاس گرام سنگ خام (۳۵۰ گرام)، زیت اخضر (۱۴۱ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو ایک جگہ پکائے، جب اس میں گاڑھا پن آجائے تو (۵ء۱۷ گرام) "طین زفت" ڈال دے، طین زفت سے مراد وہ مٹی ہے جو زفت کو پگھلانے کے بعد تہہ میں جم جاتی ہے اگر یہ دستیاب نہ ہو تو مٹی کی نصف مقدار میں زفت شامل کردے، پھر خاکستر کرم (۵ء۱۷ گرام)، آرد رمیس تلخ (۵ء۱۰ گرام)، زنگ آہن (۱/۲ ۵ گرام) اس کے اندر شامل کرکے نرم اور ملائم ہونے تک پھینٹیں پھر سلعہ پر ضماد کریں ـــــ اس مرہم کا مزاج یہ ہے کہ بالعموم سلعہ کو تحلیل کرکے زائل کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے خود اپنے استاد ابو ماہر کا علاج "مرہم اسرنج" کے اسی مرہم سے کیا، اور ایک ہی علاج سے مرض جاتا رہا۔ پھر عود نہیں کیا۔

## اس ضماد کا نسخہ جو سلعہ کو پھوڑ دیتا ہے اور لوہے کے استعمال سے مستغنی کر دیتا ہے

گندم بجصیہ (کف کبیر)، برگ خرزہرہ (باقہ) ان دونوں کو کسی بھی دودھ میں پکایا جائے، بھیڑ کا دودھ بہتر ہے تاآنکہ حلوہ کے مانند ہو جائے۔ پھر سلعہ پر ضماد کرے۔

اگر جلد کی سختی کی وجہ سے سلع کے پھٹنے میں مشکل پیش آئے تو اس کے اندر کسی قدر اشق اور کسی قدر براد۔ نحاس سحوق کا اضافہ کیا جائے۔ اس سے بآسانی سلعہ پھٹ جاتا ہے۔

ہم نے تجربہ کیا ہے کہ سلع جب پک جائیں تو ان کو پھوڑنے کے لئے سب سے بہتر اس درخت کو دیتے ہیں جس میں زنبور کا گھونسلا ہو اور کتان کا تنہ۔ ان دونوں کو کوٹ کر شہد میں ملا

لیا جائے اور سلعہ پر ضماد کیا جائے۔

## نسخۂ مرہم منبت لحم یعنی گوشت پیدا کرنیوالا مرہم

روغن گُل سے موم اور تیل تیار کر کے اس میں کسی قدر سفیدہ رصاص اور کسی قدر مرداسنگ پیس کر، ریشم کے کپڑے سے چھان کر شامل کر دیا جائے اور ایک جان ہونے تک ملا دیا جائے۔ پھر ہاون دستہ میں ڈال کر، اس میں کسی قدر انڈے کی رقیق سفیدی ڈال دی جائے اور خوب پھینٹ لی جائے اس میں برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی ڈال کر اس قدر دھو ڈالے کہ سفید ہو جائے۔ اس مرہم سے ہر زخم اور ہر پھوڑے کا علاج کیا جاسکتا ہے، زخم کو گوشت سے بھرنے کے لئے اس کا استعمال مُفید ہے، ___ جب زخم بھر جائے اور جلد کی سطح برابر ہو جائے تو اس مرہم کو روک دے، اور مرہم رال و کندر کا استعمال کرے، جس کا نسخہ بھی بالکل یہی ہے، صرف اس قدر فرق ہے کہ اس کے اندر کندر اور رال کا حسب ضرورت اضافہ کیا جاتا ہے۔ اگر گوشت اس قدر بڑھتا چلا جائے کہ جلد کی سطح سے اوپر آجائے تو اس پر ایک روئی کا ٹکڑا لگا کر، اس کے اوپر ایک پُرانے اور کسی قدر کھُردرے کپڑے کی پٹی باندھ دے جو نہ تنگ ہو نہ ڈھیلی، بلکہ متوسط ہو۔ اس سے گوشت کم ہو جائے گا اور دب جائے گا۔ پھر ایسی دوا لگائیں جس سے زخم خشک ہو جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک نشتر سے جس کو "وردہ" کہتے ہیں سلعہ کے نچلے حصے میں نشتر لگا کر اس کے اندر پُرانے کپڑے سے بنائی گئی ایک مضبوط بتّی رکھدے، روزانہ اس بتّی کے طول اور حجم میں اضافہ کرتا جائے تا آنکہ یہ بتّی سلعہ کے تمام اندرونی حصے میں پہنچ جائے اور اس کے اندر کی پیپ خارج ہو جائے، پھر اس کے غلاف کو نکال دے، جب سلعہ کے مقام پر عفونت پیدا ہو تو مذکورہ طریقے پر علاج کرے۔

تیسرا طریقہ جو "طریقۃ المائین" کہلاتا ہے، یہ ہے کہ سلعہ اور اس کے زمانہ کا جائزہ لیا جائے یعنی وہ کتنے عرصے سے ہے، یہ بھی دیکھا جائے کہ عضو کون سا ہے؟ اگر کوئی امر مانع موجود نہ ہو تو قطع کر کے، سلعہ کو نکال دیا جائے، پھر چمڑے کو نرمی کے ساتھ کھینچ لے تاکہ غلاف نکل آئے، بعد ازاں درد کی تسکین اور گوشت پیدا ہونے کے لئے مرہم کا استعمال کرے، جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے ___ اس کے اندر چربیوں کا اضافہ کیا جائے، کیوں کہ چربیوں سے درد کو فوراً تسکین حاصل ہوتی ہے۔ معالج اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ قطع کی ہوئی جلد پر خراب

اثر نہ پڑے۔ —— اس طریقے کو حاذق ماہرین نے اختیار کیا ہے —— وہ سلعہ کے اوپر کس کر کئی دن تک باندھ دیا کرتے۔ تاکہ تھوڑے سے حصّے تک محدود رہے، اس طرح اس کا اخراج آسان ہو جاتا اور وہ پھیلنے نہ پاتا۔

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ سلع کا اخراج، پھوڑوں کا آپریشن اور خنازیر کا علاج لوہے کے ذریعے صرف اسی صورت میں کیا جائے جب مریض کی فصد کھولی جا چکی ہو اور استفراغ ہو چکا ہو، مریض کو پرہیز میں رکھا گیا ہو اور مزاج کے اندر اعتدال موجود ہو۔ طبیب کو اس سے غفلت نہ برتنی چاہیئے۔

# باب (۲۰)

# گلٹیاں اور گانٹھیں

بعض غدود طبعی اور بعض زائدوں کے قائم مقام ہوتے ہیں طبعی وہ غدود ہیں جو دونوں تالوں کے نیچے دونوں کانوں کی جڑوں میں، دونوں بغلوں کے نیچے، حالبین اور دونوں رانوں کے اندر ہوتے ہیں اور زائدوں کے قائم مقام وہ غدود ہیں / جو بدن کے اعضاء میں تمام مقامات پر ہوتے ہیں، دراصل یہ ایک نرم جسم ہے جو فاضل غلیظ رطوبت سے وجود میں آتا ہے اور برودت کی وجہ سے جم جاتا ہے اس کا سبب فاعلی حرارت ہے، کیوں کہ حرارت ہی رطوبتوں کو پگھلا دیتی ہے۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر منجمد کرنے والی سوداوی خلط اور برودت ہوتی ہے۔ اس کے اندر زیادتی قبول کرنے کی بھی صلاحیت ہوتی ہے ـــــ اگر یہ زیادتی قبول کریں تو "غدود سلعی" کہی جاتی ہیں، اگر قبول نہ کریں "سلعات غدودیہ" کہی جاتی ہیں۔

سلعہ اور غدود میں فرق یہ ہے کہ غدود میں شاذ و نادر زیادتی ہوتی ہے، اس کے برخلاف سلعہ میں شاذ و نادر زیادتی نہیں ہوتی، بلکہ زیادتی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔

اگر غدود کے اندر اضافہ نہ ہو اور یہ ایسے مقام پر نہوں جہاں تکلیف ہوتی ہو اور حرکت سے نقصان پہنچتا ہو تو اس کے اخراج کی کوئی وجہ نہیں ہے، اگر غدود کے اندر اضافہ ہوتا چلا جائے اور تکلیف بڑھ جائے تو ان کو نکالا جا سکتا ہے، الا یہ کہ ہڈی کے نیچے یا رگ پٹھوں کے نیچے واقع

ہوں اور ان کا کوئی غلاف نہ ہو، البتہ اگر غدود سلعیہ ہوں تو نکالے جاسکتے ہیں، اگر انہیں پگھلا دینا منظور ہو تو وہ ضمادات اور مراہم استعمال کئے جائیں جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے، ـــــ اگر غدود جلد پر نمایاں طور پر نظر آرہے ہوں تو ان کا پگھلانا آسان ہوتا ہے۔ ان پر "مرہم داخلیون" کی تضمید کی جائے، چاہے یہ مرہم مرکب ہو یا غیر مرکب جس کا بیان گزر چکا ہے؟ بعد ازاں اس کے اوپر اسرب کی پٹیاں التزام کے ساتھ باندھی جایا کریں، بعض وقت یہ غدود تحلیل ہو جاتے ہیں، بعض وقت نرم پڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں سلعہ کا طریقہ علاج اختیار کیا جائے۔

بعض غدود کے اندر تکلیف دہ شئی بھی ہوتی ہے خاص طور پر اس صورت میں جب یہ دونوں پہلوؤں میں واقع ہو۔ بعض کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی خاص طور پر وہ غدود جو سر پر ظاہر ہوں۔ اگر طبیب کو ان کا نکالنا منظور ہو تو ان کی جلد کھرچ دی جائے، اور کوئی دوسرا طریقہ اختیار نہ کیا جائے، پھر مرہم کے ذریعے اس کا علاج اور پھٹی ہوئی جلد کی حفاظت کی جائے۔ گانٹھوں کی دو قسمیں ہیں، لحمی اور ریحی، لحمی گانٹھیں تمام اعضاء کے اندر پائی جاتی ہیں، یہ سخت اور چکنی ہوتی ہیں۔ بعض اگلے اطباء نے اس کا نام "ثالیل تدفیہ" رکھا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ گوشت کے اندر ہوں تو ان کو نکال دیا جائے، اور عصب کے اندر ہوں تو نکالا نہ جائے بلکہ ان کی تضمید کی جائے تاکہ نرم پڑ جائے۔ کیوں کہ یہ بہت جلد نرم پڑ جاتی ہیں۔

اگر ریحی گلٹیاں ہوں جو عام طور پر ہتیلی کے پچھلے حصے اور مفاصل میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور کبھی تکلیف بھی نہیں ہوتی ـــــ اگر تکلیف ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ ان پر چربی کے مرہم کا ضماد کیا جائے، ـــــ اگر تکلیف نہ ہو تو ان پر اسربچہ لگا کر مضبوطی سے باندھ دیا جائے۔ تھوڑی سی مدت میں یہ زائل ہو جائیں گے۔

اگر غدود، مفاصل پر ہوں یا اس کے قریب ہوں تو ان کو قوت کے ساتھ کھرچ دیا جائے اور کسی چیز کے ذریعہ ان کو دبا دیا جائے۔ اس سے تکلیف تو ہوگی مگر یہ تحلیل ہو کر فوراً زائل ہو جائیں گے ـــــ بعض اوقات یہ موم اور تیل کی مالش سے بھی تحلیل ہو جاتے ہیں، اور گرم پانی کے استعمال سے بھی دور ہو جاتی ہیں۔

اب جو گانٹھیں اعضاء کے اندر سخت محنت یا سخت کمان کے کھینچنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں ان کے ازالہ کے لئے کئی دن تک مالش کریں پھر حمام میں داخل ہوں، انگڑائی لیں، ہاتھ پاؤں

دراز کریں، اس طرح کرنے سے یہ بآسانی تحلیل ہو جاتی ہیں،

اعضاء کے اندر بعض دفعہ کسی چیز کے کھینچنے وغیرہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جسے "تعریج"، کہتے ہیں اس سے بڑی تکلیف ہونے لگتی ہے، یہ تکلیف فصد کے ذریعے بدن کے استفراغ اور مالش سے دور کی جا سکتی ہے۔

اگر اعصاب کے اندر شق یا فسخ پیدا ہو جائے جس کو "ہتک اور بتک"، کہتے ہیں تو، اس کی صورت یہی ہے کہ اس کے اندر "گرہ" پیدا ہو جائے۔ اس "گرہ" کا کوئی علاج نہیں ہے، کبھی مالش کے ذریعہ اس کے اندر تخفیف ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات تھکاوٹ کے بعد، اور سخت ورموں کو دور کرنے کے بعد تالو کے نیچے غدود کے ورم کے بعد ایسی گرہیں پیدا ہو جاتی ہیں، ان کا ذکر ہم "اورام صلبہ" اور "اورام رخوہ" کی قسموں میں بیان کریں گے۔

---

# باب (۲۱)

## سرطان

وہ مواد جس سے مرض "سقیروس" پیدا ہوتا ہے اسے داء الفیل" کہا جاتا ہے وہ مواد جس سے سرطان پیدا ہوتا ہے وہ مواد جس سے جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ جس سے جنون اور سرگشتگی کا مرض لاحق ہوتا ہے، جنس کے اعتبار سے سب ایک ہی ہیں، کیفیتیں مختلف ہوتی ہیں۔
جن اعضاء میں یہ پیدا ہوتے ہیں انہی کے اعتبار سے ان کے نام مختلف رکھے جاتے ہیں — ہم ہر مرض کے متعلق اس کے مقام پر گفتگو کریں گے۔

### سرطان کی وجہ تسمیہ

سرطان کی وجہ تسمیہ اس کا عنصر اور شکل ہے، عنصر سوداء فاسد ہوتا ہے جو متعفن مٹی اور کیچڑ کے قائم مقام ہے، صورت سرطان (کیکڑا) سے مشابہ ہوتی ہے، کیوں کہ اس کے اندر بکثرت رگیں ہوتی ہیں جو عضو کے اندر شاخ در شاخ پھیل کر جلد اور گوشت کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں، ان کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی ہے عروق عضو کو کمزور کر دیتی ہیں، اور مواد، عروق کے اندر سے مقام متاثرہ تک پہنچ جاتا ہے عضو کے اندر جو چھوٹی چھوٹی رگیں ہوتی ہیں وہ مواد بھر جاتی ہیں ان کے اندر وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور غلظت بھی بڑھ جاتی ہے۔

جالینوس نے اپنے مقالہ "المرۃ السوداء" میں ارخیجانس سے نقل کیا ہے کہ اس کا

خیال تھا سرطان میں عروق پیدا ہو جاتی ہیں جس طرح گوشت کے اندر "عروق مدنی" پیدا ہوکر بڑھ جاتی ہیں۔ —— سرطان زیادہ تر "اعضاء رطبہ" میں پیدا ہوتا ہے جیسے عورتوں کے پستان، رحم، آنتوں، تالو کے نیچے دونوں غدود کے بازو، یا چہرہ یا معدہ کے اندر اسی طرح تمام تر مقامات پر اس کی پیدائش ہوتی ہے، —— اور اس کا علاج سلعہ کے مانند نہیں ہے نہ اس کو لوہے سے مس کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ اس میں بڑا خطرہ ہے، الا یہ کہ ضرورت شدید لاحق ہو۔

**علاج** مریض کی قوت کے مدّنظر فصد کے ذریعہ استفراغ کیا جائے خون صالح پیدا کرنے والی غذائیں دی جائیں جیسے بکری اور بکری کے بچّے کے گوشت سے تیار کردہ شوربہ جات، چوزے، نیم برشت انڈوں کی زردی، نبیذ خالص وغیرہ، اس طرح مریض کی قوت کی حفاظت کرتے ہوئے حسب ذیل جوب کے ذریعے استفراغ کیا جائے۔

**نسخۂ جوب** خربق سیاہ جس کو تین دنوں تک بکری کے دودھ میں بھگو کر سکھا لیا جائے بعد ازاں پیس کر چھان لیا جائے (۳۷۵ ملی گرام)، حب النیل (۲۵۶ ملی گرام) شاہترہ، حب الغار (ہر ایک ۵،۳۷ ملی گرام، شحم حنظل مستدیر بالغ (۵۱۲ ملی گرام)، افسنتین رومی خالص (۱۰۲۴ ملی گرام)، غاریقون مقشر (۱۰۲۴ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۳/۴ ۱ گرام)، ملح نفطی اور سقمونیا (ہر ایک ۶۳۰ ملی گرام) —— ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر ریشم کے کپڑے سے چھان لیا جائے، اور آب کرنب نبطی میں گوندھ کر کالی مرچ کے برابر جوب بنالئے جائیں، بارہ گرام کی مقدار سفیدہ کے شوربہ کے ذریعہ سات دن تک پرہیز کرنے کے بعد، ایک خوراک استعمال کرے، پھر دس دن تک صبر کرے یعنی وقفہ دے، پھر مطبوخ افتیمون ایک خوراک استعمال کرے، پھر دوا کا استعمال بند کر دے۔ جسم کو آرام دے۔ آرام کے دنوں میں اطریفل کبیر کا استعمال کرنا چاہیئے بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت ہو —— یہ استعمال ہر تین دن میں (۱/۴ ۵ گرام) کی مقدار میں کرے، صبح میں جہاں تک ہوسکے خفیف، عمدہ اور کمیت کے اعتبار سے کم سے کم غذا استعمال کرے، میوہ جات کے نزدیک نہ جائے۔ اس استفراغ کو ہمیشہ استعمال کرتا رہے، الا یہ کہ کوئی امر مانع ہو، اگر اس علاج کی تاثیر ظاہر ہو، حجم اور سختی میں کمی واقع ہونے لگے تو اس پر مداومت کرے، اگر کارگر نہ ہو تو اس کے لئے خطرناک علاج یعنی لوہے کا استعمال کرنا چاہیئے، کیوں کہ کثرت عروق کی بنا پر اس کو جڑ سے نکالنا ممکن نہیں ہے۔

بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ اس کی رگیں دماغ سے متصل ہوتی ہیں، اگر اس کو لوہے کے

ذریعہ نکال دیا جائے تو فاسد مواد دماغ سے باریک رگوں کے ذریعے اور دوسرے تمام اعضاء سے اس کی طرف تجاوز کرے گا، ...... تو اس نے صحیح کہا ہے اگر اس کی مراد یہ ہے کہ کچھ رگیں اس سے نکل کر دماغ سے منصل ہوتی ہیں تو یہ محال اور گمراہی کی بات ہے، اس کی بات بالکل کھلی ہوئی ہے۔

اگر کوئی اس کو قطع کرنے کا اقدام اور جسارت کرے تو اس کو اس طریقے پر کرنا چاہیے جس کی میں وضاحت کروں گا ـــــ اس کو چاہیئے کہ وہ متاثرہ مقام پر موم اور تیل کی تضمید کرے، ایسے تیل کی جس کے اندر رگڑا ہوا سیب، لعاب اسپغول، لعاب بہی دانہ اور شہد شامل کیا گیا ہو اور متواتر کئی دن تک خوب پھینٹ لیا گیا ہو تاکہ نرم ہو جائے، بعدازاں ایک کھردرا کپڑا لے کر خوب رگڑے حتیٰ کہ رگیں نظر آنے لگیں، بعدازاں اطراف کی رگوں کو قطع کر کے ان کناروں پر داغ دے جہاں سے وہ پھیل رہا ہے پھر ایک گل سے پھنسا کر اندر سے نکال دے، خالی جگہ کو، مندرجۂ ذیل مرہم میں اون تر کر کے بھردے:۔

**نسخۂ مرہم** | زوفا، لعاب بہی دانہ میں روغن بنفشہ کو بسا لیا جائے، بعدازاں ہاون دستہ میں ڈال کر اس پر آب عنب الثعلب ڈالا جائے اور نرم کر لیا جائے تاکہ سب ایک جان ہو جائیں پھر اون کے ایک ٹکڑے میں تر کر کے سرطان سے متاثرہ مقام کو بھر دیا جائے، اور ایک تازہ اسفنج آب عنب الثعلب میں ڈبو کر اون کے اوپر رکھدیا جائے تاکہ خشک نہ ہونے پائے۔

اس سلسلہ میں سب سے بہتر طریقہ جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے یہ ہے کہ روزانہ بچّی کو دودھ پلانے والی ماں کا دودھ اس کے پستان سے مقام متاثر پر ڈالے، پھر یہ مرہم لگائے اور اس کے اُوپر یہ اسفنج رکھے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ تاآنکہ اس کے اندر پیپ پیدا ہو کر اس کی تحلیل شروع ہو اور اندر نرمی آجائے۔ حدت والی دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے، کیوں کہ اس سے سنگِ مرمر کے مانند انتہائی سختی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ دوا کارگر نہیں ہوتی ـــــ جب اس کے اندر پیپ آجائے اور سرطان کی جگہ نرم پڑ جائے تو سمجھ لو کہ صحت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں مگر کامل صحت کا زمانہ ابھی دور ہے، تاآنکہ منصلہ عروق کا مواد فنا اور خون صاف نہ ہو جائے۔

طبیب کے لئے یہی بہتر ہے کہ سوائے سخت ترین ضرورت کے لوہے کا استعمال نہ کرے ہاں جب سرطان میں استحکام پیدا ہو اور وہ اعصاب پر حاوی ہو جائے، سختی کی وجہ سے مقام سرطان کی حس ختم ہو جائے اور اس مقام پر حس و حرکت باقی نہ رہے تو اب اس کے لئے کوئی تدبیر نہیں ہے نہ اس کی صحت کی توقع کی جا سکتی ہے۔

ہر مرض کا علاج نہ انتہا میں ہوتا ہے اور نہ ابتداء میں، بعض بعض امراض ایسے ہیں جن کا علاج

مرض کے مستحکم ہونے سے پہلے ابتداء ہی میں کرنا پڑتا ہے جیسے سوداوی امراض، اور بعض کا علاج مرض کے مستحکم ہونے کے بعد کیا جاتا ہے جیسے آنکھ کا موتیا بند وغیرہ، ایسے امراض کا اگر ابتدا میں علاج کیا جائے تو ان کا ازالہ نہیں ہوتا۔

مرض کی ابتداء میں علاج یہ ہے کہ ہمیشہ بدن کا استفراغ کیا جائے، اور عمدہ غذا استعمال کروائی جائے ـــــ اکثر و بیشتر اطباء اس مرض کے سلسلے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں، کیوں کہ سرطان اور سلعہ کی پیدائش یکساں ہوتی ہے۔ وہ اس کے علاج میں سستی برتتے ہیں تا آنکہ مرض مستحکم ہو جاتا ہے طبیب کو چاہیئے کہ بدن میں پیدا ہونے والی زیادتیوں کے تعلق سے ہوشیار رہے، ہو سکتا ہے کہ یہ زیادتی سرطان ہو یا داء الفیل ہو، کیوں کہ اگر طبیب بیدار مغزی سے کام لے تو اس کا مقابلہ کر سکے گا جس سے مریض صحت یاب ہو سکتا ہے۔

اس مرض کے علاج کے سلسلے میں حران کے بعض اطباء کا طرز عمل یہ تھا کہ پہلے وہ سرطان کو بغور دیکھ کر اس کی متصلہ رگوں کا شمار کرتے اور یہ دیکھتے کہ یہ رگیں کن کن رگوں سے متصل ہیں۔ اور کہاں کہاں پھیل رہی ہیں، اور کون کون رگیں سرطان سے متاثر ہیں؟ پھر ایسی تمام رگوں کو قطع کر کے داغ دیتے تھے۔

طبیب علی کحال کا طریقۂ علاج یہ تھا کہ وہ کئی مرتبہ فصد اور استفراغ کے بعد سرطان کو کاٹ دیتا، اور پرانی روئی کے ٹکڑے کو پرانے گھی میں تر کر کے اس پر رکھ دیتا، تاکہ اس کے اندر پیپ پیدا ہو کر بہنے لگے، اس طرح وہ پگھل کر اور گل کر ختم ہو جاتا ـــــ ایسے علاج میں دیر تو لگتی ہے، مگر یہ محفوظ علاج ہے۔

اگر سرطان باطنی اعضاء اور ایسے اعضاء میں ہو جو حسًّا ظاہر نہیں ہوتے تو ایسے تمام مقامات کے لئے خاص اعراض اور علامتیں ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ بقراط اور جالینوس نے ایسے مقامات کے سرطان کے علاج سے روکا ہے، مگر محفوظ طریقہ سے علاج کیا جا سکتا ہے، یعنی فصد اور اسہال کے ذریعے استفراغ کرنا، مریض کو کم از کم غذا استعمال کرانا، عمدہ غذا دینا، ـــــ اگر اس کے سوا دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں تو مریض کی ہلاکت کا موجب بنتے ہیں، کیوں کہ حدت والی دوا سے تمدد اور تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے ـــــ میں نے عراق میں ایک نیل فروش کو دیکھا جس کے ایک خصیہ میں سرطان پیدا ہو گیا تھا اور بڑھ گیا تھا حتیٰ کہ اس کے لئے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا۔ اس نے اس کے قطع کرنے کا ارادہ کیا، **ابو ماھر** نے کہا اگر قطع کیا جائے گا تو مر جائے گا کیوں کہ متاثرہ رگوں کو

جڑ سے نکال نہ سکے گا، چنانچہ جب یہ سرطان قطع کیا گیا تو حد سے زیادہ خون نکلنے اور قوت گرجانے کی وجہ سے مریض مرگیا۔

باطنی اعضاء میں پیدا ہونے والے سرطان کی علامتوں کو ہم معدے کے امراض اور اعراض و اسباب کے بیان میں ذکر کریں گے۔ اسی طرح آنتوں کے سرطان اور رحم کے سرطان کا ذکر اور اس کی علامتیں بھی وہیں بیان کی جائیں گی۔

بعض اوقات سرطان میں سختی ہونے کی وجہ سے رگوں میں کھنچاوٹ سے مریض کو بے حد تکلیف ہونے لگتی ہے، وہ بے چین ہوجاتا ہے، ایسے وقت "مرہم سرطان" کی تضمید کرنی چاہئے، جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

**نسخہ مرہم سرطان** موم، روغن بنفشہ، پیہ بط میں کسی قدر سفیدہ اور کسی قدر آرد ترمس شامل کرکے خوب پھینٹ کر ایک جان کرلیا جائے، پھر اس سے ضماد کیا جائے۔

**نسخہ قیروطی سرطان** روغن بنفشہ سے قیروطی روغن تیار کرلیا جائے، اور آگ سے اتارنے کے بعد اس میں لعاب بہی دانہ شیریں، اور کسی قدر بکرے کے گردے کی چربی جو نمک سے متاثر نہ ہو اور کسی قدر زوفا رطب اور کسی قدر صبر سقوطری خالص لے کر آب حمارۂ کدو آب قداح بید سادہ یا آب برگ خبازی میں بسا لیا جائے، اور خوب پھینٹ کر ایک جان کرلیا جائے، پھر سرطان پر مالش کی جائے۔ اس سے نرمی پیدا ہوگی۔ اور تکلیف دور ہوجائے گی، مریض اذیت سے بچ جائے گا۔

---

# باب (۲۲)

# سقیروس

یہ ورم تمام اعضاء میں پیدا ہوسکتا ہے، اس کو "ورم صلب" کہتے ہیں، مگر یہ ورم جب دونوں پنڈلیوں اور قدموں میں رونما ہوتا ہے تو اس کو "داءُ الفیل" کہا جاتا ہے، "داءُ الفیل" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض زیادہ تر ہاتھی کے پاؤں میں ہوتا ہے، اس کے پاؤں متورم ہوکر موٹے ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھی اٹھ نہیں سکتا۔ جس طرح داء الثعلب، داء الاسد، داء النعامہ، داء الحیۃ کے امراض جانوروں کی طرف منسوب ہیں، اسی طرح داء الفیل کا مرض ہاتھی کی طرف منسوب ہے۔ —— اس مرض کی علت فاعلیہ غلیظ خلط سوداوی ہے جس کے اندر رطوبت بھی ہوتی ہے جو کسی عضو میں اتر کر اسے متورم کر دیتی ہے، متورم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک جسم دوسرے جسم میں داخل ہوجاتا ہے تو مقام میں وسعت پیدا ہوکر ورم آجاتا ہے —— اس کی صلابت یعنی سختی کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک خلط سوداوی ہے، جو سخت ہوتی ہے، اسی لئے ورم کے اندر سختی آجاتی ہے۔

اس مرض کا مکمل علاج اس صورت میں ہوسکتا ہے جب اس کے مستحکم ہونے سے پہلے ہی طبیب کو اس کا علم ہوجائے، اور عضو کی حس ختم ہونے سے پہلے ہی علاج شروع کر دیا جائے۔ مرض مستحکم ہوجائے اور عضو کی حس جاتی رہے تو صحت کی امید نہیں ہوتی ہے، مگر ناممکن نہیں ہے، البتہ شاذ و نادر ضرور ہے، اسی طرح جس طرح معمر لوگوں کے فالج اور استرخاء کا علاج دشوار ہے۔

**علاج** اولین مرحلہ میں اس کا علاج یہ ہے کہ دونوں باسلیق ابطی اور دونوں ہاتھوں کی رگوں کی فصد کھولی جائے۔ ہر فصد کے درمیان کئی دن کا وقفہ دے، کوئی امر مانع نہ ہونے کی صورت میں استفراغ کرے۔ یا مذکورہ رگوں میں سے کسی ایک کی فصد کھولے اور استفراغ ان "حبوب" سے ہونا چاہیے جس کا ذکر سرطان کے علاج میں گزر چکا ہے، پھر کئی دن تک وقفہ دے کر مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرے جس کا نسخہ کتاب ہذا کے مقالہ سوم میں مالیخولیا کے مرض کے سلسلہ میں گزر چکا ہے، جہاں تک ممکن ہو لطیف غذاؤں کا استعمال کرائے، غلیظ غذاؤں کا پرہیز کرائے چاہے بطور سالن کے استعمال میں لائی جائیں یا بطور میوہ جات کے ـــــ مریض کو نطروں اور گندھک کے چشموں میں بیٹھنے اور ان کا پانی پینے کے لئے کہے۔ اس سے مرض جڑ سے نکل جائے گا۔

اس مرض کی ابتداء میں جو معجون استعمال کرایا جاتا ہے اسے "معجون سیاری" کہتے ہیں، اس کو ابو ماہر موسیٰ بن سیار نے تیار کیا تھا، نسخہ حسب ذیل ہے۔

**نسخۂ معجون سیاری** عصارۂ غافث خالص (۳۵ گرام)، سقولوقندریون (۵۲،۵ گرام)، افسنتین رومی زرد دھری (۳۵ گرام)، افتیمون اقریطی خالص (۳۵ گرام) گاؤزبان (۵،۱۰ اگرام) ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی (ہر ایک ۳۵ گرام) آملہ (۵۲/۵ گرام)، سازج ہندی (۵،۱۰ اگرام)، ایارج فیقرا (۳۵ گرام)، تودری، بوزیدان (ہر ایک ۵،۱۰ اگرام)، جینتہ (۵،۱۰ اگرام)، مصطگی (۵،۱۰ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے، پھر زبیب طائفی منقی میں گوندھ لیا جائے۔ اور ہر پانچ دن میں ایک دفعہ (۹ گرام) کی مقدار استعمال کی جائے، ـــــ اگر ورم تحلیل ہو جائے تو مریض اچھا ہو جائے گا، اگر تحلیل نہ ہو تو اس کے اندر کسی قدر سقمونیا جس کو سیب میں بھون لیا گیا ہو، اور کسی قدر تربد شامل کرے ـــــ پرہیز کے ساتھ ابتداء میں صرف یہی معجون اگر استعمال کیا جائے تو ورم کے اندر استحکام پیدا نہیں ہوتا، اور اسے دور بھی کر دیتا ہے۔

اگر ورم کی ابتداء ایسے مقام پر ہوئی ہو جہاں کی آب و ہوا خشک ہو اور جہاں سودا کی پیدائش ہوتی ہو تو مریض کو ایسے مقام پر منتقل کر دینا چاہیے جہاں کی آب و ہوا، مرض کے مقابلہ کے لئے ممد و معاون ہو۔

**ضماد کا نسخہ** مرض میں اضافہ ہوتا چلا جائے تو مذکورہ دوا کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ضماد بھی کیا جائے۔ مرہم داخلیون، مرہم اسرنج جن کا ذکر اسی مقالہ میں سلعہ کے علاج کے سلسلے میں گزر چکا ہے (ہر ایک ۵،۱۰ اگرام)، آرد میس (۳۵ گرام)، جوز خشب جس کو دارزنجی کہتے
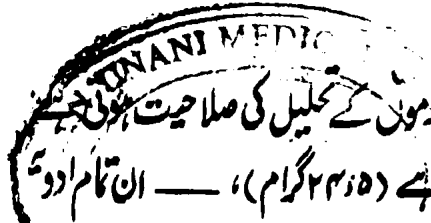
ہیں، دیاسقوریدس نے اس کی یہ تشریح کی ہے کہ عود زنجی میں سخت ورموں کے تحلیل کی صلاحیت ہوتی ہے یہ وہی لکڑی ہے جس میں ارضی آجزاء اور تراب الزفت شامل ہوتی ہے (۵ر۲۴ گرام)، — ان تمام ادویہ کو یکجا کر لیا جائے۔ اور آب کشنیز سبز میں حل کر لیا جائے، اور ورم صلب پر ضماد کیا جائے، تنہا عصارۂ کشنیز تر ہی اس ورم کی تحلیل کے لئے نافع ہے، بقراط نے ذکر کیا ہے کہ دھنیا گرم اور خشک ہوتی ہے۔ اس سے اس نے یہ استدلال کیا ہے کہ وہ خنازیہ اور سخت ورموں کو تحلیل کر دے گی۔ یہی بات جالینوس نے بقراط سے نقل کرتے ہوئے "ادویہ مفردہ" میں لکھی ہے، اگر یہ صحیح نہ ہوتی تو جالینوس نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا۔ — یہ ضماد ان عصارات کے ساتھ، جب کہ پرہیز جاری رہے اور غذا لطیف استعمال کی جائے ورم کا ضرور بہ ضرور ازالہ کر دے گا۔

**ضماد دیگر قیروطی** اسرب محکوک (۵ر۱۷ گرام)، مرداسنگ (۵ر۱۰ گرام)، موم صاف شدہ (۳۵ گرام)، — ان تمام ادویہ کو زیتون کے تیل میں پکایا جائے، اور آگ کے اوپر ہی لعاب حلبہ، لعاب تخم کتاں میں بسا کر آگ سے اتار لیا جائے اور خوب پھینٹ کر نرم کر لیا جائے، اس ضماد کو حرانی لوگ "سعسا" کہتے ہیں، یہ ضماد مجرب ہے، اس ورم کے علاج کے سلسلے میں خاص توجہ طلب بات یہ ہے کہ موافق اشیاء کے ذریعہ کثرت سے استفراغ کرے اور مریض کے پرہیز کا خاص خیال رکھے — اگر مرض مستحکم ہو جائے اور عضو کی حس جاتی رہے تو اندر کا مواد تحلیل نہیں ہوتا نہ اس میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ تغیر کے لئے حس کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مواد تحلیل ہو، جب حس نہ ہو تو علاج کارگر نہیں ہوتا اور اس میں تغیر نہیں ہوتا، اس لئے اس کا کوئی علاج نہیں ہے، حس باقی نہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ حد سے زیادہ سختی آجائے، شدت صلابت کی وجہ سے روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں، بہت سے ایسے اعضاء ہیں جن میں کسی خاص عمل کی وجہ سے سختی آجائے تو ان کی حس باطل ہو جاتی ہے، جیسے ایڑی کا نچلا حصہ، جو لوگ ہمیشہ پیدل چلتے ہیں اس کی حس زائل ہو جاتی ہے، اس طرح کاندھے کا حصہ، جو لوگ پانی کی مشکیں کاندھے پر لگا کر مشقت سے اٹھا کر چلتے پھرتے ہیں، اس کی حس باطل ہو جاتی ہے، علم طب کی رو سے اس کا علاج یہی ہے کہ پرہیز کے ساتھ فصد اور موافق اشیاء سے استفراغ کیا جائے، جماع سے دور رہے، قذف کے ذریعہ علاج کیا جائے بشرطیکہ آسان ہو، اور مریض سینے، گردن اور دیگر اعضاء کے لحاظ سے مستعد ہو — اگر یہ علاج دشوار ہو یا مریض سینے کا تنگ، شانوں کا دبلا یا گردن لمبی ہو تو یہ علاج نہ کرے۔ بعض فضلاء نے کہا ہے کہ جو کی شراب جو "افادیہ" سے بنائی گئی ہو سے "داء الفیل" کا مرض پیدا ہوتا ہے — بعض

متاخرین یہ کہتے ہیں کہ اس سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے، اگر ایسا ہے تو یہ اس کی کوئی ایسی خاصیت ہو سکتی ہے جیسا کہ سنبل، مسک، قرنفل کو دفن کر دیتے ہیں تو ان کے اندر عفونت سے پیدا ہو جاتی ہے۔ مختلف جمع کی جانے والی اشیاء کے اندر اجتماع و اختلاط سے ایک عجیب و غریب قوت پیدا ہو جاتی ہے جو اس مجموعے کے مفردات میں نہیں ملتی۔

## دوالی اور ازقاق الدم

یہ دونوں امراض چوں کہ زیادہ تر اسی مرض کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اس لئے ہم یہاں ان دونوں کا بھی ذکر کریں گے۔

جس مواد سے "ورم صلب"، سرطان، اور داء الفیل کے امراض پیدا ہوتے ہیں، وہ اگر باریک باریک رگوں سے خارج نہ ہو، بلکہ جلد اور گوشت کے درمیان اتر جائے، اور ہڈی کے اوپر کے پردے اور عضلات کے درمیان اتر جائے جس سے ورم یا سرطان یا داء الفیل پیدا ہوتا، تو رگوں کے اندر ان کے بڑھ جانے کی وجہ سے امتلاق عروق پیدا ہوتا ہے رگیں پھول کر ہری ہری اُبھری ہوئی نظر آتی ہیں، اگر ان کے اندر خم و پیچ ہوں تو ایسی ہی شکل میں ظاہر ہوں گی، اور اگر وضع سیدھی ہو تو اسی وضع میں ظاہر ہوں گی۔ زیادہ تر یہ رگیں پنڈلیوں اور رانوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر مواد کا گرنا رگوں کے اندر ہو تو جذب کر کے اعضاء کے آخری حصوں یا رگوں کے آخری حصے میں مجتمع کر دیتی ہیں، جیسا کہ ہم بواسیر کے خون میں اس صورتِ حال کا مشاہدہ کر سکتے ہیں، یہ وہی خون ہے جو رگوں کے اندر گاڑھا ہو کر سوداوی شکل اختیار کر لیتا ہے، اس میں کسی قدر احتراقی حدت بھی ہوتی ہے، جو مقعد کے آخری یا رگوں کے آخری سرے پر ظاہر ہو کر بہنے لگتا ہے، اگر بہنے نہ پائے تو ورم پیدا کر دیتا ہے، چنانچہ رگوں کے آخری سرے پر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کو "بواسیر" کہا جاتا ہے۔ ہم بواسیر کے متعلق اس کے مقام پر گفتگو کریں گے —— اسی طرح ان رگوں کا بھی حال ہے جو پنڈلیوں میں ہوتی ہیں، چنانچہ رگوں کے آخری سروں کی جانب غلیظ مواد اتر آتا ہے، ان رگوں کی مضبوطی اور سختی کی وجہ سے نیز یہ رگوں کے آخری سرے نہیں بلکہ آخری سروں سے قریب تر ہوتے ہیں۔ لہذا ان سے خون خارج نہیں ہوتا بلکہ یہ بڑی ہو جاتی ہیں اور پنڈلیوں کے اندر ثقل پیدا ہو جاتا ہے، بعض وقت پنڈلیوں میں کسی قدر ترشح کی وجہ سے ان کے اندر غلظت پیدا ہو کر بڑھ جاتی ہیں، اور حالت داء الفیل کے مانند ہو جاتی ہے، اور بعض دفعہ ان کے اندر تکلیف بھی پیدا ہو جاتی ہے' —— ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ ایک غلیظ سوداوی مواد ہے جس کے اندر حدت اور حریفیت نہیں ہوتی اس میں رطوبت فاسدہ بھی شامل ہو جاتی ہے۔

**علاج** عمر، مزاج اور موسم کا لحاظ کرتے ہوئے دونوں باسلیق کی فصد کھولی جائے۔ بعد ازاں ان حبوب کا استعمال کرایا جائے جن کا ذکر ہم نے سرطان اور ورم صلب کے بیان میں کیا ہے، بعد ازاں "مطبوخ سبعہ ادویہ" پلایا جائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے :-

**نسخۂ مطبوخ ادویہ سبعہ** ہلیلۂ سیاہ، ہلیلۂ کابلی، افسنتین، افتیمون، اسطوخودوس، غافث، اشقولوقندریون ــــ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے، اور اس کے اندر ایارج، شحم حنظل اور کسی قدر سقمونیا شامل کر کے مقوی بنائے۔ یہ مطبوخ، حبوب کے استعمال کے بعد، اکیس دن کی مدت میں، تین خوراک استعمال کرائے تمام غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرائے، اور صرف گوشت کے شوربہ جات استعمال کرائے، اگر قوت میں کمزوری آجائے تو مرغ کے چوزے اور نیم برشت انڈوں کی زردی وغیرہ استعمال کرائے۔

بعض اطباء کا طریقہ علاج یہ تھا کہ ایسے مریض کا جب فصد اور مسہل سے استفراغ ہو چکے تو وہ ابھری ہوئی رگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور متفرق دنوں میں ان کی فصد کھولتے قوت کی حفاظت کرتے، اور پھر ان رگوں کو اس جانب سے کاٹ کر جو گھٹنے سے متصل ہوتی ہیں داغ دیتے تاکہ مواد اترنے نہ پائے، کیوں کہ مواد جب رگوں کی سمت اترتا ہے تو اس کے راستوں میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے ــــ اور بعض ماہین اطباء دوا اور فصد سے مریض کے استفراغ کے بعد ان رگوں کو شریانوں کی طرح بہنے دیتے ہیں اس سے مرض دوالی زائل ہو جاتا ہے' ــــ بعض طبیب، فصد و استفراغ، پرہیز اور کم سے کم غذا پر رکھنے کے بعد، ان رگوں پر "جونک لگا دیتے ہیں۔ اگر کوئی مواد پنڈلی کی طرف برس کر آئے تو وہاں ورم پیدا ہو جاتا ہے، اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ حس باقی ہے یا نہیں ؟، اگر حس باقی ہو اور ورم میں سختی پیدا نہ ہو تو یہ علاج کارگر ہوگا، اگر ورم میں سختی پیدا ہو جائے اور حس مر جائے تو مرض کے اندر کوئی استحالہ و تغیر نہیں ہو سکتا، وہ جوں کا توں رہے گا۔

ازقاق الدم بعینہ دوالی ہے، اِلاّ یہ کہ رگوں کا پھولنا اور امتلاء رگوں کے ایک حصے میں ہو اور پھیلاؤ پیدا ہو جائے تو اسے "زق الدم" کہتے ہیں، اس کا علاج بھی وہی ہے جو دوالی کا ہے۔ بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ ازقاق الدم وہ مرض ہے جس کو یونانی لوگ "بنت الدم" کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ شریانوں پر ہلکی سی ضرب لگنے کی وجہ سے متاثر مقام ایک جوز کے مانند پھول جاتا ہے یا اس سے کچھ بڑا ہو جاتا ہے، اسے چھو کر دیکھنے سے سخت محسوس ہوتا ہے، اگر ایسا پھوڑا بہہ نکلے اور داغ کے ذریعے رگوں کے منہ کو بند نہ کیا جا سکتا ہو تو خون نکلنے کی وجہ سے مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے الا یہ

کہ متاثرہ عضو کو قطع کر کے داغ دیا جائے۔ اگر اس طرح بنت الدم تحلیل ہو کر زائل ہو جائے تو فبہا، ورنہ اس کو اطمینان کے ساتھ کاٹ کر خون کو نکال دے اور دوا کے ذریعے خون بند کر دے، یہ بنت الدم کا لطیف ترین علاج ہے۔

حکیم ابوماہر کہا کرتا تھا کہ علی کحال نے ایک مریض کے "بنت الدم" کو کاٹنے کے بعد اسے دوائے حاد سے داغا، مریض اچھا ہو گیا، اس علاج سے وہ دھوکہ کھا گیا چنانچہ ایسا ہی علاج دوسرے مریض کا بھی کیا، یہ مریض خون بہنے کی وجہ سے مر گیا۔ لہذا بنت الدم کے علاج کا محفوظ طریقہ یہی ہے کہ اسے نہ چھیڑا جائے۔ اگر ضروری ہو تو اس طریقے پر چھیڑے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

# باب (۲۳)

# اوذیما۔ورم رخو

اوذیما، نرم ورم کو کہتے ہیں، اس میں درد نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ رقیق رطوبت کے بہنے کی وجہ سے یا شیریں رطوبت کے عضو کی سمت اتر آنے کی وجہ سے ہوتا ہے، چوں کہ اس میں حدت اور تیزی نہیں ہوتی لہٰذا درد بھی نہیں ہوتا، بلکہ عضو کے اندر ڈھیلاپن اور تہبج (یعنی ورم) پیدا ہوتا ہے، یہ ڈھیلاپن مذکورہ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے یا نفاخ غلیظ رطوبتی ریاح کی بنا پر جو حرارت کی کمی کی وجہ سے معدے سے چڑھتی ہے۔ بعض دفعہ یہ ورم، جگر کی حرارت کی کمی یا رطوبت کی کثرت کی بنا پر ہوتا ہے،
یہ تمام ورم محفوظ اور بہت جلد دور ہو جانے والے ہیں۔ بشرطیکہ قوت محیط میں تغیر اور جگر کے اندر حد سے زیادہ برودت کے باعث نہ پیدا ہوئے ہوں، اگر تغیر فوق کے باعث ورم آجائے تو اس سے مرض استسقاء پیدا ہو جاتا ہے، اگر رطوبت کی کثرت یا نفاخ ریاح کی وجہ سے ورم پیدا ہو تو یہ محفوظ ہونے والا ہے
اس کا علاج، مقام کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔
اگر ورم اور سوجن، آنکھوں اور گالوں میں ظاہر ہو تو یہ غذا کی کمی، کثیر مقدار میں پانی پینے اور برف کے پانی کے استعمال کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اچھا پانی جو ہوا میں سرد ہو گیا ہو اس قدر پکائے کہ نصف رہ جائے اسے حرانی لوہے برتنوں میں پکائے، کیوں کہ حرانی برتن لوہے کے ہوتے ہیں، اور صرف یہی پانی کا استعمال کرے، اور گل انگبیں مصطگی کے ذریعے

معدے کو قوی بنائے اور مندرجۂ ذیل ضماد کا بھی استعمال کرے :۔

**نسخۂ ضماد** صبر سقوطری، مر، اشنہ، مصطگی، سنبل الطیب (برابر برابر)، روغن ناردین سے موم اور تیل تیار کرے، اور مذکورہ ادویہ کو کوٹ چھان کر اس کے اندر ڈال کر فم معدہ پر ضماد کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھوڑے کی سواری کے ذریعہ ورزش و ریاضت کرے جس قدر ممکن ہو تمام اعضاء کو حرکت دے بعد ازاں حمام میں داخل ہو، اور مری نبطی، میفخنج اور کسی قدر عاقر قرحا سے غرغرہ کرے ــــ مصطگی چبا کر تھوک دے۔ بعض وقت صرف یہی علاج، دوسرے معالجات سے مستغنی کر دیتا ہے۔

بعض اوقات دونوں ہاتھوں میں بھی سُوجن پیدا ہوتی ہے، یہ سوجن، رطوبت کے بہہ کر آنے اور نفاخ ریاح کی وجہ سے ہوتی ہے، اُنگلیاں خشک ہونے نہیں پاتیں اور ایسی ہو جاتی ہیں جیسے ہوا بھرے ہوئے چمڑے اس کا علاج وہی ہے جو مذکور ہوا ــــ مزید یہ کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو طبیعت کا لحاظ کرتے ہوئے حسب ذیل حبوب استعمال کرائے :۔

**نسخۂ حب** نارمشک، ناردین اقلیطی، زنجبیل صینی، دار فلفل (ہر ایک ½۳ گرام)، گلسرخ عصارۂ سوس (ہر ایک ½۵ گرام)، سنبل، مصطگی (ہر ایک ½۲ گرام)، سقمونیا مشوی/خالص (½۲ گرام) ان کی مقدار میں صبر سقوطری خالص، عربی اور خرستانی کا استعمال درست نہیں، ادویہ کو پیس لیا جائے۔ اور ہلیلہ سیاہ (۳۰ گرام)، برگ اترج (حسب مقدار مذکور) لے کر، کہنہ شراب میں اس قدر اوٹائے کہ گل جائیں، پھر صاف کر کے ان ادویہ میں گوندھ لیں اور کالی مرچ کے برابر حبوب بنا کر ہوا میں خشک کر لیں، اس کی مقدار خوراک سات گرام (۵۱۲ ملی گرام ہے) مریض کی قوت کے اعتبار سے اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے ــــ وہی غذا دی جائے جو پہلے مذکور ہوئی ہے ان دونوں کو ایک ساتھ پلا دیا جائے، اور عمدہ غذا کے ساتھ، تھوڑی سی کہنہ سُرخ نبیذ بھی پلائی جائے۔ ایسے مریض کو بالکل نبیذ سفید نہ دی جائے نہ نبیذ خومی، نہ نبیذ طری، نیز تمام میوہ جات جن کے اندر تری ہو پرہیز کرایا جائے جگر کو حسب ذیل ضماد سے طاقتور بنائے :۔

**نسخۂ ضماد** چھالیہ، اشنہ (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، پستہ رطب (¾۱ گرام)، قصب الذریرہ (½۵ گرام)، زرشک (۷ گرام)، گلسُرخ، رسوت (ہر ایک ۳،۵ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے، اور کسی قدر عمدہ شراب میں آب سیب میخوش آب آس کے ساتھ ملا کر، جگر کی مقدار اور اس کی ہیئت کے مطابق، دو دن میں ایک بار نہار منہ ضماد کرے اور

کھانا کھاتے وقت الگ کر دے۔

## روغن ہاتھوں کی سُوجن پر مالش کے لئے

زوفا خشک، کمون کرمانی، صعتر فارسی خاکستر کرم (برابر برابر) لیکر روغن نار دین میں پکائے، اور نیم گرم ہونے تک اتار کر رکھدے، پھر ہاتھوں پر مالش کرے، اگر سوجن پر باندھنے کی ضرورت ہو تو ہتیلی کے اندر اور باہر پٹیاں باندھ دے، سرکہ خاکستر کرم روغن گل میں پٹیاں تر کرکے انگلیوں کے کناروں سے وسط تک باندھ دے۔ اس سے سوجن زائل ہوگی اور عضو کو تقویت حاصل ہوگی۔

اگر سُوجن پاوں میں ہو تو بھی اس کا یہی علاج ہے، غذا میں نمکین اشیاء اور مولی استعمال کرے مولی بہت تیز ہونی چاہیئے، سادہ شوربہ جات جو مصالحہ جات کے بغیر پکائے گئے ہیں، اور جس میں کسی مقدار میں مولی، برگ بتھوا ڈالے گئے ہوں استعمال کرے، شوربہ پی لے، مولی اور بتھوا کھالے اس پر گرم اور نبیذ طری کا استعمال کرے تا آنکہ خوب پیٹ بھر جائے، پھر کسی پرندے کا پر لیکر روغن بادام میں تر کرکے آسانی سے حلق کے اندر داخل کرے تاکہ معدے کے اندر کی تمام غذاء باہر نکل آئے یہ عمل دن کے چھ گھنٹے گزرنے کے بعد کرنا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد دن میں کچھ نہ کھائے نہ رات میں۔ اگر زیادہ پیاس کی شدت محسوس ہو تو تھوڑا خالص دودھ یا شربت سیب شیریں یا کسی قدر پانی پی لے، صبح ہونے کے بعد نہار مُنہ مکرر دوا کا استعمال کرے، کافی مقدار میں مولی اُبال کر گلنے کے بعد پانی نتھار لے، اور اس کو سکنجبین میں شامل کرکے پی لے، پھر پُر کا استعمال کرے تاکہ معدہ کا تنقیہ ہو جائے، بعد ازاں جذب کرنے والی خفیف غذاؤں کا استعمال کرتا رہے، اور جہاں تک ممکن ہو کم سے کم غذا کا استعمال کرے، اگر سینے اور پسلیوں میں کمزوری اور تھکاوٹ محسوس ہو تو موم اور تیل کی مالش کرے اور گرم گرم پانی بہائے۔

واضح رہے کہ پرہیز کرنا کھانے میں کمی کرنا اور معدہ میں تقویت پیدا کرنا اس مرض کو زائل کر دیتا پھر کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی، اگر اس طرح مرض ہلکا ہو جائے تو بہتر ہے، ورنہ مذکورہ حبوب کے ذریعہ ایک یا دو دفعہ جلاب دینے کے بعد معدے اور جگر پر ضماد کرنا چاہیئے، کھانے کے بعد کسی قدر نبیذ کے استعمال کو ترک نہ کرے تاکہ حرارت غریزی میں تقویت اور ہضم میں بہتری پیدا ہو، کھانا ہضم ہونے کے بعد اس سے زیادہ مقدار میں بھی نبیذ استعمال کرسکتا ہے اگر اس طرح مرض میں کمی اور زوال محسوس ہو تو فبہا، ورنہ پاؤں پر روغن گل اور سرکہ کی مالش کرئے جس

کا طریقہ حسب ذیل ہے :-

**مالش کا طریقہ** کرفس اور شونیز کو خوب گلالے، اس میں سرکہ اور روغن گل شامل کر کے مکرر خوب پکالے، پھر اس کے اندر کسی قدر خاکستر کرم شامل کرلے، بعد ازاں ایک اون کا ٹکڑا یا اسفنج اس کے اندر ڈبا کر پاؤں پر رکھتا جائے تا آنکہ سُوجن تحلیل ہو جائے ـــــ اگر اس کے بعد بھی سُوجن تحلیل نہو تو مذکورہ دوا میں پٹیاں بھگو کر مضبوطی کے ساتھ انگلیوں کے سرے سے وسط ساق تک باندھ دے۔ یہ اس صُورت میں ہے جب سُوجن، رطوبت کے سیلان کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو، اگر رطوبتی ریاح کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے تو مریض کی فصد کھولنا ضروری ہے، ـــــ اب دیکھے کہ مریض کے خون کا رنگ کیسا ہے؟ اگر گاڑھا اور سیاہ ہے تو فصد کھولے اور اگر سُرخ/اور رقیق ہے تو کم کرے، مذکورہ تمام علاج بروئے کار لائے، اور ریاح پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائے مندرجۂ ذیل سفوف تیار کرے :-

**سفوف کا نسخہ** مر، ماحور خشک، شہبانک، برگ مرزنجوش، صعتر فارسی، زوفا خشک کمون کرمانی، کندر ذکر جس کو لبان کہتے ہیں، مصطگی، عود المنی، ترکی (ہر ایک برابر برابر) ان سب کو باریک پیس لے۔ اور اس میں سے (۱۰۲۴) ملی گرام لے کر اس کے اندر کہنہ شرب کا ایک جرعہ ٹپکائے۔ یہ سفوف بغیر کسی دوسری تدبیر کے ورم دور کر دیتا ہے بشرطیکہ ریاح غلیظ سے پیدا ہو، مگر طبیب کے لئے ضروری ہے کہ مریض کے مزاج کا خیال رکھے اور اس کے اندر حدت پیدا نہ ہونے دے۔

اب جب کہ ہم نے اس میں عوام سے متعلقہ سارے علاج معالجے کا ذکر کر دیا ہے ایک عمومی علاج کا ذکر کریں گے کہ جو مذکورہ تمام باتوں کے لئے مُفید ہے۔ طبیب اس سے اپنی ضرورت کے مطابق علاج معلوم کر سکتا ہے۔

**علاج کا قانونِ کُلّی** رطوبت میں جب غلظت اور فساد پیدا ہو جائے تو یہ وہ سوداء ہے جو رطوبت سے پیدا ہوتا ہے، اگر رطوبت صفراء کی وجہ سے جل جائے تو اس کو سوداء حارہ حریفہ کہتے ہیں، اگر اس میں غلظت پیدا نہ ہو بلکہ رقیق ہو اس کے اندر سخونت ہو تو وہ پسینے اور بخارات کی شکل میں تحلیل ہوگا یا اعضاء کی طرف بہہ کر آئے گا، اگر اس کے اندر صفرا شامل ہو جائے حتیٰ کہ جزء کثیر بن جائے تو اس خلط کو "صفراء محی" کہا جاتا ہے، اگر اس کے اندر عفونت پیدا ہو جائے تو "عفونتی بخار" پیدا ہوتے ہیں ـــــ اگر اس کے اندر اس سے

زیادہ رقت پیدا ہوا ور سخونت بھی ہو تو "غلیظ ریاح" بن کر اعضاء کی طرف اُتر آتے ہیں، اگر یہ تمام صورتِ حال قوتِ منضجہ محیلہ کے فساد یا جگر اور تمام اعضاء کی برودت کی وجہ سے پیدا ہو تو رطوبت خون میں شامل ہو جاتی ہے اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جو "استسقاء" لحمی کے نام سے مشہور ہے۔ اگر رطوبت ریاح غلیظہ سے تبدیل ہو جائے تو "استسقاء طبل" پیدا ہوتا ہے، لہٰذا طبیب کو چاہیئے کہ اس سلسلے میں کافی معلومات رکھے، تاکہ معلوم کر سکے کہ ورم دو وجوہات میں سے کس وجہ سے پیدا ہوا ہے، کیوں کہ ہر وجہ کا ایک خاص علاج ہے ـــــ رطوبتوں کی کثرت کا علاج جب کہ قوت کی صحت برقرار ہو، وہی ہے جو اُوپر مذکور ہوا ہے، ضعفِ قوت کا علاج "استسقاء اور اس کی قسموں کے بیان میں آئے گا۔

# باب (۲۴)

## فلغمونی۔ ورم دموی

جالینوس نے حمرہ اور نملہ کا نام "ورم دموی" اور ورم صفراوی" رکھا ہے۔ اور "فلغمونی" کا نام "ورم دموی" رکھا ہے، ـــــ ان امراض کا نام اس نے "ورم" اس لئے رکھا ہے کہ "ورم" امراض مرکبہ سے پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ مرض کا مادہ فاعلہ عضو کے اندر موجود ہوتا ہے، اگر وہاں موجود نہ ہو تو سوء مزاج" کہلائے گا اور مرض بسیط ہوگا، چوں کہ وہاں فاضل مواد موجود ہوتا ہے لہذا اس کا نام ورم رکھا ـــــ جالینوس اور بقراط ہر دو کے نزدیک قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو بھی چیز عضو کے حجم میں اضافہ کردے وہ "ورم" ہے، چاہے "سلعہ" ہو یا "غیر سلعہ" یہ دموی و صفراوی اورام یا تو "حمرہ" ہوں گے، یہ جلد کے اندر اور سطح بدن پر رقیق اور چمکدار شکل میں ظاہر ہوں گے، اندر تک دھنسے ہوئے ہوں گے نہ ان کا رنگ مٹیالا ہوگا ـــــ جب ان پر ہاتھ پھرایا جائے تو سرخی زائل ہوجائے گی پھر واپس آجائے گی ـــــ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں، سرخی دور دور منقطع خطوط کی شکل میں نظر آتی ہے یا متصل، ملے ہوئے خطوط کی شکل میں اس کا سبب فاعلی وہ خون ہے جس کے اندر صفراء کی شمولیت سے حدت پیدا ہوگئی ہو، یا کسی قدر صفراء شامل ہونے سے جوش پیدا گیا ہو اس کے لئے اس جگہ سے زیادہ جگہ درکار ہوتی ہے جو رگوں میں حاصل تھی، لہذا باریک رگیں پھٹ جاتی ہیں اور خون جلد اور گوشت کے درمیانی حصے میں نکل کر پھیل جاتا ہے۔

یا یہ اورام "نملہ" ہوں گے، یہ چھوٹی چھوٹی سفید، ایک دوسرے سے ملی ہوئی پھنسیوں کی شکل میں ہوتے ہیں، ان کی صورت باجرے سے مشابہ ہوتی ہے، ان کی جڑیں سرخ، سرے سفید ہوتے ہیں، ان کے اندر سخت درد اور بے چینی ہوتی ہے، حتیٰ کہ مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آگ کی چنگاری عضو پر رکھدی گئی ہو۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں جیسا کہ ہم نے حمرہ کے بیان میں ذکر کیا ہے، یا تو متفرق خطوط کی شکل میں ہوں گے۔ یا متصل ایک دوسرے سے ملے ہوئے، اس کا سبب فاعلی وہ صفراء ہے جس میں حدت ہوتی ہے اس کے اندر بکثرت سخونت پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں دم حاد رقیق شامل ہو جاتا ہے، یا یہ اورام حمرہ/اور نملہ سے مرکب ہوں گے، اس میں ایک دوسری شئی بھی شامل ہوتی ہے جس میں حدت اور اکالیت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے مواد گوشت کے اندر سرایت کر جاتا ہے۔ ایسے ورم کو "فلغمونی" کہتے ہیں، اس کے اندر جب بہت زیادہ حدت پیدا ہو جاتی ہے تو یہ عضو تک پہنچ جاتا ہے اور اس کو مردہ کر دیتا ہے، ہڈی اور اس کے اندر کا گودہ فاسد ہو جاتا ہے۔

قبل ازیں بثور، حمرہ، اور نملہ کے متعلق ہم گفتگو کر چکے ہیں، لیکن ہم نے یہاں حمرہ، نملہ اور فلغمونی کا دوبارہ ذکر کیا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم نے اس ورم کا ذکر کیا جس کو "سقیروس" کہتے ہیں، جو ایک سخت ورم ہے، پھر ہم نے نرم ورم کا ذکر کیا جس کو "اوذیما" کہا جاتا ہے، لہٰذا ورم دموی اور ورم صفراوی کا ذکر بھی ضروری ہوا جیسا کہ جالینوس نے اپنی تمام کتابوں میں اسی طرح بیان کیا ہے ـــــ اب ہم ان سب کا علاج بھی بیان کریں گے گو مقالے کے اندر ہم بثور کے بیان میں اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

## حمرۃ کا علاج

فصد کے ذریعہ کثیر مقدار میں خون کا اخراج کرے، مریض کو پرہیز میں رکھے، آش جو اور شوربہ جات کا استعمال کرائے، گل ارمنی، سرمہ اور عرق گلاب سے طلاء کرے، آب عنب الثعلب، آب حی العالم، عصا الراعی آب برگ اسپغول آب قداح بید سادہ، آب جرادۂ کدو اور اس جیسی ادویہ میں کپڑا بھگو کر متاثرہ مقام پر لپیٹ کر تبرید کرے، ـــــ اگر اس طرح مرض کا ازالہ ہو تو بہتر ہے، ورنہ متاثرہ مقام پر نشتر لگائے جو گہرا نہ ہو، نشتر لگانے سے مرض "حمرۃ" بہت جلد زائل ہو جائے گا۔

## مرض نملہ کا علاج

مقالۂ ہٰذا میں بثور کے ذکر میں ہم نے اسہال کے جن نسخے کا ذکر کیا ہے اس کے ذریعے اسہال کرے، یعنی تمر ہندی، آلو بخارا، ہلیلہ زرد اور اس جیسی ادویہ کا جلاب دے، بعض وقت آب سداب سے جس کو سقمونیا ڈال کر متوی بنایا گیا

ہو۔ جلاب دیا جاتا ہے، حسب ذیل طلاء استعمال کرے :-

**طلاء کا نسخہ** گل سُرخ، گلنار، گل ارمنی کسی قدر سرکہ اور آب عنب الثعلب میں ملا لیا جائے، تیل لگنے نہ دے کیوں کہ اس سے مرض میں تقویت اور حدت میں تاخیر ہوتی ہے —

ہم نے "باب النملہ والبثور" میں جس شراب کا ذکر کیا ہے اور جسے اہل حران تیار کرتے ہیں یہ مریض کو ہمیشہ استعمال کراتے رہیں، استفراغ کے بعد فصد کھولیں۔

## حمرہ اور نملہ کے درمیان علاج کا فرق

گو دونوں امراض قریب قریب ایک ہیں مگر ان کے درمیان علاج میں فرق ہے، حمرہ کے علاج میں پہلے فصد کھولی جاتی ہے اور بعد میں مسہل دیا جاتا ہے، نملہ کا علاج پہلے مسہل سے شروع کیا جاتا ہے اور بعد میں فصد کھولی جاتی ہے، — اس کا سبب یہ ہے کہ "حمرہ" میں قوت خون کے اندر ہوتی ہے گو اس کے اندر صفراء بھی شامل ہوتا ہے، اس لئے فصد کے ذریعہ خون کو خارج کیا جاتا ہے تاکہ خون میں جوش پیدا ہو کر رگیں پھٹنے نہ پائیں — نملہ میں قوت صفراء کے اندر ہوتی ہے گو اس میں خون بھی شامل ہوتا ہے، صفراء استفراغ و اجابتوں کے ذریعہ جلد خارج ہو جاتا ہے، لہٰذا اولاً استفراغ کیا جاتا ہے تاکہ حرارت کم ہو جائے، اور مقام مرض حدت کی وجہ سے فساد پیدا نہ ہو، پھر خون کے اندر تھوڑا بہت صفراء جو باقی رہ جاتا ہے اسے فصد کے ذریعہ خارج کر دیا جاتا ہے۔

## فلغمونی کا علاج

اس کا علاج بھی مرض نملہ کے علاج کی طرح ہے، مگر یہ اس سے زیادہ طاقتور اور عمومی نوعیت کا ہوتا ہے، — مریض کا استفراغ کیا جائے پھر فصد کھولی جائے، پھر مقام مرض پر گہرا نشتر لگایا جائے، تاکہ نشتر اس مقام تک پہنچ جائے جہاں تک مرض کا اثر ہے، جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ معمولی اور ہلکا نشتر مرض فلغمونی میں فساد کا سبب اور متعلقہ عضو کی ہلاکت کا موجب ہے، گہرے نشتر سے صحت حاصل ہوتی ہے، کیوں کہ یہ فاسد مواد کو خارج کر دیتا ہے

## فلغمونی کے لئے طلاء

حمرہ اور مرض نملہ کے طلاؤں کو یکجا کر کے استعمال کیا جائے، کیوں کہ فلغمونی دراصل، ان دونوں امراض کا مرکب ہوتا ہے

اگر مواد کے اندر شدید فساد اور اکالیت پیدا ہو جائے اور عضو کو مُردہ کر دے، ہڈی تک پہنچتے پہنچتے اس میں احتراق پیدا ہو جانے کی وجہ سے عضو کو قتل کر دے تو یہ دیکھے کہ عضو میں حس باقی ہے یا نہیں، اگر باقی ہے اور اس کے اندر سیاہی پیدا نہیں ہوتی ہے تو لوہے کے ذریعے علاج کیا جائے تمام فاسد گوشت کو نکال دیں، پھر موافق و مناسب مرہموں کے ذریعہ اس کا علاج

کریں ــــ اگر حس ختم ہوگئی ہے تو اس کا مطلب ہے "عضو کی موت" بایں معنیٰ کہ فساد وہاں تک پہنچ چکا ہے۔ لہٰذا جہاں تک فساد پہنچا ہے اس مقام کی ہڈی کو چھیل دیا جائے تاکہ دوسرے مقام تک پھیل کر اس پر موت طاری نہ کرسکے، جس منشار (آری) کے ذریعے ہڈی چیری جائے اس کے دندانے ایک ہی سمت ہونے چاہئیں، ایک ہی سمت میں ہمیشہ دبا کر ہڈی چیری جائے دبائی جائے پھر اٹھا کر جگہ پر واپس لائی جائے، پھر دوبارہ اسی جگہ دبائی جائے حتیٰ کہ ہڈی درست ہوجائے۔ اس طرح دبایا اور گھسیٹا نہ جائے جس طرح لکڑی چیرتے وقت کیا جاتا ہے، کیوں کہ گاہ ہڈی کے اوپر اس طرح چھوٹے چھوٹے ریزے نکل آتے ہیں اور ان ریزوں کی وجہ سے صحت دشوار ہوجاتی ہے۔ چیرنے کے بعد تغیر نہ پیدا ہوا ہو تو مغز کی حفاظت کی جائے اور وہ اس طرح کہ ہڈی کے اُوپر مرہم، روئی اور پٹی باندھ دی جائے، یہ بندش اس وقت تک رہے جب تک طبیعت مدبرۂ بدن گوشت اُگا کر اس کے اجزاء ہڈی کے اُوپر مجتمع کرسکے ــــ بعض اطباء متاخرین نے چیرنے کے بعد داغنے کی بھی رائے ظاہر کی ہے، جس طرح ہاتھ کاٹنے کے بعد پہنچے اور پاؤں کاٹنے کے بعد پنڈلی کو داغ دیا جاتا ہے ــــ مگر ان دونوں کے درمیان فرق ہے، کیونکہ پہنچے کی ہڈی مضبوط ہے، اور یہ مضبوط نہیں ہوتی ہاتھ کاٹنے کے بعد جب پہنچے کی ہڈی پر داغ لگایا جائے تو داغ گودے تک پہنچنے نہیں پاتا اگر گودا بہہ جائے تو ہڈی کھوکھلی ہوکر صحت ناممکن ہوجاتی ہے۔ اگر کُھرچی ہوئی ہڈی کے اطراف شریانیں موجود ہوں تو شریانوں کے مُنہ باریک آلہ کے ذریعہ بھون کر بند کردیا جائے۔

---

# باب (۲۵)

# بنگنی، نیلگوں اور سیاہ پھنسیاں

ہم نے بثور دمویہ، حمرہ، اور نار فارسی کا ذکر قبل ازیں کیا ہے، لیکن اس کے تمام اقسام کا ذکر نہیں کیا، جالینوس نے اس کے اقسام مع بنگنی، نیلگوں اور سیاہ اقسام کا ذکر کیا ہے، ــــ ہم لکھ چکے ہیں کہ یہ پھنسیاں اس کے اقسام اور اس کے رنگ مادہ کے جوہر کے مطابق ہوا کرتے ہیں، جب مواد کے اندر شدید فساد پیدا ہو جائے اور اس میں تیز حدت اور رقت ہو تو اس کا رنگ گاہ سیاہ، گاہ بینگنی گاہ نیلگوں ہوتا ہے سب سے زیادہ شدید سیاہ پھر نیلگوں ہوتا ہے ــــ ابتدا میں ان پھنسیوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے، جب پھنسیاں مٹ جائیں تو ان کی جڑیں سیاہ، نیلگوں یا بنگنی ہو جاتی ہیں، ان کے اندر سخت درد اور بے چینی ہوتی ہے، ــــ یہ اس بات کی علامت ہے کہ عضو کے اندر مواد باقی ہے، اس کا علاج فصد اور اسہال سے کرنا چاہیئے، مریض کو پرہیز میں رکھے، متاثرہ مقام پر شیاف مامیشا اور آب عنب الثعلب سے طلاء کرے، اور کئی دنوں تک تبرید سے کام لے، پھر ان پر نیم گرم پانی ڈالے، پھر تبرید کرے تا آنکہ سیاہی بینگنی اور نیلگوں رنگ زائل ہو جائے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ جلد میں رقت ہے اور مواد ظاہر ہے تو خفیف نشتر لگانے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ مواد خارج ہو جائے، اگر مواد گہرائی کے اندر ہو تو حسب ذیل ضماد کرے: آرد جو اور دقیق آرد باقلا کو سرکہ اور آب عنب الثعلب میں ملا کر متاثرہ مقام پر طلاء کیا جائے کپڑا تر کر کے باندھے تاکہ مواد تحلیل ہو اور درد زائل ہو جائے۔

# باب (۲۶)

# موم، قسم، نفشی، طاعون اور ورشکین

ان امراض سے طبی کتابوں کے مصنفین نے غفلت برتی ہے جالینوس نے اپنی کتابوں میں متفرق طور پر ان کا ذکر کیا ہے، کچھ امراض کا ذکر ہمیں کناش اسکندر سے دستیاب ہوا، جس کو یوحنا بن الفرو، اسکندر کو سنایا کرتا تھا اس میں لکھا ہے کہ اگر ہوا کے فساد کی وجہ سے دُنیا میں وبا پھوٹ پڑے تو اس سے بدن میں طاعون ورشکین، تفسخ اور موم جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو ہوا کی وجہ سے فساد خون کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہیں۔

ہوا کا فساد کُلی ہوگا یا جزئی، جزئی ہو تو شہر میں وبائی امراض پھوٹ پڑنے والے مہلک نہیں ہوں گے۔ کُلی ہو تو شہر میں مُہلک امراض پھُوٹ پڑیں گے، ہوا کے فساد کی وجہ سے کیفیت فاسدہ اور تغیر فاسد اور اس کی وجہ سے خون کا فساد رونما ہوتا ہے، امراض فساد کے اعتبار سے پیدا ہوتے ہیں، اگر فساد کی وجہ سے خون میں حدت اور جوش پیدا ہو تو فاسد بخارات اٹھتے ہیں جس کی وجہ سے پھُنسیوں کے بغیر کھجلاہٹ پیدا ہوجاتی ہے، اگر خُون میں غلظت پیدا ہوجائے اور ساتھ ساتھ حدت اور عفونت بھی ہو تو اس سے کھجلاہٹ، خارش، پھُنسیاں اور بالتوڑ پیدا ہوتے ہیں، اگر عفونت کی بناء پر فساد واقع ہو اور اس میں حدت، سخونت اور سمیت بھی ہو تو مُہلک طاعون کا مرض پیدا ہوتا ہے، طاعون کا مطلب یہ ہے کہ فاسد خُون کسی عضو کی طرف اُتر کر وہاں پھیل جائے اور پھُٹ جائے جس کی وجہ سے فوری ہلاکت واقع ہوسکتی ہے۔ — بعض اوقات فاسد اخلاط جو مذکور ہوئے قلب کی سمت اتر جاتے ہیں اور فوراً ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں، یا دماغ یا سینے میں اُترتے ہیں تو بدن میں

مسور کی دال کے دانے کی طرح ابھار پیدا ہوتا ہے جس کو "زبیبیہ" کہتے ہیں، اس کے متعلق بقراط کی رائے یہ ہے کہ جب ایسی علامت ناک یا چہرے یا کانوں کی جڑوں میں ظاہر ہوجائے تو اس سے فوری موت واقع ہوسکتی ہے۔

بعض دفعہ یہ فساد کم مقدار میں ہوتا ہے، اس سے وہ قسم پیدا ہوتی ہے جس کو بنفشی کہتے ہیں۔ سارے بدن میں گل بنفشہ کی طرح متفرق طور پر نقطے ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اگر نکسیر نہ پھوٹے تو خطرناک نہیں ہے، نکسیر پھوٹ جائے / اور بخار بھی آجائے تو یہ خلط کے ردی اور قاتل ہونے کی علامت ہے، جو از قسم طاعون قاتل ہے، مسلسل نکسیر جاری ہوجانے کی وجہ سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے ـــــ بعض اوقات تمام بدن میں "قرص البراغیث" یعنی مچھر کاٹنے کی وجہ سے جو سرخی پیدا ہوتی ہے ویسی ہی کیفیت نمودار ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مریض کی ہلاکت کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔

بعض دفعہ ہرے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جن کے درمیان سفید لکیریں ہوتی ہیں جو مٹیالے رنگ کی طرف مائل ہوتی ہیں، اس قسم کو درشکین کہتے ہیں، ایسے مریض کو اگر نکسیر لاحق نہ ہو تو وہ بھی اچھا ہوسکتا ہے۔

ایک قسم کا رنگ سیسے کے رنگ کے مانند ہوتا ہے، اس کو "موم" کہتے ہیں یہ اس بات کی علامت ہے کہ تمام اخلاط میں فساد اور احتراق پیدا ہوچکا ہے، اور خون بھی متاثر ہوچکا ہے، ـــــ ایک دوسری قسم کا رنگ، مٹی کے رنگ کی طرح ہوتا ہے، ایسا مریض بدن میں ثقل محسوس کرتا ہے، پھر قے یا اجابتوں کی بنا پر ہلاک ہوجاتا ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ فساد، دماغ تک چڑھ چکا ہے اور خلط کے اندر شدید عفونت اور فرط احتراق کی بنا پر رنگ مٹیالا اور زہریلا ہوچکا ہے، ان تمام اقسام میں سے ہر قسم کا علحدہ علحدہ خاص علاج بیان کرنا ممکن نہیں ہے، کیوں کہ ان کا علاج قریب قریب ایک ہے۔ ادویہ میں کسی قدر کمی بیشی ہوتی ہے، لہٰذا ان امراض کے لئے ہم ایک عام علاج تجویز کریں گے۔ تاکہ طبیب اس سے اپنے مطلب کا علاج، مرض کے لحاظ سے حاصل کرلے۔

## علاج

شہر کے اندر اگر اس قسم کے امراض رونما ہوں تو تمام جاننے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان پر غور وخوض کریں اور مرض کا پتہ چلائیں۔ دونوں ہاتھوں کی باسلیق کی فصد کھولی جائے اور جس قدر ممکن ہو خون کا اخراج اور حسب ذیل مطبوخ سے بدن کا استفراغ کیا جائے۔

## نسخۂ مطبوخ برائے استفراغ

ہلیلۂ زرد صاف شدہ (۰ ۷ گرام) آلو بخارا قوسی (۵۰ عدد) تمر ہندی منقیٰ (۱۰۵ گرام)، عناب جرجانی (کف کبیر) تخم کشوث (ایک کف) تخم کاسنی (ایک کف) برگ مکو (باقہ کبیرہ)، توت شامی خشک (کف کبیر) ـــــ ان تمام ادویہ کو ۲ لٹر پانی میں پکایا جائے، یہاں تک کہ سوا لٹر رہ جائے، پھر اس کو صاف کرکے،

(۴۲٫۵ گرام) فلوس خیار شنبر، اور (۳۵ گرام) ترنجبین سفید اچھی طرح شامل کرلے، اور مکرر صاف کرلے، بعد ازاں (۴٫۷۵ ملی گرام) سقمونیا مشوی شامل کرکے، نیم گرم پی لے، ـــــ یہ خوراک، قوت کے لحاظ سے، دو یا تین مرتبہ استعمال کرے۔ غذا میں صرف مزورات عدسیہ کا یا کاسنی کو سرکہ میں پکاکر استعمال کرے۔ گوشت اور شراب سے و نیز جماع سے پرہیز کرے، کافور بنفشہ، و نیلوفر سونگھنا چاہیئے بشرطیکہ اس کا موسم ہو، اور ریحان مغسول بھی سُونگھے، اور وہ شربت استعمال کرے جس کو اہلِ مصر نے طاعون کے لئے ایجاد کیا ہے، اور جو ہوا اور خون کے فساد کے لئے مفید ہے، نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

## نسخۂ شربت

عصارۂ چوکا، آب حصرم، آب ریباس، سرکۂ کہنہ تیز (ہر ایک ۵ گرام)، پھر کافور (۵٫۴ گرام) لے کر، (۹ گرام) ریوند کو کوٹ کر اس میں افتیمون خالص (۶۸، ملی گرام) اور کافور مذکور ملا لیا جائے اور ایک پوٹلی میں ڈال کر، مذکورہ پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ پوٹلی کے اندر والی ادویہ باقی نہ رہیں، اور پانی کے مقدار ½ کی حد تک گھٹ جائے ـــــ بعد ازاں ہر مذکورہ پونڈ کے مقابلے میں، ایک پونڈ آب سیب سادہ اور ۵ گرام شکر سفید اور (۱۰۲۴ ملی گرام) زعفران ڈال کر اس قدر پکائے کہ گاڑھا قوام بن جائے، ان ایام میں اس شربت کا استعمال جاری رکھے، شربت (۷۰ گرام) کی مقدار میں نہار مُنہ استعمال کرنا چاہیئے۔

## ابنِ سیّار کا علاج

ابن سیّار، ان دنوں میں پرہیز کرنے، اور حسبِ ذیل حقنہ لینے کا مشورہ دیا کرتا تھا:ـــ

آش جو کو عناب اور سپستان غیر مصفّی کے ساتھ پکا لیا جائے اس کے اندر روغن بنفشہ، انڈے کی رقیق سفیدی اور لعاب اسپغول شامل کرکے خوب پھینٹ کر بطور حقنہ استعمال کریں۔

## نسخۂ قرص

امراض مذکورہ کے لئے ایک قرص بھی ہے جس کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے، نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

گُل سُرخ، طباشیر، تخم خرفہ، تخم چوکا، تخم کاسنی، عصارۂ عنبر باریس، مازو، صندل سفید، صندل سُرخ، گل قبرسی، گُل مختوم (ہر ایک ½ ۵ گرام) تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ، تخم کدوئے شیریں (ہر ایک چھیلے ہوئے ساڑھے سات گرام)، کافور ریاحی (۱۰۲۴ ملی گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیا جائے، اور ہر ایک تولہ[۵٫۱] یا پانچ گرام کی مقدار میں (۳٫۵ گرام) ریوند چینی خالص کوٹ چھان کر شامل کرلی جائے اور نہایت کھٹے سرکہ میں گوندھ کر (۳٫۵) گرام کی مقدار میں قرص بنا لئے جائیں۔ روزانہ ایک قرص (۷۰ گرام) سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کریں۔ ان ایام میں حمام کرتا رہے، حمام میں اتنی دیر رہے کہ خوب پسینہ نکلنے لگے، پسینہ

رومال سے پونچھ ڈالے، اور آب حصرم میں روغن گُل گاہ سرکہ میں روغن گُل شامل کر کے مالش کرے۔
یہ ایک عمومی نوعیت کا علاج ہے، اس سے دیگر معالجات کا استخراج کیا جا سکتا ہے ــــ طبیب کو چاہئے کہ ایسے مریض کو ہرگز مسہل نہ دے، یا ایسی دوا نہ دے جس میں ہلیلہ شامل ہو، معدے پر کسی قابض دوا کے ضماد سے بھی پرہیز کرنا چاہئے ــــ اگر معدے یا جگر میں سوزش محسوس ہو تو اس کا علاج صرف یہ ہے کہ آب عنب الثعلب اور آب گلاب میں ایک کپڑا تر کر کے رکھے، جگر کی تبرید میں مبالغہ نہ کرے، تیل بالکل نہ لگائے، کیوں کہ اگر جگر کی قوت میں استرخاء پیدا ہو جائے تو مریض ہلاک ہو جائے گا ــــ مزاج میں برودت پیدا ہو جائے تو مرض طول کھینچے گا، اور بعض اوقات استسقاء بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

---

# باب (۲۷)

# کوڑا، لاٹھی، پتھر وغیرہ کی ضرب سے جلد پر اُبھرنے والے ہرے اور کالے دھبّے

ان دھبوں کو "اختناق الدم" کہتے ہیں، اہلِ شام کے یہاں یہ "الآثار البضعہ" کے نام سے معروف ہیں، ان کے علاج کی کئی قسمیں ہیں :-

**نسخہ مطبوخ** بعض متاخرین اطباء نے مریض کو حسب ذیل مطبوخ پلانے کے بعد فصد کھولنے کا مشورہ دیا ہے آب مکو، آب بادیان نکال لیا جائے، پھر کثیر مقدار میں عناب پکاکر اس میں نچوڑ لیا جائے اس کے اندر خیار شنبر، ترنجبین بقدر ضرورت حل کر کے (۳٫۵) ملی گرام سقمونیا مشوی اور (۳/۴ ۱ گرام) مامیران صینی شامل کر لیا جائے اور مریض کو پلایا جائے۔ متاثرہ مقام پر نشتر لگایا جائے پچھنہ لگا کر جمع ہوئے خون کو نکال دیا جائے۔ بعد ازاں گل ارمنی اور گل مختوم کو سرکہ میں ملا کر طلاء کیا جائے۔

اطباء سابقین کی رائے یہ ہے کہ حمام میں خوب رگڑ کر نہانے اور گرم گرم پانی جسم پہ بہانے کے کچھ عرصہ بعد یہ دھبے زائل ہو جاتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ نشتر لگانے سے بہتر یہ ہے کہ کچھ دن صبر کر لیا جائے تاکہ طبیعت خود ان دھبوں کو زائل کر دے۔

ہم جو علاج کرتے ہیں وہ ہماری اختراع ہے، کچھ علاج کتب اور دستورات سے بھی ماخوذ ہیں مریض کی فصد کھولی جائے استفراغ کیا جائے، بعد ازاں روغن سوسن سے یا گاہ ہڑتال سُرخ کو سرکہ میں گھس کر طلاء کیا جائے گاہ شہد کو خوب جلا کر سیاہ کرنے کے بعد سرکہ میں ملا کر طلاء کیا جاتا ہے،

ایسے دھبوں اور جلد کے تل وغیرہ کو دور کرنے کے لئے حسب ذیل تیل انتہائی موثر ہے:۔

**نسخہ** سوسن آزاد، سوسن آسمانجونی، (ہر ایک دس طاقہ)، ہزار خشاں (½ ۱ گرام)، اصول عرطنیثا (½ ۲ گرام)، ان تمام ادویہ کو تیل میں خوب گلا لیا جائے، بہترین تیل اس غرض کے لئے زیتون کا ہے، پھر متاثرہ مقام پر طلا کیا جائے۔ اس سے بہت کم مدت میں جما ہوا خون تحلیل ہو جائے گا۔

**اہل بصرہ کا علاج** اہل بصرہ ان دھبوں کا مندرجہ ذیل طریقے سے علاج کرتے ہیں:۔ آرد کرسنہ، آرد نخود، اشنان اور کسی قدر بشند۔ ان تمام ادویہ کو خوب پیس کر سرکہ میں گرم کر لیتے ہیں جس میں فلفل کبار (دراز) برابر مقدار شامل کر لی گئی ہو، پھر اس پر کسی قدر شکر طبرزد اور کسی قدر ہڑتال سرخ اور کسی قدر حجر الفلفل، لعاب اسپغول کے ساتھ شامل کر لیتے ہیں۔ اور دھبوں پر ضماد کرتے ہیں۔ یہ علاج خطا نہیں کرتا نہ ہی اصول کے خلاف ہے۔

واضح رہے کہ بعض دفعہ ایسے دھبے فسخ اور رگوں کے کھل جانے کی وجہ سے بھی رونما ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ابتداء ہی میں تبرید اور اشیاء قابضہ کے استعمال کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے ایک طبیب کو دھبوں کی تمام اقسام سے بخوبی واقف رہنا چاہیئے۔ جب عضو کے اندر قوت آجائے اور جگہ بھرنے لگے تب مذکورہ علاج کیا جائے۔ لہٰذا طبیب کو اس سے غفلت نہ برتنی چاہیئے۔/ اگر وہ ان پر تیل لگا دے گا تو نقصان عظیم کا موجب ہوگا۔

اگر لاٹھی کی ضرب سے جلد کے اندر جلن یا گوشت کے اندر چبھن اور تکلیف محسوس ہو تو ابتداء ہی میں، برف ایک کتان کے رومال میں رکھ کر پھیلا دے، اور دو گھنٹے تک سہلاتا رہے، برف پگھلتے ہی دوسری برف ڈال دے، بعد ازاں سرد پٹیاں باندھ دے اگر مریض کے اندر قوت موجود ہو تو فصد کھولے، ـــــ بعد ازاں متاثرہ مقام کو دیکھے۔ اگر صحیح و سالم ہے اور متاثرہ جلد کا رنگ بھی، دوسری جلد کے رنگ کے مانند ہو گیا ہے تو فہوالمراد، جس کسی مقام پر ضرب پڑے وہ کالا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اگر پھٹ جائے تو نرمی سے نکال دیا جائے نہ پھٹے تو اس کا وہی علاج کیا جائے جو "اختناق الدم" کا ہوتا ہے، اگر کسی مقام سے مردہ گوشت نکال دیا جائے تو اچھی طرح تنقیہ کیا جانا چاہیئے۔ بعد ازاں نرم مرہموں کے ذریعے علاج کیا جائے۔

اہل سطارہ متاثرہ مقام پر مکھن لگا کر رات بھر کھلا چھوڑ دیتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ اس طرح مُردہ گوشت آسانی سے نکل جاتا ہے اور تکلیف نہیں ہوتی، میرا خیال ہے کہ مسکہ کا فائدہ اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ اس سے متاثرہ مقام کی تلیین ہو۔ ہم اس مقام پر تمام مرہموں اور زخموں کے علاج

کو تفصیل سے بیان کرنا نہیں چاہئے، کیوں کہ ان کا ذکر اس مقالہ میں آرہا ہے جو زخموں کے بیان کے لئے خاص ہے۔

کوڑے کی ضرب بھی، لاٹھی کی طرح ہوتی ہے اور اس کا علاج بھی وہی ہے البتہ ایک مجرب علاج یہ ہے کہ بکری کی کھال، چھیلنے کے فوری بعد لے کر ضرب کے مقام پر چسپاں کر دی جائے اسی طرح ایک دن ایک رات رہنے دیا جائے۔ اس کے بعد ہٹا دی جائے، اس سے سیاہی، ہرا پن اور اختناق الدم زائل ہو جاتا ہے — گوشت کے اندر چبھن محسوس ہو رہی ہو تو "مرہم الرض" کا استعمال کیا جائے۔

کوڑا کھائے ہوئے شخص کو ایک گھنٹے تک سرد پانی کے استعمال سے منع کیا جائے، اس کے قلب پر سرد کپڑا اڑا لا جائے۔

# باب (۲۸)

# اتّفاقی پُھنسیاں اور اُن کا علاج

## تمام پھنسیاں خواہ اتفاقی ہوں یا غیر اتفاقی سات قسم کی ہوتی ہیں

قسم اول : بثور مندریہ، بقراط اور جالینوس نے اس کا یہی نام رکھا ہے، اس کے علاج کے گفتگو گزر چکی ہے۔

قسم ثانی : بثور حصبہ — بقراط اور جالینوس نے اس کا یہی نام رکھا ہے، اس کا علاج بھی ہم ذکر چکے ہیں۔

قسم ثالث: بثور نملہ — اس پر بھی گفتگو ہو چکی ہے

قسم رابع : بثور حمرہ، اس کو عوام الناس " نار فارسی " یعنی اکوتہ کے نام سے جانتے ہیں، اس کی علامتیں اور علاج ہم بیان کر چکے ہیں۔

ان بثور کا سبب اور دوسری قسموں کے اسباب، اختلاف مواد اور مزاج جسم کے اعتبار سے بکثرت ہیں اور مختلف ہیں، بثور غریبہ جن کے پہچاننے میں اطبار اشتباہ میں پڑ گئے ہیں، تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

**پہلی قسم** اس کو ذات الاصل کہتے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی سفید پھنسیاں ہوتی ہیں، جس میں درد کم ہوتا ہے، جڑیں سخت ہوتی ہیں، یہ غدود کے مشابہ ہوتی ہیں، یہ پھنسیوں کی سب سے خراب قسم ہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں، ایک وہ ہے جو سفید بالتوڑ کے مانند ہوہے۔ یہ سہل العلاج ہے۔ دوسری وہ ہے جس کے اندر سختی ہوتی ہے، اور یہ سختی بآسانی نہیں پکتی، بلکہ شروع میں اس کے
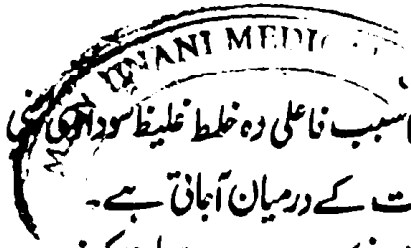
اندر تیرشح ہوتا ہے اور بہت دیر میں تحلیل ہوتی ہے۔ اس کا سبب فاعلی وہ خلط غلیظ سوداوی
ہے جو رطوبت کے احتراق کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اور جلد اور گوشت کے درمیان آجاتی ہے۔
اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کا مطبوخ افتیمون کے ذریعے استفراغ کیا جائے اور باسلیق کی فصد
کھولی جائے، اس کے بعد کھانے میں اعتدال پیدا کیا جائے۔ مرغی کا شوربا، زیرباجہ (دھاردار) یا
اسفیدباجہ (یخنی) کی شکل میں استعمال کرایا جائے۔ اس قسم کی سختی نمودار ہونے کے ساتھ ہی اس پر
اسپغول کا روغن شامل کئے بغیر ضماد کیا جائے تاکہ مواد جمع ہو جائے اور اس کی شکل بن جائے، جب درد
کم ہو جائے اور پیپ ایک جگہ جمع ہو کر ایک شکل اختیار کر لے تو اس پر مندرجہ ذیل نسخے کے مطابق/ضماد
کیا جائے۔

**نسخہ ضماد** تخم مرو (ایک جز)، اسپغول (ایک جز)، پھر شاخ چقندر اور شاخ کاسنی کو کوٹ کر
شیرج میں پکا لیا جائے تاکہ مرہم کے مانند نرم ہو جائے، پھر آگ سے اُتار لیا جائے
اس میں تخم مرو اور اسپغول کو غیر کوفتہ حالت میں ڈال دیا جائے، کسی قدر انڈے کی زردی بھی شامل
کر لی جائے تاکہ نرمی پیدا ہو اور پیپ کی چمک نظر آنے لگے، اگر مریض لوہے کے علاج سے خوفزدہ ہو
تو، آس (ایک جز) لے کر انڈے کی زردی میں ڈال کر عضو ماؤف پر رکھنے سے مُنہ کھل جائے گا جب
مواد نکل جائے تو کہنہ روئی سے بھر دیا جائے تاکہ سارا مواد جذب ہو جائے۔ بعد ازاں علاج کر کے اس کا
ازالہ کیا جائے۔

## بثور غربیہ کی دوسری قسم

وہ ابھار ہیں جو اعضاء لحمیہ میں نمودار ہوتے ہیں، پہلے تو
چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، مگر پھر وسعت پیدا ہونے
لگتی ہے، اور پتلے پڑ جاتے ہیں، اس کا سبب فاعلی وہ رطوبت ہے جو جگر کی برودت سے پیدا ہوتی ہے
اس کے اندر حرارت کی وجہ سے حدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ زیادہ مقدار میں ہو تو اس سے استسقاء
لحمی پیدا ہوتا ہے۔ اور قلیل مقدار میں ہو اور کیفیت حادہ بھی ہو تو ابھار پیدا ہوتے ہیں ـــــ اس کا
علاج یہ ہے کہ سوئی کی نوک سے پیپ خارج کر دی جائے۔ پھر حمام میں داخل ہو کر خوب پسینہ نکالے۔
بعد ازاں حسب ذیل ضماد کے ذریعہ جگر کو تقویت پہنچائے:-

**ضماد کا نسخہ** مصطگی، نارمشک، فوفل، مرسنبل (برابر برابر)، پھر روغن ناردین سے یا روغن
بلسان سے موم اور تیل تیار کر لیا جائے، پھر اس کو آگ سے اُتارنے کے بعد
اس میں پیس کر چھانی ہوئی ادویہ کو شامل کر لیا جائے، اور معدہ اور جگر پر ضماد کرے، یہ ضماد تین دن تک

غلو معدہ میں کرنا چاہیئے نیز اس ضماد سے پہلے حسب ذیل ضماد کرے :۔

**ضماد ماقبل** گل سرخ ، ذریرۃ القصب (ہر ایک ، ایک جزء) ، پوست فستق ، مازو ، انگور کی نرم شاخیں گل خشا (بشرطیکہ دستیاب ہو) ورنہ خشا سوختہ (برابر برابر) ۔ ان تمام ادویہ کو آس تر اور آب سیب میخوش میں ملاکر ، جگر اور فم معدہ پر ضماد کیا جائے یہاں تک کہ جگر کا جوہر تحلیل نہو ، کیوں کہ جوہر تحلیل ہوجائے تو ہلاکت کا موجب ہے ، جیسا کہ فاضل جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ بائیلس کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے متورم جگر پہ روغن کی مالش کی پھر اشیا ء مرخیہ کا اس پر ضماد کیا ۔ اسے لیسدار پسینہ آنا شروع ہوا حتیٰ کہ مرگیا ۔

**بثور غریبہ کی تیسری قسم** سرخ سخت چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جس میں تکلیف نہیں ہوتی ، مخفی ہوتی ہیں پھر ظاہر ہو کر عرصۂ دراز تک باقی رہتی ہیں ۔

ان کا سبب فاعلی بخارات دمویہ ہوتے ہیں ان کے اندر ضرورت سے زیادہ حدت ہوتی ہے ، اگر یہ کثیر مقدار میں ہوں تو ان سے مرض شریٰ دموی پیدا ہوتا ہے ۔ قلیل مقدار میں ہوں تو مذکورہ مرض پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ رگِ صافن کی فصد کھولی جائے ، فصد کے بعد ، مطبوخ افتیمون سے مریض کا استفراغ کیا جائے ۔ اور مریض کو عمدہ غذا کھلائی جائے جس سے رقیق اور بارد خون پیدا ہو ، جیسے بکری اور فربہ دتر چوزوں کا گوشت ، بتھوا ، خس مسلوق وغیرہ ، اور حسب ذیل ضماد کیا جائے :۔

**نسخۂ طلاء** برگ اسپغول ، برگ بارتنگ ، جرادہ کدو ۔ ان تمام کو نرم کوٹ لیا جائے ۔ پھر اس کے اندر کسی قدر آرد جو شامل کرکے خوب پھینٹ لے ، اور بثور پر ضماد کرے ، اس ضماد سے پھنسیاں ظاہر ہونے نہیں پاتیں ۔ اور ضماد شدہ مقام کو تقویت حاصل ہوتی ہے ۔

نیلی ، آسمانی اور کالی پھنسیوں پر گفتگو پر حمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے ، اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے ۔

بثور ردیہ جو طاعون کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کا ذکر ہم ، وباء ، طاعون ، ورشکین ، موم اور بثور اضافی کے بیان میں کرچکے ہیں ۔

# باب (۲۹)

# جلد کا چھل جانا اور چھالے پڑنا

جلد کے چھلنے کے بہت سے اسباب ہیں۔ منجملہ ان کے سخت اور کھردرے اشیا کو پیٹھ پر یا سر پر اٹھانا، موزوں کے بند کی تنگی، جوتوں کے تسموں کی رگڑ، دیوار یا کسی سخت چیز پر چڑھ کر پھسلنا یا طاقت کے ساتھ بدن کے کسی حصے سے رسّیوں کو کھینچنا وغیرہ ہیں، انھیں اسباب کی بنا پر چھالے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ چھالے اور چھلنا دونوں تقریبًا ایک ہی ہیں، مگر فرق صرف اس قدر ہے" چھلنا اس وقت کہتے ہیں جب چھالوں کے چھلکے اترنے لگتے ہیں، ایسا نہ ہو تو انھیں چھالے "نفاخات" کہا جاتا ہے۔ جس سے پیپ مانند ریزش ہونے لگتی ہے، ان دونوں کا علاج قریب قریب ایک ہے —— پہلے متاثرہ مقام کو سرد پانی میں بھگوئے ہوئے کپڑے سے تر کر کے، فصد کے ذریعے مریض کا استفراغ کیا جائے جب سوزش میں کمی واقع ہو تو حسب ذیل دوا سے متاثرہ مقام کا علاج کیا جائے:۔

**نسخہ** مردارسنگ خام، سفیدہ رصاص (ہر ایک، ایک جز)، ہلدی۔ (نصف جز)، بعد ازاں روغن گل سے قیروطی تیار کرے اور آگ سے اتار کر سفیدہ اور مردارسنگ پیس کر ڈال دے اور اس قدر ہلائے کہ ایک جان ہو جائیں، پھر ہاون دستہ میں ڈال دے اور اس کے اندر قطرہ قطرہ بچوں کا پیشاب ڈال کر ملاتا جائے کیوں کہ بچوں کا پیشاب متعفنہ مقام پر لگایا جائے، تو پیپ کو بند کرنے اور داغ کو بھرنے میں عجیب خاصیت رکھتا ہے، اس کی حسن تاثیر مجرب ہے، بعض اطبا ر

بچوں کے پیشاب کے بجائے انڈے کی رقیق سفیدی کا استعمال کرتے ہیں۔

**مرہم دیگر** سج (چھالا) پر طلاء کے لئے حسب ذیل مرہم بھی مفید ہے۔

**نسخہ مرہم** تین انڈوں کی زردی نکال لی جائے، پھر ایک پتھر کی چھوٹی سی ہانڈی میں کسی قدر پانی کسی قدر روغن گل ڈال کر آگ پر رکھدے اس میں انڈوں کی زردی ڈال کر ہلاتا رہے تا آنکہ پانی خشک ہوجائے، پھر اس کو ہاون دستہ میں ڈال کر اُوپر کسی قدر اسرب محکوک اور روغن گل ڈال دے، اور خوب نرم کرکے طلاء کرے، طلاء کے اُوپر ایک کپڑا باندھ دے تاکہ محفوظ رہے۔ یہ انتہائی مجرب ہے۔

چھالوں کو سوئی کے ناکے سے کریدکر، جلد کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے۔ اور حب محلب مقشر کو خوب نرم کوٹ لیا جائے اور چھلکے یا ڈبل روٹی کے اندرونی نرم حصہ نکال کر اس کے ساتھ کوٹ لیا جائے، اور ایک دن ایک رات مقام پر باندھ دیا جائے، اس طرح کرنے سے جلد گوشت پر چمٹ جائے گی۔ بعض وقت حب محلب کو چبا کر اس پر رکھدیا جاتا ہے، اگر متاثرہ مقام میں گرمی پیدا ہوجائے تو فصد کے ذریعہ مریض کا استفراغ اور تبرید ضروری ہے۔ بعد ازاں مذکورہ علاج کیا جائے سب سے اہم بات یہ ہے کہ سج، اور چھالوں کو سرد اور گرم پانی سے بچایا جائے تاکہ تکلیف زائل ہو اور پیپ بند ہوجائے۔

بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں متاثرہ جلد کو قطع کرکے مذکورہ بالا علاج کیا جائے

موزوں سے پیدا شدہ چھالوں کے لئے ابن سیار پہلے فصد کھولتا پھر بیل کا پتہ گل ارمنی کے ساتھ ملاکر طلاء کرنے کے لئے کہا کرتا۔ مجھے اس علاج سے بہت تعجب ہوتا۔ تا آنکہ مجھے ایک دمشقی نے ابوبشر بن الضحاک کا ایک مقالہ پڑھ کر سنایا، جس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ بیل کا پتہ جلد کے دھبّوں کو جو کسی محنت مشقت کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں، فوراً اسی دن زائل کردیتا ہے ——— وہ کہتا ہے کہ اس کی حدت کی وجہ سے گویا متاثرہ مقام پر داغ لگ جاتا ہے، اور پیپ کا رسنا بند ہوجاتا ہے۔ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے استعمال سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، مگر اس کا اثر عمدہ ہوتا ہے۔

**نسخۃ العجائز** اس سلسلہ میں ہم کو بوڑھی عورتوں سے بھی ایک نسخہ ملا ہے وہ یہ ہے کہ آرد چاول (۱۲ ½ گرام) نمک (۲۵۰ ملی گرام)، ان دونوں کے اندر روغن بنفشہ ڈال کر ہاون دستہ میں اچھی طرح نرم کرلیا جائے تا آنکہ مرہم کے مانند ہو جائے۔ بعد ازاں متاثرہ مقام پر طلاء کیا جائے۔

**اطباء شام کا نسخہ** | شام کے بعض اطباء کا یہ معمول ہے کہ وہ پوست انگور کہنہ کو باریک پیس کر اس کے اندر اسی قدر سفیدۂ رصاص شامل کر لیتے ہیں، پھر اس میں کسی قدر سرکہ ڈال کر اس قدر پکاتے ہیں کہ سرکہ ختم ہو جائے کسی قدر روغن گل ڈال کر خوب نرم کر لیتے ہیں۔ اور اس سے طلاء کرتے ہیں۔ اس کا بہتر اثر نمودار ہوتا ہے۔

اگر سحج کم ہو تو اس کے لئے تر پٹیوں کے ذریعہ متاثرہ مقام کی صرف تبرید کافی ہے تاکہ سوزش کو سکون ہو، مرہم یا دیگر ادویہ کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

وہ مشقت اور تکلیف جو بغیر زین والے گھوڑے کی ننگی پیٹھ سواری کی وجہ سے سرینوں میں پیدا ہو جاتی ہے اور سخت درد ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مریض کی فصد کھول جائے پانی کے استعمال سے روکا جائے، کیوں کہ پانی لگنے کی صورت میں مرض کی مدت میں اضافہ ہوتا ہے اور تکلیف سخت ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی وہی علاج ہے جس کا ہم نے سحج کے علاج میں ذکر کیا ہے۔

عرب لوگ اس کے علاج کے لئے چوپائے کے بال کو جلا کر شراب میں ملا کر لگاتے ہیں ——

بہر حال سحج، وغیرہ میں فصد کھولنا ضروری ہے گرم دواؤں سے پرہیز چاہیئے، اور مریض کو آش جو اور صرف مزورات استعمال کرائے جائیں، جب صحت کا زمانہ قریب ہو، اور زخم میں خراش ہونے لگے تو یہ صحت کی علامت ہے۔

جالینوس نے لکھا ہے کہ متاثرہ مقام پر مرض کی ابتداء میں خراش، مرض کی زیادتی اور بڑے ہونے کی علامت ہے مرض کے آخر میں خراش پیدا ہونا، مرض کے زوال کی علامت ہے۔ تمام زخموں، ورموں اور پھوڑوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، متاخرین کی تاویل کے لحاظ سے اس کا سبب یہ ہے کہ مرض کی ابتداء میں مواد قلیل ہوتا ہے، پھر رفتہ رفتہ بڑھنے لگتا ہے اس لئے خراش ہوتی ہے، اور جب صحت کا وقت قریب آتا ہے تو مواد پک جاتا ہے اس کے اندر رقت و قلت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی ابتداء اور انتہا میں یکساں صورت ہوتی ہے اس لئے دونوں وقت خراش ہوتی ہے بعض ایسے زخم بھی ہوتے ہیں۔ جس کے اندر خراش پیدا ہونا چھوٹے چھوٹے کیڑوں کی پیدائش کی علامت ہوتا ہے/ یا مواد کی ایسی شکل ہوتی ہے جس میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم اس کے پیدائش کی کیفیت اور مفید و مضر خراش کا سبب اس مقالہ میں بیان کریں گے جو جراحات یعنی زخموں کے بیان میں ہم نے لکھا ہے۔

---

# باب (۳۰)

# آگ، تیل یا پانی سے جلنا اور دُھوپ لگنا

آگ سے جلنے کی وجہ سے جو زخم پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج دشوار ہے کیوں کہ اس سے اعصاب جھلس جاتے ہیں اور جلد سمٹ جاتی ہے، باریک رگوں کے مُنہ پھٹ جاتے ہیں، بعض وقت سُکڑ کر بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے طبیعت کے لئے یہ دشوار ہوتا ہے کہ وہ جلے ہوئے عضو تک مواد کو پہنچائے۔ ایسے اعضاء پر بمشکل ہی گوشت پیدا ہوتا ہے۔ کیوں کہ جلا ہوا حصّہ سوکھنے نہیں پاتا کہ زخم مندمل ہو۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے جب کہ پھٹی ہوئی جلد آپس میں مل جائے۔

اب رہا تیل، پانی اور دُھوپ کی تپش سے جو جلد جل جاتی ہے اس کا مندمل ہونا بنسبت آگ سے جلنے کے، آسان ہے۔ ان تمام چیزوں کا تفصیلی ذکر ہم اس باب میں کریں گے اور ابتداء آگ سے جلنے سے کریں گے

طبیب کے لئے ضروری ہے کہ آگ سے جلے ہوئے شخص کی عمر، مزاج اور جلے ہوئے عضو کا جوہر کا جائزہ لے۔ اگر جوہر عصبی ہو تو صرف ایسے مرہموں سے علاج کرے جو مواد کو جذب کرنے والے ہوں اور جوہر عضلاتی ہو تو متوسط مرہموں کے ذریعہ علاج کرے پٹیاں سخت نہ باندھے، تاکہ تکلیف نہ ہو اور مزاج میں گرمی نہ پیدا ہو، فصد و استفراغ سے کام لے، سرد پانی سے بچائے تاکہ زخم مندمل ہو جائیں۔

گرم پانی سے جلنے کی صورت میں مریض کی اوّل اور آخر دونوں حالتوں میں حفاظت کی جانی چاہیئے۔ اعتدال کے ساتھ گرم پانی کا استعمال کیا جائے، مگر غذائیں ایسی دی جائیں جن سے جلد صحت یابی ہو اور زخم کے سوکھنے میں ممد و معاون ہوں۔ اگر مریض کے مزاج میں تغیر واقع نہ ہو اور قارورہ ونبض اعتدال پر ہو تو ایسے گوشت کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جو عضو کے جوہر سے مشابہ ہو۔

جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے اعضاء، عضلات اور اعصابی[1] ڈوریوں میں زخم آئے تو غذا میں عضلات کا گوشت اور سر کے پائے دینا چاہیئے، کیوں کہ بقراط کا کہنا ہے کہ جو عضو زخمی ہوا ہے اس کے مناسب غذا نہ ملنے سے بھی صحت میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ جو غذا عضو کے مناسب نہ ہو اس کو طبیعت اس عضو کے لیئے استعمال نہیں کرتی۔ اس سلسلہ میں کافی تفصیلات ہیں جو ارخیجانس کے خلاف ذکر کی گئی ہیں، ان کے تذکرہ کا یہ مقام نہیں ہے۔ جس قدر ہم نے ذکر کیا ہے اسی قدر ایک معالج کے لئے کافی ہے۔ اب ہم یہاں دو مرہموں کا ذکر کریں گے جو عضو لحمی اور عضو عضلی کے جلنے کی صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

## مرہم عضو لحمی کے جلنے کے لئے

یہ مرہم مجرب ہے، اس میں مریض کے مزاج اور موسم کا لحاظ کرتے ہوئے کمی بیشی کی جا سکتی ہے:۔

مُرغی کی ٹانگیں (نہ کہ مرغ کی) جلا کر راکھ بنا لی جائیں اور خوب باریک پیس لی جائیں، ملح اندرانی کو جلا کر باریک پیس لیا جائے۔ اور انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ میں بسا لیا جائے کہ مرہم کے مانند بن جائے اور اس کی صورت لخلخیہ[2] اور مرہم کافوری کے مانند بن جائے اس میں روغن بنفشہ شامل کر کے علحدہ رکھ لیا جائے۔ پھر چاول فارسی کئی بار دھو کر خشک کر لیا جائے اور باریک کوٹ کر چھان لیا جائے یہ آٹا (½ ۱۰ گرام) اور اسی مقدار مُرغی کے ٹانگوں کی راکھ، اور (½ ۵ گرام) وہ نمک جسے مرہم بنا لیا گیا ہے، لے لے، پھر اسرب محکوک (½ ۳ گرام)، اور سفیدہ رصاص جو آگ سے تیار کیا گیا ہو (½ ۳ گرام) لے کر ہاون دستہ میں ڈال دے اور اس پر روغن بنفشہ ڈال کر نرم کرنا چاہیئے، پھر چکھ کر دیکھے، اگر اس میں نمکین موجود ہو تو انڈے کی سفیدی شامل کر کے ہاون دستہ میں ڈال کر خوب نرم کرے، حتیٰ کہ نمکین زائل ہو جائے۔ پھر بطور طلاء جلے ہوئے مقام پر استعمال کرے اور

---

[1] اوتار: وتر کی جمع۔ وہ عصبی ڈوریاں جو عضلات کو ہڈیوں سے باندھتی ہیں۔

[2] لخلخیہ: خوشبودار دوا جو مریض کو سونگھانے کے لئے تیار کی جاتی ہے۔

اُوپر سے باندھ دے۔ یہ مرہم اعضاء لحمیہ کے جلنے کی صُورت میں بے حد موثر/ اور عمدہ ہے۔
اعضاء عضلیہ اور عصبیہ کے جلنے کی صُورت میں بھی بعینہٖ یہی مرہم ہے، البتہ اس میں لعاب اسپغول، شیر گدھی، اور گائے کی پنڈلی کا گُودا) اضافہ کر لیا جائے اور بطور طلاء استعمال کر کے آہستہ سے باندھ دے۔

## جالینوس اور قاطاجانس کا عام مرہم

روغن گُل اور روغن بنفشہ سے قیروطی تیار کر لیا جائے اس میں کسی قدر سفیدہ اور کسی قدر مردارسنگ شامل کرے، تین انڈوں کی زردی نکال لے، اور چار انڈوں کو اچھی طرح آگ میں بھُون کر توڑ لے، ان سب کو نرم کرتے وقت کسی قدر کندر شامل کرے، اور استعمال میں لائے۔

## مرہم دیگر

اقلیمیا فضہ (۲ ½ گرام)، مردارسنگ (۱ ¾ گرام)، توتیا (۲ ½ گرام)، قرطاس مصری سوختہ (۳ ½ گرام)، پھر زفت کو زیتون کے تیل میں حل کر کے ڈال دیا جائے اور خوب ملا کر استعمال میں لائے۔

## مرہم دیگر

روغن زیتون سے موم اور تیل تیار کر لیا جائے اور ہاون دستہ میں ڈال کر چھوڑ دیا جائے اور اس میں مردارسنگ کو کوٹ چھان کر اس قدر ملا لیا جائے کہ اس کے لئے کافی ہو، پھر ہاون دستہ میں نرم کر لیا جائے، اس میں تھوڑا تھوڑا سرکہ ملاتا رہے تاکہ نرم ہو جائے نرم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے اندر سفیدی آجائے اور مرداسنگ کی سفیدی باقی نہ رہے پھر ایک موٹے بوتل میں ڈال کر اس کے اُوپر زیتون کا تیل ڈال دے اور خوب ہلائے کہ وہ بوتل کے اندر لخلخہ کے مانند بن جائے ــــ بعد ازاں، موسم گرما ہونے کی صُورت میں ٹھنڈا کر کے اور موسم سرما ہونے کی صُورت میں گرم کرے، استعمال میں لائے، آگ سے جلے ہوئے کے لئے یہ نہایت موثر مرہم ہے۔

بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ آگ سے جلنے کی وجہ سے جو دھبے پیدا ہوتے ہیں وہ برص کا رنگ اختیار نہ کریں، خاص طور پر ایسی صُورت میں جب کہ آگ کا اثر کسی عضو کے اندر پہنچ گیا ہو، لہٰذا ایسے تمام مرہموں کے اندر جو آگ سے جلنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اور جہاں سفید دھبوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، یہ ضروری ہے کہ کسی قدر حناء سوختہ اور کسی قدر سُرمہ کا اضافہ کیا جائے، کیونکہ یہ دو چیزیں رنگ کو متغیر کر دیتی ہیں، ــــ اگر صحت کے بعد سفیدی ظاہر ہو تو اس کے ازالے کی کوئی صُورت نہیں سوائے اس کے کہ اس کا وہی علاج کیا جائے جو برص کا علاج کیا جاتا ہے جیسے

شیطرج کو سرکہ میں پکاکر اور ہبید سوختہ کو سرکہ میں ملاکر طلاء کیا جائے۔ اس طلاء سے رنگ میں تبدیلی آتی ہے اور عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔

**کیّ بارد** جلد کے تغیر کی صورت میں بعض اطباء سابقین نے "کیّ بارد" کے استعمال کا مشورہ دیا ہے، کیّ بارد (یعنی سرد داغ) کا طریقہ یہ ہے کہ لوہے کی ایک طویل نلکی متاثر مقام پر رکھ کر اس طرح چوسا جائے کہ جلد جل جائے، پھر اس کو سرکہ سے دھوکر مرہم سرکہ سے علاج کیا جائے۔ اس سے نہ صرف زخم اچھا ہو جاتا ہے بلکہ رنگ بھی بدل جاتا ہے۔

**تیل سے جلنے کا علاج** تیل سے جلنے کی صورت میں بھی یہی مرہم استعمال کرنے کے بعد انڈے کی سفیدی ایک شیشی میں ڈال کر اس میں روغن زیتون ڈالا جائے اور کسی قدر سفیدہ شامل کرکے شیشی کو خوب ہلایا جائے تا آنکہ مکھن کے مانند ہو جائے پھر اس کو استعمال میں لایا جائے، یہ مرہم مُفید ہے، آگ سے جلنے کے لئے ہم نے جن مرہموں کا ذکر کیا ہے وہ تمام مرہم تیل سے جلنے کے لئے بھی مُفید ہیں۔

**پانی سے جلنے کا علاج** آرد چاول کو روغن بنفشہ میں گِل ارمنی کے ساتھ ملاکر پھینٹ لیا جائے، اور استعمال میں لایا جائے۔

**پانی سے جلنے کیلئے مجرب مرہم** روغن بنفشہ سے قیروطی تیار کر لیا جائے اس کے اندر کسی قدر سفیدہ شامل کرکے، ایک شیشی میں خوب پھینٹ لیا جائے۔ اور طلاء کیا جائے۔

گرم پانی، شدتِ حرارت کی وجہ سے گوشت کو متاثر کر دے تو اس کے لئے لوہے کا استعمال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ متاثرہ گوشت کو نکال دیا جائے بعد ازاں مندرجہ ذیل مرہم استعمال کیا جائے۔

**نسخہ مرہم** گلنار، ورد، سفیدہ (برابر برابر)، کندر رال (نصف نصف) ــــ اور وہ اجزاء جن کا ہم نے ذکر کیا ہے روغن گل سے موم اور روغن تیار کر لیا جائے اور اس میں یہ ادویہ ڈال کر خوب نرم کریں۔ حتیٰ کہ اچھی طرح مل جائیں۔

**عرب کے طبیب حارث بن کلدہ کا نسخہ** جو کو جلاکر انڈے کی زردی کے ساتھ پھینٹ لیا جائے اور گرم پانی سے جلنے کے لئے استعمال میں لایا جائے۔

**اہل حرّان کا معمول** اہل حرّان تمام قسم کے جلنے کے لئے "مرہم سرکہ" استعمال

کرتے ہیں جس کا نسخہ وہاں ہم نے لکھ دیا ہے جہاں عضو کے جلنے کے ساتھ اولین مرحلہ میں اس کے استعمال کا ذکر کیا ہے۔ اہلِ حرّان اس مرہم کو سرکہ کی تلچھٹ میں کسی قدر ارمنی شامل کر کے تیار کرتے ہیں اور خشک ہونے تک چھوڑ دیتے ہیں جب ریزش بہنے لگے تو اس کو اون سے صاف کر کے مذکورہ مرہم یعنی مرہم سرکہ استعمال کرتے ہیں؛

**دھوپ سے جلنے کا علاج** دھوپ سے جلنے کے لئے مرہم کافوری کا استعمال کرنا چاہئے تاآنکہ جلد کھردری ہوجائے۔ پھر اس پر "مرہم سرکہ" لگایا جائے اور عضو پر ہمیشہ روغن گُل لگاتا رہے۔

بعض حرّانی لوگ اس کا علاج اسطور پر کرتے ہیں کہ مریض کے مزاج کی تعدیل اور فصد کے بعد متاثر مقام پر نشتر لگاتے ہیں، اور پھر روغن گُل میں پٹیاں تر کر کے باندھتے ہیں پھر سرکہ میں تر کر کے باندھتے ہیں، تاآنکہ متاثرہ مقام پر جلد کا رنگ نظر آنے لگے۔ پھر مذکورہ مرہموں کا بھی استعمال کرتے ہیں۔

**ابن سیّار کا علاج** جل کر جُھلسنے یا سمندری پانی سے جلنے اور چھالے پڑ جانے پر ابنِ سیّار کا علاج یہ ہے کہ تبرید سے کام لیا جائے اور تیل کا استعمال نہ کیا جائے تاکہ متاثرہ مقام کی حس زائل ہو کر سن نہ ہو جائے، اس طرح صحت حاصل ہوتی ہے اور جلد اپنی اصل حالت پر لوٹ آتی ہے۔

اس سلسلہ میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جلد نہ پھٹی ہو تو تبرید سے فائدہ ہوتا ہے اور پھٹ گئی ہو تو ان مرہموں کے استعمال کے سوا چارہ نہیں جس کا ذکر باب کے شروع میں کر چکے ہیں، یعنی آگ سے جلنے اور زخم کے گہرے ہونے کی صورت میں صرف طبیعت زخم نہیں بھر سکتی۔ خاص طور پر جبکہ رگوں کے بازو یا نفس عضلات میں زخم آ جائے۔ البتہ عندالضرورت تعدیل طبیعت سے کام لیا جاسکتا ہے۔

---

## باب (۳۱)

# حالبین اور بغلوں میں اور پستانوں کے نیچے تعفّن

یہ مرض، پسینے کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے، زیادہ تر فربہ لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں، سبب نمکین یا بدبودار پسینہ ملے جو متعفن حریف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ جب موٹے لوگوں کے بدن سے پسینہ نکلتا ہے تو جسم کے نرم مقامات میں جمع ہو کر بدبو پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات ان مقامات پر "خشکریشہ" پیدا ہو کر (کھرنڈ) پیپ جمع ہو جاتی ہے اور سنگین صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے — ان حالات میں ضروری ہے کہ مریض کو گرمی کے موسم میں زیادہ حرکت سے منع کیا جائے، روزانہ، سرد پانی میں، دن میں ایک مرتبہ بٹھایا جائے اور فصد کھولی جائے استفراغ کیا جائے۔ پھر متاثرہ مقامات پر حسبِ ذیل "ذرور" چھڑکا جائے:۔

**ذرور کا نسخہ** برگ سوس شیریں (۷ گرام)، توتیا موازیتی (۱۰½ گرام)، گلنار، گل سرخ، گل ارمنی (ہر ایک ۳½ گرام)، حنا سوختہ، پوست انار (ہر ایک ۷ گرام)، مازو (۲¼ گرام)، کافور (۵۱۲ ملی گرام) — ان تمام ادویہ کو پیس کر سرکہ میں گوندھ لیا جائے اور قرص بنا کر سایہ میں خشک کر لئے جائیں۔ جب استعمال کا ارادہ ہو تو سرکہ اور عرق گلاب میں گھس کر متاثرہ مقام پر طلا کرے — چاہے قرص بنائے بغیر بطور "ذرور" استعمال کرے اور اسے متاثرہ مقام پر چھڑکے اس ذرور کا نام "ذرور العرق" ہے۔

ابوعمران موسیٰ بن سیّار نے تمام اجزاء کو ایک جان کرنے کی غرض سے قرص بنانے کو پسند کیا ہے، میں نے خود اس سلسلہ میں تجربہ کیا تو ذرور سے بڑھ کر "قرص" میں فائدہ نظر آیا۔

متاثرہ مقام پر زخم پیدا ہو جائے تو اسے سرکہ سے دھو ڈالیں، اور "مرہم عروق بہ سرکہ" کا استعمال کریں جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

**نسخہ مرہم عروق**

عروق صفر (۱/۲ ۳ گرام)، مرداسنگ ۱/۲ ۵ گرام)، سفیدہ (۶ گرام تقریباً) — ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے۔ اور روغن گل سے موم روغن دہن تیار کر کے آگ ہی پر مذکورہ ادویہ شامل کر لی جائیں پھر اتار کر ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیا جائے، پھر ہاون دستہ میں داخل کر کے سرکہ ڈالیں اور جس قدر ہو سکے نرم کر کے استعمال میں لائیں۔

---
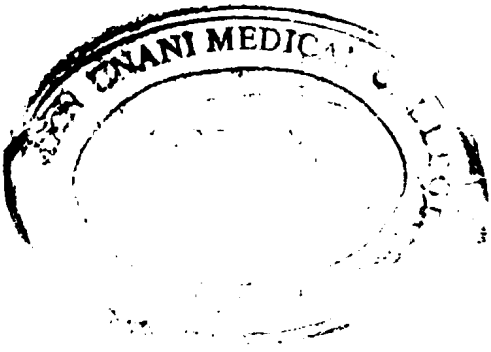
# باب (۳۲)

# "حیوان اللعاب" سے اعضاء میں زخم

یہ کیڑا ان کیڑوں سے مُشابہ ہوتا ہے جو متعفنہ لکڑیوں اور دیواروں کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اس کے پاؤں نہیں ہوتے، جب یہ کسی عضو پر گزرتا ہے تو اس کے لعاب کے اثر سے کھجلاہٹ اور خراش شروع ہو جاتی ہے اور عفونت پیدا ہونے لگتی ہے، انسان اس سے بہت کم بچ سکتا ہے، الا یہ کہ ابتداء ہی میں اس کا علم ہو جائے نشتر لگا کر سرکہ سے دھو کر اور پچھنہ سے اس کا تدارک کرلے تو علاج ممکن ہے یہ جانور زیادہ تر بلاد الجبل، لوقان اور سمندر کے ساحل پر پایا جاتا ہے، میں نے ان علاقوں کے رہنے والوں سے سُنا ہے کہ اس جانور کے حملے کا لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے، یہ کیڑا قاتل سانپ سے بڑھ کر خطرناک ہوتا ہے۔

**علاج** ابتداء ہی میں نشتر لگایا جائے پچھنے لگائے جائیں تعفن پیدا ہو تو لوہے کے ذریعہ نکال دیا جائے اور زخم کو بھرنے نہ دیا جائے، اس پر وہ دوا لگائی جائے جو سانپ کے ڈسے پر لگائی جاتی ہے، / یعنی جو زہر کو چوس لیتی ہے، ابتداء ہی میں فصد نہ کھولی جائے۔ تا آنکہ مرض مستحکم نہ ہو جائے یعنی سات دن یا چودہ دن کے بعد پھر آب مکو اور آب کاسنی کے ذریعہ استفراغ کرائے جو تمر ہندی، آلو بخارا، عناب ترنجبین، فلوس خیار شنبر ڈال کر پکائے گئے ہوں۔ متاثرہ مقام کو اس پاس تبرید کی جائے۔ جس مقام پر بھی تعفن ظاہر ہو اس کو لوہے سے کھرچ کر نکال دے، اس کے

علاج بین تنسیف اور استفراغ کا طریقہ اپنانے میں نے اس علاقے کے معمر لوگوں کو حسب ذیل مرہم کا استعمال کیا ہے۔ اس سے مریض صحتیاب ہو جاتا ہے، اور ہلاک نہیں ہوتا۔

**نسخۂ مرہم** ایرسا (۷ گرام)، قلقطار[1]، قلقیدس (ہر ایک ½۳ گرام) شنگار یعنی سرخ لکڑی (½۱۰ گرام)، مرداسنگ (½۱۷ گرام)، ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے اور اس کے اندر دس گنا سرکہ کہنہ ڈال کر اس قدر پکائے کہ سرکہ نصف رہ جائے، پھر موم اور تیل تیار کر کے اس کے اندر اس کو ڈال دیا جائے اور اس قدر پھینٹے کہ ایک جان ہو جائے۔ اس کے استعمال سے زخم کی سمیت نکل جاتی ہے، مریض کو آش جو سکنجبین کے ساتھ کسی قدر کافور شامل کر کے پلائی جائے اور ہر خوراک (۱۲۸ ملی گرام) پر مشتمل ہو، گوشت اور شراب سے پرہیز کرایا جائے۔

میں نے اس باب کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ مذکورہ علاقوں کے سوائے، اس جیسے دیگر علاقوں جہاں یہ جانور پایا جائے اور پیدا ہونے لگے تو طبیب کو علاج میں پریشانی لاحق نہ ہو، بلکہ بآسانی علاج کر سکے۔

---

[1] قلقطار: پھٹکری کی زرد، درمندی قسم۔

# باب (۳۳)

# ذباب النرجس کا بدن پر گرنا

یہ مکھیاں جو نرگس کے وسط میں ہوتی ہیں، شہد کی مکھیوں کے مشابہ ہوتی ہیں، اگر کسی آدمی کا بدن کپڑوں سے عاری ہو اور اس پر یہ مکھیاں گر جائیں تو اس کو پسینہ نکلنے لگتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے ــــ یہ مکھیاں زیادہ تر سیراف اور اس کے ساحلی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

**علاج** جیسا کہ اس علاقہ کے باشندوں کا تجربہ ہے علاج یہ ہے کہ ایسے مریض کی طبیعت کو کھولا نہ جائے بلکہ باندھا جائے یعنی اجابتیں نہیں لانی چاہیئے، سرکہ میں پوست اندرائن کو پکا کر بدن پر طلا کیا جائے اور قئے کرائی جائے۔ فصد نہ کھولی جائے، روزانہ ایک گھنٹہ سرد پانی میں بٹھایا جائے۔ یہ عمل جاری رہے، تا آنکہ سات دن گزر جائیں، جب ساتواں دن گزر جائے تو سمجھو مریض ہلاک نہیں ہوگا۔

سیراف کے رہنے والے میرے ایک دوست نے جو طبیب بھی ہے یہ بیان کیا کہ لوگوں نے طویل تجربوں کے بعد ایک دوا ایجاد کی ہے جو ہلاکت سے بچاتی ہے، وہ یہ ہے کہ زنبور کو جلا کر راکھ پسے ہوئے سُرمے کے اندر ملالیں، خاکستر زنبور (بھڑ) ایک جز اور سُرمہ دو جزء، ایسے شخص کو پلائیں اس کے اُوپر کسی قدر سرکہ کہنہ پلائیں ــــ اگر سیب ترش کے موسم میں ایسی مکھیاں کاٹیں تو مریض کو چاہیئے کہ وہ سیب ترش استعمال کرے، اس سے وہ بہتر طور پر بچ سکتا ہے۔

سیراف کے باشندوں میں سے اہل علم سے ملاقات ارادہ کیا کہ تو میری ملاقات ایک فاضل طبیب سے ہوئی جو " زیر بادی " کے نام سے مشہور تھا، اسے علوم فلسفہ میں کافی درک حاصل تھا، میں نے اس سے ان مکھیوں کے متعلق دریافت کیا، تو اس نے جواب دیا کہ یہ مکھیاں، زنبور کی طرح ڈستی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کا ڈنک باریک اور خفیف ہوتا ہے۔ میں خاموش ہو گیا اور سمجھ گیا کہ ان کی سمیت کی خاصیت یہ ہے کہ بدن پسینہ میں شرابور ہو جائے، جس طرح زہریلے چوہے کے کاٹنے سے لعاب بہنے لگتا ہے اور آنسو جاری ہو جاتے ہیں، ـــــ میرے نزدیک اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی مکھیوں کے ڈسنے کے ساتھ ہی اگر " تریاق کبیر " کھلایا جائے تو زہر سے نجات مل جائے گی۔

میں نے اس باب کا یہاں اس لئے ذکر کیا کہ یہ ایک عجیب و غریب شئے تھی جو سننے میں آئی ایک طبیب کے لئے اس سے واقفیت ضروری ہے۔

# باب (۳۴)
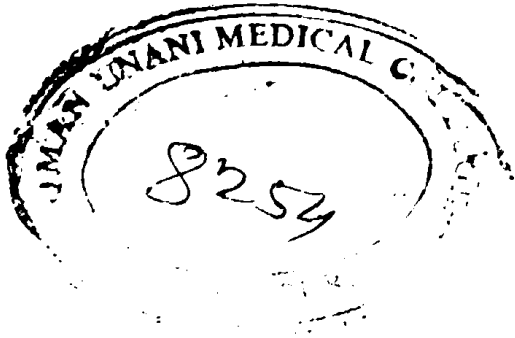
# رتیلا اور مکڑیوں کا کاٹنا

**رُتیلا** رُتیلا ، ایک بڑی قسم کی مکڑی کو کہتے ہیں جو خنفسا یعنی ڈکواری کے برابر یا اس سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ جب کسی آدمی کو کاٹتی ہے تو بخار آجاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہوجاتی بعض اوقات اجابتیں بھی شروع ہوجاتی ہیں،

**علاج** کاٹے ہوئے مقام پر پچھنہ لگایا جائے۔ صبر (ایلوے) کی مالش کی جائے۔ بعدازاں حسب ذیل ضماد کرے :۔

**نسخۂ ضماد** صبر سقوطری خالص (ایک جز)، مر (دو جز)، فرفیون (½ جز) سرکہ میں ملا کر ضماد کرے — رقلع یمانی اور کنگر زرد وغیرہ کے ذریعہ قے کرائے، اور کہنہ نبیذ پلائے شروع ہی میں علاج ہوجائے تو بہت کم ہلاکت ہوتی ہے۔

عراق میں ایک مقام ہے جہاں رتیلا بکثرت پائے جاتے ہیں، باغات کے اندر انھیں جمع کر دیا جاتا ہے جہاں یہ ہلاک ہوجاتی ہیں (پھر انھیں زمین میں دفن کردیا جاتا ہے اہل عراق نے حفاظت کے لئے ایک دوا بنائی ہے وہ حنظل کا مغز خالی کرکے اونٹنی کا دودھ بھر دیتے ہیں، اور ایک دن دھوپ میں رکھتے ہیں، پھر اس دودھ کو کُریدکر، ایسے شخص کو پلا دیتے ہیں تو اس دن مریض چنگا ہو جاتا ہے۔

**مکڑیاں** مکڑی کی ایک قسم "فہد" کہلاتی ہے، یہ سفید ہوتی ہے اس کے پاؤں چھوٹے چھوٹے سیاہی مائل ہوتے ہیں، یہ مکھیوں پر اس طرح حملہ کرتے ہیں جس طرح کوئی چیتا شکار پر حملہ آور ہوتا ہے۔ جب یہ کسی آدمی کو ڈستی ہے تو سارے بدن میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج یہ ہے کہ حمام میں داخل ہو کر خوب پسینہ نکالے، پانی ڈالنے سے پہلے بدن کو پونچھ کر خشک کرے بعد ازاں سرکہ میں بیخ کرفس ڈال کر اوٹائے اور کسی قدر روغن گل ملا کر ٹپکائے، اس سے مضر اثرات دور ہو جائیں گے۔

ایک قسم کو عذر کہتے ہیں سیاہ ٹانگیں چھوٹی چھوٹی زمین سے لگی ہوئی ہوتی ہیں، پہچان یہ ہے جب کوئی اس کی طرف بڑھے یا گھیرے تو دونوں ہاتھوں سے مقابلہ کرتی ہے، اس کے ڈستے ہی خراش شروع ہو جاتی ہے گزیدہ مقام پر سیاہی آجاتی ہے اور بخار آجاتا ہے۔

**علاج** کئی دفعہ فصد کھولی جائے اور مسہل سے اجابتیں لائی جائیں آش جو پلایا جائے، شوربہ جات استعمال کرائے جائیں، اگر کسی مقام پر گوشت کے اندر تعفن پیدا ہو تو لوہے کے ذریعہ نکال دیا جائے مرہم کافوری، مرہم خل وغیرہ کے ذریعہ علاج کیا جائے —— میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ جن کو اس مکڑی نے ڈس لیا تھا برسام میں مبتلا ہو گئے، —— لہٰذا ڈسے ہوئے مقام پر اچھی طرح نشتر لگا کر پچھنے رکھے جائیں ایسا شخص جلد صحت یاب ہو جائے گا؛ بعض فاضل اطباء کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس مکڑی کے ڈسنے کے ساتھ ہی اگر فصد کھول دی جائے تو مقام ماؤف تعفن سے محفوظ رہتا ہے۔

---

## باب (۳۵)

# زنابیر (بھڑوں) اور شہد کی مکھیوں کا کاٹنا

زنابیر کی تین قسمیں ہیں۔ ایک بڑی ہوتی ہے، اسے یونانی میں "ناری" کہتے ہیں، شاید اس کی حدت اور رنگ کے آگ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے یہ نام رکھا ہے، جب یہ ڈستی ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے یہ گوشت کھاتی ہے۔ اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر یہ گر جائے اور ڈس لے تو اسی دن ہلاک ہو جاتا ہے، ــــ کہا جاتا ہے کہ یونان کا ایک بادشاہ اس قسم کی بھڑوں کو شکار کرنے کا حکم دیتا اور انھیں (تجربہ کے طور پر) چوہے پر ڈالتا پھر جس شخص کو قتل کرنا چاہتا اس کے کپڑوں میں چپکے سے چھوڑ دیتا ڈسنے سے وہ شخص ہلاک ہو جاتا ــــ لوگوں کو پتہ نہ چلتا، چنانچہ وہ یہی کہتے کہ فلاں شخص "ناری بھڑ" کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا ہے لوگ اس قسم کی بھڑوں سے بے حد گھبراتے تھے مگر ایک طبیب کو یہ راز معلوم ہوا تو اس نے ثواب کی نیت سے اسے افشا کر دیا۔

**علاج** زہر پھیلنے سے پہلے ہی مریض کی فصد کھولی جائے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ورم آنے کے پہلے ہی فصد کھولی جائے، برخلاف سانپوں کے ڈسنے کے، کیوں کہ سانپ کے ڈسنے کی صورت میں، بدن میں زہر پھیلنے کے بعد فصد کھولنا چاہیئے، اس میں زہر پھیلنے سے پہلے فصد کھول دینی چاہیئے، بعد ازاں حسب ذیل قرص رب بیاس یا رب حوکا کے ساتھ کھلائے جائیں۔

**نسخۂ قرص** تخم طرسقوس اور طرسقوس (ہر ایک ۳۵ گرام)، برگ سداب کوہی (۱/۲ ۱۷

گرام )، جوز مقشر مشوی ( ۲۵ گرام )، جعدہ ( ۷ گرام )، بیخ حرمل ( ۱/۲ ۱۰ گرام )، کندر ( ۷ گرام )، مغز انجیر منقی ( ۱/۲ ۷ گرام ) ــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور آب طرستقدس تر اور سرکہ میں گوندھ کر ( ۷ گرام ) کی مقدار کے قرص بنا لئے جائیں ــــ روزانہ ایک قرص، مذکورہ دونوں رب میں سے کوئی ایک ( ۷۰ گرام ) کی مقدار لے کر، کھلائی جائے۔ غذا میں ایسے مزورات دیئے جائیں جو سرکہ اور شکر کے استعمال کا مشورہ دیا جائے ــــ ڈسے ہوئے مقام پر اسپغول کو سرکہ کے ساتھ پھینٹ کر باندھا جائے ــــ بعض اوقات زفت کو سرکہ میں ملا کر باندھا جاتا ہے ــــ پچھنہ لگانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، کسی قدر نشتر لگا کر یا سوئی سے کُرید کر سرکہ اور خالص مٹی سے طلاء کیا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں اس پر ایک بڑا پچھنہ لگائے اس سے مواد جذب ہو جائے گا۔ زہر نکل آئے گا، اور خون کے ساتھ بہہ جائے گا۔

**طلاء دیگر** گو ار ترش کو سرکہ کے ساتھ پھینٹ کر طلاء کیا جائے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے، اگر درد بڑھ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں شیر خشخاش کو سرکہ میں ملا کر طلاء کیا جائے اگر گزیدہ کی حالت خراب ہو جائے تو "تریاق رفائی" شراب کے ساتھ پلانا چاہیئے، تاکہ بدن سے بخارات نکلیں اور زہر، بدن کے خارج کے طرف نکل آئے، اس طرح یہ "تریاق" زہر کو جذب کر کے زائل کر دے گا۔

زنبور کی دوسری قسم وہ ہے جو چھوٹی اور زرد ہوتی ہے، اس قسم کی بھڑیں موسم گرما کے اواخر میں پیدا ہوتی ہیں، ان کا ڈسنا کم ہوتا ہے ایسے مریض کو ہلاکت کا ڈر نہیں ہوتا، ــــ علاج یہ ہے کہ ڈسے ہوئے مقام کو اچھی طرح نچوڑ دیا جائے۔ اگر پانی کے قطرے کے مانند کوئی چیز برآمد ہو تو سمجھو یہی اس کا زہر ہے اس کے نکلنے کے ساتھ ہی درد کو سکون ہو جائے گا۔ ڈسے ہوئے مقام پر "گل خالص" سرکہ میں ملا کر لگایا جائے، بعض وقت علک الانباط سرکہ میں پکا کر ٹھنڈا ہونے کے بعد لگایا جاتا ہے۔ بعد ازاں ایک اسفنج اس میں بھگو کر متاثرہ مقام پر رکھ دیا جائے، اس طرح درد فوراً دور ہو جائے گا۔

بعض اطباء سابقین نے ذکر کیا ہے کہ ذباب ازرق یعنی نیلی مکھی کو خاص طور پر اس کے سر کو سرکہ میں گھس کر متاثر مقام پر ملا جائے تو درد کم ہو جاتا ہے۔ بعض حرانیوں کا بیان ہے کہ کسی بھی مکھی کے سر کو گھس کر مسلسل مالش کی جائے اور خشک ہونے نہ دیا جائے تو درد ختم ہو جاتا ہے۔

زنبور کی تیسری قسم وہ ہے جو لمبی اور کالی ہوتی ہے اس کے پاؤں زرد اور بہت سبز ہوتے
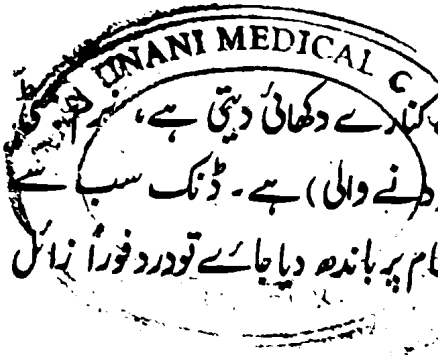
ہیں، یہ قسم موسم ربیع میں پیدا ہوتی ہے اور نہروں اور نالیوں کے کنارے دکھائی دیتی ہے، ... اس کے پاؤں میں لگ کر آجاتی ہے، اس کا لقب "خفارہ" (کھودنے والی) ہے۔ ڈنک سب سے ہلکا ہوتا ہے۔ اسے لے کر باریک پیس لیا جائے اور متاثرہ مقام پر باندھ دیا جائے تو درد فوراً زائل ہو جاتا ہے۔

ہر قسم کے زنبور ڈسنے کی صورت میں راسب کا پینا اور طرشقوق، کاسنی اور سرکہ کا استعمال مفید ہے۔

**شہد کی مکھی** کی دو قسمیں ہیں، ایک بڑی ہوتی ہے، زرسیاہ ہوتا ہے یہ بہت کم کاٹتی ہے، کیوں کہ انسانوں کو دیکھ کر بھاگتی ہے، یہ جب کاٹتی ہے تو ڈنک اندر تک نہیں اترتا، علاج یہ ہے کہ کاٹے ہوئے مقام پر "نورالنیاب" کوٹ کر طلا کیا جائے ـــ بعض اوقات خاکستر کرم سرکہ میں ملا کر بھی طلا کیا جاتا ہے۔ ـــ کبھی کاٹے ہوئے مقام کو اچھی طرح نچوڑ دیا جاتا ہے جس سے کسی قدر رطوبت نکلتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر کسی علاج کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

**دیگر** ایک علاج یہ بھی ہے کہ خراطین کو کوٹ کر سرکہ میں حل کر کے طلا کیا جائے، تو فوراً درد زائل ہو جاتا ہے، یہ علاج بھی ہے کہ کسی قدر جو کسی بچے کو دے کہ خوب منہ میں چبائے پھر اس سے طلا کرے، و نیز گل مختوم سرکہ میں ملا کر بھی طلا کیا جاتا ہے۔

شہد کی دوسری مکھی کی قسم چھوٹی اور سرخ ہوتی ہے، اس کا نر بڑا اور زرد ہوتا ہے۔ یہ بھی بہت کاٹتی ہے، مگر جب کاٹتی ہے تو اپنا ڈنک وہاں چھوڑ دیتی ہے ـــ علاج یہ ہے کہ اسپغول اچھی طرح پھینٹ کر متاثرہ مقام پر چپکا کر سوکھنے کے لئے چھوڑ دیا جائے، جب یہ نکلے گا تو ڈنک بھی نکل جائے گا۔ ڈنک نکلنے کے بعد متاثرہ مقام کو نچوڑ دے، اور برگ سیب ترش اور حصار سے طلا کرے، ڈنک نکلنے کے دس گھنٹے بعد تک زہر کا اثر برقرار رہتا ہے، بعد ازاں طبیعت اسے تحلیل کر دیتی ہے، اس میں ہلاکت کا خطرہ نہیں ہوتا۔

**طلاء دیگر** شہد کی مکھی کے کاٹے کے لئے حسب ذیل طلا بھی کیا جاتا ہے۔ دم انجاجل لے کر اس کے اندر اسرب کو رگڑ لیا جائے اس سے طلا کرنے پر درد کو فوراً سکون ہوگا ـــ اگر ڈنک اندر رہ جائے تو روٹی کو نمک کے ساتھ چبا کر متاثرہ مقام پر لگا دیا جائے، ایک گھنٹے کے اندر ڈنک نکل آئے گا۔

## دیگر ادویہ جس میں کوئی خطرہ نہیں

بیخ لوف جعد کا طلا ر کیا جائے تو فوراً درد دور ہو جائے گا۔ حجر التیس جو پہاڑی مقامات پر پایا جاتا ہے، جو گودے دار کھجور کے مانند ملائم ہوتا ہے۔ اگر اس کو توڑا جائے تو پیاز کے مانند تہہ بہ تہہ نکلتا ہے اس کے اندر سبز مغز ہوتا ہے، گویا کسی سبز بوٹی کے اُوپر مصق ہو۔ اس کا نام "بادزہر" ہے طریقہ استعمال یہ ہے کہ آب بادیان میں حل کر کے زہریلے کیڑوں کے ڈسنے کی جگہ پر لگا دیا جائے تو درد کو سکون ملتا ہے، یہ فوراً زہر کو نکال دیتا ہے، ــــــ ایک شخص کو دیکھا کہ زنبور نے کاٹ لیا اور کاٹا ہوا مقام انتہائی سُرخ ہو گیا، میں نے پانی میں حل کر کے جب اس پر طلا ر کیا تو سُرخی فوراً زائل ہو گئی اور محسوس بھی نہیں ہوا۔ اگر ایک انگلی پر اس کو لگا کر متاثرہ جگہ پر پھیرا جائے تو جلد ہی اصلی رنگ واپس آجاتا ہے۔

ایک رئیس نے مجھ سے ذکر کیا کہ اس کے ایک دوست کو قاتل سانپ نے ڈس لیا وہ شخص میدان کارزار میں لڑائی پر تھا، وہاں "تریاق" موجود نہیں تھا، بادزہر کو تلاش کیا گیا تو فضہ ۲۵۶ ملی گرام سے بھی کم دستیاب ہوا، اس کو شراب کے ساتھ پلا دیا گیا اور لہسن کھلایا گیا، اسے خونی پیشاب آیا اور بچ گیا۔ اگر اس پتھر کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ چونے، مٹی سے بنی ہوئی ایک چیز ہے یہ تینوں قسم کے کاٹنے کے لئے مُفید ہے۔ اگر "عروق صفر" کے ساتھ اس کو پتھر پر گھس لیا جائے تو ایسا سُرخ ہو جائے گا کہ جیسے خون۔ اگر اس کو زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے پر، سوائے بچھو اور سانپ کے کاٹنے کے، طلا ر کیا جائے تو فوراً درد کو زائل کر دیتا ہے۔ بادشاہ لوگ اس پتھر پر بڑے فریفتہ ہوتے ہیں، یہ لوگ اسے "فادزہر" کہتے ہیں۔

میں نے بادشاہ کے ہاں اس کی ایک خوراک دیکھی تھی جس کو اس نے جواہرات سے تیار کیا تھا، اس کے کسی خادم کو بھڑ کاٹ لیتی تو حکم دیتا کہ اس کے اندر دودھ ڈال کر ایک گھنٹہ توقف کیا جائے اور پھر اسے گزیدہ کو پلایا جائے۔ اور اسی دودھ سے متاثرہ مقام پر طلا کیا جائے، یہ شخص دودھ کی قے کرتا، اور فوراً اسی وقت اس کو سکون حاصل ہو جاتا،

اگلے اطباء نے بادزہر کا ذکر کیا ہے، مگر اس کی کیفیت بیان نہیں کی، صرف اسی قدر اشارہ کیا ہے کہ یہ ایک معدنی پتھر ہے، ایک پتھر فارس سے درآمد کیا جاتا ہے جو بادزہر سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس سے چھریوں کے دستے بنائے جاتے ہیں۔

بادزہر الاصل ہمارے ہاں سانپ کے تریاق کو کہتے ہیں، حرّان والوں نے جس تریاق کی ایجاد کی ہے اس کو "تریاق الحرانیین" کہا جاتا ہے۔

# باب (۳۶)

# بچھوؤں کا کاٹنا

بچھو تین قسم کے ہوتے ہیں، کالے، پیلے اور جرارہ، کالے بچھو بہت بڑے اور کھردرے ہوتے ہیں، اور زیادہ تر عراق، حجاز، یمامہ کی سرزمین میں پائے جاتے ہیں، ایک زنجی شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ زنج کے شہر میں کالے بڑے بڑے بچھو ہوتے ہیں، بچھوؤں کی پہلی قسم پیلی ہوتی ہے، جس میں ہرا پن ہوتا ہے، یہ قسم، کالی قسم سے چھوٹی ہوتی ہے ـــــ یہ زیادہ تر ہندوستان، سندھ اور اقلیم پنجم کے پہاڑوں میں پائی جاتی ہے، تیسری قسم چھوٹی ہوتی ہے جو "جرارہ" کے نام سے مشہور ہے، یہ زمین پر اپنی دم گھسیٹ کر چلتی ہے، اس قسم کا بچھو چھوٹی مکڑیوں کے مانند ہوتا ہے یہ سب سے بڑی قسم ہے، اس کا کاٹا بہت کم بچ سکتا ہے، اور متوسط قسم، جرارہ اور کالے بچھوؤں کے درمیان ہوتی ہے، کالے بچھو جو بڑے ہوتے ہیں اس کے کاٹے ہوئے کو جان کا زیادہ خطرہ نہیں ہوتا۔

بچھوؤں کی تمام قسمیں مختلف ملکوں میں مختلف ہوتی ہیں، جرارہ کی جو قسم ملک فارس کے پہاڑوں میں پائی جاتی ہے وہ قاتل ہے، پیلے بچھو شہرزور، بہرودراں، طرخمہ، طہران میں پائے جاتے ہیں یہ بھی قاتل ہیں، سور کے پہاڑوں میں پائی جانے والی قسم خطرناک نہیں ہوتی، اس طرح تمام ملکوں میں یہ خطرناک نہیں ہوتی، البتہ مغرب میں پائی جانے والی قسم خطرناک ہوتی ہے۔

عقرب گزیدگی کا ہم ایک عمومی علاج تجویز کریں گے جس میں "جرارہ" کا علاج بھی داخل ہے، جیسے

...فورا کہتے ہیں، ـــــ عقرب گزیدہ اپنے بدن میں مختلف کیفیتیں محسوس کرتا ہے، کبھی سردی، کبھی گرمی، دل کے اندر کرب و ضغطہ محسوس ہوتا ہے، اور بے حد ٹھنڈا پسینہ نکلنے لگتا ہے، اطباء سابقین میں سے روفس نے بیان کیا ہے کہ بچھو کا زہر مطلق طور پر سرد ہوتا ہے، ـــــ جالینوس نے کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ بارد ہوتی ہے ـــــ میں یہ سمجھتا ہوں کہ "جرارہ" نامی بچھو وہاں نہ پایا جاتا ہوگا، کیوں کہ اس قسم کے بچھو کا زہر گرم ہوتا ہے اس میں جلن ہوتی ہے۔

طبیب کے لئے ضروری ہے کہ عقرب گزیدہ کو حسب ذیل سفوف دے جو درد کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔

**سفوف کا نسخہ** زراوند مدحرج، زراوند طویل، جنطیانا (ہر ایک ۶۸، ملی گرام) ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے۔ اور سب کے برابر حرمل (اسپند) ملائے، اور ان سب کے برابر شکر شامل کرے، بچھو کاٹنے کے ساتھ ½۳ گرام یا ½۴ شراب کہنہ کے ساتھ پلادے، اس سے درد فوری طور پر کم ہو جائے گا۔

جالینوس نے اس کے لئے بندق ہندی استعمال کرانے کے لئے کہا ہے، ہم نے بھی اس کو آزمایا تو درد کی تسکین کے لئے بہت مفید پایا، اہل عراق بچھو کاٹے کو پیاز اور لہسن کھلاتے ہیں، انجیر کو پانی اور شراب اور کسی قدر نمک کے ساتھ پکا کر متاثرہ عضو کو اس میں رکھتے ہیں، اہل شام کندر کو ماء العسل کے ساتھ ملاتے ہیں، اور کاٹے ہوئے مقام کی تسکین کرتے ہیں، اس طرح درد زائل ہو جاتا ہے، اہل سواد نمک کو بھون کر اس سے تکمید کرتے ہیں، ـــــ نیز گائے کے گوبر کو سرکہ کے ساتھ پیس کر، جاؤشیر کے ساتھ/جب کاٹے ہوئے مقام پر طلاء کیا جائے تو فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔

اہل مکہ کا طریق علاج یہ ہے کہ وہ کاٹے ہوئے عضو کو ایک گھنٹہ تک گرم ریت کے اندر رکھ کر گرمی پہنچاتے ہیں، اور باہر نکالتے ہیں تو درد ختم ہو چکا ہوتا ہے، عقرب گزیدہ کے درد کی تسکین کے لئے عجیب و غریب علاج مجھے یہ ملا ہے کہ سحرنیا حاصل کرکے کاٹے ہوئے مقام پر طلاء کیا جائے۔

"جرارہ" نامی بچھو کے کاٹے کا علاج مذکورہ علاجوں کے برعکس ہے، اس میں فصد کھولی جائے، دن میں دس بار رب جو کا اور رب ریباس پلائی جائے، سیب ترش کھلایا جائے، کاٹے ہوئے مقام پر سرکہ اور مارو کا طلاء کیا جائے، آش جو کافور کے ساتھ پلایا جائے، طرشقوق[1] سرکہ اور کاسنی بستانی کے ساتھ کھلایا جائے، علاج میں تطفیہ کا طریقہ اختیار کیا جائے خون میں تسکین پیدا کی جائے، ـــــ اگر ایسے شخص کی نکسیر جاری ہو جائے

---

[1] طرشقوق ـ جنگلی کاسنی

تو سمجھو بچ جائے گا، اجابتیں شروع ہوجائیں تو ہلاک ہوگا، ــــ حرارہ کے کاٹے کو حسب ذیل سفوف بھی دیا جاتا ہے :-

**سفوف کا نسخہ** طرشقوس (۲۵ گرام)، کورکندم (۷ گرام)، کندرمکی (۱۷ ½ گرام)، جنطیانا اور پوست بیخ کبر (ہرایک ۲۵ گرام)، حزا اور حرمل (ہرایک ۲۴ ½ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر اس میں ان تمام ادویہ کے برابر آش سیب کا ستو، برگ سیب ترش شامل کرلیا جائے اور صبح شام، بچھو کاٹے کو پلایا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر خوراک ۲ ½ گرام کی مقدار، سیب یا رب ریباس یا رب حصرم کے ساتھ دی جائے ــــ اس طرح یہ بچھو کا ٹا ہوا بچ جائے گا ــــ اب رہا کورکندم کو جو اس نسخہ میں شامل کیا گیا ہے اس کو پہاڑی حضرات اچھی طرح جانتے ہیں، بچھو کے ڈسنے کے ساتھ ہی وہ اس کو اور اس کی جڑوں کو کام میں لاتے ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ اہل حرّان، اس قسم کے بچھو کے کاٹے کو چھاچھ کے ساتھ روٹی کھلاتے ہیں، اور حرکت کرنے کا حکم دیتے ہیں، ــــ اس قسم کے بچھو کے کاٹے کے لئے یہ بھی مجرب ہے آب کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ بیخ لوف دیئے جائیں۔ بوڑھی عورتیں اس قسم کے کاٹے کو مطبوخ تخم حلبہ استعمال کراتی ہیں جو سُداب، تمر، انجیر ڈال کر پکایا گیا ہو، متاثرہ مقام پر اسے باندھا بھی جاتا ہے جس سے درد کو تسکین حاصل ہوجاتی ہے۔ ساحلی علاقوں کے رہنے والے لفظ ابیض کا کاٹے ہوئے مقام پر طلا کرتے ہیں، مگر یہ "حرارہ" کے سوا دوسرے بچھوؤں کے کاٹے کے لئے مُفید ہے۔

اہل یمن کے ہاں گندھک کا چشمہ ہے جس میں بچھو کا ٹا ہوا شخص فوراً کود کر تھوڑی دیر بیٹھ جاتا ہے، جب وہ باہر نکلتا ہے تو درد دُور ہوچکا ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص ایسے مقام پر ہو جہاں بچھو کاٹنے کا اندیشہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ کرفس، بادام، فستق، شہد اور تمام ایسی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرے جو سُدّے کھولتی ہیں۔

اہل حرّان نے بچھو کاٹے کے لئے ایک تریاق ایجاد کیا ہے، ہمارے زمانے میں قلت استعمال کی بنا پر اطباء نے اس کو چھوڑ دیا ہے، حالاں کہ ہم نے خود اس کا تجربہ کیا تو بہت بہتر اثرات مرتب ہوئے چنانچہ میں دریائے دجلہ کے کنارے ایک شہر جسے "دیر عاقول" کہتے ہیں، میں موجود تھا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ بچھو نے اسے ڈس لیا ہے، اسے ہر چیز سرخ نظر آرہی ہے، میں نے اس کو یہ تریاق دیا، دوسرے دن صبح کو وہ شخص میرا شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا، میرے سامنے بیٹھ کر گفتگو کر رہا تھا کہ نکسیر جاری ہوگئی اور بے حد خون بہنے لگا۔ ہر چیز کو سُرخ دیکھنے کی بات دور ہوگئی ــــ میں نے سمجھ لیا کہ تریاق نے بہت بہتر

اثر کیا ہے ـــــ اس کا نسخہ حسب ذیل ہے :-

**نسخۂ تریاق** زوفا، خشک، سعتر، برگ سداب کوہی (ہر ایک ۷ گرام)، کندر ذکر، جاوشیر، حلتیت (ہر ایک ۳½ گرام)، بندق مقشر (۱۰.۵ گرام)، جنطیانا، ایرسا، اشقیل مشوی جعدہ سعد اسود (ہر ایک ۷½ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر شہد میں رقیق طور پر گوندھ لیا جائے اس کی خوراک معتدل بدن والے کے لئے (۷ گرام) ہے، مزاج کے اعتبار سے اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے اور اس کو کاٹے ہوئے مقام پر طلاء کرنا بھی مفید ہے۔

## باب (٣٧)

# سانپوں کا ڈسنا

سانپ کے زہر کے بارے میں بڑی لمبی بحث ہے، بعض اگلے اطباء کا یہ خیال تھا کہ سانپ اور سانپ کا زہر طبعی طور پر/ مہلک و قاتل ہے، یہ طبیعت اور طبیعت کے مرکبات کے مغائر اور مخالف ہے، کیوں کہ اس کی کیفیت حارہ یا باردہ درجہ چہارم سے بھی متجاوز ہوتی ہے، اطباء نے اعتماد کے ساتھ یہ کہا ہے کہ کوئی چیز درجہ اول میں ہو تو یہ بدن کے لئے سب سے زیادہ مناسب ہے۔ درجۂ ثانیہ میں ہو تو وہ اعتدال سے کسی قدر زائد سمجھی جاتی ہے، درجہ ثالثہ میں ہو تو مناسب سے زائد ہے، اور اس کا استعمال دوا کی طرح اور علاج کی جگہ کرنا چاہیئے تا آنکہ کثرتِ استعمال کی وجہ سے غذا بن جائے اگر کوئی چیز چوتھے درجے میں ہو تو وہ صرف خالص دوا کا حکم رکھتی ہے جو اعتدال کی آخری سرے پر ہوتی ہے اس کا استعمال ایک قوی دوا کے مقام پر ہوتا ہے مقدار مقرر ہوتی ہے، اس کو کثرت سے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا استعمال کثیر مقدار میں کیا جائے تو قاتل ہوگی، جیسے فربیون حرارت میں، اور افیون برودت میں چوتھے درجے پہ ہے۔

لہٰذا اطباء نے کہا ہے کہ سانپ کا زہر کیفیت حارہ میں چوتھے درجے سے بڑھ کر ہے، اسی بناء پر وہ قاتل ہے، کیوں کہ نہ وہ غذا ہے، نہ دوا، اور یہی علت ہر قسم کے زہر میں دیکھی جاتی ہے، چاہے وہ زہر حیوانی ہے یا نباتی یا ثمری یا معدنی ـــــ اطباء نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض اشیاء غیر معتدل طور پہ مرکب ہونیکی وجہ سے، مناسبت سے بہت دور ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ ان کا شمار نہ غذا میں کیا جا سکتا

ہے، نہ دوا ہیں، لہٰذا وہ قاتل ہوتی ہیں۔

بعض دوسرے اطباء کہتے ہیں کہ کسی حیوان میں ہرگز کوئی زہر موجود نہیں ہے یہ ایک ایسی چیز ہے جو خون اور ہوا کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے، جس طرح آگ، پتھر اور لوہے کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے، حالانکہ آگ نہ لوہے میں ہے، نہ پتھر میں، بلکہ یہ ہوا کے اندر ایک ایسا استحالہ ہے جو اس سے لطیف تر ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس طرح سانپوں کی کینچلیوں اور ڈسے ہوئے شخص کے خون اور اس کے گوشت اور ہوا کے درمیان قاتل شئے وجود میں آتی ہے ــــ یہ ایک ایسا قول ہے جس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔

بقراط، جالینوس اور ان دونوں کے بعد آنے والے فاضل اطباء نے کہا ہے کہ سانپوں کے زہر اُن کی کینچلیوں میں ہوتا ہے، بعض ایسے سانپ بھی ہوتے ہیں جو سراسر زہر ہوتے ہیں، سانپوں کی اقسام اور ان کی اجناس کے لحاظ سے ان کے فساد اور زہر کی شدت میں زیادتی ہوتی ہے۔

جالینوس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر زہر سانپوں کے اندر طبعًا موجود ہوتا یعنی ان کی کینچلیوں یا بچھو زنبور اور جرارہ کے ڈنک کے اندر زہر موجود ہوتا تو ایک دفعہ کاٹنے کے ساتھ ہی اس کے وزن میں کمی واقع ہونا چاہیئے۔ بکثرت کاٹنے کی صورت میں ایسے زہریلے جانور گھل کر دُبلے ہونے چاہئیں، حالاں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جرارہ کو گوشت کے ایک ٹکڑے پر چھوڑ دیا جائے اور وہ مسلسل کاٹتا رہے دس دفعہ کاٹ لے پھر اس کو تولا جائے تو اس کے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی! اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زہر ایسی چیز نہیں ہے جو ڈنک کے اندر یا جسم کے اندر، خون یا رطوبت کے مانند، موجود ہو، ــــ اس اعتراض کا اس نے یہ جواب دیا ہے کہ حیوان سے رطوبت نکالی جائے یا خود حیوان رطوبت نکال دے تو نفس اور ہوا اس کی تلافی کر دیتے ہیں۔ غذا سے بھی اس کی تلافی ہو جاتی ہے، یعنی جو طاقت تحلیل ہوتی ہے اس کا بدل فراہم ہو جاتا ہے، کیوں کہ غذا اس کی طبیعت سے مشابہ ہوتی ہے ــــ یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ وہ زہر قاتل حیوانات سے نکل کر کاٹے ہوئے یا ڈسے ہوئے انسان میں پہنچتا ہے، اس کی مقدار اس قدر کم ہوتی ہے کہ اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا، مثال اس طرح دی گئی ہے کہ زہر کا ایک حبہ یعنی ایک رتی، جو ۱۲۸ ملی گرام کے مساوی ہے، دس لاکھ مثقال (ایک مثقال ۴½ گرام کا ہوتا ہے) کے اندر شامل کر دیا جائے تو اس کی طبیعت کو بدل دیتا ہے، بلکہ اس کو اس کی طبیعت سے خارج کر دیتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گزیدہ کے اندر زہر کی مقدار انتہائی قلیل ہوتی ہے، یہ قلیل مقدار عمل استحالہ کے ذریعہ سارے اخلاط کو بدل کر رکھ دیتی ہے اور زہر میں تبدیل کر دیتی ہے۔ بعض متاخرین نے زہر کی قلت اور اس کے فعل کی سنگینی کو آگ سے تشبیہ دی ہے زہر کا ایک ذرّہ بھی کثیر مواد کے اندر شامل کر دیا جائے تو اسے اپنی جنس میں تبدیل کر دینا

ہے یہی زہر کا بھی حال ہے اس کی تھوڑی مقدار بھی ، کثیر مادے کو خارج کر کے اپنی ذات میں تبدیل کر لیتا ہے۔

جالینوس نے کہا ہے کہ یہ کہنا مناسب نہیں کہ کسی چیز پر قیاس کرتے ہوئے قاتل جانوروں کے زہروں کو حار یا بارد کہا جائے ، کیوں کہ اگر ایسا کہا جائے تو اس کے لئے درجات مقرر کرنے پڑیں گے اور اگر درجات مقرر کئے جائیں گے تو مہلک مقدار کا تعین کرنا پڑے گا ، اور یہ ممکن نہیں ہے اس لئے یہ کہنا مناسب ہو گا کہ اس کی کیفیت حار ہے اس کی بارد ہے ، اس کی رطب ہے ، اس کی یابس ہے ، اس کی خاصیت یہ ہے کہ تعفن پیدا کرتی ہے ، اس سے سوزش پیدا ہوتی ہے ، یہ خشک کرتی ہے یہ سرد کر دیتی ہے یہ سُن کرتی ہے ، بہر حال جو اثرات مرتب ہوں انہی کے مطابق حکم لگانا بہتر ہو گا۔

یہ متقدمین کے جملہ اقوال ہیں جو حیوانات کے زہر کے بارے میں کہے گئے ہیں جب ہم اس کی تشریح کر چکے تو اب سانپوں اور ان کی اقسام کی طرف رجوع کریں گے ، اور ہر قسم کے ڈسنے کا تذکرہ کریں گے۔

تمام سانپ مچھلیوں کے قائم مقام ہیں ، مگر سات قسمیں ایسی نہیں ہیں ، ان سات اقسام کے بھی اگر سر اور دُم فوری طور پر کاٹ دیئے جائیں اور ان کا زہر نکال دیا جائے تو یہ بھی مچھلیوں کے قائم مقام ہو جائیں گے ، ایک قسم "صل" سے خارج ہے ، کیوں کہ اس کا گوشت بالکلیہ طور پر زہر قاتل ہے'۔۔۔ ان اقسام میں اصل قسم "افعی" کی ہے ، یہ درمیان میں موٹا ہوتا ہے ، گردن پتلی ہوتی ہے ، سر چوڑا ہوتا ہے دم باریک ہوتی ہے جو بقیہ جسم سے مختلف ہوتی ہے ، یہ مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے جس پر چوڑے چوڑے کالے نقطے ہوتے ہیں ، حرکت سُست ہوتی ہے ، آنکھیں نیلی ہوتی ہیں ، جن کو لمبائی میں کھولتا ہے اس سانپ کے کاٹتے ہی بے حد درد ہوتا ہے ، مار گزیدہ پر حیرت طاری ہو جاتی ہے ، کاٹنے کی جگہ خون بہنے لگتا ہے ، پھر کاٹا ہوا شخص سُن ہو جاتا ہے عقل زائل ہو جاتی ہے ، کاٹے ہوئے مقام سے غلیظ رطوبت بہنے لگتی ہے جس میں انتہائی بدبُو ہوتی ہے۔ یہ کیفیت دس گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک رہتی ہے ، بیس گھنٹے گزر جانے پر مریض باقی رہے تو کاٹے ہوئے مقام سے سبز زیتون کے مانند ریزش ہونے لگتی ہے ، یہ اعضاء کے پگھلنے سے ہوتا ہے ، جن لوگوں کو واقفیت نہیں ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ زہر ہی ہے۔

جہاں ہم سانپوں کی مذکورہ سات قسموں کا ذکر کریں گے ، وہاں افعی کے کاٹے کا علاج بھی بیان کریں گے۔۔۔ افعی کو جنس کہا جا سکتا ہے کیوں کہ اس کے ماتحت بہت سی انواع ہیں۔ یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ، اس کے ڈسنے کے اعراض ایک ہی ہیں ، اس میں اختلاف نہیں ہے اگرچہ قسموں میں

اختلاف ہے اس کی بعض قسمیں بہت مضر ہیں، جو اپنے جوہر کے اعتبار سے قاتل کہی جا سکتی ہیں، جہاں یہ سانپ رہتے ہیں وہاں پانی کی قلت، حرارت کی کثرت وغیرہ کے اعتبار سے اس کے زہر کے اثرات میں اضافہ ہوتا ہے۔

ان سات اقسام میں سے ایک قسم کو "مقرن"[1] کہا جاتا ہے، یہ سُرخ زرد ہوتے ہیں پیٹ سُرخ ہوتا ہے سروں پر دانتوں کی مانند طاقتور سنگین ہوتی ہے جنھیں جب چاہے سروں سے چپٹا لے جب چاہے کھڑا کرے، جیسے کتے اور درندے دانت کاٹتے وقت دانتوں کو کھول سکتے اور بند کر سکتے ہیں۔ —— جب یہ کسی کو ڈستے ہیں تو اپنے بالوں کو کھڑا کر دیتے ہیں اور جب پُرسکون ہوتے ہیں تو بالوں کو بدن پر چپکا دیتے ہیں اس قسم کے سانپ زیادہ تر یمامہ اور بحرین کی سرزمین میں پائے جاتے ہیں، دیگر علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں —— ایسے سانپ کے ڈسنے کی علامت یہ ہے کہ گزیدہ کی زبان لٹک جاتی ہے آنکھیں باہر نکل آتی ہیں مُنہ سے لعاب بہنے لگتا ہے، اعضاء تناسل اور خصیوں پر ورم آجاتا ہے۔

تیسری قسم "باعثہ بالدم" کہلاتی ہے، یہ چھوٹا اور باریک ہوتا ہے، آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں، رنگ مٹیالہ، اور شکم مائل بہ زردی ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر بج کے غار، ذلت، حابران، طیب، اور ترقوب کے مقامات پر پایا جاتا ہے، اور دوسرے ملکوں میں بھی ہوتا ہے —— اس کے ڈسنے کی صُورت یہ ہے کہ اس میں درد نہیں ہوتا نہ اس کے کاٹنے کا احساس ہوتا ہے، صرف ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے کاٹ لیا ہو، رفتہ رفتہ بے چینی شروع ہوتی ہے پیاس لگتی ہے۔ پانی پینے کے ساتھ ہی نکسیر جاری ہو جاتی ہے جو بند نہیں ہوتی، یہاں تک کہ گزیدہ ہلاک ہو جاتا ہے —— اس کا علاج بھی ہم اس کے مقام پر بیان کریں گے۔

چوتھی قسم "نساسہ"[2] ہے یہ جہاں کہیں ہوتے ہیں سمٹے ہوئے ہوتے ہیں، انسان کی نگاہ اس پر پڑتی ہے تو پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں، اور ڈس لیتے ہیں، اس پر سیاہ و سفید نقطے ہوتے ہیں دیکھنے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں، حرکت تیز کرتے ہیں، یہ سانپ زیادہ تر کرمان، سجستان، ہراۃ کے جنگلوں اور خوزستان کے پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔

پانچویں قسم "دساسہ"[3] ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ پانچ انگل لمبا ہوتا ہے۔ گردن پتلی اور سر چھوٹا ہوتا

---

[1] مقرن: سینگ والا۔
[2] نساسہ: ڈانٹنے والا۔ (پھنکار مارنے والا)
[3] دساسہ: دھنسنے والا۔ (ریت کے اندر)

موٹائی میں دُم سر کے مانند ہوتی ہے۔ یہ ریت کے اندر اس طرح تیرتا ہے جیسے پانی کے اندر مچھلی تیرتی ہے۔ جو شے بھی اس کے قریب پہنچتی ہے ڈس لیتا ہے۔ ڈستا ہے تو آدمی اس کے دانت الگ نہیں کر پاتا اس کو اس طرح شکار کرتے ہیں کہ ایک مرطوب لکڑی لیکر ریت میں اس سانپ کی رفتار کو دیکھتے ہیں یہ صاف طور پر محسوس ہو جاتی ہے۔ یہاں لکڑی کو نصب کر دیتے ہیں، سانپ ریت سے اسی طرح پر سر نکالتا ہے اور لکڑی کو ڈس لیتا ہے، چنانچہ دانت اس کے اندر پھنس جاتے ہیں۔ چنانچہ شکار کر لیا جاتا ہے۔ یہ سانپ زیادہ تر مغرب کی سرزمین طنجہ، فرنجنہ اور فرنجنہ اور عادہ کے درمیانی غار اور مرداہ کے مقامات پر پایا جاتا ہے۔

چھٹی قسم "مفاول" کے نام سے مشہور ہے، یہ قسم بہت موٹی ہوتی ہے اور اس کے پیٹ کے اندر بڑی گنجائش ہوتی ہے، پُشت چوڑی ہوتی ہے، جب کوئی امر واقعہ پیش آئے تو یہ زمین سے ایک ہاتھ کی بلندی تک اُٹھ سکتا ہے، یہ اپنا مُنہ پھیلا دیتا ہے اور پھونک مارتا ہے، اس کے ڈسنے کی وجہ سے بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے، اور اس کے کاٹے کو قے اور اجابتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا سانپ زیادہ تر جرجان کے جنگلات میں پایا جاتا ہے اور اس قسم کو "ملیذاس" کہتے ہیں، جس کے معنی ہیذیاں کی زبان میں فرج الشیطان کے ہیں۔

ساتویں قسم کو "صل" کہتے ہیں، یہ سُرخ رنگ کا سانپ ہے، جس کی سُرخی سیاہی مائل ہوتی ہے پیٹ سفید ہوتا ہے، یہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، یہ سانپ جب کسی انسان کو دیکھتا یا کسی جانور کے پاس سے گزرتا ہے تو تیر کے مانند تیزی کے ساتھ فرار ہو جاتا ہے۔ اس کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں سوائے اس کے کہ فوری طور پر عضو کو قطع کر دیا جائے۔ یہی وہ سانپ ہے کہ جس کے متعلق جالینوس نے ایک واقعہ بیان کیا کہ انگور کے باغ کے ایک مالی کو اس نے ڈس لیا، فوراً ڈسا ہوا عضو کاٹ دیا گیا۔ چنانچہ وہ بچ گیا۔

اہلِ علم و دانش کے یہاں یہی مشہور و معروف اقسام ہیں، ابن السائلہ نے کہا ہے کہ ان اقسام سے بہت سی قسمیں نکلتی ہیں، بعض تو صل سے زیادہ شدید اور بعض کمزور ہوتی ہیں لہذا کسی بھی عقلمند کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ کسی بھی سانپ پر جسارت کرے، گو ان اقسام میں سے نہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

**علاج** ہم سانپ کاٹے کے لئے ایک عمومی علاج کا ذکر کریں گے جس کے اندران تمام قسموں کا علاج داخل ہے۔ ہم یہ بھی ذکر کریں گے کہ سات قسموں میں سے کس قسم کے لئے، کس دوا کا اضافہ کیا جانا چاہئے ـــــ طبیب کو چاہئے کہ پہلے وہ فوراً عضو کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دے، اور ڈسے ہوئے مقام پر اچھی طرح نشتر لگائے "محجمہ بالنار" لگائے طریقہ یہ ہے کہ محجمہ کے آخر میں سوراخ کر دیا جائے اور ایک بتی زیتون کے تیل میں تھوڑی سی بھگو کر سوراخ میں داخل کر دی جائے اور سوراخ کو مٹی سے اچھی طرح بند کر دیں محجمہ نصف ربع (۱/۸ والے پیمانہ اتنا بڑا ہے۔ اب بتی سلگا کر باندھ دی جائے اور الٹ کر مقام ماؤف پر رکھدی جائے تاکہ مواد کو چوس لے اور عضو کا سارا گوشت مجتمع کرے اور زہر نکال آئے۔ بندش کو ڈھیلا نہ کرے۔ بعدازاں پھر ڈسے ہوئے مقام پر نشتر لگا کر اس پر کھٹی چھاچھ ڈال دے۔ کیوں کہ چھاچھ کی خاصیت یہ ہے کہ پینے اور اس میں مقام ماؤف کو رکھنے سے زہر خارج ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات مُنہ کو سرکہ سے دھو کر یا زیتون کے تیل سے تر کر کے ڈسے ہوئے مقام کو چوسا جاتا ہے۔ مگر وہ شخص جس کے دانتوں کی جڑوں میں "حفر[1]" خواہ کم ہو ایسا نہ کرے۔

بعض اوقات ڈسے ہوئے مقام کو چوڑا کر کے اس پر جاؤشیر، بہروزہ، تبرزد، زفت رومی، فربیون، توتیا، پیاز بھی لگاتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں زہر کو خارج کرتی ہیں، کاٹی ہوئی جگہ پر لگانے یا پلانے سے زہر دور ہو جاتا ہے، یہ ادویہ کو بدن کی گہرائی سے زہر کو خارج کرتی ہیں۔

بدن میں زہر پھیلنے تک فصد کھولنا درست نہیں، البتہ جب زہر پھیل جائے تو بعض فاضل اطباء نے فصد کھولنے کا مشورہ دیا ہے، بلکہ دو بار، تین بار، چار بار تک فصد کھولنے کے لئے کہا ہے تاکہ پھیلا ہوا زہر پوری طرح خارج ہو جائے۔

جالینوس نے کہا ہے کہ فصد نہ کھولی جائے سوائے اس صورت کے کہ بدتدبیری سے زہر پھیل گیا اور بدن میں قوت بھی موجود ہو۔

بعض اوقات سانپ کے ڈسنے، زہریلے کیڑے مکوڑوں مینڈک وغیرہ کے کاٹنے کے لئے مُرغی کو ذبح کر کے اس کا پتہ پلایا جاتا ہے اور متاثرہ مقام پر باندھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بکری کو ذبح کر اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا، پتے کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے تاکہ زہر کو نکالا جا سکے۔ بعض دفعہ

---

[1] حفر: گڈھا

بکری کے بچے کا جگر بھی باندھا جاتا ہے۔کیوں کہ یہ تمام چیزیں زہر کو خارج کر دیتی ہیں،

**تریاق الحرانیین جس کو ضماد اللسعہ کہتے ہیں** حرانیوں نے ایک تریاق ایجاد کیا ہے جس کو "ضماد اللسعہ" کہا جاتا ہے، نسخہ حسب ذیل ہے

**نسخۂ ضماد اللسعہ** لب پیاز ترکسی قدر زیتون کے تیل میں اس قدر پکائے کہ گل جائے پھر اس میں جاؤشیر، سکبینج اور جند کو گلائے اس میں کسی قدر فربیون اور برگ سداب جنگلی کوٹ کر شامل کرے، اور خوب پھینٹ لے تاکہ ایک جان ہو جائے پھر پتھر کی ایک چھوٹی سی ہانڈی میں رکھ کر اس میں دس گنا سرکہ ڈال دے، پھر زراوند مدحرج، زراوند طویل اور جنطیانا کے ایک ایک ٹکڑے کو پیس چھان کر شامل کرے اور دوبارہ خوب پھینٹے تاکہ اچھی طرح مل جائے، پھر ایک سیپ سے نکال کر کاٹے ہوئے مقام پر رکھ کر مضبوطی سے باندھ دے اور ایک دن ایک رات چھوڑ دے، پھر الگ کر دے، پھر تجدید کرے، اس طرح یہ ضماد بآسانی پوری طرح زہر کو خارج کر دے گا۔

**دیگر** شاہ بلوط کو، بادام تلخ بندق (ریٹھا) فستق کے ساتھ ایک طرح کوٹ لے، بعد ازاں لب پیاز کوٹ لے، چاہے پیاز دشتی ہو یا معروف پیاز جو استعمال کی جاتی ہے پھر مذکورہ کوٹی ہوئی ادویہ کے ساتھ ملا کر گوندھ لے اور گزیدہ مقام پر ضماد کرے، اس طرح زہر نکل جائے گا

**دیگر** کہنہ شراب میں بیخ لیمف الجعد، پیاز دشتی اور جنطیانا کو پکالے اس میں کسی قدر زیتون کا تیل ڈال دے اور خوب پھینٹے، پھر ایک اسفنج تر یا مغسول جو پانی اور راکھ میں دھویا گیا ہو لے کر پھینٹی ہوئی ادویہ میں تر کرے اور ڈسے ہوئے مقام پر لگا دے۔اس سے زہر خارج ہو جائیگا۔

**دیگر** ڈسے ہوئے مقام پر نشتر لگانے کے بعد، تریاق الافاعی کو روئی کے ٹکڑے میں تر کر کے لگانے سے بھی زہر نکل جاتا ہے۔

**دیگر** بکثرت جونکیں لگانے سے بھی زہر خارج ہو جاتا ہے، حکیم روفس نے اشارہ کیا ہے کہ جونک لگانا گزیدہ کا ایک مکمل علاج ہے۔

**دیگر** مسلسل قئے کرانا بھی زہر کے اخراج کا ایک علاج ہے، گو بعض اطباء سابقین نے

نے اس کو ناپسند کیا ہے، اور اس بات کو ترجیح دی ہے کہ زہر کو اُوپر کی سمت نہ جذب کیا جائے۔

**دیگر** اہلِ حرّان نے ایک شوربہ تیار کیا ہے جسے "مرقۃ الملسوع" کہا جاتا ہے بیان کرتے ہیں کہ یہ شوربہ "صل" کے ڈسنے کے لئے بھی کارگر ہے چہ جائیکہ دیگر سانپوں کے لئے۔ اس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

**نسخۂ مرقۃ الملسوع** مینڈک نہری (۱۰ عدد)، سرطان نہری (اسی قدر)، نیولے کا گوشت تر ذبح کیا ہوا یا خشک کردہ (۵،۱ گرام)، پوست بیخ کبر (۲/۱، ۷ گرام) زراوند طویل (۲/۱، ۲۴ گرام)، پودینہ نہری (باقہ کثیرہ)، برگ سداب کوہی، یا قایا ایک کف برگ خشک، انجیر سفید (۱۵ عدد) ـــــ ان تمام کو ایک جگہ کر لیا جائے اور پیہ مرغ ۲۰۰ گرام صغیر لی جائے اور اس پر اس قدر شراب کہنہ ڈالا جائے کہ سب اس میں ڈوب جائیں اور تین انگشت اوپر تک آجائے، پھر ایک تانبے کی ہانڈی میں ڈال کر مُنہ بند کر دیا جائے اور تنور میں رکھ دیا جائے، جب یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تمام گوشت گل چکے ہیں تو اس کا شوربا (۳۵۰) گرام کی مقدار لے کر اس کے اندر ۲/۱، ۷ گرام آرد کرسنہ ملا کر گزیدہ کو پلایا جائے، اس طرح وہ اچھا ہو جائے گا۔

**دیگر** بعض لوگ ۲/۱، ۴ گرام تریاق الافاعی اس شوربے میں شامل کر کے دیتے ہیں، جس سے بے حسی کی کیفیت پیدا ہو کر اضافہ ہو جاتا ہے، اور مریض اچھا ہو جاتا ہے،

**دیگر** سانپ کے ڈسے ہوئے کو اقراص بھی دیئے جاتے ہیں جن کو شراب کے ساتھ پلایا جاتا ہے اقراص بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ نیلگوں آنکھوں والے نوجوان سانپ کو پکڑ کر فوراً اس کا سر اور دم کاٹ دی جائے، اور پیٹ کے اندر کی چیزیں نکال کر دھو لیا جائے اور ایک تانبے کی ہانڈی میں ڈال کر مُنہ بند کر دیا جائے۔ ایک تنور میں رکھ دیا جائے جس میں روٹیاں سینکی جا رہی ہوں، جب اس کو نکالا جائے تو وہ کوئلے کے مانند کالا ہو جائے گا۔ اس کو پیس لیا جائے، اس کی راکھ ۲/۱، ۷ گرام لے لی جائے اور جنطیانا رومی ۲/۱، ۱۰ گرام، کندر، مر (ہر ایک ۲/۱، ۷ گرام)، پوست بیخ کبر (۲/۱، ۱۰ گرام)، عاقر قرحا، عروق، زراوند (ہر ایک ۷ گرام)، زر نیخ الصفائح (۴ گرام)، آرد کرسنہ (۲/۱، ۲۴ گرام، برگ سداب کوہی (۲/۱، ۷ گرام)، ـــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح باریک پیس لیا جائے ـــ پھر بچوں کا فضلہ (۲/۱، ۱ گرام) خشک لے کر یا خشک کر کے پیس لیا جائے اور میبختج کے ساتھ گوندھ کر قرص بنا لئے جائیں۔ جو (۷ گرام) کی مقدار کے ہوں، ـــ ایک قرص صبح نہار اور ایک قرص شام ۷۰ گرام شراب الملائکہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ شراب الملائکہ سے مراد وہ رس ہے جس کو

بیخ راسن کے ساتھ پکا کر اتنی مدت تک چھوڑ دیا جائے کہ کہنہ ہو جائے ـــــ اگر کہنہ نہ مل سکے تو شراب کہنہ لے کر اس کے اندر راسن پکا لیا جائے۔ یہ بھی اسی کے قائم مقام ہے، ان اقراص کو "منجیہ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں ـــــ یہ ایک عام علاج ہے، اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے، ہم سانپوں کی مختلف اقسام کے کچھ معالجات کا تذکرہ کریں گے "صل" نامی سانپ کا علاج بھی اس میں شامل ہے

**مخصوص علاج** آب حرمل میں تریاق حل شدہ کے ذریعہ حقنہ دے کر سانپوں اور "صل" کا مخصوص علاج کیا جائے۔ گزیدہ عضو کو ممکن ہو تو کاٹ دیا جائے، باندھا نہ جائے نشتر لگایا جائے، باہر سے دوا رکھی جائے اور احلیل میں گرم گرم تیل ڈالا جائے کھانے میں مرغ کا شوربا اور میٹھے میں انجیر اخروٹ اور سداب دیا جائے۔

افعی سانپ کے زہر کی خاصیت یہ ہے کہ اگر ڈسے ہوئے مقام کو تر روئی سے پونچھ دیا جائے اور تھوڑی دیر چھوڑ دیا جائے تو روئی سیاہ ہو جائے گی جیسے آگ کے شعلے سے سیاہ ہو جاتی ہے اس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ ڈسنے والا سانپ "افعی" تھا۔

**عجیب و غریب علاج** اس کا ایک عجیب و غریب علاج یہ ہے کہ سانپ کا مہرہ شراب میں ملا کر دیا جاتا ہے سانپ کے مہرہ سے مراد غدود کا ایک حصہ ہے جو بعض سانپوں کی پیٹھ اور گردن میں پایا جاتا ہے، اس کو بعض اطباء ماہر نکال کر سکھا لیتے ہیں، وہ "مہرہ" کے مانند ہوتا ہے، اس کو شراب میں گھس کر مار گزیدہ کو پلایا جاتا ہے ـــــ اور حجر التیس بھی گھس کر پلایا جاتا۔ جس کا ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ یہ فارس سے لایا جاتا ہے ـــــ و نیز "باد زہر حجری" کو بھی شراب میں یا آب زراوند میں گھس کر پلایا جاتا ہے۔

مذکورہ تدابیر جو سانپ کے ڈسنے کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ان میں سے سب سے موثر اور اقرب الصحتہ یہ ہے کہ سارے عضو کو "تریاق الافاعی" سے طلا کیا جائے، اور (۹ گرام) کی مقدار تین خوراکوں میں شیر آس یا عورت کے دودھ کے ساتھ پلایا جائے، اس سے زہر دور ہو جاتا ہے

**دیگر علاج عجیب** جو سات دن گزرنے کے بعد کیا جاتا ہے ابتداء میں یہ علاج ہرگز نہیں کیا جاتا:۔

حب اترج مقشر (۳۵ گرام)، شاہ بلوط (اسی قدر)، آرد کرسنہ (۳۵ گرام) ـــــ ان دونوں کو ملا کر اوپر سے شراب کہنہ پلائی جائے ـــــ یہ زہر کے دفع کرنے میں انتہائی موثر ہے۔

**دیگر** ہراۃ سے ایک بوٹی کی جڑ درآمد کی جاتی ہے جو بیخ سوسن آسمانجونی سے مشابہ ہوتی ہے یہ

تقریباً سو سال سے دریافت کی گئی ہے، اس جڑی (۲۰۴۸ ملی گرام) کو پیس کر مارگزیدہ کو پلائیں، چاہے جو سانپ ہو، مارگزیدہ کو فوراً خون کی پیشاب آئے گا۔

ایک شخص جس کو جڑی بوٹیوں سے کافی واقفیت حاصل ہے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا پودا برگ سوسن سے مشابہ ہوتا ہے پھول سوسن سفید جیسا ہوتا ہے، بو اچھی ہوتی ہے۔ اس شخص نے کافی مقدار میں اس کی جڑیں بطور ہدیہ میرے پاس روانہ کی تھیں جو عرصہ تک میرے پاس پڑی رہیں مگر تجربہ کا موقع نہ ملا۔

**دیگر** سانپ کے ڈسے ہوئے کو ایک چیز پلائی جاتی ہے جسے "تریاق اللحظ" کہا جاتا ہے، اہل جبال کہتے ہیں کہ اس چیز کے پلانے سے وہ اسی دن ٹھیک ہو جاتا ہے، یہ جمے ہوئے میل کے مشابہ ہوتی ہے جو وعل یعنی بقر وحشی یا پہاڑی بکرا جو "ایل" کے نام سے مشہور ہے، کی دونوں آنکھوں میں پائی جاتی ہے، اس کا گوشت اور خاص طور پر قضیب اور خصیتین پکا کر یا بھون کر مارگزیدہ کو شوربا یا گوشت کھلا دیا جائے تو سانپ کے زہر سے نجات پا جاتا ہے، چاہے جو بھی سانپ ہو۔

سانپوں کے خواص میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں ذکر کی گئی ہیں، ہم ان چیزوں کو اس مقالہ میں ذکر کریں گے جو ادویہ اور ان کے خواص و طبائع کے لئے خاص ہے، اس میں ہم خاصیت کی علت بھی تفصیل سے بیان کریں گے۔

---
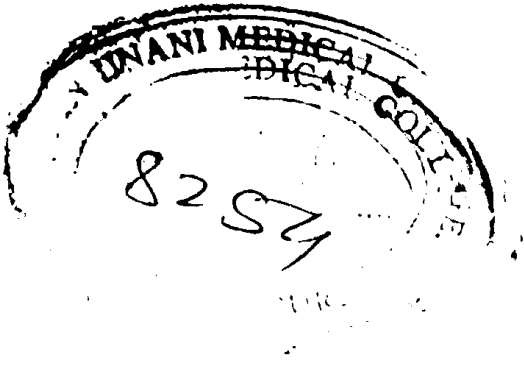
## باب (۳۸)

# پاگل کتے، چیتے اور دیوانے گیدڑ کا کاٹنا

کتے زیادہ تر سرد ممالک میں دیوانے ہوجاتے ہیں، اگر یہ زخمی ہو جائے تو بھی کزاز جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اس کے سارے اعضا رُخشک ہو جاتے ہیں۔ مُنہ سے سیاہ پتے کے مانند ایک چیز خارج ہونے لگتی ہے، اور اس پر دیوانگی طاری ہو جاتی ہے ـــــ گرم ملکوں میں تمام رطوبت خارج ہو جائے اور خشکی کے غلبہ کی وجہ سے کتے دیوانے ہو جاتے ہیں، دراصل کتے کے مزاج میں برودت اور یبوست ہوتی ہے، جب اس کی رطوبت ختم ہو جاتی ہے تو دماغ میں خشکی آجانے سے دیوانہ ہو جاتا ہے ـــــ ایک خزرجی نے مجھ سے بیان کیا جو ایک فاضل شخص تھا اور عرصہ دراز سے عراق میں مقیم تھا، مشائخ سے اس کی ملاقات تھی یہ پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا ـــــ وہ کہتا ہے کہ جاڑے کے موسم کی بنسبت، حزیران (یعنی جون) کے مہینے میں کتے زیادہ تر دیوانے ہو جاتے ہیں، گرما کے موسم میں انھیں مارنہ ڈالا جائے تو ٹھیک ہو جاتے ہیں، ـــــ کتے زیادہ تر نمکین مچھلی کھانے کی وجہ سے دیوانگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جالینوس اور بعد کے اطبار نے ذکر کیا ہے کہ کتے زیادہ تر دھوپ کی شدت کے وقت دیوانے ہو جاتے ہیں، اس کا کیا سبب ہے؟ اسی بارے میں اگلے اطبار کا اختلاف ہے، بعض اطبار کہتے ہیں کہ جب کتے کے اندر رطوبت ختم ہو جاتی ہے اور دماغ خشک ہو جاتا ہے، تو دیوانہ ہو جاتا ہے،

بعض اطبا ریہ کہتے ہیں کہ جس طرح انسان کے اندر مالیخولیا کا مرض پیدا ہوتا ہے اسی طرح کُتّے کے اندر بھی جنون کا مرض پیدا ہوتا ہے، پانی نہ پینے کی وجہ سے اس کے لعاب کے اندر سمیت پیدا ہو جاتی ہے، کتا اصل مزاج میں برودت کی وجہ سے ایک ایسا جانور ہے جو پانی بہت کم پیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ دیوانہ ہو جاتا ہے تو پانی سے ڈرنے لگتا ہے۔

بعض دوسرے اطبا ریہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو کھانے کی وجہ سے کُتا ضرور بہ ضرور دیوانہ ہو جاتا ہے۔ نمکین مچھلی، مچھلیوں کی ہڈیاں، اور نیلی مکھیاں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مشاہدہ کی بھی دعوت دی ہے اور کہا کہ اگر کوئی کُتّے کو مچھلی کا پتہ نمک کے ساتھ کھلا دے تو وہ اسی دن یا دوسرے دن دیوانہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی کتّے کو مچھلی کی ہڈیاں کھلا دے تو وہ اسی دن یا دوسرے دن دیوانہ ہو جائے گا اگر کوئی کُتّے کو بلّی کی ہڈیاں کھلا دے تو وہ تھوڑی دیر کے بعد دیوانہ ہو جائے گا، اگر نیلی مکھیاں کھلا دے تو اسی وقت دیوانہ ہو جائے گا، کوئی مضائقہ نہیں کہ طبیب اس بات کا امتحان کرے۔ اگر کوئی حرج نہو تو دیوانہ ہوتے ہی کُتّوں اور بلّیوں کو مار ڈالیں۔

بعض دوسرے اطبار کا کہنا یہ ہے کہ اگر پانچ دن تک کُتّے کو کھانا نہ ملے تو دیوانہ ہو جاتا ہے کوئی بھی کُتا ہو اگر غذا بند کر دی جائے تو دیوانہ ہو جائے گا۔ یا مر جائے گا ___ بعض متاخرین اطبار بیان کرتے ہیں کہ اگر ارنڈی کے بیج گودے کے ساتھ کوٹ کر لومڑی کو کھلا دیئے جائیں تو فوراً مر جائیگی اگر کُتّے کو کھلا دیا جائے تو اسی وقت دیوانہ ہو جائے گا۔ مختصر یہ کہ یہ تمام اقوال جو لکھے گئے ہیں ایک دوسرے سے قریب تر ہیں۔

## کُتّے کے دیوانہ ہونے کی علامتیں

کتا جب مکمل دیوانہ ہو جاتا ہے تو اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں، زبان باہر نکل جاتی ہے، اس کا لعاب بہنے لگتا ہے، مسلسل بھاگتا رہتا ہے گویا کسی پکڑنے والے سے ڈر رہا ہے اپنی دم، دونوں پاؤں کے درمیان کر لیتا ہے، ہر کس و ناکس کو دیکھ کر دم ہلانے لگتا ہے مالک کو نہیں پہچانتا، کیوں کہ اسے اپنی جان کا ڈر ہوتا ہے چھیڑنے والے کو کاٹ کھاتا ہے اس کے اندر تمیز باقی نہیں رہتی۔ بعض اوقات بال بھی جھڑ جاتے ہیں، خارش کے دھبّے نظر آنے لگتے ہیں، قضیب لٹک جاتا ہے ___ یہ تمام علامتیں موجود ہوں تو اپنی تمام اقسام میں سے یہ سب سے بڑا کُتا ہوتا ہے۔

جب دیوانہ کتا کسی انسان کو کاٹتا ہے تو عام کتّوں کی طرح کاٹتا ہے مگر دھیرے دھیرے

خراب اثرات ظاہر ہوتے ہیں، اب جو شئے بھی دیکھتا ہے اس سے ڈرنے لگتا ہے، خویش واقارب سے دُور بھاگتا ہے، ان پر کُتّے کے مانند بھونکتا ہے کُتّے کی طرح کاٹتا ہے۔ یہ کیفیت اس صُورت میں پیدا ہوتی ہے، جب اثر مستحکم ہو جاتا ہے۔ پانی سے بہت دور رہتا ہے۔

ایسا شخص پانی سے کیوں دُور رہتا ہے اس بارے میں اطباء کا اختلاف ہے'۔۔۔ بعض کہتے ہیں کہ کُتّے کو جو مرض لاحق ہوتا ہے وہی تعدیہ کے طور پر ایسے شخص کو بھی لگ جاتا ہے، جس طرح خارش اور آشوب چشم کا مرض، دوسروں کو لگ جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بکثرت پسینہ نکلنے کی وجہ سے اس کی رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں، اس پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ پانی سے ڈرنے لگتا ہے۔

بعض دوسرے کہتے ہیں کہ جب کُتا کاٹتا ہے تو کاٹے ہوئے شخص کو مالیخولیا ہو جاتا ہے' لہذا وہ ڈرنے لگتا ہے اس کی وہی کیفیت ہو جاتی ہے جو دیوانے کُتّے کی ہوتی ہے۔ ہر جگہ اس کو دیوانے کُتّے کا چہرہ نظر آنے لگتا ہے جو اپنے دانت نکالے ہوئے اس کو کاٹنے کے لئے دوڑ رہا ہے حتیٰ کہ آئینہ دیکھے تو کُتا نظر آنے لگتا ہے، اس سے وہ ڈر کر بھاگتا ہے۔ اگر کُتا کاٹنے کے بعد، اس کے سامنے کتّے کو مار ڈالا گیا ہے تو پانی کے اندر کُتّے کا خون یا پنجے نظر آنے لگتے ہیں۔

جب کتے کا کاٹا ہوا ایسی منزل پر پہنچ جائے کہ پانی پینا ترک کر دے، لوگوں سے ڈرنے لگے اور خویش واقارب سے بھاگنے لگے تو طبیب کو نہیں چاہیئے کہ ایسے شخص کی صحت کی ضمانت دے، البتہ اگر ابتدا ہی میں علاج کیا جائے تو ایسا شخص ہلاک نہیں ہوتا، اور پوری طرح تندرست ہو جاتا ہے۔

ماہر اطباء تو ہر قسم کے کُتّوں سے ڈرتے ہیں، کوئی کُتا کاٹ لے تو فوراً دیکھنا چاہیئے کہ کیا کاٹنے والا کُتّا، دیوانہ ہے، یا دیوانہ نہیں ہے؟ فوری امتحان کرے، یہ امتحان تین طریقے سے کیا جاتا ہے

ایک یہ کہ نشتر لگا کر پچھنہ کے ذریعے خون نکالے یا جو بھی رطوبت خارج ہو اس کو روئی کے گودے میں ملا کر مُرغیوں اور پرندوں کو ڈال دے تا کہ وہ چُگ لیں اگر وہ اسی دن یا دوسرے دن بیمار پڑ جائیں تو مریض کو کسی قدر تریاق دودھ کے ساتھ پلا دینا چاہیئے۔ اس سے وہ ہلاک نہ ہوگا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سُرخ گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو باندھ دے اور تھوڑی دیر چھوڑ دے، پھر اس کو نکال کر کُتّے کے سامنے ڈال دے، اگر کُتا اس کی طرف بڑھے تو سمجھ لے کہ کاٹنے والا کُتّا دیوانہ نہیں تھا۔ اگر کُتا اس سے اعراض کرے، اور کسی قدر سونگھ کر ناک پھلائے اور جھاڑ دے تو سمجھ لے کہ دیوانہ تھا۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ (۰ ،گرام) شاہبلوط (جیسا کہ گزر چکا) لے کر کوٹ لے اور کاٹے ہوئے مقام پر باندھ دے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ وہ زہر کو جذب کر لیتا ہے۔ پھر اس کو مرغی کے سامنے ڈالدے اگر وہ چگنے سے رک جائے اور اپنی گردن دراز کر کے چیخنے لگے تو سمجھ لو کہ کتا دیوانہ تھا، مرغی کو کسی قدر تریاق نگلا دے، مرغی بچ جائے گی۔

اگر یہ معلوم ہو کہ کتا دیوانہ نہیں تھا، تو اس کے کاٹے کا حسب ذیل مرہم سے علاج کرے:۔

**نسخہ مرہم** مل سکیں تو کاٹنے والے کتے کے، ورنہ کسی دوسرے کتے کے بال لے کر جلالے، پھر زفت کو زیتون کے تیل پکائے، اس میں کسی قدر صاف شدہ موم اور مذکورہ جلے ہوئے بال اور نساط پکتے وقت ہی ڈال دے، پھر اس پر سرکہ ڈال کر اچھی طرح نرم کرلے، اور استعمال میں لائے یہ کتے کے کاٹے کا بہترین مرہم ہے۔

اگر کتے کے دانتوں سے گوشت کے اندر سوراخ ہو جائے تو سرقومون استعمال کر کے باندھ دے پھر اس کے اوپر یہ مرہم استعمال کرے۔ سرقولون کا ذکر ہم نے بہت سے مقامات پر کر دیا ہے، اس سے مراد گل سرخ، گلنار، دقاق الکندر اور مر ہے، کبھی اس میں گل سوختہ اور زعفران کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے اگر دیوانہ کتا کاٹ لے تو جس جگہ کاٹا ہے اس کو کھولنا ضروری ہے چاہے جس عضو پر کاٹے، مگر وتر پر کاٹنے کی صورت میں ایسا نہ کرے، بلکہ گوشت کے مقام سے سوراخ کر کے وتر تک پہنچے اور وتر کو نہ چھیڑے، پھر یہاں حسب ذیل ضماد لگائے:۔

**نسخہ ضماد** پیاز (ایک جز)، زفت (ایک جز)، جاؤشیر (دو جز)، فرفیون طری (۱۰ اجزا) ان سب ادویہ کو ایک ہی جگہ کوٹ لیا جائے، اور کاٹنے کی جگہ پر ضماد کیا جائے بعد ازاں حسب ذیل مطبوخ سے استفراغ کرے:۔

**نسخہ مطبوخ** ہلیلہ سیاہ صاف شدہ (۷۰ گرام)، اسقولوقندریون (۷۰ گرام)، افتیمون (۷۰ گرام)، بسفائج نیمکوب (۱/۲ ۱۰ گرام) غافث، قنطوریون، جعدہ، افسنتین، اسطوخودوس (ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام)، گاؤزباں (۳۵ گرام)، فو، مو (ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام)، غاریقون (۷ گرام)، تربد (۷ گرام) —— ان دونوں کو کوٹ کر ایک پارچہ بھی رکھ لیں، حنا، حرمل ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام کرسنہ (کف کبیر)، جوز بوا نیمکوب (۱/۲ ۱۰ گرام) —— (۳/۴ ۱ گرام) ایارج فیقرا شامل کر کے نیم گرم پلا دیا جائے —— اس طرح سات دن میں تین خوراک پلائی جائیں بشرطیکہ قوت ہو، پھر روزانہ نہار منہ ایک مرتبہ "دوا جالینوس" دی جائے۔ اس سے مراد وہ سرطانات نہری ہیں جن کو موسم گرما میں

شکار کیا جائے، تاکہ طبیعت میں قوت پیدا ہو۔ ان کو تانبے کی ہانڈی میں اس طرح جلایا جائے جس طرح بچھوؤں کو جلایا جاتا ہے، ـــــ ہانڈی کا منہ بند کر کے تنور میں رکھ دیا جائے۔ احتراق کے بعد نکال لیا جائے۔ اور باریک پیس کر (۳۵ گرام) کی مقدار لے لیا جائے، اور جنطیا نارومی (۷ گرام)، پوست بیخ کبر (۱۰½ گرام)، مرصافی (۱۲ گرام) ـــــ ان سب کو باریک پیس لیا جائے اور روزانہ ۴½ گرام) پانی یا شراب، یا آش جو میں ڈال کر پلا دیا جائے۔ یا پہلے یہ دوا استعمال کر کے اوپر سے پانی یا شراب یا آش پی لے۔

بعض متاخرین اطباء نے مذکورہ نسخے میں تخم سداب کو ہی اور اس کے پتوں کا اضافہ کیا ہے ـــــ اس کا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، ـــــ یہ دوا اگر مرض کے مستحکم ہونے سے پہلے استعمال کرائی جائے تو مریض پوری طرح مستحکم ہو جائے گا۔ سوتے وقت "تریاق الافاعی" تقریباً ایک گرام کی مقدار دینا چاہیئے، اس کو ایک دن بھی ترک نہ کرے، ـــــ (دوائے جالینوس) استعمال کرے یا رات میں ضرور بضرور تریاق کا استعمال کرے تاکہ خراب علامتیں ظاہر نہ ہونے پائیں، ابتدا ہی میں اس کا استعمال شروع کر دے، اور کھانے میں روٹی پانی میں بھگو کر دے۔ اگر مرض میں استحکام پیدا ہو جائے تو زبردستی پانی پلا کر یہ دوا استعمال کرائے۔ مریض کو سرطانات مشویہ یا مطبوخہ کھلا کر پانی پلا دے، ـــــ کپڑے کو پانی میں بھگو کر سینے پر بھی رکھنا چاہیئے ـــــ اگر مریض پانی سے بالکل رک گیا ہے تو اس کو مطبوخ افیتمون بھی پلا دینا چاہیئے ـــــ بعد ازاں ایسی چیزیں استعمال کروائی جائیں جس میں مطبوخ افیتمون ڈالا گیا ہو تاکہ صحت حاصل ہو سکے، پھر اس کی ناک بند کر دے اور آنکھوں کو بھی باندھ دے اور مریض کو یہ خیال دلائے کہ اس کو دوا پلائی جا رہی ہے، یا پانی پلایا جا رہا ہے ـــــ ایسے مریض کو نرم حقنہ دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، اگر دوا نہ پینا چاہے اور حقنہ لینے پر رضامند ہو، اور ہر چیز سے انکار کر دے تو دوا پلانا ہی زیادہ مناسب ہوگا۔

حران کے بعض متاخرین اطباء نے ذکر کیا ہے کہ ایسے شخص کے کپڑے اُتار کر بارش میں کھڑا کر دیا جائے یہاں تک بھیگ جائے، پھر حمام میں داخل کر دیا جائے اور نیم گرم پانی بکثرت اس پر ڈالا جائے۔ پھر حمام سے نکال کر بھونے ہوئے کیکڑے کھلائے جائیں ایسی صورت میں دل سے پانی کا ڈر نکل جائے گا۔

دیوانہ کتے کے بارے میں ایک رسالہ ہے "رسالۃ المیطلی" نامی ہے اس میں لکھا ہے کہ

کسی بھی کُتے کا جگر بھون کر کھلا دیا جائے تو پانی کا ڈر جاتا رہتا ہے، یہ بھی لکھا ہے کہ چمگادڑ (خنافش) کو جلا کر پیس لیا جائے اور مُنہ میں پھونک دیا جائے تو پانی کا ڈر نکل جائے گا۔

پانی نہ پیتا ہو تو کسی بھی حیلے اور تدبیر سے پانی پلا دینا چاہیئے، اس کے لئے بہت سی تدابیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میوہ جات کے اندر پانی بھر کر پلا دیا جائے جیسے، انجیر، انگور، زیتون وغیرہ، مغز خالی کر کے پانی بھر دیا جائے۔ لوگ ان میووں کو مریض کے سامنے کھاتے رہیں، اور اسے وہ میوے دیئے جائیں جس کے اندر پانی بھرا ہوا ہو — اگر کُتا کاٹے کو پانی پینے سے انکار نہ ہو تو پنیر مایہ خرگوش اور پنیر مایہ جُدا (بکری کے بچّے) دینا بہتر ہے کیوں کہ یہ دونوں بے حد موثر ہیں۔

بعض اگلے اطباء کہتے ہیں کہ مازن یعنی چیونٹی کے انڈوں کو سرکہ میں پیس کر چیتا کاٹے کو لگا دیئے جائیں، وہ تندرست ہو جائے گا اور کسی مرہم وغیرہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

کُتے کے سوا دوسرے جانور بھی دیوانے ہو جاتے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ ایک گدھا دیوانہ ہو گیا، وہ ہر کسی کو کاٹتا، اور خود اپنے آپ کو بھی کترتا تھا۔

بھیڑیا تو ہمیشہ دیوانہ ہوتا رہتا ہے، اور لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے، جو جانور بھی دیوانہ ہو جائے اور کاٹنے لگے اس کا علاج وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا — اگر کسی شخص کو ایسا دیوانہ کُتا کاٹے جس کی دیوانگی مستحکم ہو چکی تھی، اور ایسا شخص دوسرے کو کترے تو اس کے اندر بھی وہی اعراض پیدا ہو جائیں گے جو اس کے اندر ہیں۔

چیتے کے کاٹنے کی عجیب و غریب خاصیت ہے، چیتا کاٹے ہوئے کو چوہے سے بچانا ضروری ہے، چوں کہ اگر چوہا اس پر پیشاب کر دے تو اس کی زبان متورم ہو جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائیگا۔ لہٰذا اس کو ایک ایسی چارپائی پر لٹا دے جس کے پائے چکنے ہوں اور اس کے پایوں میں بلیوں کو باندھ دے۔ اور اس کے اُوپر ایک چھتری تان دے جو اس کو ہوا سے بچائے — کیوں کہ ایسا شخص اگر آسمان کی طرف دیکھے تو چیخنے لگے گا اسی طرح اگر ستاروں کو دیکھے تو بھی اس کا یہی حال ہوگا۔

## چیتا کاٹے کے علاج کے لئے مرہم

انسان کے دانت کو جلا کر راکھ بنالی جائے، اور اسی قدر کندر باریک پیس لیا جائے اور کاٹے ہوئے مقام پر چھڑک دیا جائے۔ اس طرح فوراً اچھا ہو جائے گا۔ اور زخم کو روزانہ ایک

بار سرکہ سے دھویا جائے اور اس پر دوسرے تمام مرہم استعمال کئے جاسکتے ہیں جیسے مرہم الاسرنج، مرہم الراتینج والشمع والدہن والخل ـــــ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرہم کو سرکہ میں بسا لیا جائے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ،۔

دیگر حیوانات بھی پاگل ہوتے رہتے ہیں، میں نے ایک گدھے کو دیکھا جو باولا ہو گیا تھا ۔ جو بھی ملتا اسے کاٹ کھاتا۔ بھیڑیا تو ہمیشہ پاگل رہتا ہے، حتیٰ کہ گدھی سے جفتی کھانے لگتا ہے ۔ لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے، پاگل ہو کر جو جانور بھی کاٹے اس کا علاج وہی ہے جس کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں ، پاگل کتّے کے کاٹنے سے جس مریض میں بیماری مستحکم ہو جائے وہ کسی انسان کو کاٹ کھائے تو اس پر بھی وہی علامات طاری ہوتی ہیں جو اول الذکر پر طاری ہوتی ہیں ۔ چیتے کے کاٹ کھانے کی خاصیت نہایت عجیب و غریب ہے ، ماؤف انسان کو چوہے سے بچانا ضروری ہے ،کیوں کہ اس پر پیشاب کر دے تو زبان متورم ہو جائے گی اور مریض ہلاک ہو جائے گا ۔ ایسے مریض کو ایک ایسے مچان پر رکھا جائے جس کے پائے چکنے ہوں اور پایوں سے بلیاں باندھ گئ ہوں، اُوپر ایک سائبان ہو جو ہوا سے محفوظ رکھے، کیوں کہ مریض آسمان کی جانب دیکھے گا تو چیخے گا ستاروں کو دیکھے گا تو بھی چیخے گا ۔ چیتے کے کاٹے ہوئے مریض کو جو مرہم استعمال کر دیا جاتا اس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

انسان کے دانت جلا کر اس کی راکھ کے برابر کندر لے کر اچھی طرح پیس لیا جائے اور مقام ماؤف پر چھڑکا جائے۔ اس سے تیزی کے ساتھ شفایاب ہوگا زخم کو روزانہ ایک بار سرکہ سے دھو دینا چاہیئے دیگر مراہم مثلاً مرہم اسرنج ، مرہم رینشج ، موم ، روغن ، سرکہ، بایں طور کہ مرہم کو سرکہ پلا دیا گیا ہو اگر استعمال میں لائے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

بعض فاضل اطبار کا خیال ہے کہ چیتے کے دانت جہاں لگے ہیں اُسے چاقو کے ذریعہ کاٹ کر الگ کر دیا جائے ، عروق بالخصوص شریانوں کو بچایا جائے، اس کے بعد مرہم لگایا جائے۔

چیتے کے کاٹنے کی ایک خاصیت یہ ہے کہ کاٹے ہوئے انسان کا عضو تناسل ہمیشہ ریستا رہتا ہے ۔ کیوں کہ بدن کے اندر ریاح غلیظہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

بعض متاخرین کا بیان ہے کہ کتّے کا گوشت اگر چیتے کاٹنے کے مقام پر باندھا جائے تو فوراً پگھل جاتا ہے۔

ابن آوی گیدڑ پر اگر دیوانگی طاری ہو جائے اور کاٹ لے تو اس کی عجیب و غریب خاصیت

ہوتی ہے، مریض کا عضو تناسل ایستادہ ہو جاتا ہے اور تین دن کے بعد پیشاب آتا ہے
شہوت کے ساتھ پیشاب کے اندر گیدڑ کے ننھے ننھے بچوں کی طرح پیاز خارج ہوتی ہے،
جس میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ باریک باریک بچے ہیں مگر
لکڑی سے ہلایا جائے تو غلیظ رطوبت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مریض کی پڑجیب خشک ہو جاتی
ہے اور عسر البول کی شکایت ہو جاتی ہے۔

## علاج

اس کا علاج اور کتّے کاٹے کا علاج ایک ہے۔ اہلِ حرّان کے بعض متاخرین اطبار کی رائے یہ ہے کہ جسے گیدڑ کاٹ لے اسے دہی پلانا چاہئے، یہ
کُتّے کاٹے کے علاج میں کسی قدر اضافہ ہے۔ میں نے ابو عمران سے پُوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ
چوہا چیتا کاٹے ہوئے انسان کو یُوں تلاش کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے کسی کتاب میں
پڑھا ہے نہ سُنا ہے میرے خیال میں بعض حیوانات کے درمیان جو عداوت اور مخالفت ہوتی
ہے، یہ اس کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ اژدہے اور روباہ، اور چوہے اور بلّی کے درمیان اور دُلفین
(ایک مچھلی) اور مالک الحزین (بگلا) کے درمیان عداوت اور دُشمنی ہوتی ہے اس طرح چوہے اور
چیتے کے مزاجوں میں بھی اختلاف ہوتا ہے، لہٰذا ایک دوسرے کے لئے زہر کا کام کرتا ہے' ——
اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اگر "حیرح" کو مچھلی کھلادی جائے تو وہ مر جاتا ہے، اگر "حیرح" کی چربی
سرکہ میں پگھلا کر اس مقام پر ڈال دی جائے جہاں مچھلیاں ہوں تو ساری مچھلیاں پانی کے اُوپر آجائیں
گی —— اگر یہ بات صحیح ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چوہے اور چیتے کے درمیان مزاجی اختلاف ہے
ہر ایک دوسرے سے انتقام لینا چاہتا ہے، ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں، تو گویا یہ انکی خاصیت ہے۔
ابن آوی (گیدڑ) کے کاٹے ہوئے شخص کے پیشاب میں کوئی ایسی چیز کہاں پائی جاتی
ہے جو اس کے بچوں کے مشابہ ہوتی ہے؟ یہ صحیح ہے تو یہ غلیظ رطوبتیں ہو سکتی ہیں جو اس کے بدن
میں پیدا ہوتی ہیں اور مثانہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہیں یہ بات بھی
بعید نہیں کہ آلات بول میں اس کی تولید عمل میں آئے۔ جب یہ بات صحیح ہے کہ سمندر میں ایک
ایسی مچھلی ہوتی ہے کہ جب شکاری کا جال اس پر پڑتا ہے تو اس کی کڑک سے شکاری کانپ
جاتا ہے۔ اس کو اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک وہ مچھلی اس کے جال سے نکل نہ
جائے و نیز سمندر میں ایک ایسی مچھلی بھی ہوتی ہے کہ جب کوئی انسان اس کو کھائے تو اس کو بُرے
بُرے خواب نظر آنے لگتے ہیں —— اسے بھی خاصیتوں کے طرز پر سمجھا جا سکتا ہے۔

## باب (۳۹)

# انسانوں کا کاٹنا
# داء الکلبیۃ اور داء الانسیۃ کا فرق

بقراط نے ذکر کیا ہے کہ انسانوں کے مزاج میں کافی اختلاف ہوتا ہے، بعض ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ ان کے مزاج میں نفع بخش سمیت ہوتی ہے، اگر یہ کسی سانپ یا بچھو پر تھوک دیں تو فوراً مر جاتا ہے۔

دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے کہ بعض انسانوں کا مزاج زہر کا مقابلہ کر سکتا ہے، بعض تو تمام جانوروں کے لئے زہر ہوتے ہیں۔

اگر یہ صحیح ہے کہ انسان کے مزاج کے اندر سمیت ہوتی ہے، جو دوسرے کو ایک خبیث مرض کے اندر مبتلا کر سکتی ہے تو ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ اس سے غفلت نہ برتے اور انسان کے کاٹنے پر سہل انگاری سے کام نہ لے۔ اسے صرف ایک زخم قرار نہ دے بلکہ نشتر لگا کر کھولے اور اس پر ایسی دوائیں لگائے جو زہر کو جذب کر کے خارج کر دیتی ہوں، مقام ماؤف کو پھیلنے نہ دے، اگر ایسے مقام پر کاٹا ہو جہاں گوشت ہو تو ایسی تدبیر کرے کہ اس کے اطراف کے حصے کو فوراً عمل جراحی کے ذریعے نکال دے، تاکہ عضو کو نقصان نہ پہنچے، اور اکیس[21] دن گزرنے تک کوئی خراب علامت ظاہر نہ ہو تو اس تریاق کا استعمال کرائے جس کا ذکر کتا کاٹنے کے باب میں کر چکے ہیں، ــــ نہری کیکڑے کھلائے اور تریاق الافاعی پلائے، تاکہ اگر

کسی قسم کا زہر ہو تو قلت کی حفاظت ہو سکے اور زہر جذب ہو جائے۔
طبیب کے لئے مناسب نہیں کہ سہل انگاری سے کام لے، کیوں کہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ بعض ایسے اشخاص کا پیشاب خطا کرنے لگا اور مسلسل جاری ہو گیا، بعدازاں آلات تناسل پھول گئے حصر البول کی شکایت پیدا ہو گئی، ورم بڑھ جانے کی وجہ سے پیشاب نہ کر سکا، اور ہلاک ہو گیا۔
ہمارا مشاہدہ ہے کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو کاٹ کھایا، اسے خبیث بیماری لاحق ہوئی اور مر گیا ـــــ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ انسان کے کاٹنے سے عضو معطل ہو گیا، طویل علاج کے بعد یہ صورت حال پیدا ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج کے اندر زہر بلا مادہ موجود ہوتا ہے یہ بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کسی جانور پر تھوکتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے کوئی زہریلا جانور انسان کو کاٹتا ہے تو اس کا زہر اذیت نہیں پہنچاتا۔ نہار مُنہ کے انسانی لعاب سے داد اور پھوڑے پھنسیوں کا علاج کیا جاتا ہے، عفر انجیل نامی بیماری کا علاج بچوں کے تھوک سے کیا جاتا ہے، یہ ایک ایسی خارش ہوتی ہے جو حالبین کے نچلے حصے میں عضو تناسل کے پہلو میں ہوتی ہے اس سے متاثرہ مقام پر زخم پڑ جاتا ہے ـــــ لہٰذا اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسان کے مزاج کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا لعاب ہلاک کر سکتا ہے یا سُن کر سکتا ہے یا بیمار کر سکتا ہے ـــــ جب یہ تمام چیزیں درست ہیں، اس کے وقوع پذیر ہونے میں عدم امکان نہیں ہے لہٰذا ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ انسان کے کاٹے کا علاج دوا اور پرہیز کے ذریعہ کرے۔

**علاج** انسان کے کاٹے کا علاج یہ ہے کہ کاٹا ہوا شخص جو کی روٹی چبا لے، پھر لعاب تخم کتان ، اور تخم حلبہ نکال کر، اس چبائی ہوئی روٹی کے ساتھ پھینٹ لے، پھر اس میں کسی قدر سرکہ شامل کرے اور کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کرے۔

**دیگر** بکری کی چربی کو بادام کے ساتھ کوٹ پھینٹ کر مرہم کے مانند بنا لیا جائے اور اس پر لگایا جائے۔ ہر تین گھنٹے کے بعد اس کی تجدید کرے۔

**نسخہ مرہم** اسرب محلوک (ایک جز)، اسرنج (ایک جز)، ان دونوں کو ملا لیا جائے، پھر موم اور تیل تیار کر لیا جائے، اور آگ پر لعاب اسپغول میں بسا لیا جائے، پھر اس میں اسرنج اور اسرب شامل کر کے آگ سے اُتار لیا جائے، اور ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے ـــــ پھر ہاون دستہ میں ڈال کر اس میں زیتون کا تیل اور سرکہ ڈال کر اس

کے تمام اجزاء کو ایک جان کرلیں تا آنکہ سفید ہو جائے۔ اور استعمال میں لائیں، اس کا استعمال اس وقت تک جاری رہے جب تک ماموں نہ ہو جائے اور بد علامات کا ازالہ ہو جائے۔
اگر زخم کو ختم کرنا منظور ہو تو مرہم رال کا استعمال کرے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:۔

**نسخۂ مرہم** گلنار، دقاق الکندر، رال، مرہم سفیدہ، مردارسنگ (برابر برابر) زیتون کا تیل اور موم آگ پر، ایک جان ہونے کے بعد آگ سے اتار لیں اور استعمال میں لائیں۔

## بندروں کا کاٹنا

یہ بھی بہت برا ہے، جب دیوانہ بندر کاٹتا ہے تو اس کا بھی وہی علاج کیا جائے جو دیوانے کتوں کے کاٹنے کا ہے۔ بندروں کا کاٹنا برا ہے مگر بندر دیوانہ نہ ہو تو مہلک نہیں ہوتا، اس کو درندہ جانور اور چیتے کے کاٹنے کے قائمقام سمجھنا چاہیئے، ـــــ معالج کو چاہیئے کہ ایک پرانی روئی کا ٹکڑا لے کر زخم کو صاف کردے جس طرح دنبل وغیرہ کے زخم صاف کئے جاتے ہیں، جب کاٹنے کے آثار مٹ جائیں تو اس کا علاج گوشت پیدا کرنے والی دواؤں سے کرنا چاہیے، ـــــ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے کاٹنے کی خاصیت یہ ہے کہ انسان کا مزاج برف کے مانند سرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں پر ورم آجاتا ہے سلس البول کا مرض شروع ہو جاتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بندر کاٹے ہوئے کو اس قسم کا کوئی عارضہ لاحق نہیں ہوا، مگر زخم عرصہ دراز تک باقی رہا بھرا نہیں۔ پھر بھر گیا اور مریض اچھا ہو گیا۔
سعید حرّانی نے ذکر کیا ہے کہ ایسے مریض کو شہد، خندق انھیں کھلایا جائے اور کاٹے ہوئے مقام برگ سداب کو ہی پیاز کے ساتھ کوٹ کر متواتر دو دن لگائے، پھر مرہم سے علاج کیا جائے ـــــ بعض قلندر یہ کہتے ہیں کہ ہم بندر کا بال جلاکر کاٹے ہوئے مقام پر لگا دیتے ہیں تو کسی دیگر علاج کی ضرورت نہیں پڑتی، ایک دن ایک رات میں زخم اچھا ہو جاتا ہے ـــــ یہ جو کچھ مذکور ہوا یہ قرد انسی[1] کے متعلق ہے، قرد کلبی[2] کے کاٹے کا علاج بالکل کتے کے کاٹے کی طرح ہے، اگر یہ دیوانہ ہو تو دیوانے کتے کے کاٹے کا علاج کیا جائے ـــــ قرد کلبی کے پسینے کی یہ خاصیت بیان کی گئی ہے کہ اگر اس کو بہق اور برص پر طلاء کیا جائے تو سال بھر کے اندر اس کا رنگ بدل جائے گا۔

---

[1] قرد انسی: وہ بندر جو انسانوں میں رہتا ہے۔ [2] قرد کلبی: جنگلی بندر

# باب (۴۰)

# ورل[۱]، سوسمار[۲] اور سام ابرص[۳] کا کاٹنا

ورل ایک بڑا، سبز، مستطیل جانور ہوتا ہے جو بڑا طاقتور ہوتا ہے، اس کے کاٹنے کی جگہ فوراً سوئی سے کرید کر مجمّرہ رکھدے، اور سرکہ سے دھو ڈالے۔ مریض اچھا ہو جائے گا۔

سوسمار ایک بڑا اور چپٹی پیٹ والا جانور ہے، عورتوں کا کہنا یہ ہے کہ اس کی چربی کی مالش سے بدن موٹا ہو جاتا ہے۔ — اس جانور کے کاٹنے سے خراش پیدا ہو جاتی ہے جس کو کھجلانے میں لذت محسوس ہوتی ہے، بعد میں تکلیف ہونے لگتی ہے، چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں، — علاج یہ ہے کہ علک الانباط سرکہ میں حل کر کے طلا کیا جائے ایک دن ایک رات میں آرام ہو جاتا ہے۔

سام ابرص یعنی چھپکلی ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کی جلد سیاہ نقطہ دار ہوتی ہے، یہ گھروں کی چھتوں میں اور ویران مقامات پر پایا جاتا ہے، سانپ کے بعد اس کا ڈسنا انتہائی بُرا ہوتا ہے

---

[۱] ورل: بڑی اور مہلک چھپکلی۔

[۲] سوسمار: چھپکلی جو کھانے کے قابل ہوتی ہے۔

[۳] سام ابرص: چھپکلی کی ایک قسم جس کے بدن پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں۔

اس کے کاٹنے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب یہ کاٹتا ہے تو دانت بھی کاٹے ہوئے مقام میں رہ جاتے ہیں، کیوں کہ ٹیڑھے ہوتے ہیں اور جڑیں کمزور ہوتی ہیں۔ یہ جب کاٹتا ہے تو اپنے دانت باہر نکال نہیں سکتا، لہٰذا وہیں چھوڑ دیتا ہے ـــــ اس کا ڈسا ہوا، حمیٰ مطبقہ میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر کاٹا ہوا مقام ہرا پڑ جاتا ہے، اس سے پیپ کے مانند رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اور انتہائی تکلیف شروع ہو جاتی ہے، ایسی بے چینی شروع ہو جاتی ہے جیسی سانپ کے کاٹنے سے ہوتی ہے' بسا اوقات تکلیف کی شدت سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔

## اس کا علاج

پہلے تو اس طرح کیا جائے کہ اس کے دانت جو پھنسے ہوئے ہوں نکال دیئے جائیں، نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چھری یا کسی لوہے پر ریشم اچھی طرح لپیٹ لیا جائے پھر کاٹے ہوئے مقام پر دائیں بائیں، آگے پیچھے گھمایا جائے تا آنکہ دانت باہر نکل جائیں اگر اس تدبیر سے دانت خارج نہ ہوں تو اون لے کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لے پھر اسپغول اور سریش کو گوند کے پانی کے ساتھ حل کر لیا جائے۔ اس میں اون کے ٹکڑے ڈال دیئے جائیں، اور کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کیا جائے [illegible] دن ویسا ہی چھوڑ دیا جائے مریض صبر کر سکے، تو دوسری مرتبہ اسے لپیٹے۔ پھر اس کو آہستگی کے ساتھ نکال دے اس طرح پھنسے ہوئے دانت نکل آئیں گے۔ ـــــ بعد ازاں نشتر لگا کر پچھنہ لگائے اور ویسا ہی علاج کرے جیسا سانپ کا ہوتا ہے، یعنی تریاق پلائے، پیاز اور لہسن کھلائے، اور وہ تمام معجونات اور سفوف دے جن کا ذکر سانپ اور بچھو کے کاٹنے کے سلسلے میں گزر چکا ہے۔

# باب (۴۱)

# درندوں کا کاٹنا اور پنجوں کا اثر

درندہ جانور کے کاٹنے میں اگر قوت موجود ہو تو فصد کھولے، اور قوت کے مطابق خون خارج کرے۔ پھر آش جو اور ایسے مشروب پلائے جو تطفیہ کرتے ہوں، کاٹے ہوئے مقام کو سرکہ سے کئی مرتبہ دھوئے، جس میں پودینہ پکا لیا گیا ہو، — یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ درندہ لعاب اور اس کے دانتوں کا زہر، متاثرہ مقام پر عفونت پیدا کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں کئی وجوہ سے درندے کا کاٹنا نہایت بُرا ہے۔ جہاں درندہ کاٹتا ہے گوشت پھیل جاتا ہے، رگیں پھٹ جاتی ہیں اور ہڈی ٹوٹ جاتی ہے، — دانتوں کا میل اطراف میں پھیل جاتا ہے جس کی وجہ سے زخم بھرنے نہیں پاتا، اس کا وہی علاج ہے جو بھیڑیئے اور کُتّے کے کاٹنے کا ہے، زخم میں مٹی پڑنے سے بچایا جاتا ہے کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ مٹی پڑ جائے تو اثر میں شامل ہو جاتی ہے یا جم جاتی ہے، شروع ہی میں اس کا اوّلین علاج یہ ہے کہ نمکین ہاریا[1] اچھی طرح کوٹ کر کاٹے ہوئے مقام پر بھر دی جائے تمام اہلِ عراق درندے کا کاٹے کا علاج صرف نمکین مچھلی سے کرتے ہیں جس کو کوٹ کر بھرا جاتا ہے، اس کی وہ بے حد تعریف کرتے ہیں، اور

---

[1] ہاریا: ایک قسم کی مچھلی ہے۔
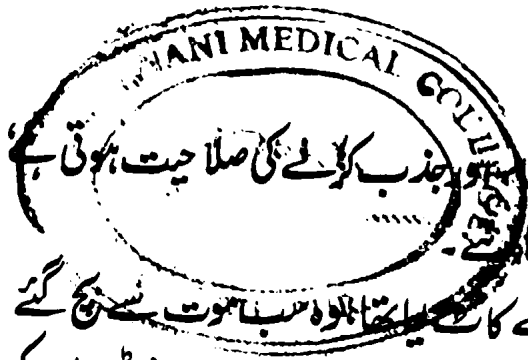
یہ علاج بہتر بھی ہو سکتا ہے کیوں کہ نمک کے اندر جلد کو جذب کرلینے کی صلاحیت ہوتی ہے یہ رطوبتوں کو تحلیل کر دیتا ہے، اور دباغت کا کام کرتا ہے۔

میں نے ایک جماعت کو دیکھا جن کو درندے نے کاٹ کھایا تھا وہ سب موت سے بچ گئے مگر ان کے اعضاء بے کار ہو گئے، کیوں کہ زخم گمبھیر ہوتا ہے اور عضلات اور اعصابی ڈوریوں کو پھاڑ دیتا ہے۔

میں نے بعض سمجھدار لوگوں سے یہ بھی سُنا ہے کہ درندے کا زخم ہر سال پھٹ پڑتا ہے مگر کسی کو مرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سوائے اس شخص کے جو مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہوا ہو۔ باقی زخم سے کوئی مرتا نہیں۔

اہل سواد کے ایک فاضل شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ درندے کے کاٹے ہوئے مقام پر تمام دن ہم پانی چھڑکتے ہیں، پھر نمکین مچھلی کو کاٹ کر یا نمکین مرہم اس مقام پر لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ایسا شخص اچھا ہو جاتا ہے مرہم ملاح کا ذکر باب الاحتراق میں گزر چکا ہے۔

---

# باب (۴۲)

# جنجہ نامی جانور

## پچھڑیوں اور قراض اللیل[1] کا ڈسنا

"جنجہ" ایک چھوٹا گول شکل کا کیڑا ہے، پاؤں کمزور ہوتے ہیں، جب تک بھرا ہوا ہوتا ہے سُرخ ہوتا ہے اور جب تنگ ہو جاتا ہے تو سفید ہو جاتا ہے، کھال میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہ کیڑے زیادہ تر پہاڑوں اور سرد مُلکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بدبودار ہوتے ہیں اور ان کی کاٹ بہت بُری ہوتی ہے۔ رات میں ظاہر ہوتے ہیں اور دن میں چھپ جاتے ہیں اس کے کاٹنے کی خاصیت یہ ہے کہ آدمی بے چین ہو جاتا ہے اور قلب میں دبا و محسوس کرتا ہے اور تمام اعضاء میں تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے، کاٹے ہوئے مقام پر حد سے زیادہ خراش شروع ہو جاتی ہے، اور جب کھجایا جائے متاثرہ مقام پہ اور اس کے اطراف میں شری کی طرح پُھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں انھیں کھجلانے سے تکلیف بلکہ تغیر اور ضیق صدر لاحق ہو جاتا ہے۔

**اس کا علاج** تخم کتان کو جلا کر راکھ کر لیا جائے اس میں اسی قدر گُل رہاطہ شامل کی جائے مر، اور سرکہ میں ملا کر طلاء کیا جائے۔ سُوکھنے نہ دیا جائے مکمل ایک دن مریض کو بھوکا رکھا جائے۔ پھر تازہ دہی کے اندر نہری پودینہ کاٹ کر ڈالے اور

---

[1] قراض دلیل: رات میں کاٹنے والا کیڑا از قسم مچھر۔

پلائے سرکہ شکر کے ساتھ استعمال کرے ، ــــ ایک دن بھوکا رہنے کے بعد اثر اس طرح زائل ہو جائے گا جیسے کوئی بات ہی نہ تھی۔

**دیگر** سرد پانی میں ایک گھنٹہ تک بیٹھنے کے لئے کہا جائے۔ بعض وقت صرف سرد پانی ہی سے بآسانی اثر جاتا رہتا ہے۔

**دیگر** مریض کو اچھی طرح ریاضت وورزش کے لئے کہا جائے تاآنکہ پسینہ آجائے پھر پسینہ پونچھ دے، اور پانی لگنے نہ دے، اس طرح اثر جاتا رہتا ہے۔

**دیگر** نمک (ایک جز)، حنا (ایک جز)، سرکہ اور کھٹے دہی میں ملاکر متاثر مقام پر لگائے

## ابو ماہر کا علاج

ایسے مریض کے لئے ابو ماہر چند دن گزرنے کے بعد، اطریفل کے ذریعے استفراغ کرنا ایارج اور سقمونیا سے اطریفل کو مقوی بناتا اور استعمال کراتا غلیظ غذاؤں سے بھی پرہیز کرایا جاتا۔

چچڑیوں (قراد) کی ہمارے علم کی حد تک تین قسمیں ہیں، ایک بڑی ہوتی ہے اس کو قراد الحمل[1] کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ قسم سوائے بھیڑ کے بچوں کے سوا اور کسی جانور کو نہیں لگتی، ــــ اس کا خون جب کسی عضو کو لگ جاتا ہے تو جلن شروع ہو جاتی ہے، علاج تبرید سے کیا جاتا ہے، اور وہی ہے جو جلنے کا ہے۔ دوسری قسم چھوٹی ہوتی ہے، یہ مسور کی دال سے بڑی ہوتی ہے، اس کے چھ پانوں ہوتے ہیں، یہ چھوٹی مکڑیوں کے مشابہ سُرخ ہوتی ہیں، یہ انسان کو چمٹ جاتے ہیں جب پیٹ بھر لیتے ہیں تو گر جاتے ہیں، اور چمٹے ہوئے مقام پر زہر چھوڑ دیتے ہیں بہتر یہ ہے کہ اس مقام پر سرکہ کی مالش کی جائے۔ تیسری قسم چھوٹی سُرخ اور بہت سخت ہوتی ہے حتیٰ کہ آدمی اس کو الگ نہیں کر سکتا یہ انسان کو چمٹ جاتی ہے اور چھوڑتی نہیں بعض اوقات یہ کئی مہینوں تک چمٹی رہتی ہے، ــــ اگر آدمی اس کو محسوس کرے اور نکالنا چاہے تو بھی نہیں نکال سکتا الا یہ کہ سر اسی مقام پر قطع کر دیا جائے۔ اس سے خراش شروع ہو جاتی ہے، اور مسلسل کھُجانے کی وجہ سے ورم آجاتا ہے۔ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا تیل لگائے، جو بھی تیل دستیاب ہو دو تین دفعہ لگانے سے گر جاتی ہے۔

روفس نے ذکر کیا ہے کہ تیل لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ نہ پسّو اس کو چھیڑتے ہیں نہ چچڑیاں

---

[1] قراد حل: وہ چچڑیاں جو بھیڑ کے بچوں کو لگتی ہیں۔

اگر خراش باقی رہ جائے تو اس پر سرکہ لگانا چاہیئے۔ ڈسنے کی صورت میں اگر خراش باقی رہ جائے تو ابن سینا کا طریقۂ علاج یہ تھا کہ لوہے کی ایک تختی کو گرم کرکے اس پر سرکہ چھڑک دیتا، اور متاثرہ عضو کو اس کے قریب لے جاتا۔ اس طرح خراش فوراً دور ہو جاتی۔ مذکورہ تمام قسموں کے طریقہ علاج میں کوئی خطرہ نہیں بلکہ اس نے اس کی اجازت دی ہے۔

قرامن اللیل نامی کیڑا چھوٹا اور مستطیل شکل کا ہوتا ہے، یہ دن میں بالکل ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اس کے دو پانوں، سر اور پچھلے حصے میں ہوتے ہیں۔ بدن کا ایک حصہ بغیر پانوں کے ہوتا ہے پرانا ہو جاتا ہے تو اس میں حاجبین کے مانند ایک چیز نکلی آتی ہے۔ خون چوسے ہوئے ہو یا نہ چوسے ہوئے ہوں جب بھی ملتا ہے ہمیشہ خالی پیٹ ملتا ہے۔ کیوں کہ اس کی خاصیت یہ ہے کہ خون چوس کر فوراً زہر چھوڑتا ہے۔ صبح کو بدن سے اڑکر چھپ جاتا ہے۔ بدن پر کالے دھبے نظر آتے ہیں جس میں خون اسی طرح جما ہوا ہوتا ہے جس طرح ورشکین یا بنفشی کے کاٹنے سے چھالوں میں جم جاتا ہے۔ نیند کے باعث مریض اپنا سر نہیں اٹھا سکتا، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کی رات ہو یہ زیادہ تر پہاڑوں اور سرد ممالک میں پایا جاتا ہے۔

**علاج** مریض کو اخروٹ، منقی سیاہ، پیاز اور لہسن کھلایا جائے چادر اڑھا کر لٹا دیا جائے سونے نہ دیا جائے۔ چنانچہ کاٹنے کی جگہوں پر خون آجائے گا اس کا اثر سات دن تک رہتا ہے، بعد ازاں ہڑتال سرخ (ایک جز)، میعہ (ایک جز) لے کر ان دونوں کو سرکہ میں ملا کر مریض کے بدن پر طلاء کیا جائے۔ دہی پیاز کوئی بھی کھٹی چیز نہ دی جائے۔ کیونکہ اس سے مرض بڑھ جائے گا اور تکلیف ہوگی۔

موصل کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم قرمن اللیل کے ڈسے ہوئے مریض کو ایک ہی دن میں کئی بار نخالہ اور پوست لہسن کا مطبوخ پلاتے ہیں، اسی دن وہ اچھا ہو جاتا ہے ـــــ اور میں نے یہ کہتے ہوئے بھی اسے سنا کہ جب مریض اچھا ہو جاتا ہے اور اس کے اندر حلاوت آجائے تو ناک میں گرم تیل ڈالتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ان چھوٹے جانوروں میں سے جو بھی جانور کاٹے کاٹنے کے جوہر اور اس کے اسباب پر غور کرکے ایسے ماکولات اور مشروبات استعمال کرائے جائیں جو اس کی ضد ہوں، یہ بیشمار ہوتے ہیں۔ لہذا علاج کے سلسلہ میں مذکورہ بالا اصول ایک طبیب پیش نظر رکھے۔

# باب (۴۳)

# مگرمچھ، کوسج[1] اور پانی کے کُتّے کا کاٹنا اور اُس سے بچنا

اہلِ مصر بیان کرتے ہیں کہ جس کو مگرمچھ کاٹ لے یا گھسیٹنے کے نشانات اس پر پڑ جائیں تو اس کی زبان پر ورم آجاتا ہے اور کزاز پیدا ہو جاتا ہے اور خاص طور پر حوادث کی شدت کے وقت یہ کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ مگرمچھ کے کاٹنے یا دم گھسیٹنے کا علاج وہ یہ کرتے ہیں کہ سارے بدن کو روغن میں غرق کر دیتے ہیں اور طبیعت کی حفاظت کرتے ہیں، اس کے نشانات کو لوہے کے اوزار کے ذریعہ صاف کر کے زخموں کو نمک اور پُرانی روئی سے بھرتے ہیں تاکہ زخم جاتا رہے، پھر "مرہم نورہ،، کا استعمال کرتے ہیں۔

**مَرہم نُورہ بنانے کا طریقہ** ملزون اور دلبیض کی سیپیاں اس قدر جلائی جائیں کہ چونا بن جائیں پھر اس کو پانی سے دھو ڈالیں۔ اسطور پر کہ گدلا پانی ایک طرف نتھارتے رہیں، آخری مرتبہ دھونے میں جو کچھ بچ جائے اس کو پھینک دیں پھر نتھرے ہوئے پانی کو صاف ہونے کے لئے رکھدیں پانی پھینکنے کے بعد جو چیز جم جائے اس کو اکٹھا کرلیں، یہ چیز نہایت نرم و ملائم ہوگی، پھر قیروطی تیار کر کے اس میں کسی قدر زفت اور

---

[1] کوسج: ایک قسم کی سیاہ مچھلی

یہ نورۂ مغسولہ شامل کرلیں، اور اس سے زخم کا علاج کریں، ــــــ مصری لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس کا زخم سوائے اس مرہم کے کسی اور مرہم سے درست نہیں ہوتا ــــــ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ سال میں ایک دفعہ، اس وقت یہ زخم تازہ ہو جاتا ہے جس وقت مگر مچھ نے کاٹا تھا، مگر زخم کو اگر داغ دیا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔

مگر مچھ کے کاٹنے سے بچنے کا طریقہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ شیر کی چربی اگر بدن پر طلا کی جائے تو جب تک اس کی بو باقی رہے مگر مچھ قریب نہیں آتا اسی لئے یہ لوگ درندے کی چربی دریائے نیل کے اس حصے میں لٹکا دیتے ہیں جہاں ان کو غوطہ لگانا ہوتا ہے۔ اس طرح مگر مچھ اس علاقے سے دور ہو جاتے ہیں۔

کوشج سے مُراد وہ کالی مچھلی ہے جس کی شکل منحنی ہوتی ہے اور اس پر چھلکے نہیں ہوتے اس کے دانت آرے کے مشابہ ہوتے ہیں، جب یہ چیز کسی کو کاٹتی ہے تو اس پر پلٹ جاتی ہے بعض اوقات اس پر اس طرح گھوم جاتی ہے جس طرح چکی گھومتی ہے، تا آنکہ عضو کو کتر دے، اہلِ بصرہ اہلِ سیراف اور اہلِ عمان اس کا علاج دور سے کرتے ہیں جب کہ اس کی کاٹ ہڈی کے اندر تھوڑے مقام پر ہو، اگر گوشت کے اندر ہو تو اس کا علاج زیتون کے تیل سے داغ کر کرتے ہیں، اور ایک مدت تک کاٹے ہوئے مقام کو اسی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ کثیر مقدار میں پیپ خارج ہو جائے، بعد ازاں اس کو بند کرتے ہیں۔

اس سے بچنے کا یہ طریقہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دباغین کے جَو کا آٹا سرکہ میں ملا لیا جائے اور اس سے طلاء کرے۔ ایسا کرنے سے کوشج نزدیک نہیں آتی، نیز سرکہ جس سے چمڑے کو دباغت دیا جاتا ہے، آردِ جَو اور چکی کی گرد اگر اس مقام پر ڈال دی جائے تو کوشج قریب نہیں آتی۔

میں نے ابوبکر بن ابی سعید سے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ تجربہ ہے کہ مُردہ کوشج پانی کے اندر معلق کر دی جائے تو وہاں کوشج نہیں آتی۔

### پانی کے کُتے کا کاٹنا

تمام شکاری جو سمندری شکار کرتے ہیں اسے جانتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں،

جو دوا بھی لگائی جاتی ہے تعفن پیدا کر دیتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کا علاج نہ کیا جائے۔ بلکہ روزانہ سمندر کے پانی سے دھویا جائے۔ رفتہ رفتہ ایک عرصہ کے بعد یہ درست ہو سکتا ہے ۔۔ حرّان کے ایک شخص نے ذکر کیا کہ وہ مغرب میں تھا، اس نے پانی کے کُتّے کے کاٹنے سے ایک قوم کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ وہ اس کے کاٹنے کے ساتھ ہی اس پر پیشاب کر دیتے ہیں اور تر" اساص" کوٹ کر اس پر باندھ دیتے ہیں'۔۔۔ میں نے ایک شیخ کو جس کی تاجروں سے کافی جان پہچان تھی یہ کہتے ہوئے سُنا کہ چربیوں سے بہتر اس کا کوئی علاج نہیں'۔۔۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا، یہ کسی کتاب میں ہم نے نہیں پایا۔ بلکہ لوگوں سے سُنا ہے اور خود دیکھا ہے۔ تاکہ کسی طبیب کو اگر ضرورت لاحق ہو تو اس سے کام لے۔

# باب (۴۴)

# بقرۃ الجبل نامی کیڑے، گبریلا اور برقہ کا کاٹنا

بعض اگلے فاضل اطبا، نے ذکر کیا ہے کہ ایک جانور جسے " بقرالجبل " کہا جاتا ہے شکل میں خنفسا، "گبریلا) کے مانند ہوتا ہے، مگر یہ اس سے زیادہ بہت سخت ہوتا ہے، کھردرا ہوتا ہے اور اس کے اندر بچھو کے مانند دو ڈنک ہوتے ہیں، یہ زیادہ تر پہاڑی علاقہ میں ہوتا ہے، اور چھوٹے کیڑے مکوڑوں کو کھاجاتا ہے، اگر اس پر کسی کا ہاتھ لگ جائے تو دھوئے بغیر کھانا نہیں کھانا چاہئے یہ طبیعت اور فصل کے اعتبار سے ذراریح (تیلنی مکھی) سے بڑھ کر خطرناک ہے — جب یہ کسی کو کاٹ لیتا ہے تو ورم آجاتا ہے اور سُن ہو جاتا ہے پھر خون رُک جاتا ہے اور آدمی مرجاتا ہے۔

**علاج** اس کا علاج، بچھو کی طرح کا ہے، — ایک شخص بیان کرتا ہے، بچنے کا ایک ہی طریقہ یہ ہے کہ گھر میں بیٹھ جائے اور اطراف میں آگ سُلگائے تا آنکہ پسینہ آجائے یا بدن میں خوب گرمی پیدا ہو جائے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس کے یہاں ایک مادہ خچر تھی جس کو وہ بہت چاہتا تھا، ایک دفعہ وہ یکایک پھٹنے لگی، جس کا بظاہر کوئی سبب نہ تھا۔ جب اس کا پیٹ شق کر کے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی آنت کے اندر یہی جانور موجود ہے۔ یہ جانور مرگیا، اسے اس کی دونوں سینگوں سے پہچانا گیا اس شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ بعد تجربہ مجھے معلوم ہوا

کہ یہ جانور تیلنی لکھی سے بڑھ کر ہے ۔

اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کے کاٹنے کا علاج بھونے ہوئے نمک یا گرم کٹے ہوئے باجرے سے کیا جا سکتا ہے، گرم دواؤں کے ذریعے طلاء سے بھی ہو سکتا ہے ۔ مریض کو شرود لیطوس اور تریاق الافاعی وغیرہ دیا جائے ـــــ اس کے کاٹے ہوئے مقام پر حس باقی نہیں رہتی، کیوں کہ یہ جگہ سُن ہو جاتی ہے، ورم دیکھ کر بھی پہچانا جا سکتا ہے ۔

حنفسار کے کاٹنے سے ایسی خراش ہوتی ہے جیسے کھجلانے میں لذت نہیں ہوتی، خراش پھر سارے بدن میں پھیل جاتی ہے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ متاثرہ مقام پر نشتر لگا کر محجمہ رکھ دیا جائے، اور مریض کو پیاز اور لہسن کھلایا جائے ۔ گوشت سے پرہیز کرایا جائے ۔ اگر جیسا کہ اکثر و بیشتر ہوتا ہے، آنکھیں سوج جائیں اور بشرہ سُرخ ہو جائے تو ایسی صورت میں فصد کھولنی چاہیئے ۔

برقہ ایک ایسا کیڑا ہے جو اپنے لئے غلاف تیار کر لیتا ہے اور اس کے آخری حصے میں لٹک جاتا ہے ۔ یہ جب کسی سے ڈرتا ہے یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً غلاف کے اندر چھپ جاتا ہے اب دیکھنے والا اس کے درمیان اور زمین کے درمیان کوئی فرق محسوس نہیں کر سکتا ۔ اگر کسی کو کاٹتا ہے تو وہیں چمٹ جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا کاٹا ہوا اچھا نہیں ہوتا، تا آنکہ اس کے سارے بدن میں پھُنسیاں نہ پھیل جائیں ۔

**علاج** یہ ہے کہ مریض کو پستہ کوٹ کر کھلایا جائے، یہ مجرب ہے، اور اس پر نبیذ پلائی جائے اور "نطرونی چشمہ" میں بٹھایا جائے ـــــ اگر پھُنسیاں پھیل جائیں اور ان سے زرد پانی نکلنے لگے تو یہ شخص بچ جائے گا ۔ گرم تیلوں مثلاً روغن گُل، روغن چنبیلی، روغن خیری وغیرہ ـــ سے مالش کی جاتی رہے ۔ کئی دفعہ نیم گرم تیلوں سے حقنہ دیا جائے ۔

عرب لوگ اس جانور کا نام بطور ضرب المثل استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جانور افضل الحیوان ہے اور اضعف الحیوان ہے، چنانچہ کسی حاذق کو دیکھتے ہیں جو اپنی صنعت میں ماہر ہو تو کہتے ہیں " اصنع من البرقہ "/ اس کے کاٹے پر زعفران سے طلاء کیا جاتا ہے ۔

# باب (۴۵)

# قملۃ النسر[1] اور اربعہ اربعین[2] نامی کیڑوں کا کاٹنا وغیرہ

حاذق اطباء کے ڈنک قملۃ النسر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم قاتل ہوتی ہے، دوسری قسم قاتل نہیں ہوتی یہ بدن کو چھید کر قرحہ ڈال دیتی ہے اسے "قملۂ دسا سیہ دھنسنے والا کے لقب سے یاد کرتے ہیں، یہ اس طرح بدن میں پیدا ہوتی ہے جس طرح جوں پیدا ہوتے ہیں، دوسری قسم کے متعلق وہ یہ ذکر کرتے ہیں کہ یہ نسر یعنی گدھ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، متاخرین اطباء میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ اس کی صورت بچھو سے دم زنبور کی ڈنک کے مشابہ ہوتی ہے، جب یہ کاٹتی ہے تو تمام اعضاء سے خون جاری ہو جاتا ہے ناک سے، آنکھوں سے، دانتوں کی جڑوں سے، قضیب سے اور مقعد سے۔

میں نے بصرہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بدن کے ہر حصے سے خون بہہ رہا ہے، میں نے خیال کیا کہ شاید یہ فساد خون کی وجہ سے، یا طاعون کی کوئی قسم یا وہ مشہور بیماری ہے جس کو "سع" کہتے ہیں، اور یہ اندازہ میں نے اس وقت قائم کیا جب اس سے دریافت کرلیا کہ کیا ناگ نے کاٹا ہے یا کوئی دوسرا سانپ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ میرے لئے

---

[1] قملۃ النسر: گدھ۔ گدھوں سے گرنے والی جوں۔

[2] اربعہ اربعین: چوالیس پیروں والا کنکھورا۔

مرض کی تشخیص دشوار ہوگئی۔ چنانچہ معاملہ ابو ماہر کے پاس لے گیا، اس نے متاثرہ شخص کو حاضر کرنے کے لئے کہا، اسے دیکھتے ہی اس نے کہا کہ یہ قملۃ النسر کے ڈسنے کا اثر ہے، حالاں کہ اس کے بدن پر اس کا کوئی نشان نہیں تھا۔

**علاج** پہلی قسم کا علاج ہم نے سر کے جلد کے امراض کے بیان میں کر دیا ہے جہاں جوں کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہاں ہم اس کا کسی قدر اعادہ کریں گے۔

ایسے مریض کی فصد کھولنی ضروری ہے، اور قوت و مزاج کے مدنظر دوا مسہل سے استفراغ کیا جائے۔ پھر اس سوراخ کو چوڑا کیا جائے جہاں یہ جوں گھس گئی ہے، اگر وہ موجود ہو تو آلہ کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال دی جائے، اگر موجود نہ ہو تو متاثرہ مقام کو نیم گرم زیتون کے تیل میں ڈبو دیا جائے اور روئی لگا دی جائے، اور ہر وقت نظر رکھی جائے، بعض وقت یہ نکل کر گر جاتی ہے اور محسوس بھی نہیں ہوتی۔ اس طرح وہ نکل آئے تو ٹھیک ہے ورنہ تر ریشم لے کر آگ میں بھون لیا جائے اور باریک پیس کر متاثرہ مقام پر رکھا جائے۔ اس طرح وہ بآسانی نکل آئے گی۔

**دیگر** بہی ترش اور بہی شیریں اور اس کے پتوں کو کوٹ کر متاثرہ مقام پر لگا دیا جائے تو یہ جوں خارج ہو کر ہلاک ہو جائے گی۔

**دیگر** بہی کے درخت کے جڑوں کی مٹی اگر متاثرہ مقام پر طلا کیا جائے تو یہ جوں نکل آئے گی اگر وہاں اس کے بچے بھی پیدا ہوئے ہوں۔ تو سارے بچے چھوٹے چھوٹے جوؤں کی شکل میں نکل پڑیں گے۔

**دیگر** ہینگ شراب میں پکائی جائے اور متاثرہ مقام پر لگائی جائے جون نکل جائے گی یا مر جائے گی۔ اس کی دوسری قسم قاتل و مہلک ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں ذکر کیا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولی جائے کیوں کہ اس کا زہر بہت جلد سارے بدن میں پھیل جاتا ہے۔ کسی بھی گزیدہ کے اندر زہر پھیلنے سے پہلے، فصد کھولنا اس لئے منع کیا جاتا ہے کہ کہیں فصد کی وجہ سے زہر نہ پھیل جائے ـــــ جب زہر پھیل چکا ہو تو ایک یا دو دفعہ فصد کھولنا ضروری ہے، بعد ازاں اشیاء مطفقہ مبردہ کا استعمال کرایا جائے، جیسے رب الحماض، رب الریباس، رب الحصرم وغیرہ اور بیخ حرمل کھلائی جائیں۔ سرد پٹیوں سے تبرید کی جائے اور خرنشقوق (جنگلی کاسنی) اور وہ تریاق کھلایا جائے جو ڈسنے کی حرارت دور کرنے کے لئے کھلایا جاتا ہے یہ مذکور ہو چکا ہے، آش جو میں کافور شامل کر کے مسلسل پلاتا رہے، ـــــ آش جو (۲۴۵ گرام) اور کافور (۱۲۸ ملی گرام) کی مقدار ہر خوراک میں شامل کیا جائے۔ خون رکنے کے

بعد تمام بدن پر حسب ذیل طلاء کیا جائے ۔

**نسخہ طلاء** انگور کی نرم شاخیں، عصا الراعی (باقہ کثیرہ) لے کر کوٹ لے اور اس کا پانی نکال لے اس میں آرد جو ملالے اور سارے بدن پہ طلاء کرے۔

**دیگر** مازو میں مذکورہ دونوں پانی شامل کر کے بھی طلاء کیا جاتا ہے۔

اگر بدن کے چھلکے نکلنا شروع ہو جائیں تو یہ صحت کی علامت ہے، اور اس بات کی نشانی ہے کہ بدن زہر سے پاک ہو چکا ہے۔

اگر قئے شروع ہو جائے اور اجابتیں ہونے لگیں تو خطرناک ہے۔ اس کا مکمل علاج وہی ہے جو اس سانپ کے کاٹنے کا علاج ہے جس کے زہر سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

## قرص کے کاٹے کا علاج

وہ جانور جس کو اطباء "قرص" کہتے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی چونٹیوں کے مشابہ ہوتا ہے جو سُرخ ہوتی ہیں، مگر اس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو اس پہ باریک باریک سفید اور نیلی گول گول دھاریاں نظر آئیں گی جو اس کے بدن کے اطراف ہوں گی، اور اس کے دو بازو ہوں گے جن سے وہ اڑ نہیں سکتا، اور اس کا سر مستطیل ہوتا ہے۔ جب یہ کاٹتا ہے تو آدمی کافی دیر تک جلن محسوس کرتا ہے اور تکلیف کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں/ اس کے پیشاب کے اندر بھی جلن شروع ہو جاتی ہے۔

**علاج** فصد کھولی جائے اَنش جو پلایا جائے، بارد اشیاء جیسے طین مٹی سرکہ، کافور، عرق گلاب وغیرہ سے طلاء کیا جائے۔

## چوالیس پاؤں والا کیڑا

یہ کیڑا آرے سے مشابہت رکھتا ہے اور طویل ہوتا ہے، جب اس کے اندر سختی اور غلظت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی شکل سانپ کے مانند ہو جاتی ہے، اس کے پچھلے حصے میں دو ڈنک ہوتے ہیں جو سر کے سمت کسی قدر مائل ہوتے ہیں، جب وہ ڈستا ہے تو کاٹتا ہے اور اپنی ڈنک کو فوراً پلٹ دیتا ہے، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اس طرح گر جاتا ہے جیسا کہ وہ بے ہوش ہو گیا ہو ـــــ جب اس جانور کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تو ہر ایک ٹکڑا حرکت کرتا ہے اس کے کاٹے ہوئے کو ضیق صدر لاحق ہو جاتا ہے۔

**علاج** جانور کو پکڑ کر کوٹ لیا جائے اور متاثرہ مقام پر باندھ دیا جائے، اور مندرجہ ذیل سفوف دیا جائے

**نسخۂ سفوف** زراوند طویل، جنطیانا، پوست بیخ کبر، آرد کرسنہ (برابر برابر) لے کر کوٹ کر شراب یا شہد کے ساتھ دیا جائے۔ — اس کا کاٹا ہوا سلامت رہتا ہے، مگر شہر روم میں جس کو یہ جانور کاٹتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے۔

**دیگر** ایسے مصنوع کو مندرجہ ذیل شوربا بھی دیا جاتا ہے:۔
ساہی کا گوشت (ایک ٹکڑا)، نیولے کا گوشت (ایک ٹکڑا) — ان دونوں کو (کرم کلا) کرنب نبطی، لہسن اور پیاز کے ساتھ پکالیا جائے اور شوربا پلا دیا جائے، جس طرح مینڈک کا شوربا، سانپ کاٹے کے لئے مفید ہے اسی طرح یہ شوربا مذکورہ مریض کے لئے فائدہ مند ہے۔

**پسوؤں کا کاٹنا** خطرناک نہیں ہے، زہریلے جانوروں میں ان کا شمار نہیں ہے، پھر بھی جو بڑے پسو ہوتے ہیں ان کے کاٹنے کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، مختلف تدابیر کے ذریعے ان سے بچا جا سکتا ہے، جن میں روزانہ کپڑوں کی تبدیلی، خوابگاہوں کی صفائی وغیرہ شامل ہے پسو کاٹنے کی صورت میں، بسفائج اور ہڑتال سرخ کو سرکہ میں گرم کر کے تھوڑی دیر دھوپ میں رکھا جائے اور طلا کیا جائے اس کے نشان فوراً مٹ جائیں گے۔

**پسوؤں کی پیدائش روکنے کی ترکیب** گھر میں پسوؤں کے پیدا نہ ہونے کی ترکیب یہ ہے کہ تراب الزیبق کو آب سداب میں ملا کر گھر کے اندر چھڑک دیا جائے۔ اس سے ان کی پیدائش بند ہو جائیگی، اور جو پیدا ہو چکے ہونگے مر جائیں گے۔

---

# باب (۴۶)

# ابن عرس[1] اور کور موش[2] نامی چوہے کا کاٹنا

تمام جانوروں میں ابن عرس کے کاٹنے کا علاج نہایت دشوار ہے، یہ بہت دیر میں ٹھیک ہوتا ہے، اس کے کاٹتے ہی درد شروع ہو جاتا ہے اسی دن عفونت پیدا ہو جاتی ہے، اگر مادہ نیولا جو حاملہ ہو کاٹ لے تو شاذ و نادر ہی زخم اچھا ہوتا ہے، ــــ اس کے کاٹے کو جمائیاں اور انگڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں، نیند میں کمی بے خوابی اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے، بعض اوقات عسر البول کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔

**اس کا علاج** ایک دو دفعہ فصد کھولی جائے اور مسہل دیا جائے، کاٹے ہوئے مقام پر پچھنے لگائے جائیں، سرکہ میں پیاز دشتی پکا کر دھوئے اور حسب ذیل طلاء کرے۔

**طلاء کا نسخہ** زراوند طویل (ایک جز)، ہڑتال سرخ (اسی قدر)، سرکہ میں پکا کر پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس سے طلاء کرے۔ اگر دشواری پیش آئے تو وہ تیز دوا لگائے جس کو "نارجالینوس" کہا جاتا ہے، جو "دیک بر دیک" کے مشابہ ہے، ہم نے اس کا ذکر اس کتاب کے

---

[1] ابن عرس : نیولا۔

[2] کور موش : اندھا چوہا۔

مقالہ ثانیہ میں کر دیا ہے، ـــــ تا آنکہ اس سے وہ گوشت چھٹ جائے جو سخت ہو گیا ہے، پھر اس کا علاج مرہم سے کیا جائے، اس کے لئے سب سے بہتر مرہم وہ ہے جس میں ڈالا جانے والا مردار سنگ، سرکہ اور زیتون کے تیل میں پکایا جائے تاکہ مرہم کے مانند نرم ہو جائے۔

ابن عرس کے کاٹنے کی ایک مصیبت یہ ہے کہ بدن کے سارے غدود متورم ہو جاتے ہیں جیسے وہ غدود جو دونوں کانوں اور بغلوں اور تالو کے نیچے ہیں، مریض کو بخار آجاتا ہے، لہٰذا ایسے شخص کو آش جو نہری کیکڑوں کے ساتھ پلایا جائے جب بخار جاتا رہے تو کسی بھی تیل کی مالش کرے، روغن بنفشہ زیادہ بہتر ہے، ـــــ بعض متاخرین نے یہ علاج بتایا ہے کہ لہسن اور زیرہ کو پکا کر پانی متاثرہ مقام پر ڈالا جائے۔ اگر اس سے زخم پیدا ہو تو آب نمک سے دھو کر اس پر مرہم حلبہ لگایا جائے۔ کاٹے ہوئے مقام کے اطراف پر روغن زیتون لگایا جائے ـــــ خوزستان سے بڑھ کر کسی اور شہر میں ابن عرس پائے نہیں جاتے۔ وہاں کے لوگ اس کے کاٹے کا علاج اس طرح کرتے ہیں کہ کئی دفعہ پچھنے لگاتے ہیں، پھر داغ دیتے ہیں۔

## چوہے کا کاٹنا

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا، میں نے خود دیکھا ہے کہ اس کے کاٹنے سے ببول کے کانٹوں کے چبھنے یا سوئی کے چبھنے کے مانند نشانات پڑ جاتے ہیں۔ اس کے کاٹے کو پانی سے بچایا جائے اور کاٹی ہوئی جگہ نچوڑ دی جائے۔ مگر چوہے کی ایک خاص قسم جس کو "کور موش" کہتے ہیں، کے متعلق اہل سجستان یہ کہتے ہیں کہ اس کے کاٹنے کے ساتھ ہی ہچکیاں شروع ہو جاتی ہیں، اگر چھینک آجائے تو ہچکیاں بند ہو جاتی ہیں، بخار نہیں آتا، ورنہ بخار مطبقہ آجاتا ہے۔ ایسی صورت میں فصد کے ذریعہ علاج کرنا چاہئے، "قرص کافور" کھلائے جائیں اور کاٹے ہوئے مقام پر پیاز کو زیرہ کے ساتھ باریک پیس کر لگا دیا جائے، پانی سے بچایا جائے، میوہ جات کے عرق سے کئی بار استفراغ کیا جائے ـــــ غذا میں صرف شوربہ جات استعمال کرائے جائیں، تا آنکہ، بخار اور گرمی ختم ہو کر درد کو سکون حاصل ہو۔

اہل عراق اور اہل شام اس قسم کے چوہوں سے واقف نہیں ہیں، اس لئے انھوں نے اپنی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

**دیگر** اس کے کاٹنے کی جگہ بال جلا کر زیرہ کے ساتھ کوٹ کر بھی لگائے جاتے ہیں۔

# باب (۴۷)

## قنفذ[1]، دلفین[2] وغیرہ کے کانٹوں کا چبھنا

قنفذ کا کانٹا بدن میں چبھ جائے تو خراش پیدا ہو جاتی ہے، کھجانے میں کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی

**علاج** قنفذ کو پکا کر شوربا پی لے اور گوشت کھالے۔ اگر یہ دستیاب نہ ہو تو دوا ء المسک کھانا چاہئے، متاثرہ مقام پر، سرکہ میں تھوڑی سی افیون ملا کر طلاء کرے۔ جب درد کو سکون حاصل ہو تو حسب ذیل طلاء کرے:۔

**طلاء کا نسخہ** عنزروت، مازو، صبر (برابر برابر) لے کر پیس لے اور سرکہ میں ملائے، اور متاثرہ مقام پر طلاء کرے یا ضماد کرے، اس سے تعفن اور زخم پیدا ہوگا، لیکن تکلیف ہوگی، پانی نہ پیئے تو پیپ پیدا نہ ہوگی۔

دیفن بھی قنفذ کے مشابہ ہوتا ہے، مگر اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کے کانٹے بڑے بڑے ہوتے ہیں، ان کی لمبائی ایک بالشت ہوتی ہے، بعض وقت ایک ہاتھ تک پہنچتی ہے، اور اس کی مادہ پر کوئی کانٹا نہیں ہو۔ اس کو فارسی میں "جوجوہ" کہتے ہیں، اس کی خاصیت یہ ہے کہ جب

---

[1] قنفذ : ساہی

[2] دلفین : ایک بڑا سمندری جانور

یہ تر ہو جائے تو اس کی نرمی کی وجہ سے اس کے اندر کوئی تلوار، نیزہ اور برچھا اور لوہے کی بنی کوئی چیز کارگر نہیں ہوتی اور یہ پھولے ہوئے مشکیزے کے مانند بن جاتی ہے، اس کے کانٹے لمبے تکلوں کے مانند ہوتے ہیں، درمیان میں موٹے اور اس کے دونوں کنارے باریک ہوتے ہیں، جن پر سیاہ وسفید دھاریاں ہوتی ہیں، ـــــ جب یہ کسی انسان یا موزی جانور کو دیکھتا ہے تو اس کے کانٹے اس طرح آتے ہیں جس طرح کمان سے تیر، جس کو بھی یہ کانٹا لگتا ہے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کے اثرات ادیہ شروع ہو جاتے ہیں، ـــــ اس کی ایک خاصیت یہ ہے کہ آدمی مسلسل ہنسنے لگتا ہے، اور ہنسی رکنے نہیں پاتی۔

**علاج** کئی دفعہ فصد کے ذریعہ استفراغ کیا جائے تا آنکہ کمزوری پیدا ہو، پھر آس رطب کو کوٹ کر شراب کہنہ میں پکالے تا آنکہ نرم ہو جائے، پھر آگ سے اُتار کر اس میں کسی قدر بورق اور نطروں شامل کر دے اور متاثرہ مقام پر لگا دے، اگر کانٹا عضلات کے کنارے تک پہنچ گیا ہو تو بالکلیہ طور پر متاثر آدمی کو تیل میں ڈبونا چاہئے ـــــ اگر کزاز یعنی تشنج کی کیفیت پیدا ہو جائے تو کزاز کے مستحکم ہونے سے پہلے ہی عضلات کو قطع کر دینا چاہئے۔ گوشت سے پرہیز کرایا جائے، صرف شوربہ جات استعمال کرائے جائیں ـــــ بکری اور آدمی کے بال جلا کر کسی قدر نطرون میں شامل کر کے متاثرہ مقام پر چھڑک دیا جائے اس سے درد کو تسکین حاصل ہوگی۔

**دیگر**[1] بال جلا کر کوٹے ہوئے زیرہ کے اندر شامل کر کے ابن عرس کے ڈسنے کی جگہ چھڑک دیا جائے تو انتہائی مُفید ہے۔

سلی کا کانٹا بدن میں چبھ کر ٹوٹ جائے تو یہ ہر کانٹے سے بُرا ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ عضو کے اندر گھس جاتا ہے اور اس سے ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے۔

**علاج** مریض کی فصد کھولی جائے، اور حزارات (ایک پودا ہے) کھانے سے بالکلیہ روک دیا جائے ایک دن ایک رات موم اور چربی سے بنایا ہوا مرہم لگایا جائے۔ اور حسب ذیل ضماد کیا جائے:

**نسخۂ ضماد** عروق طوال (ایک جز)، باریک پیس لئے جائیں، صبر (دو جزء) کوٹ لیا جائے اشق، علک البطم (ہر ایک ۱/۲۔۱۰ گرام) سرکہ کے اندر ڈال دیئے جائیں تاکہ پگھل جائیں پھر اس میں کوٹے ہوئے عروق اور صبر کو ڈال کر اس قدر پھینٹ لے کہ چکٹ ہو جائے۔ اس سے

---

[1] ابن عرس کے کاٹنے کے معالجے میں گزر چکا ہے۔

متاثرہ مقام پر ضماد کرے سلی کا کانٹا بآسانی نکل جائے گا۔

**دیگر** گولر کو بکری کے بھیجے میں گوندھ کر اسپغول کے ساتھ بھینٹ کر ضماد کیا جائے اس سے سلی کے کانٹے نکل جائیں گے۔

**دیگر** اگر عضو لحیم شحیم اور موٹا ہو تو کاٹ کر نکال دینے میں کوئی حرج نہیں، بعدازاں اس پر تیل لگا دیا جائے۔ اگر درد بڑھ جائے تو تخم کتان کو باریک پیس کر موم اور تیل میں ملا لیا جائے اور ضماد کیا جائے، اس سے فوراً درد دور ہو جاتا ہے —— اگر درد کی زیادتی کی وجہ سے عضو کو سُن کرنے کی ضرورت ہو تو کسی قدر سُن کرنے والی ادویہ کے استعمال میں حرج نہیں، اس خیال سے کہ جب درد کم ہو جائے گا تو تخدیریہ کا علاج کر لیا جائے گا۔

شوث القریض کے چبھنے سے ایسی خراش ہوتی ہے جس کے کھجانے میں مزہ آتا ہے اس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ گرم پانی کثیر مقدار میں ڈالا جائے تاکہ کانٹا نرم پڑ جائے پھر آہستہ آہستہ آہستہ نارے سے رگڑا جائے تو کانٹا نکل جائے گا۔ بعدازاں روغن بنفشہ لگایا جائے۔ گرم پانی کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس کانٹے کے چبھنے سے شری کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جب ایسا ہو تو حمام میں داخل کیا جائے۔ اگر درد کم ہو جائے تو فبہا، ورنہ فصد کھول کر روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر لگایا جائے۔

کبیکج[1] کے روؤں سے ایسی خراش ہوتی ہے جسے کھجلانے میں لذت نہیں ہوتی مگر آدمی بے چین ہو جاتا ہے۔ پانی لگنے سے خراش میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ روغن گل لگانے سے سکون ہو جاتا ہے، شاذ و نادر گاہے سکون نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں تیل لگا کر عضو کو آگ کے قریب لیجایا جائے تو فوراً سکون ہو جاتا ہے۔

---

[1] کبیکج: لٹوکری

# باب (۴۸)

# زمین پر گرنے والی بجلیوں سے جُھلسنا اور عسل البلاذر سے آبلہ

زمین پر پڑنے والی بجلیوں کی بہت سی قسمیں ہیں، بعض بجلیاں، ایک ثقیل جسم کے مانند گرتی ہیں درختوں کو کمزور کر دیتی ہیں، اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے چٹانوں کو ڈھلکا دیتی ہیں، ایسی بجلیوں سے آگ نہیں نکلتی، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ غلیظ ہوا ان کے اندر شامل ہوتی ہے، فضا کا جو شدید ریلا چلتا ہے تو یہ آثار پیدا ہو جاتے ہیں کچھ بجلیاں آگ کی مانند شفق ہوتی ہیں۔ جس چیز پر گرتی ہیں وہ ثابت نہیں رہتی بلکہ اڑ جاتی ہے، آدمی پر گرتی ہیں تو اثر ظاہر نہیں ہوتا مگر تحلیل ہو کر فوراً مر جاتا ہے۔ بعض وقت یہ جب کسی چیز پر گرتی ہے جیسے دیوار، درخت، چٹان وغیرہ اور اس کے بازو کوئی آدمی ہو تو وہ جھلس جاتا ہے، بدن کے اندر کوئی چیز داخل نہیں ہوتی مگر سارا بدن جُھلس جاتا ہے اس کی صورت "نملہ" جیسی ہو جاتی ہے آدمی کو اس سے سخت تکلیف ہونے لگتی ہے

**علاج** فصد کھولی جائے اور تبرید کی جائے اور آش جو پلایا جائے اور عورتوں کا دودھ لگایا جائے۔

• آش جو، عورت کا دودھ، روغن بنفشہ خالص، ان تمام کو ایک جگہ پھینٹ لیا جائے تا آنکہ ملائم

---

[۱] عسل البلاذر: بھلانوہ کو دبانے سے شہد کے مانند نکلنے والی رطوبت۔

اور نرم ہو جائے، پھر درد کم ہونے تک لگاتار ہے اگر چھالے آجائیں تو سوئی سے پھوڑ کر اندر کا پانی نکال دے، اور وہی علاج کرے جو آگ سے جلنے کا کیا جاتا ہے، اس کا ہم نے مقالہ ہذا میں ذکر کر دیا ہے۔ نیز وہ تمام مرہم استعمال کئے جائیں جس میں مُرغی کی جلی ہوئی ٹانگیں آرد چاول اور روغن بنفشہ ڈالا جاتا ہے۔ ـــــ اس کا اور آگ سے جلنے کا علاج یکساں ہیں۔

اگر بجلی سے آگ لگ جائے تو پھر زندگی کی اُمید کم باقی رہتی ہے، پھر بھی اس کا علاج دشتی پیاز سے کیا جاتا ہے۔

بجلی گرنے کے دنوں میں پورے بچاؤ سے کام لینا چاہئے، بجلی زیادہ تر موسم ربیع اور موسم خریف میں گرتی ہے، موسم گرما میں جبکہ فضا میں گرمی ہوتی ہے بجلی گرنے کے بہت کم واقعات پیش آتے ہیں، اسی طرح موسم سرما میں جب ہوا میں برودت اور غلظت ہوتی ہے، بجلی بہت کم گرتی ہے، کیوں کہ غلیظ ہوا کی وجہ سے یہ بجھ جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ کالے کپڑے پہننے والوں پر بجلی بہت جلد گرتی ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ سیاہ چیز روشنی کو جذب کرتی اور آگ کی قوت کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، جیساکہ آگ اور جمع شُدہ دھوئیں میں اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، اس سلسلے میں مزید روشنی ڈالنا مقالۂ ہذا کا منشا نہیں ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

## بھلانواں کا تیل

عسل البلاذر سے جلد پر آبلے پڑ جائیں تو فصد کھولی جائے مزاج کی تبرید کی جائے اور کافور پلایا جائے۔ پھر عضو کی بھی تبرید کی جائے بعدازاں نشتر لگا کر پچھنہ کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ تا آنکہ خون کے بجائے زرد پانی نکلنے لگے پھر زہر نکالنے والی ادویہ استعمال کی جائیں۔ جب ترشح بند ہو جائے تو مرہم سرکہ سے علاج کیا جائے۔ ہر سال اس وقت استفراغ کیا جائے جب بدن عسل البلاذر سے جلا تھا، کیوں کہ ہر سال اسی وقت خراش کی شکایت ہو سکتی ہے، جو نہایت کھٹے سرکے کے بغیر کم نہیں ہوتی، اس لئے کثیر استفراغات کی ضرورت ہوتی ہے ـــــ لہٰذا عقلمند شخص بغیر اصلاح کے عسل البلاذر کا استعمال ہرگز نہیں کیا کرتا۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے تنہا استعمال سے کچھ لوگ پاگل ہو گئے، ان کے مزاج جل گئے دماغ خراب ہو گئے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو اس کے استعمال سے مر گئے۔ لہٰذا جو شخص استعمال کرنا چاہے، اس میں کئی جگہ سوئی سے سوراخ کر کے سرکہ میں خوب پکائے پھر استعمال کرے۔

## باب (۴۹)

# داخس[1] عرؔثہ[2] اور ہاتھ پیروں کی پھٹن

داخس ناخنوں کے تعفن کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، حمام میں داخل ہونے سے پہلے ناخن کترنے اور گرم پانی سے نرم کرنے سے انھیں کاٹنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے، بعض اوقات جب ناخن تراشا جائے اور اچھی طرح نہ نکالا جائے یا مقررہ آلے کے ذریعے نہ نکالا جائے تو جڑیں جو جلد سے متصل ہوتی ہیں، ناخن سے چمٹ جاتی ہیں، جب ناخن بڑھنے لگتا ہے تو اس کے اندر تمدد پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات شق پیدا ہو کر اس میں کئی شاخیں پھوٹ جاتی ہیں، بعض وقت درد اور ورم پیدا ہو جاتا ہے ـــــ مرض داخل کے پیدا ہونے کی یہ ایک شکل ہے۔ دوسری شکل یا قسم یہ ہے کہ ناخنوں کی جڑوں میں غلیظ دموی مواد جمع ہونے کی وجہ سے ان کے اندر ورم اور تمدد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض وقت اس سے ناخن جھڑ جاتے ہیں۔

**علاج** جب ورم شروع ہو جائے تو فصد کھولے اور دوا کے ذریعے استفراغ کرے، آش جو کے ذریعے مزاج میں اعتدال پیدا کرے، بعد ازاں موم اور تیل کے ذریعے ناخنوں

---

[1] داخس: انگل بیڑا۔

[2] عرثہ: کھاروا۔

کے جڑوں کی تلیین کرے، جب جڑیں نرم ہوکر، پیپ نکل جائے تو اس پر حنا سرکہ میں گوندھ کر باندھنا چاہیئے، بعض وقت مازو بھی شامل کر دیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ متاثرہ مقام کو ایسی ادویہ کے ذریعہ طاقتور بنایا جائے جس کے اندر برودت اور قبض ہو جیسے آس، مازو، خرنوب جسے کوٹ کر سرکہ میں اُبال لیا گیا ہو۔ بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ بنج اور کسی قدر افیون سے ضماد کرنا بھی مُفید ہے، جب درد زائل ہو جائے اور ورم باقی رہے تو ورم کو ضماد سے تحلیل کرنا چاہیئے، یہ ضماد اسپغول کو سرکہ میں پکا کر تیار کیا جائے۔ مگر اس طریقہ علاج کو ہم اختیار نہیں کرتے۔

**داخس کے لئے ہمارا علاج** فصد اور استفراغ کے بعد جس طریقہ علاج کو ہم اختیار کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تخم کتان کو کوٹ کر سرکہ میں پکا لیا جائے۔ پھر اس کو آرد جو اور انڈے کی زردی میں ملا کر اس قدر پھینٹ لیا جائے کہ نرم اور ملائم ہو جائے پھر اس کو باندھ دیا جائے۔ اس طرح درد دور ہو جائے گا، اگر سختی پیدا ہو گئی ہے تو تحلیل ہو جائے گی۔

**داخس کا مجرب علاج** ہمارا تجربہ ہے کہ ایک دن چربی ہوئی چکنی باندھ دی جائے بعد ازاں جو کی روٹی کو پانی میں بھگو کر اس کے ساتھ تھوڑی سی تل کوٹ کر باندھی جائے اس سے درد زائل اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

**دیگر** برگ خبازی (ایک باقہ) برگ بنفشہ (ایک باقہ)، برگ خطمی (ایک باقہ) ان سب کو نرم ہونے تک پکا لیا جائے اور آگ سے اتار کر ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے پھر اپنا ہاتھ اس کے اندر داخل کر کے تھوڑی دیر ویسا ہی رہنے دے۔ پھر پکے ہوئے پتوں کو نکال کر نچوڑ لے اور باریک کوٹ لے اس میں کسی قدر افیون اور کسی قدر بنج ملا لے۔ اور داخس والی انگلیوں کی جڑوں میں ضماد کرے۔ یہ ضماد انتہائی مُفید ہے، اگر درد دور ہونے کے بعد صلابت اور غلظت باقی رہ جائے تو لعاب اسپغول اور لعاب تخم کتان دونوں کو ملا کر پھینٹ لے اس میں کسی قدر خطمی ڈال دے اور تمام متاثرہ مقام پہ ضماد کرے اس سے ورم تحلیل ہو جائے گا اور درد جاتا رہے گا۔

**عرشہ[1] (کھاروا)** اس کی چند صورتیں ہیں، اگر عرشہ پیدا ہو جائے اور جلد نہ پھٹے نہ خون نکلے تو اس کے لئے سرد پٹیوں سے تبرید کرنا مُفید ہے، اگر

[1] عرشہ کھاروا: اس میں انگلیوں کے درمیان ہمیشہ نرمی اور سفیدی رہتی ہے اور اس میں کھجلی بھی ہوتی ہے۔

زبان پر ورم آکر بخار آجائے تو فصد کھولے اور اسپغول کو سرکہ میں پھینٹ کر اس کی تبرید کرے اگر جلد شق ہوکر خون نکلنے لگے تو اس پر پیشاب کردے اور پٹی باندھ دے، اور اس کو پانی سے بچائے ـــــ خون نکلنے اور کٹنے کے بعد بہتر علاج یہی ہے کہ اس پر پیشاب کردے، پھر بکری کا تازہ پتہ لےکر اس پر باندھ کر چھوڑ دے، سات دن کے اندر اچھا ہو جائے گا، بعد ازاں پتہ ہٹا دے کیوں کہ زخم بھر چکا ہوگا۔

## ایڑیوں اور ہاتھوں کی پھٹن

اس سے ایک طبیب کو غفلت نہ برتنی چاہیئے، جب یہ پھٹن بڑھ جاتی ہے تو مزمن شکل اختیار کرلیتی ہے، آدمی چل پھر نہیں سکتا۔ اس کا سبب جلد کی خشکی ہے، چلتے وقت دباؤ پڑنے کی وجہ سے پانوں کی جلد پھٹ جاتی ہے۔ ایسا زیادہ تر موسم سرما میں ہوتا ہے، کیوں کہ سردی سے جلد کے اندر قبض پیدا ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ یہی عضو پانی اور ہوا کی زد میں ہوتا ہے۔ دوسرے اعضاء کے اندر بھی اسی طرح قبض کی صورت ہوتی ہے۔۔ ایڑیوں کے پھٹن کا علاج یہ ہے کہ پانی کے اندر نخالہ ڈال کر تخم خربزہ کوفتہ کے ساتھ گرم کرلیا جائے / اور اس میں پانوں رکھ کر خوب رگڑ کر دھوئے، ٹھیکری یا کسی دھار دار آلے چھری وغیرہ سے اچھی طرح صاف کرکے رومال سے خشک کرلے۔ اور پھٹن پر حسب ذیل دوا کی مالش کرے:۔

**نسخہ برائے شق** بکری کے گردے کی چربی، نمک نہ شامل کی ہوئی، پگھلاکر اس میں زفت رطب شامل کرکے خوب ہلائے اور ضماد کرے۔ دوسرے دن مکمل طور پر اچھا ہو جائے گا۔ بعد ازاں صاف کرلے، اور زفت مازو اور پوست انار کوٹ کر سینکے، اس سے تقویت حاصل ہوگی، اور پھٹن کا ازالہ ہو جائے گا۔

**دیگر** حنا کو سرکہ اور مازو کے ساتھ گوندھ کر باندھے، درد دور ہونے کے بعد ایسا کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایڑیاں جاڑے کے موسم میں پھٹ جاتی ہوں تو اس کو موسم خریف کی ابتداء میں فصد کھولنی چاہیئے، بعد ازاں ایڑیوں پر قیروطی کی مالش کرے صبح ہی سے پانوں میں موزے پہن لے، اس کے اوپر سے چرمی موزے پہن لے، اور ہوا سے بچائے۔ اسی طرح بہت کم مدت میں یہ مرض زائل ہو جائے گا مقام ماؤف نرم ہو جائے گا۔

**دیگر** بنولے کا مغز اچھی طرح پیس کر، اس کے اندر بکری کی چربی پگھلائے بغیر شامل کرے اور دوبارہ کوٹ لے ہاون دستہ میں ڈال کر یکجان کرلے اور مرہم کے مانند بنالے اور متاثرہ مقام

پر مالش کرے اور لگائے۔ ایک ہی دن کے اندر اچھے ہو جائیں گے۔

## انگلیوں اور ہتیلی کے اندر پھٹن

اس کا حسب ذیل تیل سے علاج کیا جائے: زفت کو تیل میں پکا کر چھوڑ دیا جائے تاکہ اوپر تیل تیرنے لگے، اگر ایسا نہ ہو تو کئی بار تیل میں پکائے تا آنکہ تیل اوپر آجائے۔ پھر یہی تیل لے کر اس سے قیسروطی تیار کرلے اور ہاتھ اور انگلیوں کی پھٹن پر طلا کیا کرے ہوا سے بچایا جائے تو ایک ہی مرتبہ طلا کرنا کافی ہوگا۔ یہ علاج کارگر نہ ہو تو حمام میں جاکر اسے خوب دھوئے اور رومال سے خشک کرلے، پھر مذکور تیل اور موم سے طلا کرے اور ہوا سے بچائے اس طور پر کہ دستانے پہن لے۔

اگر سرد اور گرم پانی کے استعمال کی وجہ سے ہاتھ پھٹ رہے ہوں تو ہمیشہ کوئی ایک پانی استعمال کرنا چاہیے، سرد یا گرم، اس طرح ہاتھوں کی پھٹن سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی کے ہاتھ پانوں اور چہرہ موسم سرما اور گرما، دونوں موسموں میں پھٹ جاتے ہوں تو ایسا خون کی حدت اور خشکی کے غلبے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

## علاج

خفیف سا استفراغ کرکے، روغن بادام شیریں کے ساتھ ماء الجبن پلایا جائے یا ایسی تدبیر اختیار کی جائے کہ خون کے اندر اعتدال اور ترطیب پیدا ہو جیسے آش جو پلایا جائے چوزے اور بکری کے سرے پائے وغیرہ۔

## پانوں کے نچلے حصے اور ایڑی کا درد

ایسے درد کی وجہ سے آدمی ایڑی نہیں ٹکا سکتا۔ اس مرض کو "خروج الماء" بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے، ورم پیدا ہوتا ہے، اس کے اندر پیپ جمع ہو جاتی ہے علاج یہ ہے کہ پیپ نکال دی جائے زخم کے منہ کو چوڑا کرکے اس پر حنا مازو کو سرکہ میں ملا کر باندھ دیا جائے اس طرح اس مقام پر سختی اور تقویت پیدا ہوگی۔

بعض وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے، غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پھوٹ کر مواد نکل رہا ہے اس کا بھی علاج یہی ہے کہ منہ چوڑا کرکے خاکستر بلوط کو موم میں گوندھ کر باندھ دیا جائے اس سے سختی پیدا ہوگی اور مرض جاتا رہے گا۔

میں نے دیکھا ہے کہ اہل طبرستان اس مرض کے لئے اس پر چکتی باندھتے ہیں تاکہ نرمی پیدا ہو، اسے ہر دن بدلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح یہ مرض بہت کم مدت میں ٹھیک

ہو جاتا ہے ۔

اس کا سبب وہ خلطِ حاد سیال ہے جو وہاں جمع ہو جاتی ہے ، جس سے جلد پھٹ جاتی ہے
اہلِ طبرستان اس مرض کا نام " نزول الماء " رکھتے ہیں ، اہلِ عراق کو اس کا کوئی علم نہیں ، اس
کو بھی وہ دمل اور پھنسی سمجھتے ہیں ۔

**کانٹا چبھنے کا علاج** پہلے کانٹا نکالا جائے پھر پنیر کو نمک کے ساتھ چبائے اور اس پر
باندھے ، تیل گرم کرکے لگائے ، اور پانی سے بچائے ، ۔ اگر کانٹا
چبھنے کی وجہ سے کافی جگہ پھٹ گئی ہو تو کانٹا نکال کر سینکے ، کندر ، مر اور کسی قدر کافور سے خون نکالنے
کے بعد سینکنا چاہیئے ، اسی دن آرام ہو جائے گا ۔ ہڈی وغیرہ کے چبھنے کا بھی یہی علاج ہے ۔
اگر چبھے ہوئے مقام پر کوئی چیز رہ جائے اور نکل نہ سکے تو ایسی ادویہ سے ضماد کرے جو اس کو نکال
دیتی ہیں ۔ جیسے زفت ، علک البطم ، رال کو لعاب تخم کتاں میں پھینٹ کر لگائے ، اس سے اس کے
چھوٹے چھوٹے اجزاء خون اور پیپ کے ساتھ خارج ہو جائیں گے ۔

**پانوں کی انگلیوں کے درمیانی حصّے کا تعفن** یہ تعفن موزے اور پائتابے کے
انگلیوں پر لپٹنے کی وجہ سے پیدا
ہوتا ہے درمیان کی رطوبت مائی میں گرمی پیدا ہو کر جلد میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے ۔ علاج یہ ہے
کہ گرم پانی سے دھو کر حسب ذیل ذرور استعمال کرے ۔

**ذرور کا نسخہ** توتیا مزارینی ( ایک جزء ) ، گلسرخ ، برگ سوسن ( ہر ایک ایک جزء ) ان تمام
ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے اور انگلیوں کے درمیان چھڑک دیا جائے ،
تھوڑی سی مدت میں تعفن جاتا رہے گا ۔

---

# باب (۵۰)

# سخت سردی اور شبنم سے ہاتھ پیروں کا سکڑنا وغیرہ

**علاج** سخت سردی کی وجہ سے ہاتھوں اور پانوں کی جلد سکڑ جاتی ہے، ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ جلد کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور بخارات پھنس جاتے ہیں، اگر اعضاء کے اندر برودت بڑھ جائے تو بخارات پھنس کر عضو کو جلا دیتے ہیں اور مُردہ کر دیتے ہیں۔ جب یہ صورت حال پیدا ہو تو شلجم کو اس قدر پکا لیا جائے کہ گل جائے اس کے اندر ہاتھ پانوں ڈال کر پانی سرد ہونے تک اسی طرح رکھے جائیں، اسی طرح کئی بار کیا جائے، تا آنکہ درد دور ہو جائے۔ بعد ازاں روغن خلوق یا غالیہ یا روغن بلسان سے طلاء کیا جائے، یا روغن چنبیلی میں کسی قدر جند بید ستر ڈال کر پکالے اور متاثرہ مقام پر طلاء کرے ـــــ خراسان کے اطباء اس کا یہ علاج کرتے ہیں کہ نافجہ[1] کی جلد کو گرم پانی میں بھگو کر اس سے انگلیوں کو سینکتے ہیں اس سے فوراً تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ ـــــ یہ تمام معالجات ایسی صورت میں ہیں جبکہ تعفن اور جلن نہ ہو، ـــــ اگر تعفن ہو اور جلن ہونے لگے تو صرف یہ علاج ہے کہ مسکہ اور گھی سے تلیین کر کے لوہے کے اوزار سے کھرچ دے اور متاثرہ ہڈی کو نکال کر مناسب مرہموں کے ذریعے علاج کرے۔

---

[1] نافجہ؛ نافۂ مُشک۔

**دیگر** اہل جبال کہتے ہیں کہ برف کی وجہ سے پانوں کے اندر احتراق پیدا ہو تو دہی سے طلاء کرنا چاہیئے، اس سے ورم میں کمی واقع ہوتی ہے اور خون کا جمنا بند ہو جاتا ہے، نرمی آکر زائل شدہ حس بحال ہو جاتی ہے، — بعد ازاں سکّہ اور گھی کا ضماد کرے تاکہ نرمی آجائے پھر لوہے کے اوزار کے ذریعہ مری ہوئی جلد کو صاف کر دے۔

**دیگر** اطباء اس کا یہ علاج بھی کرتے ہیں کہ مرہم ابیض، جس کو مرہم کافوری کہتے ہیں، اور جس میں انڈے کی سفیدی ڈالی جاتی ہے، طلاء کرتے ہیں تاکہ سوختہ مقام نمایاں ہو جائے۔ بعد ازاں اس کا علاج اعضاء محترقہ کے علاج کی طرح کیا جاتا ہے۔

**دیگر علاج مجرب** اس سلسلے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ بیل یا بکری ذبح کر کے اس کے تازہ خون میں پانوں رکھدیئے جائیں، اس سے درد دور ہو جاتا ہے، اور جلی ہوئی سخت جگہ نرم پڑ جاتی ہے۔ اس مرض کا یہ مجرب علاج ہے

**شبنم سے کھجلی پیدا ہونا** مسامات اور بالوں کی جڑوں میں شبنم کے گھسنے سے خراش پیدا ہو جائے تو علاج یہ ہے کہ گرم پانی سے دھوئے، پھر سرد پانی سے دھوئے، اسی طرح چار بار دھوئے، بعد ازاں ہر انگلی کو جڑ کے پاس باندھ دے تاکہ انگلیوں کے سروں میں خون رک جائے۔ پھر ایک موٹی سوئی لے کر اس کے سرے پر انگلی کے پچھلے حصے میں ناخن کے آخر میں چبھا کر خون کا ایک کالا قطرہ نکال دے۔ اسی طرح ان تمام انگلیوں کے ساتھ کرے جہاں کھجلی ہو رہی ہو بعد ازاں سرکہ سے دھو دے، اور عرق گلاب میں پٹیاں تر کر کے تبرید کرے۔

**پانوں کی جلد سے چھلکے نکلنا** اولوں کے پانی میں گھسنے یا استراک سے رنگے ہوئے اون پر چلنے سے پانوں کی جلد کے چھلکے نکلنے لگیں تو حنا، بلوط کی چھال، گلنار، پوست انار اور جوز السرو کو کوٹ کر سرکہ میں پکا لیا جائے۔ اس سے جلد کے اندر سختی اور کھردرا پن پیدا ہو جائے گا، اور تکلیف دور ہوگی۔ اس کا صرف یہی علاج ہے کہ جلد کے اندر تخشن، تقبض پیدا ہو، اور اس کی تبرید کی جائے۔

# باب (۵۱)

# ناخن کے امراض

ناخن کے بہت سے امراض ہیں، ان میں سے سات مشہور ہیں۔

پہلا مرض: اس کو طلقیہ[1] کہتے ہیں، اس میں ناخن سفید ہوکر چمکنے لگتا ہے، اور ذراسا دبانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسرا مرض: نمش[2] الاظافیر۔ اس میں ناخن کے اندر پیدا ہونے والی سفیدی برص کے مانند ہوتی ہے۔

تیسرا مرض: جذام[3] الاظافیر۔ اس میں ناخن اس قدر موٹا ہوتا ہے کہ پرانی ہڈی کا ایک نظر آتا ہے اس کو اگر رگڑا جائے تو چورہو جاتا ہے۔

چوتھا مرض: تشقق الاظافیر۔ عرض میں ناخن کا پھٹنا۔

پانچواں مرض: اسنان[4] الفارۃ، یعنی ناخن کے سروں کا پھٹنا۔

---

[1] طلق: ابرک ایک سفید براق پھٹکری جیسا پتھر۔

[2] نمش الاظفار: ناخن کا لہسن۔

[3] جذام الاظفار: ناخن کا کوڑھ۔

[4] اسنان الفارۃ: چوہیا کے دانت۔

چھٹا مرض : تقلع الاظافیر ناخنوں کا اکھڑ جانا۔
ساتواں مرض : ناخنوں کے نیچے خون جیسی چیز کا جم جانا، بغیر کسی سبب کے، چاہے درد ہو یا نہو۔

## اسباب اور علاج

ناخنوں کے سفید اور چمکدار ہو جانے کا سبب خون کی کمی ہے، جو ضعف جگر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ضعف جگر کی وجہ سے خون کافی مقدار میں پیدا نہیں ہوتا، یا اس کا سبب غذا کی کمی یا غذا کا فساد ہے، اعتدال سے بڑھی ہوئی حرارت کی وجہ سے رطوبت خشک ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے ناخنوں کے اندر سفیدی پیدا ہو کر چمک ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اگر یہی خلط سارے اعضاء میں پھیل جائے تو سلعہ یا برص، قوابی (داد) اور تقشر جلد اور یبس اعضاء ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ پندرہ دن تک ماءالاصول پلایا جائے۔ پانچ دن گل انگبین کے ساتھ، پانچ دن تک سکنجبین کے ساتھ، اور پانچ دن روغن بادام شیریں کے ساتھ۔ بعد ازاں قارورہ دیکھا جائے اگر نضج کا پتہ چلے تو مطبوخ افتیمون سے استفراغ کریں، جو مالیخولیا کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے اطریفل کبیر یا اطریفل صغیر استعمال کرایا جائے۔ کھانے میں بکری کے سرے پائے، ماش، کدو، پالک وغیرہ سے تیار کردہ غذائیں دی جائیں، اور ناخنوں پر حسب ذیل ضماد کرے :۔

## ضماد کا نسخہ

زوفا تر (ایک جز)، محلب (نصف جز)، بادام شیریں مقشر (ادو جز) ـــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے، اور بکری کے گردے کی تازہ چربی شامل کر کے، خوب کوٹ کر مرہم بنا لیا جائے اور ناخنوں پر ضماد کر کے باندھ دیوے، دس دن تک ضماد کریں، روزانہ ایک بار کھول کر، دوبارہ نئے سرے سے باندھیں، اس اثنا میں سرد پانی اور مٹی سے بچائے رکھیں، سرکہ یا کوئی ترش چیز بھی لگنے نہ پائیں۔ ناخن بڑھنے کے ساتھ ہی گرم پانی لگا کر قطع کریں ـــــ چالیس دن کے بعد اس تدبیر سے اپنے طبعی رنگ کی طرف عود کر آئے گا۔ چمک جاتی رہے گی۔

دوسرا مرض نمش الاظافیر یعنی وہ سفیدی جو ناخنوں کے اندر بہق اور برص کے دھبوں کے مانند ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا سبب رطوبت کی غلظت اور فساد اور جلد کے نیچے اس کا جمع ہو جانا ہے اسی لئے اس کا نام "برص الاظافیر" بھی رکھا جاتا ہے، یہ مرض بہت جلد، اور بآسانی دور ہو سکتا ہے اس لئے کہ غذا جو ناخنوں تک پہنچتی ہے قلیل ہوتی ہے، جب بدن خشک ہو جاتا ہے تو اس کی خراب غذا بھی منقطع ہو جاتی ہے، جب خون صالح پیدا ہو اور مریض پرہیز سے کام لے تو یہ مرض دُور

ہوجاتا ہے ، اگر بدن کے اندر فاضل مواد موجود ہو تو اس کو مناسب مطبوخ کے ذریعہ خارج کرنا چاہیئے یا ایسا معجون استعمال کرایا جائے جس میں ایارج ، غاریقون ، تربد ، سقمونیا شامل ہو ، غرغرہ کرائے ، اور مصطگی چبائے مُنہ میں جمع شدہ لعاب تھوک دے ، غذا میں بکری کے بچے کا گوشت بھون کر جذب کرنے والے مزورات کے ساتھ استعمال کرائے ، جیسے زیتون کے تیل میں بھونی روٹی ۔ چقندر کی جڑیں پسی ہوئیں ۔ مری نمکین اور سرکہ وغیرہ ۔

## نمش الاظافیر کے لئے ضماد

زفت رطب (ایک جز) ، علک الانباط (ایک جز) دونوں ایک جگہ ملالے ، اس میں کسی قدر بکری کے کھروں کی خاکستر اور بیخ کوٹ چھان کر شامل کرے ، کئی دفعہ متواتر ضماد کرے ۔ تین دن میں ایک بار تجدید کرے ، پہلے حمام میں داخل ہوکر دھولے ، پھر ضماد کرے ۔ بعض اوقات صرف علک الانباط کو روغن زیتون میں حل کر کے لگایا جاتا ہے ، اور کبھی صرف روغن زیتون کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی کوٹ کر ، خاکستر کرم کے ساتھ سرکہ میں پکا کر ضماد کیا جاتا ہے ۔

تیسرا مرض جذام الاظفار جس میں ناخن موٹے ہوکر جھڑنے لگتے ہیں اور تھوڑے سے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں اور ناخنوں کی جڑیں موٹی ہوجاتی ہیں اس کا سبب خلط حار سوداوی ہے جو فاضل مواد کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے ۔ یہ مرض ناخنوں کو بہت کم لاحق ہوتا ہے ۔ بدن کے اندر بھی "قوبا سوداوی" پیدا ہوجاتا ہے ، اگر یہ پیدا ہوجائے تو پھر جذام کا خطرہ ہے ، بلکہ یہ جذام ہی ہے ، سوائے اس کے کہ یہ تمام اعضا اور تمام بدن میں نہیں ہوتا ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ باسلیق ابطی کی فصد کھولی جائے اور مطبوخ افتیمون سے استفراغ کیا جائے ، خون کی اصلاح کی جائے ، عمدہ غذاؤں سے حرارت کو تسکین پہنچائی جائے ، جیسے چوزے ، مرغ کا شوربا اور نیم برشت انڈے وغیرہ ۔ ـــــ اگر کسی کو یہ مرض لاحق ہوجائے تو ہم اس کو کثیر مقدار میں کاسنی سرکے کے ساتھ استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ، بعض اوقات خس کھانے کا بھی مشورہ دیتے ہیں ، ایسے شخص کو مسور کی دال ، پیاز اور لہسن کے استعمال سے بچنا چاہیئے ۔ خون میں فساد پیدا ہو یا کوئی تغیر رونما ہو تو بھی ان چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ ایسے مریض کو اطریفل کبیر استعمال کرنا چاہیئے

## ضماد کا نسخہ

بارہ سنگھے کے پنڈلی کے گودے اگر یہ نہ ملے تو گائے کی پنڈلی کے گودے سے موم اور تیل تیار کر کے ہمیشہ ضماد کرتا رہے ، ـــــ ناخن بڑھنا شروع ہوجائے تو اس نے علاج قبول کرلیا ہے ۔ نہ بڑھے اور نرمی نہ آئے تو دوبارہ استفراغ کرنا چاہیے

اور مزورات کے استعمال میں زیادتی کرے اور جماع سے پرہیز کرے۔

چوتھا مرض جو ناخنوں کا مرض ہیں پھٹ جاتا ہے اس کا سبب بدن اور بدن کے سارے اعضاء پر یبوست کا غالب آنا ہے ۔ــــ اس کا علاج بدن کی ترطیب ہے۔ اس طور پر کہ ترطیب پیدا کرنے والی غذائیں کھلائی جائیں، اور ماء الجبن پلایا جائے۔ آبزن اور حمام کو لازم اور جماع سے بالکل پرہیز کرے، روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو ناک میں چڑھانا چاہیئے۔

**ضماد** تخم خطمی کے ساتھ بادام کوٹ کر لیں حلیب یا عورتوں کے دودھ میں ملا کر ضماد کرے، تاکہ ناخن بڑھ جائے اور شق نکل جائے، اور باقی ناخن ملائم اور چکنا برقرار رہے۔

پانچواں مرض جو سروں کے پاس ناخنوں کا پھٹ جانا ہے، جس کو " اسنان الغار" کہتے ہیں، یہ ہوا کے ناموافق ہونے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے، غذا کی خشکی بھی اس کا سبب ہے، علاج تضمید اور ہوا سے بچانا ہے، نیز بدن کی ترطیب کرے روزانہ ریتی سے کھرچتا رہا تاکہ شقاق زائل ہو جائے، بعد ازاں حب المحلب کو بادام شیریں اور بنولہ کے مغز کے ساتھ کوٹ کر لعاب اسبغول میں ملا کر ضماد کرے، دو دن میں ایک بار اس کی تجدید کرے۔ اس پھٹن کا علاج اور اس پھٹن کا علاج جو کسی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ایک ہی ہے ــــ مختصر یہ کہ یہ جاننا ضروری ہے کہ ناخنوں کا پھٹنا اور ان کی یبوست، مزاج کی یبوست اور خون کی خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے، لہٰذا علاج کے اندر مزاج کی اصلاح اور تبدیلی کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ مریض ہمیشہ پرہیز کرتا رہے اور استفراغ ایسی ادویہ سے کیا جاتا رہے جو سودا اور رطوبت فاسدہ کو خارج کریں بشرطیکہ بدن کے اندر امتلاء موجود ہے۔

چھٹا مرض تقلع الاظفار یعنی ناخنوں کا اکھڑنا اور ٹوٹنا ہے اس کا سبب انگلیوں کے سروں کا استرخاء ہے۔ یہ استرخاء رطوبت کی زیادتی یا خون کی حدت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ــــ اگر فرط رطوبت کی وجہ سے استرخاء پیدا ہو تو اس میں تکلیف نہیں ہوتی، اگر خون کی حدت کی بناء پر ایسا ہو تو اس کے اندر تشنج یا تکلیف ہوتی ہے۔

**علاج** رطوبت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مرض کا علاج حسب ذیل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل معجون سے استفراغ کیا جائے۔

**معجون کا نسخہ** ایارج فیقرا (۴ ۲/۳ گرام) غاریقون لترید (ہر ایک ۴-۲۴ ملی گرام)، افسنتین (۴ ۲/۳ گرام)، ورد، عصارۂ سوس (ہر ایک ۶۸۰ ملی گرام) مصطگی (۱۰۲۴ ملی

گرام )، ان تمام ادویہ کو کوٹ کر چھان لیا جائے ، اس میں ۵ء ۳ ملی گرام انطاکی مشوی شامل کر کے شہد میں معجون بنا لیا جائے ، اور گرم پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے ـــــ بعدازاں آب سویا گرم سے علاج کیا جائے ۔ اشق ، شہد ، اور سکنجبین دو دن متواتر استعمال کرے ۔ یہ اس کا اور اس جیسے امراض کا علاج ہے ۔

اگر حدت خون کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو تو علاج یہ ہے کہ صافنین کی فصد کھولے دونوں پنڈلیوں پر پچھنہ لگائے ، لازمی طور پر شربت عناب اور آش جو کا استعمال کرے ، کاسنی سرکہ اور خس کے استعمال سے حدت کو تسکین پہنچائے ۔

اگر خون کی حدت سے ناخنوں کے اکھڑنے کا مرض لاحق ہو تو اور اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں کے اندر بھی تغیر واقع ہو تو پھر جذام کا اندیشہ ہے ـــــ اگر یہ صورت حال سانپ کے ڈسنے یا کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج اسی مقالہ میں زہریلے جانوروں کے علاج کے باب میں گزر چکا ہے ۔

ساتواں مرض جس کو اختناق الدم کہتے ہیں ، اس کا سبب ایک چھوٹی سی رگ کا پھٹ جانا ہے خون کی کثرت یا کسی چیز کے گرنے کی وجہ سے یہ رگ پھٹ جاتی ہے

## اس کا علاج

فصد کھولی جائے اور حسب ذیل ضماد استعمال کیا جائے

## ضماد کا نسخہ

نہری کیکڑوں کو ہڑتال سرخ کے ساتھ پکایا جائے ، اور چکٹ ہونے کے بعد ناخن پر ضماد کیا جائے ۔ اس سے یہ مرض جاتا رہے گا ، ـــــ صرف ہڑتال سرخ سے طلاء کرنا بھی یہی کام کرتا ہے ۔ اگر بدن کے اندر امتلاء ہو تو موافق ادویہ کے ذریعہ استفراغ کرے بعض متاخرین کا بیان ہے کہ مامیثا کو سرکہ کے ساتھ رگڑ کر طلاء کرنے سے بھی یہ مرض زائل ہو جاتا ہے اور جمع ہوا خون بآسانی تحلیل ہو جاتا ہے ۔

روفس نے ذکر کیا ہے کہ ہر دن کئی دفعہ چوسنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے ۔

---

# باب (۵۲)

# جرالحبل[1] اور بول الحشاف[2]

لجبیہ ایک ایسا مرض ہے جس میں اعضاء کے اندر کٹاؤ کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے، گویا کسی نے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے یہ مستطیل شکل کے ٹکڑے ہوتے ہیں جن کا رنگ مائل بہ زردی ہوتا ہے، اس کا سبب صفراء حادہ دقیقہ ہے جس میں خون شامل نہیں ہوتا، یہ درحقیقت "نملہ" ہے مگر اس کے اندر باجرے کے مانند چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نہیں ہوتیں، بلکہ زرد نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان سے سخت تکلیف ہوتی ہے، گویا کہ آگ لگی ہے، بعض وقت اس کے ساتھ صفراوی بخار بھی آجاتا ہے، اور پیاس لگتی ہے۔

**علاج** کوئی امر مانع نہ ہو تو بدن کا استفراغ حسب ذیل مطبوخ سے کیا جائے۔

**نسخۂ مطبوخ** ہلیلۂ زرد گھٹلی نکالا ہوا (۳۵ گرام)، تمر ہندی بیج اور ریشے نکالی ہوئی (۱۰۵ گرام)، آلو بخارا (۳۰ عدد)، عناب (۳۰ عدد)، ترنجبین صاف شدہ (۷۰ گرام)

---

[1] جرالحبل : عصبی ڈوری کا تناؤ

[2] بول الحشاف : چمگادڑ کا پیشاب

تخم کاسنی، کشوث (ہر ایک ۳۵ گرام)، برگ عنب الثعلب (باقہ کبیرہ)، توت شامی خشک (کف کبیر)، اگر تر ہو تو (۵۰ گرام) دھنیا خشک (ایک کف) ـــ ان تمام ادویہ کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں اس قدر پکائے کہ ۵۰۰ ملی لیٹر رہ جائے۔ پھر صاف کر کے اس کے اندر (۴۲ ½ گرام) فلوس خیار شنبر گھس کر ملالے اور دوبارہ صاف کر کے مریض کو نیم گرم پلادے۔ متاثرہ مقام پر آب عنب الثعلب کسی قدر سرکہ میں کپڑے کی پٹی تر کر کے لپیٹ دے۔ مریض جلن کی شکایت کرے تو "نملہ" کا علاج کرنا چاہیئے، فصد کھولے استفراغ کرے، اور جلن کی تسکین اور مزاج کی تبدیلی کے لیئے ادویہ کا استعمال کرے ـــ پھر فصد کھولے۔ ایسے مریض کے لیئے آش جو پلانا لازم ہے، .... سکنجبین سادہ کے ساتھ، عناب اور سپستان پکا کر بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔

بعض اطباء اس مرض کے علاج میں غلطی کر بیٹھتے ہیں، چنانچہ اس پر تیل لگا دیتے ہیں جو چپک جاتا ہے اور مرض کو طاقتور بنا دیتا ہے۔ ـــ مریض کو ایسی غذائیں نہ کھلائی جائیں جو صفراء پیدا کرتی ہوں ـــ صرف ایسے مزورات استعمال کروائے جائیں جو سرکہ آب حصرم تازہ دہی سے بنائے گئے ہوں ـــ اگر استفراغ کے بعد، سکون واقع ہو تو ایسی چیزوں کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں جن سے برودت پیدا ہو جیسے آب اکشنیز سبز شیاف ماميشا وغیرہ، لیکن بالکل ابتداء میں یہ مناسب نہیں ہیں۔

مرض کے دور ہونے کے کچھ اثرات باقی رہ جاتے ہیں جو بیگنی، نیلے اور آسمانی اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں ـــ ان سب کا علاج ہم نے "باب الجمرہ والنملہ" میں بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا اس کا علاج وہیں دیکھ لیا جائے۔

جرا لجبل میں شدت سے عضو نکل پڑتا ہے، یہ آگ سے جلنے کے مشابہ ہے، اس سے انتہائی تکلیف ہوتی ہے، اگر اس کو ویسا ہی چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ خشکریشہ کی شکل پیدا ہو تو نیچے پیپ آجاتا ہے، اور تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

## علاج

لعاب اسپغول میں کسی قدر روغن بنفشہ، اور کسی قدر کافور ملا لیا جائے اور اس کے اندر پٹیاں تر کر کے متاثرہ مقام کی تبرید کی جائے۔ اگر چھلکے نکلنے لگیں تو اس مرہم سے علاج کیا جائے جو آگ کے جلنے کے لیئے بیان کیا جا چکا ہے۔

اس مرض کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے اثرات باقی رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کو پوری طرح زائل کرنے کی فکر نہ کی جائے۔ خاص طور پر اس صورت میں جب جلد جل چکی ہو، کیوں کہ دن گزرنے کے

ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ وہ اثرات بھی زائل ہو جائیں گے۔ اگر یہ اثرات عضلات اور باریک رگوں کے کنارے ہوں تو ہر موسم میں، چاہے سرما ہو یا گرما، سرد پانی سے محفوظ رکھنا چاہیئے، خاص طور پر متاثرہ عضو اور سارے بدن پر تیل لگائیں، اگر بدن میں فاضل مواد ہو تو فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کوئی امر مانع نہ ہو۔

بول الخشاف جب بدن پر گر جائے تو جھلسا دیتا ہے اور بے مزہ خراش پیدا کرتا ہے، پھر ورم اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے، اس کی ایک خاصیت یہ ہے کہ سارے بدن میں خراش شروع ہو جاتی ہے، جب کھجایا جائے تو زرد پانی نکلنے لگتا ہے۔

**علاج** فصد کھولی جائے اور استفراغ کیا جائے، جس قدر ہو سکے تبرید کی جائے۔ متاثرہ مقام پر گرہیں پڑ جائیں تو تحلیل کرنے کی کوشش نہ کریں تا آنکہ کافی دن گزر جائیں اور مرض کے عود کرنے کا اندیشہ نہ ہو۔ جب اس سے مامون ہو تو حسب ذیل ضماد کرے۔

**ضماد کا نسخہ** لعاب تخم حلبہ، لعاب اسپغول، لعاب تخم خرفہ، لعاب تخم کتان اسی قدر سرکہ لے کر پکا لیا جائے کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں کسی قدر روغن زیتون ملا کر طلا کرے اس سے گھاٹیاں کھل جائیں گی اور جلد پھیل جائے گی۔ بول الخشاف کو صاف کرنا ضروری ہے کیوں کہ جہاں رہ جاتا ہے برص جیسے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر ملک خوزستان کے شہر اہواز میں اس سے لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں، موسم گرما میں اس کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

# باب (۵۳)

# قروح ساعیہ[1]، قروح آکلہ[2] اور بثور الساق[3]

دوڑنے والے اور گوشت کو گلا دینے والے زخموں کے بارے میں اطبار ہمیشہ غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں، کیوں کہ جالینوس نے ورم کے ذکر میں حمرہ اور نملہ کا بھی ذکر کیا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ مرض نملہ اگر صفرار اور خون کی وجہ سے پیدا ہو تو وہ بدن میں دوڑ پڑتا ہے، اربیاسیوس نے ذکر کیا ہے کہ قروح ساعیہ یعنی پھیلنے والے زخم نملہ خبیثہ ہیں، مگر جالینوس نے قروح ساعیہ کے بارے میں جو بات لکھی ہے وہ استدلالی طور پر مذکور مفاہیم کو خارج کر دیتا ہے۔

مرض "نملہ" بھی بدن میں اسی طرح پھیلتا ہے جس طرح "قروح ساعیہ" پھیلتے ہیں، مگر دونوں میں فرق ہے، قروح ساعیہ ملائم اور بڑے ہوتے ہیں، جن میں ہمیشہ ریزش ہوتی رہتی ہے، مرض نملہ میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن کی شکل باجرے سے مشابہ ہوتی ہے، ـــــ دوسرا فرق یہ ہے کہ مرض نملہ میں شدید درد اور تکلیف ہوتی ہے، قروح ساعیہ ملائم اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جن

---

[1] قروح ساعیہ: دوڑنے والے زخم۔

[2] قروح آکلہ: ساختوں کو کھانے والے زخم۔

[3] بثور الساق: پنڈلی کی پھنسیاں۔

سے ریزش نکلتی رہتی ہے ـــــ اس کا سبب ایسی رطوبت ہے جس میں عفونت اور حدت ہوتی ہے جب معمول سے زیادہ رطوبت خارج ہونے لگتی ہے تو اس کے اندر تعفن پیدا ہو جاتا ہے ـــــ اور نملہ کے اندر یہ صورت نہیں ہوتی، بلکہ اس کے اندر جلن ہوتی ہے، تعفن نہیں ہوتا۔ اس کا سبب وہ صفرا ہے جس میں خون شامل ہوتا ہے۔ جب یہ مرض بدن کے کسی صحیح و سالم حصے پہ ہو جاتا ہے تو وہاں زخم پیدا کر دیتا ہے، اور ظاہر نہیں ہوتا تا آنکہ سارا عضو متاثر ہو جاتا ہے اور بہت کم مدت میں خشکی آجاتی ہے۔ نملہ کے اندر یہ صورت حال نہیں ہوتی۔

**علاج** رگ اکحل کی فصد کھولی جائے، مطبوخ افیتمون سے استفراغ کیا جائے۔ مریض کو پرہیز میں رکھا جائے۔ صرف گوشت کے شوربہ جات استعمال کروائے جائیں، تین دنوں میں ایک جگہ حمام کرائے، حمام میں اتنی دیر تک ٹھہرا رہے کہ سارا بدن پسینہ پسینہ ہو جائے۔ اور حسب ذیل طلاء استعمال کرے:۔

**طلاء کا نسخہ** خوبانی کو اس کے مغز کے ساتھ جلا کر باریک پیس لیا جائے اسی قدر مرداسنگ شامل کر لے اس کا ½ حصہ تراب الزیبق، اور بالکل تھوڑا سا ما میران چینی پیس کر سرکہ میں ملا لیا جائے اور طلاء کرے۔ یہ مرض طلاء کو بمشکل قبول کرتا ہے چونکہ ہمیشہ رستا رہتا ہے۔ لہذا پہلے کئی مرتبہ سرکہ اور شراب عنبر سے دھویا جائے توتیا مرازینی سے طلا کیا جائے اور بعد ازاں مذکور دوا لگائی جائے۔

**دیگر** شراب کی تلچھٹ کو متواتر کئی دن تک طلاء کیا جائے، پھر توتیا (ایک جز)، مرداسنگ قرطاس سوختہ مصری (دو جز)، اقلیمیا فضہ (ایک جز)، اس برتن کی مٹی جس میں تانبا پگھلایا جاتا ہے (ایک جز)، خاکستر زجاجین (ایک جز) ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر زخم پہ طلاء کیا جائے۔

**اہل بصرہ کا علاج** میں نے دیکھا ہے کہ اہل بصرہ اس قسم کے زخم کے لئے۔ پرانا نمک استعمال کرتے ہیں

**دیگر** اس کا سب سے بہترین علاج گندھک، شب اور نطروں کے چشموں میں بیٹھنا ہے بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو۔

**دیگر** استفراغ اور فصد کے بعد جب یہ معلوم ہو جائے کہ بدن میں فاضل مواد نہیں ہے، اس پہ جونک لگائی جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

زخم کے اندر جہاں خلط اتر جاتی ہے، مرض آکلہ پیدا ہوتا ہے، یہ ایسا زخم ہے جو بدبودار

تیز اور اکال ہوتا ہے ، اس کے اندر سمیت کی کیفیت ہوتی ہے ، اس سے جو مقام متاثر ہوتا ہے اس کے اندر تعفن پیدا ہو کر جلن شروع ہو جاتی ہے ، جس عضو کے اندر آکلہ پیدا ہو جاتا ہے، فصد، استفراغ اور دیگر علاج کی مہلت نہیں ملتی ۔ یہ خلط فاسد، دم حار، متعفن رطوبت اور صفرا محترقہ سے مرکب ہوتی ہے ، اس کے لئے ضروری ہے کہ علاج متاثرہ مقام کی حفاظت سے شروع کیا جائے اس پر حسب ذیل پانی کا نطول کیا جائے :۔

**نطول کا نسخہ** انگور کی نرم شاخیں (باقہ کبیرہ) ، علیق کی شاخیں (اسی قدر) ، آس تر (باقہ کبیرہ) عصا الراعی ، مامیثا ، پوست انار ، جفت (ہر ایک باقہ کبیرہ) —— ان تمام ادویہ کو ایک برتن میں پکا لیا جائے یہاں تک کہ نرم ہو جائیں ۔ پھر کئی دفعہ متاثرہ مقام کو سرکہ اور شراب العفص سے دھوئے ۔ بعد ازاں اس پر اور اس کے قریب والے اعضاء پر مذکورہ پانی کا نطول کرے ، اسی طرح کرتا رہے تا آنکہ مرض رک جائے ، پھر فصد کھولے اور مطبوخ افتیمون اور مطبوخ کبیر مجموع سے استفراغ کرے ۔ اور ہمیشہ پردہ میں رہنے کا حکم دے ، —— پھر نہایت تیز کھٹے سرکہ اور نمک کے اندر کہنہ روئی کے ایک ٹکڑے کو تر کر کے ، متاثرہ مقام کو بھر دے جب روئی نکالی جائے تو سرکہ اور شراب العفص سے دھو کر مذکورہ پانی سے نطول کرے ۔

**مرض آکلہ کیلئے عمدہ ذرور** نورہ (چونا) پانی میں نہ بجھایا ہوا ، ہڑتال سرخ ، ہڑتال زرد اقاقیہ ، مر ، نمک سرخ ، شب یمانی —— ان تمام کو پیس کر کھٹے سرکہ میں ملا لیا جائے ۔ اور ایک روئی کے ٹکڑے کے اندر جذب کر کے ، متاثرہ مقام کو بھر دیا جائے —— اس سے تمام فاسد گوشت جو وہاں جمع ہو گیا ہے جھڑ جائے گا ، اور مرض طول نہ پکڑے گا ، اگر زخم پر مرہم لگانے کی ضرورت ہو تو یہی ذرور مرہم پر چھڑک دیا جائے ۔

اگر یہ مرض مفاصل کے اندر پیدا ہو جائے اور تکلیف انتہائی بڑھ جائے تو عضو نکال دینے کی ضرورت پڑتی ہے ، لہذا ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ مذکورہ غسل اور نطول سے کام لے ۔ مریض کو رب ریباس ، رب حماض ، رب حصرم اور ان تمام ادویہ کا استعمال کرائے جو خون کی حدت کو تسکین پہنچاتی اور صفرا کو صاف کرتی ہوں —— اگر بدن کے اندر فاضل مواد کی موجودگی کا پتہ چلے اور مریض کے اندر قوت بھی موجود ہو تو ہر تین دن میں ایک مرتبہ استفراغ سے غفلت نہ برتنی چاہیئے اگر مرض بڑھنے لگے تو پھر اس جگہ سے عضو کو کاٹ دینا چاہیئے تاکہ دوسرے عضو میں نہ پھیل سکے ۔ ان اخلاط کے پیدا ہونے کا سبب کثیر مقدار میں نمکین مچھلی صحناء اور کچے بینگن ، پیاز ، لہسن وغیرہ کا استعمال ہے'

یہیں ہم اس مرض کے متعلق اپنی گفتگو کو ختم کریں گے کیوں کہ اس کا کچھ ذکر زخم اور پٹیوں کے بیان میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

**ثبور الساق** سے مراد وہ بڑی بڑی سیاہ پھنسیاں ہیں جن سے سیاہ پیپ نکلتی ہے، ان کی صحت دشوار ہے، بلکہ آدمی ان سے تندرست ہو ہی نہیں سکتا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ تمام بدن سے دونوں پنڈلیوں کے اندر فاضل مواد کھچ کر جمع ہوجاتا ہے۔ یہی خلط اگر ایک عضو کے اندر جمع ہوجائے تو داء الفیل کی شکل اختیار کرلیتی ہے، اگر یہ باریک رگوں کے اندر جمع ہوجائے جو جلد اور گوشت کے درمیان ہوتی ہیں اور یہ باریک رگیں پھٹ جائیں تو ان سے وہ شقوق پیدا ہوتے ہیں جو مذکور ہو چکے ہیں، — طبعی طور پر دونوں پنڈلیاں فاضل مواد کو بآسانی قبول کرلیتی ہیں، کیوں کہ یہ بدن کا ایسا حصہ ہے جو عضلات پر مشتمل ہے — یہی وجہ ہے کہ مانیا مالیخولیا اور صرع میں پنڈلیوں کو باندھنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ فاضل مواد جمع ہوجائے — بقراط نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص استسقاء لحمی کا مریض ہو اگر اس کی پنڈلیوں سے پانی بہہ نکلے تو تندرست ہوجاتا ہے کیوں کہ فاضل مواد بہت جلد پنڈلیوں کی طرف اتر جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ پنڈلیوں کی صحت میں تاخیر ہوتی ہے۔

**علاج** رگ باسلیق اور ابطین اور پیشانی کی فصد کھولی جائے، تمام اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے مریض کی قوت کا بھی لحاظ رہے، قے نہ ہونے دے، آنکھ کو معدہ کو خراب ہونے سے بچائے جب معدہ کا تنقیہ ہوجائے اور خون کے کثرت اخراج کی وجہ سے ضعف آجائے تو اس پر جونک دو یا تین دفعہ لگائے، نیز نشتر کا بھی استعمال کیا جائے

شیشوں کے ذریعہ چوسا جائے۔

**دیگر** روغن نورہ جس کا ذکر ہماری کتاب کے مقالہ ثانیہ میں گزر چکا ہے، بدن پر لگایا جائے۔ اس پر تھوڑی دیر صبر کرے، پھر سرکہ سے دھوڈالے اور روغن گل لگائے، پانی سے بچائے۔ اس سے یہ پھنسیاں بھوسہ بھوسہ ہوکر نکل جائیں گی۔ یہ ان بثور کا کامیاب ترین علاج ہے۔

**طلاء کا نسخہ** خاکستر قیصوم، خاکستر چوب طرفاء، مامیران چینی، زراوند طویل، پوست بیخ کبر، خنثی سوختہ — ان تمام ادویہ کو لے کر باریک پیس لیا جائے اور سرکہ اور کسی قدر روغن زیتون میں طلاء کرلیا جائے — اور بثور پر طلاء کیا جائے۔

**دیگر:-** صدف سوختہ مر، صبر (برابر برابر) لے کر سرکہ میں ملالئے جائیں، اور ان بثور پر طلاء کیا جائے

**دیگر:-** شیح بری تر، کوٹ کر اس کا عرق نکال لیا جائے اور اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا ہوجائے

اور طلاء کیا جائے ـــــ دیاسقوریدوس نے ذکر کیا ہے کہ یہ طلاء ہر ایک متعفن پھوڑے کو دور کردیتا ہے۔

**دیگر** اہل حران کے بعض متاخرین اطباء نے ذکر کیا ہے کہ اس نے تجربہ کرکے دیکھا کہ آب حماض سے دھونے سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور بہت کم مدت میں اکثر و بیشتر پھنسیاں زائل ہوجاتی ہیں۔

**دیگر** صمغ فارسی یا صمغ عربی کو سرکہ میں بھگو لیا جائے تا آنکہ حل ہوجائے بعد ازاں طلاء کیا جائے۔

**حکایت** متاخرین میں سے ایک شخص جس کو علم طب میں زیادہ مہارت نہیں تھی نے ذکر کیا ہے کہ ان بثور سے خراش ہوتی ہے، پھر اس نے اس کے لئے ایک شربت تیار کیا، ہر خوراک میں (۴ اگرام) شحم الحنظل شامل کیا، میں سمجھتا ہوں کہ (۲۰۴۸ ملی گرام) ہوگا، اس کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ شحم الحنظل اخلاط حادہ محرقہ کے لئے کوئی فائدہ مند نہیں اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہر مرض کے لئے کس چیز سے استفراغ کرنا چاہیئے، ـــــ میں نے دیکھا کہ اہواز میں ایک شخص نے اس کا استعمال کیا تو اس کی پنڈلیاں متورم ہوگئیں، اور حالت اس قدر متورم ہوگئی کہ ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ـــــ میں نے یہ حکایت یہاں اس لئے بیان کردی ہے کہ ایک طبیب کو "بثور الساق" کے مرض میں استفراغ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

روفس نے ایک مقالہ میں جس کو اس نے اپنے فرزند کے پاس روانہ کیا تھا یہ ذکر کیا ہے کہ جو کوئی بریاسموس، وجع الکوکبین اور بثور الساقین کے مرض میں مسہل استعمال کرے وہ بہت بڑی غلطی کرتا ہے وہ مریض کو ہلاکت کے دروازے پر پہنچا دیتا ہے۔

اگر یہ بثور بہنے اور ان سے بکثرت پیپ نکلنے لگے تو حسب ذیل مرہم استعمال کرے:۔

**نسخہ مرہم** زنجار جو سرکہ سے نکالا جائے (ایک جز) قلقنطار (ایک جز) خاکستر اسنان جس کو "رابا" کہتے ہیں (ایک جز)۔ پھر قیروطی تیار کرلیا جائے، اور اس کے اندر شامل کرلیا جائے، اور اس سے طلاء کیا جائے تا آنکہ پیپ زائل ہوجائے۔ اور صحیح گوشت نکل آئے ـــــ بعد ازاں آٹے سے ضماد کرے جس میں انڈے کی زردی شامل کی گئی ہو۔ پھر مرہم سرکہ سے علاج کیا جائے جو کتاب ہذا کی قرابادین میں مذکور ہے یہ متعفن زخموں کے لئے بہت بہتر مرہم ہے۔ جب زخم مندمل ہونے لگے تو مرہم لگانا چاہیئے جو زخموں کو بالکل ختم کردینے کے لئے مجرب ہے۔

# باب (۵۴)

# عرق مدنی[1] اور نجو العصافیر[2]

عرق مدنی ایک ایسی شئے ہے جو عروق السم سے مشابہ ہوتی ہے اور اعضار لحمیہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے، زمانہ دراز کے بعد اس سے ایک شئے نکلتی ہے جو مقدار والی ہوتی ہے، اطبار نے اس کا امتحان اسطور پر کیا ہے کہ اس کو قصبۂ شحمیہ پر لپیٹتے ہیں، کیوں کہ اس کو لپیٹنے کے لئے یہ ایک مناسب چیز ہے۔ اس کو اگر لکڑی پر لپیٹا جائے تو منقطع ہو جاتی ہے لہذا قصبۂ شحمیہ ہی اس کے لئے مناسب ہے، تا آنکہ وہ پوری طرح لپیٹ لیا جائے۔ــــ اس کو عرق مدنی اس لئے کہتے ہیں کہ زیادہ تر یہ مرض کراث نبطی کھانے کی وجہ سے مدینہ میں پیدا ہوتا ہے ــــ کبھی جرجان اور اس کے نواحی علاقوں میں پیاز اور لہسن کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، ــــ یہ مرض پھیل کر ایک بڑے زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس کا سبب حرارت مفرطہ ہے جو فاضل مواد کو بھون کر خشک کر دیتی ہے۔ بعض چوڑی رگوں میں ایسا فاضل مواد موجود ہو جو تر ہو اور حرارت ...

---

[1] عرق مدنی : نارو۔

[2] نجو العصافیر : گوریوں؟

اختیار کرلیتا ہے جیساکہ بال، مسام کی شکل اختیار کرلیتا ہے، اسی طرح عرق مدنی عرق کی صورت اختیار کرلیتا ہے اور شدت کے ساتھ جلد کو کترتے ہوئے نکلتا ہے، اس کی مقدار اس فاضل مواد کی مقدار کے لحاظ سے ہوتی ہے، اگر فاضل مواد کثیر مقدار میں ہوتو یہ دراز ہوتا ہے، اگر قلیل مقدار میں ہوتو یہ کوتاہ ہوتا ہے۔ یونانی میں اس کا نام "عرق جبلی" تھا، مگر جب اطبار نے یہ دیکھا کہ یہ مرض زیادہ تر مدینہ میں پیدا ہوتا ہے تو اس کا یونانی نام ترک کرکے اس کو "عرق مدنی" کہنے لگے۔

**علاج** مریض کی نصد کھولی جائے/ اور تھوڑا سا خون خارج کیا جائے، ایسی ادویہ سے استفراغ کرے جو صرف صفرار کو خارج کرتی ہوں جیسے سقمونیا، افسنتین یا شربت گلاب — بعد ازاں مریض کو آش جو اور حریرہ پلایا جائے جو نشاستہ اور بکری کے دودھ سے تیار کیا گیا ہو، اگر ربیع کا موسم ہو تو روغن بادام شیریں کے ساتھ ماء الجبن پلایا جائے۔ غذا میں تر چوزے اور بکری کے پائے دیئے جائیں، اور ایسا طریقہ علاج اختیار کرے جو ترطیب اور حرارت میں اعتدال پیدا کرسکے، عضو پر ہمیشہ موم اور تیل کی مالش کرتا رہے جو روغن بنفشہ سے تیار کیا گیا ہو، اس کے اندر کسی قدر زوفا تر شامل کرے، — اگر مریض گرم وخشک مقام پر ہو تو اس کو سرد و تر مقام پر منتقل کردے — اگر موسم گرما ہو تو پانی کے چھڑکاؤ کے ذریعہ ٹھنڈک پہنچائے، بنفشہ اور نیلوفر سنگھائے زخم اگر مندمل تار نکلے اس کو نرمی کے ساتھ "قصبہ" پر لپیٹ لے۔ اس کے نکلنے اور ختم ہونے کے علامت یہ ہیں کہ متاثرہ مقام پر خراش شروع ہو جاتی ہے، — دونوں میں فرق یہ ہے کہ ابتدا میں تکلیف ہوتی ہے، اور آخر میں خراش میں لذت محسوس ہوتی ہے، جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ مرض کی اور زخم کی ابتدا میں خراش ہونا زیادتی پر آخر میں مرض کے گھٹنے پر دلالت کرتا ہے۔ جب یہ کسی تدبیر سے یا طبعی طور پر منقطع ہو جائے تو اس کا منہ کھلا رہ جاتا ہے اور نچلا حصہ سخت ہو جاتا ہے جس سے گوریوں کی بیٹ کی طرح ریزش ہوتی ہے، اگر یہ کسی دوسرے عضو کے اندر پیدا ہو جائے تو اس مقام پر صحت ہو جاتی ہے۔ اگر مرض کم ہو جائے تو ایک مدت کے بعد صحت ہو جاتی ہے اور زخم مندمل ہو جاتا ہے جب تک زخم کا منہ کھلا ہو پیپ نکلتی رہتی ہے، اور کسی دوسرے عضو میں یہ عرق ظاہر نہیں ہوتی، ایسی صورت میں یہ سمجھ لیا جائے کہ ابھی وہاں مواد موجود ہے اور زخم زائل نہیں ہوا، تا آنکہ طبیعت فاضل مواد کو تحلیل نہ کردے یا عرق کسی دوسرے مقام نہ نکل آئے۔ ایسی صورت میں اس کا علاج یہ ہے کہ برف سے رگڑے تاکہ پھیل کر خون نکل آئے اس طرح زخم زائل ہو کر صحت ہو سکتی ہے، سرزمین جرجان میں نکلنے والے عرق مدینی کا بھی یہی علاج ہے۔ بہر حال اس کے

لئے زیادہ مناسب علاج یہی ہے کہ ماء الجبن پلایا جائے، غذاؤں کے ذریعہ بدن کے اندر ترطیب پیدا کرے۔ اگر بدن میں امتلاء ہو تو نرم حقنوں کے ذریعہ جس میں کثیر مقدار میں تیل کا استعمال کیا جائے استفراغ کرنا چاہیئے۔

---

# باب (۵۵)

# عرق الدم[1] اور بکثرت پسینہ نکلنا

جالینوس نے عرق الدم کے بارے میں کتاب العلل والاعراض کے چھٹے مقالے میں مختصر طور پر ذکر کرکے اپنی گفتگو ختم کردی ہے، اور کتاب حیلۃ البر کے آٹھویں مقالے میں بھی کچھ ذکر کیا ہے، اس کا کسی قدر ذکر دسویں مقالے میں بھی موجود ہے، ان سب سے اس مرض کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی، اور روشنی پڑتی ہے۔

چنانچہ کتاب العلل والاعراض کے اندر وہ اشارہ کرتا ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ قوت برداشت نہ ہونے کی بنار پر، بحران کے وقت طبعًا خارج ہوتی ہے، امتلار کی بنار پر جب خون کے اندر حدت پیدا ہوجاتی ہے تو باریک رگیں اس کو برداشت نہیں کرسکتیں اور پسینہ کی شکل میں اس کو خارج کردیتی ہیں جس طرح فاضل مواد کو خارج کردیتی ہیں۔

بعض متاخرین اطبار نے اس مرض کی تفسیر وتشریح کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ مرض پانچ چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے: ضعف قوت[1]، فاسد رقیق خون کی کثرت[2] جو صفرا، یا رطوبت رقیقہ جیسے انڈوں کی سفیدی وغیرہ کے اخلاط سے پیدا ہوتی ہے[3] کھانے کا مسخ ہوجانا، مسام کا پھیلنا،

---

[1] عرق الدم: خون کا پسینہ۔

۵ رگوں کے منہ کا کھل جانا ـــــ جب یہ پانچوں اسباب جمع ہو جائیں تو عرق الدم (خون کے پسینے) کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

**ابوماہر کا بیان** ابوماہر کا بیان ہے کہ یہ مرض صرف طحال کے فساد کی وجہ سے رونما ہوتا ہے وہ اس طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح پتّے کے فساد کی وجہ سے یرقان کا مرض پیدا ہوتا ہے، پتہ جب خون کے صفرا کو جذب نہ کرے تو یہ خون میں مل جاتا ہے، اور اعضاء میں پہنچ جاتا ہے، جب اعضاء اس کو قبول نہیں کرتے تو وہ جلد کی طرف رسنے لگتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی یرقان کی بیماری والے شخص کو ہاتھ سے چھوئے تو اس کی انگلیاں تک زرد ہو جاتی ہیں اور جب اس کی کثرت ہو جاتی ہے تو بدن کے اوپری حصے میں پھیل کر آنکھیں تک پیلی پڑ جاتی ہیں ـــــ اسی طرح جب سوداوی خون میں صفراء کے اخلاط کی وجہ سے رقت اور حدت پیدا ہو جائے تو وہ طحال سے نکل کر بدن کی تمام رگوں میں پھیل جاتا ہے، جب اس کی کثرت ہو جاتی ہے تو طبیعت پسینے کی شکل میں خارج کر دیتی ہے۔ طحال کا راستہ جب بند ہو جاتا ہے تو یہ خلط سوداوی رگوں میں باقی رہ جاتی ہے، اور رگوں سے اعضاء کی طرف منتقل ہوتی ہے، پھر اس سے "یرقان اسود" کا مرض پیدا ہوتا ہے جس کو "سندی" نے اسی نام سے ذکر کیا ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ "خونی پسینہ" طحال کے فعل کی پہلی قسم ہے۔

**علاج** فصد سے پہلے اسہال کے ذریعہ حسب ذیل "جبوب سے کیا جا سکتا ہے۔

**جبوب اسہال کا نسخہ** ریوند صینی (۳،۵ گرام)، افسنتین رومی (۱۰،۵ گرام)، مازو (۷ گرام)، سقمونیا انطاکی ازرق (۳،۵ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو ایک جگہ پیس لیا جائے، پھر ہلیلہ زرد کا پانی نکال کر جسے دھوپ میں نکالا گیا ہو آگ میں بسا لیا جائے اور حبوب بنا لئے جائیں۔ (۸ گرام) جبوب ایک خوراک استعمال میں لائی جائے، اس طرح تین خوراکیں پندرہ دن کی مدت میں استعمال کی جائیں جب بدن کا استفراغ ہو چکے اور راستہ کھل جائے تو باسلیق کی ایک رگ کی فصد کھولی جائے۔ اور دوسری باسلیق کی رگ کی دوسری مرتبہ مریض کی قوت کے لحاظ سے خون کا اخراج کیا جائے مریض کمزور ہے تو نہ کھولے۔ قوت کے اعادے کے لئے غذا استعمال کرائے، بعد ازاں بشرط قوت حسب ذیل "نقوع" کا استعمال کرائے جس کو "نقوع لیسار حرانی" کہتے ہیں۔

**نقوع کا نسخہ** کاسنی عنب الثعلب آب کشوث (ڈیڑھ کلو) لے کر، ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھدے، صبر سقوطری خالص (۲۵ گرام)، ایرسا ن چینی (۷ گرام) ریوند، لک عبدان (ہر ایک ۷ گرام)، انبر باریس گھٹلی صاف شدہ (۵،۷اگرام)، دھنیا خشک (کف کبیر) غبار جرجانی (دو کف)، برگ طرخشقوق خشک شدہ (دو کف) ـــــ ان تمام ادویہ کو اسی برتن میں ڈال کر ایک دن تک دھوپ میں رکھدے، روزانہ اس نقوع کو (۵۰۱گرام کی مقدار، (۵،۵۲ گرام) سکنجبین کے ساتھ استعمال کرے۔ ـــــ اس نسخہ کے اندر ابو ماہر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سکنجبین کو بیج کاسنی و بیج کسبر کے ساتھ پکایا جائے۔ اگر اس کے استعمال کی وجہ سے زخم کے اندر خرابی رونما ہو تو حسب ذیل شیافہ کا استعمال کیا جائے :-

**شیافہ کا نسخہ** مقل ازرق (۷ گرام) کو روغن گل میں پگھلا لیا جائے اس میں موم اور کسی قدر اسرب محکوک ڈال کر شیافات بنا لئے جائیں اور لگا دیئے جائیں تو اس کی حفاظت ہوگی، علاج کے دنوں میں مزاج کے اعتدال کا خیال رکھے، اگر حدت پیدا ہو تو مزاج کو اعتدال پہ لائے، ـــــ اگر مزاج میں تغیر واقع ہو تو علاج نہ کرے۔ ریاس یا بخار کی وجہ سے ترش جو پلانے کی ضرورت محسوس ہو تو پلائے۔ اور غذا میں شوربہ جات کا استعمال کرائے جس کی وجہ سے قوت میں اضافہ ہوسکے۔ اگر بدن کے لئے مقوی غذا کی ضرورت محسوس ہو تو مرغی کے چوزے اور بکری کے بچے کا گوشت استعمال کرائے، ـــــ غذا کے استعمال کرنے میں اس کے قاعدوں اور موسم کا بھی خاص طور پہ خیال رکھے۔ موسم کے لحاظ سے شب باشی کی جگہ کا بھی خیال رکھے، ـــــ اگر مریض کے اندر کافی قوت موجود ہے تو جماع سے ممانعت کی ضرورت نہیں ہے، ـــــ اگر عرق الدم کے ساتھ فم معدہ کا ورم بھی ظاہر ہو تو مرض مہلک بن جاتا ہے، اگر جلد کے اندر خراش پیدا ہو اور پسینہ بند ہو جائے تو صحت یقینی ہے، ـــــ حمام کے اندر پسینہ نکالنے کی ممانعت ہے کیوں کہ اس سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے، اور صحت نہیں ہوتی ہو۔

**مذکورہ تدابیر کے بعد نطول کا نسخہ** پوست حنظل (کسی قدر) گلسرخ (کف کبیر) گلنار (کسی قدر)، ـــــ سب کو ایسے برتن میں پکایا جائے جس پہ ڈھکن نہ ہو ـــــ جب ادویہ گل جائیں تو اس کا پانی صاف کر لیا جائے اور چھوڑ دیا جائے تاکہ ساکن ہو جائے، پھر بدن پہ انڈیل کر آہستہ ملا جائے۔ اگر یہ پسند نہ ہو تو

گرم پانی سے دھوکر کھردرے کپڑے سے صاف کر لیا جائے۔ اور کافور سنگھایا جائے، اور بدن پہ آب گلاب بہایا جائے۔

بکثرت پسینے کا خارج ہونا جس سے قوت تحلیل ہوجائے کے بارے میں جالینوس نے کئی جگہ گفتگو کی ہے۔ کتاب "تقدمۃ المعرفۃ" میں بقراط نے بھی اس پہ گفتگو کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ پسینہ کی کثرت کے ساتھ اگر قوت میں کمی واقع ہو اور مریض غذا کے استعمال سے بھی رک جائے تو یہ جلد ہی موت واقع ہونے پہ دلالت کرتا ہے'۔ اگر یہ علامات نہ ہوں اور صرف کثیر مقدار میں پسینہ نکلتا ہے تو اس کا سبب بخار ہو سکتا ہے جو اعضاء اصلیہ کو لازم ہوگیا ہو، ضعف قوت بھی اس کا سبب ہو سکتی ہے، لہٰذا یہ "جسم کا پگھلنا" ہے نہ کہ دفع طبیعت جو بحران طور پر ہوتا ہے'۔ یہ مرض ضعف قوت کے ساتھ، اعضاء اصلیہ کے سوء مزاج کی بناء پر پیدا ہوتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ مریض اور اس کے مزاج کو دیکھا جائے۔ اگر بوڑھا ہو اور مزاج میں حدت ہو تو پھر صحت کی امید نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ "ذوبان الاعضاء" خاص طور پر بوڑھوں کا مرض ہے، اگر سوء مزاج حار کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہے تو بھی اس کا علاج نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ جب حرارت کا پگھلنا شروع ہو جائے تو اس کے اندر ایک دوسرا مرض "بردالاعضاء" بھی شامل ہو جاتا ہے۔

اگر مریض نوجوان ہو اور اس کے اندر کافی قوت موجود ہو تو فصد کھولی جائے تھوڑا سا خون خارج کیا جائے، آش جو میں خیری خشک پکا کر پلایا جائے جبکہ موسم ربیع ہو، اگر حرارت میں سکون آجائے اور مرض کے اندر کمی واقع ہو تو ماء الجبن، سکنجبین اور روغن حلو کے ساتھ پلایا جائے، اگر حرارت میں کمی واقع نہ ہو تو مریض کو چاہئے کہ بچی کو دودھ پلانے والی عورت کی چھاتیوں سے چالیس دن تک، دن میں ایک بار نہار منہ دودھ پیئے، غذا میں بکری کے پائے استعمال کرے جس کو جو مقشر کے ساتھ تنور میں پکا لیا گیا ہو، شوربا پی لے، اور چوزوں کا حریرہ استعمال کرے جو میدے کی روٹی اور روغن بادام کے ساتھ بنایا گیا ہو'۔ اگر تنگدستی کی وجہ سے استعمال نہ کرسکے تو پھر ماش اور کدو سے بنائے گئے مزورات استعمال کرے۔ اگر کسی کو عورت کی چھاتیوں سے دودھ پینا اچھا نہ معلوم ہو تو اسے گدھی کا دودھ پلانا چاہئے مگر پہلے اس کو کاسنی، خرفہ، عنب الثعلب، کشوث اور بہت تھوڑے سے جو کھلائے جائیں۔ طبیب کو

پوری توجہ، مریض کے بدن کے مزاج کی تعدیل پر مرکوز رکھنی چاہیئے، مریض کو غصّے اور سخت ورزش سے منع کرے، جب بدن غذا قبول کرنے لگے حرارت میں سکون ہو اور مزاج میں اعتدال آجائے تو تھوڑی سی نبیذ سفید جو قابض و کسیلی ہوتی ہے پلانی چاہیئے۔ حمام میں داخل کرکے اتنی دیر تک رکھنا چاہیئے کہ بدن کے اندر تری آجائے، پھر سرد پانی میں اتارنا چاہیئے بعدازاں ایک وسیع وعریض رومال چادر میں لپیٹ کر باہر نکالے۔

مرض میں کمی کی صورت میں اگر کوئی مانع موجود نہ ہو تو چوزوں اور بکری کے بچّے کے گوشت سے بنی غذائیں استعمال کرائے، اگر تنگدستی ہو تو حصرمیہ اور سماقیہ مزورات استعمال کرائے، میٹھے کی ممانعت ہے۔ — جگر پر صبح کے کھانے سے پہلے، صندل اور عرق گلاب روزانہ ایک گھنٹہ ضماد کرے۔

اس مرض کے بارے میں اپنی گفتگو ہم یہیں ختم کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ایسے مریض کے بیان میں جس کو مرض سل ہو اور پسینہ آتا ہو، اس سے وسیع تر گفتگو کریں۔

---

# باب (۵۶)

# جذام کی دو قسمیں

جذام کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ ہے جو خون کی کثرت اور سوداوی اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اخلاط سوداویہ اگر مقدار طبعی سے بڑھ جائیں اور عروق و شرائین کے اندر ان کا احتراق ہو جائے تو مرض سرطان رونما ہوتا ہے۔ بقراط کے قول کے مطابق اوراد کے کنارے شرائین کے کناروں سے متصل ہوتے ہیں، اس بارے میں جالینوس کا بھی یہی مسلک ہے، ان دو اقوال کی رو سے جب فاضل سوداوی مواد شریانوں کے اندر جمع ہو جاتا ہے تو بدن کے اس حصے میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت زیادہ تر اعضاء رطبہ میں بہت تیزی سے رونما ہوتی ہے اور سخت ورم بھی پیدا ہوتا ہے جس کو "سقیروس" کہتے ہیں، جب یہ اور بڑھ جائے تو اس سے دار الفیل، دوالی اور ارقاق الدم کے امراض پیدا ہوتے ہیں، جب یہ اخلاط سوداویہ سارے بدن کے اندر اور ساری رگوں میں پھیل جاتے ہیں تو سارا خون فاسد ہو جاتا ہے، اس طرح جذام کا مرض پیدا ہوتا ہے اس قسم کے جذام میں شاذ و نادر ہی انگلیاں جھڑتی ہیں۔ دیگر اسباب کی بنا پر اعضاء کی حس جاتی رہتی ہے، اعضاء کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے حلقے گول ہو جاتے ہیں اور بال جھڑنے لگتے ہیں: اس قسم کو " داء الاسد" کہتے ہیں۔

**علاج** | مریض کے مزاج اصلی کو دیکھا جائے کہ یہاں کیا چیز مادی ہے۔ مریض کی قوت اور

موسم پر بھی نظر رکھی جائے، اگر مریض کی قوت تحلیل ہو چکی ہو اور فاضل مواد موجود ہے تو باسلیق کی دونوں رگوں کی فصد کھولی جائے، نیولہ، رقہ بحریہ کا گوشت پکاکر کھلایا جائے اور ناگ کی دم اور سر کاٹ کر پیٹ کے اندر آلائش نکال دی جائے اور اس میں شبث کبیر اور نخود سیاہ ڈال کر پکایا جائے یعنی لبطور اسفید باجہ پکاکر استعمال کیا جائے۔ بعدازاں دونوں بغلوں کی فصد کھولی جائے فربہ مُرغی کا شوربہ پلایا جائے، پھر اکحل کی دونوں رگوں کی فصد کھول کر بکری کے گوشت کا زیرباجہ (شوربہ) پلایا جائے، پھر "وداجین" کی فصد کھولنے کے بعد مُرغی کے چوزے، بٹیر، نیمبرشت انڈے کی زردی کھلائی جائے، پھر نبیذ سفید اور خالص کہنہ شراب پلائی جائے، پھر پیشانی اور آنکھوں کے دونوں کناروں کی فصد کھولی جائے، اور زبان کے نیچے والی دونوں رگوں کی بھی فصد کھول دی جائے، یہاں تک کہ شدید کمزوری پیدا ہو جائے۔ بعدازاں سکنجبین عنصلی اور مُرغ کا شوربہ پلایا جائے، اگر مزاج کے اندر حدت پیدا ہو تو آش جو، سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے تا آنکہ اسی طرح مرض کے پہلے چالیس دن گزر جائیں، بعدازاں مندرجہ ذیل حبوب کی تین خوراکیں پندرہ دن کے اندر استعمال کی جائیں:-

**حبوب کا نسخہ** سرکہ میں بھگویا ہوا (۱۲۸۰ ملی گرام)، افسنتین رومی (۱۰۲۴ ملی گرام) سنبل (۵۱۲ ملی گرام)، مصطگی (۱۰۲۴ ملی گرام)، عودوج (۱¾ گرام) غاریقون (۱۰۲۴ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۱¾ گرام)، انطاکی مشوی (۱۰۲۴ ملی گرام) —— ان تمام ادویہ کو پیس کر آب برگ بادر نجبویہ میں معجون بنا لیا جائے اور حبوب بنا کر سایہ میں سُکھا لیا جائے، ایک خوراک میں ۱۰ گرام استعمال کیا جائے۔ اس طرح تین خوراک مذکورہ طریقے پر استعمال کئے جائیں —— اور صرف مندرجہ ذیل شوربا استعمال کرے:-

**شوربے کا نسخہ** نوجوان افعی کا سر اور دم یکلخت کاٹ دی جائے، طریقہ یہ ہے کہ ایک چکنا اور صاف تختہ لے جو اس تخت کے مشابہ ہو جس پر مال تولا جاتا ہے پھر اس پر سانپ کو پیٹھ کے بل سُلا دیا جائے۔ اور دو آدمی چھریاں لے کر تیار رہیں، مُنہ کے طرف سے تین انگشت اور دم کے طرف سے تین انگشت چھوڑ کر، دونوں ایک ساتھ چھُری چلاکر کاٹ ڈالیں، اور درمیانی حصّہ لے کر پیٹ کی آلائش نکال کر پھینک دیں، اور صاف دھولیں اور ٹکڑے کر لئے جائیں۔ اگر کسی ٹکڑے سے خون نہ نکلے تو اس کو ہرگز استعمال میں نہ لائیں، سانپ کے معاملے میں احتیاط برتی جائے کہ کہیں وہ سانپ نہ ہو جس کو "صل" کہا جاتا

ہے، کیوں کہ یہ سراسر زہر ہوتا ہے۔ پھر اس کو شبت سویہ اور چنے کے ساتھ اس قدر پکا لیا جائے کہ اچھی طرح گل جائے۔ پکنے کے بعد اس کا خالص گوشت لے کر ہاون دستہ میں خوب نرم کر لیا جائے پھر اس گوشت کو لے لے اور شوربے کو مل لے، اگر وہ بھول جائے عقل زائل ہو جائے اور اعضا ر میں زخم پیدا ہو تو بے شک مرض جاتا رہا، کیوں کہ ایسا کرنے کے بعد اس کی کھال نکلنے لگے گی اور غلیظ مواد خشک ہو جائے گا، کیوں کہ سانپ کے گوشت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ زہر کو خارج کر دیتا ہے۔

بعض اوقات فصد اور استفراغ کے بعد تریاق استعمال کیا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل سفوف کھلایا جاتا ہے۔

**سفوف کا نسخہ** زراوند مدحرج (ایک درہم یعنی ۳½ گرام)، عود وج (۷ گرام)، حرمل (۵½ گرام)، طرخشقوق یابس (۱۷½ گرام) فلفل سفید، زنجبیل (ہر ایک ۳½ گرام) بلیلہ سیاہ ہندی، مامیران صینی (ہر ایک ۱۷½ گرام) فطراسالیون، ہیوفاریقون، سعد سفید، صعتر فارسی، زوفا خشک، ہرم الجوس، بیخ سوسن (ہر ایک ۱۰½ گرام) —— ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے، اور ان سب کا ⅓ حصہ اقراص الافاعی پیس کر ملا لئے جائیں، ان سب کے برابر شکر طبرزد ملائی جائے، روزانہ نہار منہ (۷ گرام) استعمال کیا جائے۔ اس بات کا خاص خیال رہے کہ سانپ کا گوشت، فصد، استفراغ اور مزاج کی تسکین کے بعد ہی استعمال کرے، اگر گوشت کھانے کے ساتھ پیاس معلوم ہو تو پھر کچھ نہ استعمال کرے، کیوں کہ سانپوں کی ایک قسم وہ ہے جس کے رنگ میں سیاہی شامل ہوتی ہے، وہ زہر ہوتا ہے

**دیگر** تریاق کبیر (۴½ گرام) لے کر شراب کہنہ میں گرم کر لیا جائے، مریض کو حمام میں داخل کر دے یہاں تک کہ پسینہ پسینہ ہو جائے پھر اس تریاق کی مالش کی جائے یہ بہت نفع بخش علاج ہے جب کہ مرض میں استحکام پیدا نہ ہوا ہو —— اگر مرض مستحکم ہو جائے اور اعضا رکی حس جاتی رہے تو پھر علاج سے تغیر نہیں ہوتا نہ صحت حاصل ہوتی ہے۔

**دیگر** علاج استفراغ کرنا ہے۔ یہ استفراغ انتہائی موثر اور بہتر ہے، اگر کسی علاج سے صحت ہو سکتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس سے ضرور صحت ہو گی، اس کو "مختار سلیس" کہتے ہیں

**نسخہ استفراغ "مختار سلیس"** جنگلی پیاز بھونی ہوئی (۷۰ گرام)، بیخ سوسن

آسمانخونی ( ۲۴ گرام ) ، ہلیلہ سیاہ ہندی صاف شدہ ( ۷۰ گرام ) افسنتین رومی ، افیتمون اقریطی ( ہر ایک ۱۷ گرام ) ، زبیب طائفی ، بسفائج ( ۳۵ گرام ) ، ریوند صینی ۱۷ گرام ) غافث اسطوخودوس قنطوریون ( ہر ایک ۱۰ گرام ) ، بیخ کبر ( ۳۵ گرام ) ــــ ان تمام ادویہ کو ، ضرورت کے مطابق پانی کے اندر ایک دن ایک رات بھگو لیا جائے ، پھر مطبوخ کی طرح پکایا جائے ــــ اور اس میں سے ایک سو بیس درہم یعنی چار سو بیس گرام صاف کر لیا جائے ، اور اس کے اندر حسبِ ذیل معجون ملالے ۔

شحم حنظل زرد جو پکا ہوا ہو ( ۳ گرام ) ، ملح نفطی ( ۷۶۸ ملی گرام ) ، خربق سیاہ ( ۵۱۲ ملی گرام ) ــــ ان سب ادویہ کو کوٹ کر ، دھو کر معجون بنا لیا جائے اور مطبوخ کے اندر ملا لیا جائے ، بعد پرہیز یہ دوا پلادی جائے ، اس دوا کی نہایت عمدہ تاثیر ہے ۔

**دیگر** ایسے مریض کو حسبِ ذیل دوا بھی پلائی جاتی ہے :۔ مریض کو پندرہ دن تک پرہیز میں رکھا جائے اور ان دنوں میں بکری کے بچے کا گوشت آبِ نخود سیاہ میں پکا کر کھلایا جائے ، روزانہ حمام کرائے ۔ جب پندرہ دن گزر جائیں تو حسبِ ذیل دوا استعمال کی جائے :۔

**نسخہ دوا** ہلیلہ سیاہ ( ۷۰ گرام ) ، افیتمون ، افسنتین ( ہر ایک ۲۴ گرام ) زبیب طائفی گٹھلی نکالا ہوا ( ۷۰ گرام ) ، ــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکالے کہ گھل جائیں ، پھر نچوڑ کر ان کا پانی پیالہ بھر نکال لیا جائے ، ــــ رات کا تہائی حصہ گزرنے کے بعد لوغازیہ ( ۹ گرام ) ، دواء المسک ( ۲ گرام ) کھالے ، جب صبح ہو جائے تو مذکورہ مطبوخ پی لے ــــ یہ مطبوخ بھی جذام کے مریض کے لئے بہتر مانا گیا ــــ بعض اطباء سابقین نے بیان کیا ہے کہ جذام کے مریض کو ہمیشہ نرم حقنے دیتے رہنا چاہیئے اس پر سانپ کے گوشت کا طلاء کرنا چاہیئے ، جو کوٹ کر اصلی خالص شراب میں پکایا گیا ہو ۔ اور روزانہ ایک بار ضرور حمام کرے ۔ اس طرح صحت حاصل ہو سکتی ہے ۔

**حکیم سیّار کا تجربہ** یہ ہے کہ اگر کسی مجذوم کی بچلی رگ پھٹ جائے اور زیادہ خون بہہ جائے یا بکثرت نکسیر جاری ہو جائے یا دانتوں کی جڑوں سے بکثرت خون نکلنے لگے تو ایسا مریض بلاشک تندرست ہو جائے گا ۔

**جذام کی دوسری قسم** وہ ہے جو طحال کی کمزوری ، اور جگر کے اندر خلط سوداوی کی پیدائش کی کثرت حرارت کی شدت ، صفراء کی حدت اور اخلاط کے احتراق کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ایسی صورت میں اخلاط کے اندر پھیل کر اعضاء کو فاسد کر دیتے ہیں ، اعضاء

اس کا اثر قبول کر لیتے ہیں، اور اس طرح مرض جذام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا جذام اگرچہ ٹھیک ہو جاتا ہے مگر اس میں اعضاء کے اندر تعفن پیدا ہو جاتا ہے، اور اعضاء جھڑنے لگتے ہیں، انگلیوں کے سرے جھڑ جاتے ہیں، اور ناک کی ڈنڈی دب جاتی ہے، پلکیں پلٹ جاتی ہیں، اور زبان نکل جاتی ہے پھیپھڑے کی حرکت فاسد ہو جاتی ہے اور پسینے و پیشاب کے اندر بدبو پیدا ہو جاتی ہے ـــــ ایسے مریض کے اندر سے نہایت خراب بدبو آنے لگتی ہے ـــــ یہ درحقیقت اس آگ سے مشابہ ہے جو جسے بھی چھوتی ہے جلا دیتی ہے ـــــ لہٰذا ایسے مریض کی ہم نشینی اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

**علاج** اصول کے مطابق اکثر و بیشتر رگوں کی فصد کھولی جائے اور مطبوخ افتیمون اور ان تمام ادویہ کے ذریعہ جو ذکر کی جاچکی ہیں کئی دفعہ استفراغ کیا جائے، مزاج کی حفاظت ملحوظ رہے، تاکہ حد سے زیادہ حدت نہ پیدا ہو، مریض کو گرم خشک مقام سے، گرم تر اور کثیر پانی والے مقام پر منتقل کر دیا جائے، گندھک کے چشموں کا پانی پلایا جائے، اور ہمیشہ ایسے چشموں میں نہائیں ـــــ مریض کو سانپ کا گوشت دیا جائے نہ تریاق کبیر، بلکہ ہمیشہ سکنجبین پلاتے رہیں، جو سرکہ اشقیل سے بنائی گئی ہو، کیوں کہ یہ ایسے مریضوں کے لئے بہت بہتر ہے فصد اور استفراغ کے بعد ان اعضاء پر جونک لگائی جائے جو متاثرہ مقام کے قرب و جوار میں ہوں، جونک نیچے گرتے ہی مر جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط کا فساد حد سے زیادہ بڑھ چکا ہے، اور تمام اخلاط فاسد ہو چکے ہیں، اگر یہ زندہ رہے تو صحت کی علامت ہے، ـــــ اس قسم کا جذام زیادہ تر بخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہٰذا مزاج کو اعتدال پر لانے کے لئے آش جو سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے، چوزوں کے شوربہ جات اور بکری کے گوشت وغیرہ سے بنے سالن کھلائے جائیں، ـــــ ایسے مریضوں کے علاج میں ترطیب اور تلطیفیہ کا طریقہ اختیار کیا جائے جو استفراغ کے ساتھ ہو، استفراغ اور مزاج کی تعدیل کے بعد بازیار ضراضی اور صاف شراب ابیض پلائی جائے، اور جن اعضاء پر زخم ہوں ان پر حسب ذیل ضماد کیا جائے:۔

**ضماد کا نسخہ** آرد جو ریشم سے چھانا گیا ہو (ایک جزء) مامیثا (ایک جزء)، پوست فستق، یہ وہ چھلکا ہے جو نفس پستہ پر ہوتا ہے، جیسا کہ اخروٹ پر ہوتا ہے، پوست بادام (دو جزء) مسور کوفتہ (ایک جزء) ـــــ ان سب کو سرکہ اور آب عصا الراعی میں گرم کرکے متاثرہ مقام پر ضماد کیا جائے۔

**دیگر** بعض اوقات گلسرخ، گلنار، گل ارمنی، مسور کوفتہ، پوست فستق، یہ وہ چھلکا ہے جو کچے پن میں کھایا جاتا ہے، ان تمام کو کوٹ کر، سرکہ میں گوندھ لیا جائے اگر سرکہ موافق نہ ہو تو عرق گلاب میں گوندھ لیا جائے اور عضو پر ضماد کیا جائے۔

**دیگر** بعض وقت اسپغول، تخم بارتنگ، کو پانی یا سرکہ میں ایک جگہ پھینٹ کر ضماد کیا جاتا ہے۔ اگر سرکہ سے نقصان ہو تو اس کے ساتھ کسی قدر روغن گل ملا لیا جائے۔

جن اعضاء کے اندر سختی اور چمک پیدا ہو جائے اور پھوڑے کی طرح بن جائیں تو گولر خام کو اگر کاسنی جیسے روغن میں اُبال لیا گیا ہو کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے۔ اس سے جمع شدہ مواد نکل جائے گا اور ٹیس ختم ہو جائے گی۔

**جذام کے لئے اہلِ ہند کا علاج** یہ لوگ ان رگوں کو کاٹ دیتے ہیں جن کے اندر مواد ہوتا ہے، اگر انگلیوں کے سروں پر چبھن ہو تو ان کو کاٹ کر داغ دیتے ہیں۔

میں نے یہ فصل یہاں صرف طبیب کے معلومات کے لئے لکھی ہے، نہ یہ کہ استعمال کا مشورہ دیتا ہوں۔

---

# باب (۵۷)

# قیلہ کی قسمیں فتق، نتوء السرّہ اور قیلۃ الریح

**فتق** پیٹ کے اندر، معدے کے اُوپر جو پردہ ہوتا ہے اس کے پھٹ جانے کو فتق کہتے ہیں، جو معدے کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے یا ثرب کا ایک جزء ہے یا اس کو آنتوں کا ایک جزء کہا جا سکتا ہے۔۔۔ اگر مرضِ فتق فم معدہ کے پاس لاحق ہو تو معدے کے اوپری حصّے کے اجزاء کا ایک جزء امتلاء معدہ کے وقت اوپر اُٹھ جاتا ہے۔۔۔ اگر فتق ناف کے اوپر لاحق ہو تو ثرب کا ایک جزء اُوپر اٹھ جاتا ہے، اگر عانہ یا حالبین کے نزدیک فتق لاحق ہو تو ما مستقیم یا ثرب کے اواخر کا ایک جزء اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔

**سبب** فتق کا سبب آنتوں کے اندر سوراخ پڑ جانا یا امتلاء معدہ کے وقت سخت حرکت کرنا یا معدے کے پردے کی کمزوری کی وجہ سے، معدہ، آنتوں یا ثرب پر قوت اور دباؤ پڑنے کی صورت میں مرض فتق لاحق ہو جاتا ہے۔۔۔ بعض اوقات پردے کے ساتھ ساتھ، پیٹ کے اُوپر کا حصّہ جو جلد کے نیچے ہوتا ہے پھٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے سخت درد اور تکلیف شروع ہو جاتی ہے

**علاج** ایسے مریض کو امتلاء سے بچنا چاہیے، ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرے۔ ہمیشہ خفیف اور ہلکی غذائیں استعمال کرے، ایسی غذائیں استعمال نہ کرے جن سے ریاح پیدا

ہوتی ہو، کھانے کے فوراً بعد حرکت نہ کرے۔ اور نہ مجامعت کرے درآنحالیکہ پیٹ بھرا ہوا ہو، اور سوتے وقت صرف ایسی شکل پر ہی سونا چاہیئے جس سے اندرونی آنتوں پر دباؤ نہ پڑے، اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو طبیعت کے موافق ادویہ سے استفراغ کرے۔ اور فتق کو ایسے آلات سے باندھنا چاہیئے جو چمڑے یا کپڑے سے تیار کئے گئے ہوں۔

فتق کو باندھنے کے آلات تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک تو طویل جن کو ہمیانی[1] کی شکل پر بھرا گیا ہو۔ اس کا ایک مقام گیند کے مشابہ ہوتا ہے یہ ناف کے لئے اور ناف کے اوپر والے فتق کے لئے بہتر ہوتے ہیں، دن کو بطور منطقہ یعنی کمر پٹے کے مانند باندھا جاتا ہے، یا دائرے کی شکل کے ہوتے ہیں جس میں چار کاج ہوتے ہیں، اور جس میں چار گنڈیاں لگائی جاتی ہیں ـــــ اس قسم کا آلہ حالبین کے فتق کے لئے مفید ہوتا ہے، یا یہ آلہ مثلث مختلف الاضلاع کے مشابہ ہوتا ہے جو ہر قسم کے فتق کے لئے مناسب ہوتا ہے۔

فتق کا بہترین اور محفوظ علاج باندھنا اور ضماد کرنا ہے، ایسی ادویہ سے ضماد کرے جو تقویت پیدا کرتی ہوں جیسے مر، اسراش، غری السمک، گل قیمولیا، شحم انار، مازو ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر لعاب اسپغول میں ملا لیا جائے، پھر ایک کپڑے پر طلا کر کے فتق پر رکھ دیا جائے اس کے اوپر آلہ کو باندھ دیا جائے۔ اس کو کئی دن تک نہ کھولے، اس سے متاثرہ مقام پر تقویت پیدا ہوگی، اور مضبوط ہو جائے گا۔ مخفی نہ رہے کہ ہر قابض ضماد سے تقویت پیدا ہوتی ہے اور مضبوطی آتی ہے' ـــــ ضماد لگا رہنے کی حالت میں نہ پیٹ بھر کھائے، نہ زیادہ حرکت کرے ـــــ یہ فتق کے لئے سب سے موثر اور محفوظ علاج ہے۔

گاؤں کے حکیم اور جاہل اطباء فتق کا علاج دو طریقے سے کرتے ہیں، ایک تو یہ کہ متاثرہ مقام کو داغ دیتے ہیں تاکہ تقویت پیدا ہو، اور جس قدر فتق ہو چکا ہے اس سے بڑھ کر مزید کھلنے نہ پائے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو کتر دیتے ہیں پھر دونوں شقوں کو ملا کر سی دیتے ہیں، پھر اطراف کے حصے پر داغ لگاتے ہیں، ہم ایسے علاج کو پسند نہیں کرتے، کیوں کہ اس کے اندر خطرہ ہے۔

قیلہ کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں، قیلۃ الامعاء والثرب، اور قیلۃ الماء والریح، / قیلۃ الامعاء والثرب سے مراد یہ ہے کہ وہاں رطوبت پیدا ہو جانے کی وجہ سے یا پردے کے انقطاع کی بناء پر

---

[1] ہمیان: روپیہ پیسوں کی تھیلی جو کمر میں باندھی جاتی ہے۔

ثرب کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے' ـــــ استرخاء الامعاء رطوبت کی زیادتی کی بنا پر ہوتا ہے جیسا کہ اعصاب کے اندر تری پیدا ہو جائے تو عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے، یا پردے کے انقطاع کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

اگر امعاء کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے اور حالبین کے اندر فتق ہو تو اس کو قیلۃ الثرب یا قیلۃ الامعاء کہا جاتا ہے' ـــــ اگر خصیتین کا درمیانی راستہ وسیع ہو جائے تو آنتیں اور ثرب خصیتین کے سمت اُتر جاتی ہیں، اس کو "قیلۃ الامعاء فی الخصیتین" کہا جاتا ہے، اور یہ یعنی خصیتین تک پہنچنے والے درمیانی راستہ کی وسعت رطوبت کی زیادتی یا خصیتین میں کسی تنگی کی بنا پر ہوتی ہے۔

**علاج** مریض کی رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور مطبوخ افتیمون پلایا جائے۔ قے کرائی جائے صرف ہلکی غذا استعمال کرائی جائے، امتلاء اور کھانے اور سخت حرکت سے باز رکھا جائے۔ پھر ایک آلہ جس کو "لزم" کہتے ہیں، اور جو ایک لمبے، اور دو انگل چوڑے تسمے کی شکل کا ہوتا ہے اور جس کے سرے پر نرم چھوٹا سا حلقہ ہوتا ہے، باندھ کر پشت کے بل لٹا دیا جائے، اور خصیتین کو اُوپر کی جانب اٹھایا جائے ـــــ جب یہ معلوم ہو جائے کہ آنتیں داخل کی طرف لوٹ چکی ہیں، مضبوطی کے ساتھ کھینچ کر باندھ دیا جائے، تاکہ آدمی کام کاج میں مصروف رہ سکے، اور آنتیں "کیس الخصیتین" کی طرف نہ اتر سکیں' ـــــ اس سے آرام ملے گا، کیوں کہ جب کھانا، پانی کم اور حرکت ورزش ترک کر دے، پھر اس طریقے سے باندھ دے تو اذیت سے مامون و محفوظ رہے گا۔

**دیگر** بعض اوقات وسیع شدہ مقام کو تنگ کرنے کے لئے ایسا ضماد کیا جاتا ہے جو قابض ہو، اور بخار کو تسکین، ریاح کو تحلیل، اور شق و فتق کو مندمل کرتا ہو' ـــــ ہم چند ادویہ کا نسخہ یہاں لکھتے ہیں جو فتق اور قیلہ کے لئے ایک طبیب کے لئے دستور کا کام دے سکتا ہے۔

**نسخۂ فتق و قیلہ** نخود، ریوند، عصارۂ لحیۃ التیس (ہر ایک ۷۲ گرام)، مازو سوختہ، گلنار، جوز السرو، کندر، رال (ہر ایک ۳ ۱/۲ گرام)، طین جس کو "قیمولیا" کہتے ہیں اور جو سفیدہ کے اندر ڈالی جاتی ہے، گل قبروسی، خرنوب نبطی، پوست انار، حب الآس اور اس کے پتے (ہر ایک ۲ گرام سے کچھ زائد)، صبر، مر، اقاقیا، سیراش، غری السمک (ہر ایک ۵ ۱/۲ گرام)، شیاف مامیثا، صاع صینی ـــــ یہ ایک دوا ہے جو چین سے درآمد کی جاتی ہے اور رانگ سے مشابہ ہوتی ہے، جس میں شدید طور پر قبض کی صلاحیت ہوتی ہے۔ برگ علیق، انگور کی نرم شاخیں (ہر ایک ۷ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ لیا جائے اور جو پگھل سکتی ہیں پگھلائی جائیں پھر ان کو یکجا کر کے، آب علیق، آب برگ انگور اور کسی قدر شراب عفص و قابض میں گوندھ لیا جائے

اور گاڑھا طلاء کیا جائے۔ خصیہ، اور ذکر کے معدن پر تمام طرف سے لگا کر باندھ دے تاکہ اچھی طرح چپک جائے — اگر اچھی طرح چپکنے نہ پائے تو سراش اور عربی السمک میں اضافہ کیا جائے اور اس میں کسی قدر اسپغول بھی ملالے — قیلہ کے علاج کے لئے ہم اسی طریقے کو پسند کرتے ہیں۔

لیکن احمقوں کا علاج یہ ہے کہ وہ خصیتین کی جلد کو شق کر کے کیس الخصیتین کو نکال لیتے ہیں، اس کو قطع کر کے پھر سیتے ہیں، بعدازاں داغ لگا دیتے ہیں۔ اس طرح وہ وسیع شدہ مقام کو بند کر دیتے ہیں — یہ انتہائی مذموم علاج ہے، نہ ہم اس کو پسند کرتے ہیں، نہ ترجیح دیتے ہیں — صرف طبیب کی معلومات کے لئے ہم نے اس کا ذکر کیا ہے، اگر کوئی ایسا کرنا چاہے تو ہم اس کی اجازت بھی نہیں دیں گے۔ فتق کو بھی مناسب نہیں، خاص طور پر اس صورت میں جب فتق، حالبین میں واقع ہو، کیوں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک شخص کا یہ حصہ کھل گیا تھا اس سے ریح خارج اور داخل ہو رہی تھی، چنانچہ آنتیں سرد ہو گئیں اور وہ آنتوں کے درد اور فساد ہضم سے ہلاک ہو گیا، یہ شخص پیٹ بھر کا کھانا، حرکت کرتا اور جماع بھی کرتا، چنانچہ اس کا صاف شق ہو گیا اور صرف کھال رہ گئی، پھر اتفاق سے ایک پھوڑا نکل آیا اور اندر کی جانب پھٹ گیا، لہٰذا بالالتزام قابض ضمادات اور باندھ کر علاج کرے۔

## قیلۃ الماء کی قسمیں

قیلۃ الماء کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم ہے جس میں انثیین کے اندر رطوبتیں جمع ہوتی ہیں، اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے پانی بھرے مشکیزے کی ہوتی ہے، ان کے اندر چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خصیتین کی جلد میں سوراخ کر کے کثیر مقدار میں پانی بہہ کر اُتر آتا ہے، اور جب جب جمع ہوتا ہے اتر آتا ہے یہ وہ رطوبات ہوتی ہیں جو اعضاء سے بہہ کر یہاں جمع ہو جاتی ہیں۔ یہ قیلۃ الماء کی ایک قسم ہے۔

سوئی یا کسی سوراخ کرنے والے آلے کے ذریعہ پانی نکال دیا جائے، پھر ادویہ محللہ کے ذریعہ جو رطوبتوں کو جذب کرنے والی ہوں استفراغ کیا جائے۔ اور مریض کو ماء الاصول اور دواء الکرکم پلائی جائے۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ سے استفراغ کیا جائے۔

## استفراغ کا نسخہ

ریوند چینی (۱۰۲۴ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۱ ۳/۴ گرام) — ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے اور اونٹ کے دودھ میں گوندھ کر حبوب بنا لئے جائیں۔ اسے کھا کر اوپر سے ایک پیالہ اونٹنی کا دودھ پی لے — دس دن کے بعد اقراص الریوند پلائے جائیں جو انبرباریس سے بنائے گئے ہوں — غذا میں کمی کرے

اور ثقیل غذاؤں سے بالکل پرہیز کرے۔

**قیلۃ الماء کی دوسری قسم** نفس خصیہ کے اندر پانی بھر جائے۔ اس میں اور قسم اوّل میں فرق یہ ہے کہ اس قسم میں خصیہ بہت بڑا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور تکلیف نہیں ہوتی، پہلی قسم میں خصیے اپنی حالت پر برقرار رہتے ہیں، اور خصیتین کی جلد پھول کر پھلی ہوئی مشکیزے کے مانند بن جاتی ہے جس کے اوپر چمک ہوتی ہے، اور خصیہ کے اندر جمع ہونے والی شے "مایتہ الدم" ہے۔ اس کا کچھ حصّہ تو منی بن جاتی ہے، کچھ حصّہ پانی کی شکل میں باقی رہ جاتی ہے اور کثرت کی بناء پر اس میں سختی آجاتی ہے۔ — اس کے اندر درد پیدا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پانی خصیتین کے گوشت کے غدودی گوشت کے اندر ہوتا ہے جس کا رنگ کدو کے رنگ کی طرح ہوتا ہے، اس میں حس نہیں ہوتی — اگر پانی کیس الخصیتین کے پردے کے اندر ہوتا تو تمدد کی وجہ سے تکلیف ہوتی، (مگر ایسا نہیں ہے)

**علاج** جراحتکاروں کے آلہ "ملبس" کے ذریعہ تمام جلد کھول دی جائے۔ حتیٰ کہ خصیہ اچھی طرح نمایاں ہو جائے۔ چری ہوئی تھیلی حتیٰ کہ ساعد کو بھی اسی جسم سے الگ کر کے جو خصیہ پر ہوتا ہے، خصیہ کے وسط پر رکھ دیا جائے۔ پھر گہرائی کی جائے حتیٰ کہ پانی ظاہر ہو جائے اور اسے اس حد تک نچوڑے کہ سارا پانی نکل جائے۔

بعض حکماء نے داغنے کا مشورہ دیا ہے، تاکہ تنگی پیدا ہو سکے۔ اور پانی دوبارہ نہ آسکے۔ کچھ اطباء نے مطلقاً ترک رکھنے کا خیال ظاہر کیا ہے، پانی جب بھی جمع ہوگا نیچے اتر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے۔ ان دونوں امراض کا کسی طبیب کے یہاں تذکرہ نہیں ملتا۔ جالینوس نے اپنی کتاب "العلل والاعراض والاعضاء الالمۃ" میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں امراض زیادہ تر بلادالجبال اور شہر رئی میں پیدا ہوتے ہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ مذکورہ ادویہ سے استفراغ کے بعد اقراص انبرباریس ریوند کے ساتھ کھلائے جائیں، اور مریض ہررات حسب ذیل سفوف کھا کر سو جایا کرے۔

**نسخہ سفوف** تخم کرفس (۳½ گرام)، انیسون (۲ گرام سے کچھ زیادہ) فطراسالیون (۱۰½ گرام)، اشق مجفف (۳½ گرام) — ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے — اور نہ رات میں (۲ گرام سے کچھ زیادہ (۳۵ گرام) سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کرے، ثقیل غذاؤں اور ہر قسم کے دودھ سے پرہیز کرے، صرف شوربہ جات استعمال کرے، — اگر اس تدبیر پر عمل

کیا جائے تو سدے کھل جائیں گے، اور گردوں کو مائیت کا صفایا کر دینے کی طاقت مل جائے گی۔

## قیلۃ الریح

اسی کو "قروفا" بھی کہتے ہیں، رطوبتیں تحلیل ہو کر ریاح غلیظ کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور راستہ کی کشادگی کی وجہ سے "کیس الانثیین" کی طرف اتر کر جمع ہو جاتی ہیں، ــــ قیلۃ الماء اور قیلۃ الریح کے درمیان فرق یہ ہے کہ قیلۃ الماء میں جب خصیتین کو پکڑا جائے یا ان کو مضبوطی سے پکڑا جائے تو پانی حرکت نہیں کرتا۔ اور قیلۃ الریح کی صورت میں اگر ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تو آواز پیدا ہوتی ہے اور ریح پیٹ کی طرف لوٹنے کی وجہ سے دونوں بیضے خالی ہو جاتے ہیں جیسے خالی مشکیزے میں دبانے سے ہوا خالی ہو جاتی ہے، پھر بھر جاتی ہے یہی حال خصیتین کا ہو جاتا ہے۔

## علاج

مریض کی فصد کھولی جائے اور استفراغ کیا جائے اور پرہیز میں رکھا جائے، ایسے مریض کو صرف بکری کے بچے کا گوشت کھلایا جائے اور کہنہ شراب پلائی جائے جبکہ کوئی امر مانع نہ ہو۔ ریاح پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے ــــ اس مرض میں "باندھنے" کا علاج بھی کیا جاتا ہے جس طرح "قیلۃ الامعاء" کے لئے کیا جاتا ہے۔

بعض احمق اطباء "کیس الانثیین" کو کھول دیتے ہیں۔ اور تھیلی کو جو جلد کے اندر ہوتی ہے، قطع کر دیتے ہیں، پھر باقی حصّہ کو سی دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے قبل ازیں ذکر کیا ہے" ــــ بعض اطباء خصیتین کو کھینچ کر داغ دیتے ہیں۔ اس طرح جلد باقی رہ جاتی ہے، اور ہوا کا راستہ بند ہو جاتا ہے ــــ مگر اس وقت تک فی زمانہ میں نے کسی کو ایسی جرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ مریض کو صحت ہو گئی ہو اور یہ علاج کامیابی سے ہمکنار ہوا ہو۔

## نتو السرّ (ناف کا ابھر آنا)

فتق کی وجہ سے ناف ابھر جاتی ہے مذکورہ پردہ پھٹ کر ناف میں گھس جاتا ہے۔ اور اندر پانی یا ریح جمع ہو جاتی ہے۔ اگر پانی جمع ہو جائے تو اس کا وہی علاج ہے جو استسقاء کی صورت میں کیا جاتا ہے، اور اگر فتق کی صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ استفراغ اور پرہیز، اور ممکنہ طور پر کھانے میں کمی کرنے کے بعد اس آلہ کے ذریعہ باندھا جائے، مذکورہ حمیان سے مشابہ ہوتا ہے، اس کا مستدیرہ سے علاج کیا جائے جس کے چار کاجے اور وسط میں گنڈیاں ہوتی ہیں، ــــ یہ آلے مضبوطی سے باندھے جائیں اور ہرگز جُدا نہ کریں ــــ اور اس پر وہی دوا لگائی جائے اور ضماد کیا جائے جو ہر قسم کے فتق کے لئے کیا جاتا ہے ــــ ناف کا ابھرنا زیادہ تر ریح کی وجہ سے ہوتا ہے اور بہت جلد بغیر کسی علاج کے

زائل ہو جاتا ہے ــــ ناف، فم معدہ اور ہر قسم کے فتق کے لئے لوہے کے آلات بھی تیار کئے جاتے ہیں جن کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان سب کو حکیم اندروماخس نے تیار کر کے اپنے فرزند کے پاس روانہ کیا تھا، سلع کو نکالنے اور خنازیر کے لئے بھی اس نے آلات بنائے تھے،ــــ اگر فی زمانہ اطبار مذکورہ علاج ہی پر انحصار نہ کرتے تو ہم یہاں ان تمام آلات کی شکلیں بھی ظاہر کر دیتے۔

---

# باب (۵۸)

# عانہ اور حالبین کے شقوق، خصیوں کی کھجلاہٹ اور ذکر کا تہیج اور پھنسیاں

یہ مرض شقاق العانہ والحالبین، اور شقاق البطن والثدیین کے نام سے مشہور ہے، ان تمام مقامات پر شقوق پیدا ہو جاتے ہیں، یہ زیادہ تر موسم گرما میں ہوتے ہیں جبکہ کثیر مقدار میں پسینہ نکلتا ہے اس کے ساتھ خراش بھی ہوتی ہے، جس کو کھجانے میں لذت محسوس نہیں ہوتی۔

اس کا سبب وہ پسینہ ہے جس میں حدت ہوتی ہے، اور مذکورہ مقامات پر جمع ہو کر احتراق پیدا کرتا ہے۔

**علاج** حسبِ ذیل مطبوخ سے مریض کا استفراغ کیا جائے:۔

**نسخہ** آب لبلاب، آب کاسنی کے اندر آلو بخارا، عناب، تمر ہندی، ترنجبین ڈال کر پکائی جائے اور اس میں خیار شنبر کی مقدار اور طاقت مریض کی قوت کے لحاظ سے شامل کر کے بھگو کر مل دی جائے۔ ماء الشعیر پلایا جائے کھانے میں پالک کے مزورات دیئے جائیں۔ نیز متاثرہ مقام کو حسبِ ذیل طلاء سے طلاء کیا جائے:۔

روغن حنا سے موم اور تیل تیار کر لیا جائے، پھر کسی قدر حنا سوختہ اور کمیلہ ایک جزء، بیل کا پتہ (ایک جز) لے کر مذکورہ موم اور روغن شامل کر کے خوب پھینٹ لیا جائے تا آنکہ ایک جان

ہوجائے۔ بعدازاں ضماد کیا جائے۔

**طلاء دیگر** اسرب صافی ایک صاف پتھر پر کافی مقدار میں گھس کر اس پر روغن حنا اور کسی قدر سفیدہ، مرداسنگ ڈالا جائے اور کسی قدر بیل کا پتہ شامل کرکے طلاء کیا جائے۔ اس طلاء کا ذکر اریباسبوس اور روفس نے کیا ہے۔

**طلاء عجیب** حلزوں تری ـــ اگر یہ دستیاب نہ ہو تو شلابی، اگر یہ بھی دستیاب نہ ہو تو اولیان لے کر جلائے اور اس کی راکھ میفخنج میں ملاکر مرہم کی طرح گاڑھا کرلیا جائے، اور پھر طلاء کیا جائے۔

**دیگر** مذکورہ راکھ اور زفت کو ایک جگہ کوٹ کر بھی ضماد کیا جاتا ہے۔ اور بعض وقت سرکہ اور روغن میں ملاکر بھی طلاء کیا جاتا ہے۔

اگر مذکورہ مقامات پر پسینہ نکلتا ہو تو مرداسنگ میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ اور کسی قدر توتیا فرابینی بھی شامل کیا جاتا ہے جب کہ حالبین، بغلوں اور ہاتھوں کے نیچے کثیر مقدار میں پسینہ نکلنے کی وجہ سے تعفن پیدا ہو، جس پر گفتگو ہوچکی ہے

**حکاک الخصیتین** خصیوں کی کھجلی ایک مشہور مرض ہے جو خشک گنج کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور باریک رگوں کو متاثر کردیتی ہے، اس کے کھجانے میں مزہ آتا ہے اور سرخی پیدا ہوتی ہے۔ کھجلی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ سبب خلط حاد ہے جس میں تیزی ہوتی ہے، اور خصیتین کی جلد کے اندر اتر آتی ہے۔

**علاج** فصد کھولی جائے، سادہ مطبوخ سے استفراغ کیا جائے۔ مریض کو پرہیز میں رکھا جائے۔ نبیذ کے استعمال سے روکا جائے۔ اور فصد و استفراغ کے بعد حمام میں پسینہ نکالے کئی دن تک روغن گل کی مالش کرے، پھر خصیوں کو یکجا کرکے، نیچے سے ان کی جلد اس طرح پکڑ کر اٹھائے کہ رگیں تیرنے لگیں، پھر ان سرخ رگوں کو استرے سے کھرچ دیا جائے، کئی مقامات پر اس طرح کرے، بعدازاں سرکہ سے دھوڈالے، پھر روغن گل کی مالش کرے ـــ اگر سکون ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ ان کے اوپر کے بالوں کو اکھاڑ دے، اور سرکے سے دھو ڈالے جس میں کسی قدر بورہ اور سرکے برابر مارآب بیخ کرفس شامل کیا گیا ہو۔

**طلاء دیگر** خصیوں کی خارش کے لئے جسے "قیروطی" اور "قیروطی الرصاص" بھی کہا جاتا ہے۔ اسرب (ایک جز) گھس کر کھرچ لیا جائے اور یکجا کرلیا جائے اس میں کسی قدر

روغن گل ڈال دے اور تھوڑا آب جرادہ کدو اور آب قداح جو کا ڈال کر خوب پھینٹ لے، اور طلاء کیا جائے۔

**طلاء دیگر** جب خراش میں حدت پیدا ہو:۔ تراب الزیبق (ایک جزء)، اقلیمیا فضہ، اور اقلیمیا ذہب (ایک جزء)، برگ دفلی (ایک جزء)، مویز، (ایک جزء) مسیعۂ سائلہ (ایک جزء) گندھک خام (ایک جزء) —— ان تمام ادویہ کو خوب پیس لیا جائے۔ اور آگ کی طرف لے جائے تاکہ کسی قدر کھول جائیں، خراش کے وقت خصیوں پر طلاء کیا جائے —— یہ اس کے ازالہ کی انتہائی اور آخری علاج ہے، اسی طرح ہر خراش کا اس سے علاج کیا جا سکتا ہے، چاہے کسی بھی عضو میں ہو۔

**قضیب کی سُوجن** یہ ہمیشہ ذکر کو عارض ہوتی رہتی ہے، اس کا سبب خلط ریاحی ہے جو بکثرت مجامعت کی بناء پر جمع ہو جاتی ہے، قضیب کو رگڑنے کے وقت بھی ایسا ہوتا ہے۔

**علاج** ایسی ادویہ سے استفراغ کیا جائے، قضیب پر حسب ذیل دوا کا طلاء کیا جائے:۔ انگور کے ڈنٹھلوں کی راکھ سرکہ کہنہ میں ملا کر کسی قدر روغن گل خالص ڈال دے، اور قضیب پر طلاء کر کے کپڑا باندھ دے۔ پٹی حشفہ کے پاس سے شروع کرے اور آخر تک باندھے۔ تین دن تین رات ایسا کرے۔ اس سے سُوجن زائل ہو جائے گی —— اگر اسی سے فائدہ ہو تو کافی ہے ورنہ انڈے کا چھلکا جلا لیا جائے پھر اس کو خاکستر کرم کے ساتھ سرکہ میں ملا لیا جائے۔ اور ایک ترا سفنج اس کے اندر ڈبو کر قضیب پر لگا دے۔ اس سے ورم تحلیل ہو جائے گا۔

**ذکر کی پُھنسیاں** دو قسم کی ہوتی ہیں، ایک وہ ہے جو خارش کے مشابہ ہوتی ہے، یہ حشفہ اور کمرہ یعنی راس القضیب پر ظاہر ہوتی ہے، اسے کھُجلانے سے لذت محسوس ہوتی ہے۔ سبب حاد تیز اور لطیف خلط ہے جو اس مقام پر مجامعت سے یا عضو کے انتشار کے وقت جب گرمی پیدا ہوتی ہے اتر آتی ہے۔

**علاج** باسلیق کی فصد کھولی جائے اور مطبوخ تمر ہندی سے اسہال کرایا جائے، آش جو سے مزاج میں اعتدال پیدا کیا جائے، اور صرف شوربہ جات استعمال کرایا جائے بعد ازاں متاثرہ مقام پر پھٹکری سرکہ میں روغن گل کے ساتھ ملا کر طلاء کیا جائے۔ پھر حشفہ پر بھی طلاء کیا جائے۔ بعض اطباء سابقین کا بیان ہے کہ زخم میں یا کسی دوسری جگہ میں سلخ کیا جائے، تو یہ مرض

جاتا رہتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو قضیب میں ظاہر ہوتی ہے، اس میں تکلیف ہوتی ہے، سبب محترق خون ہے جس میں صفراء کی آمیزش ہوگئی ہو، علاج یہ ہے کہ باسلیق کی فصد کھول کر، قے کرائی جائے، ——— اور حسب ذیل دوا لگائی جائے:-

آرد مبیس، آرد کرسنہ (ایک جزء)، منقیٰ سیاہ گھٹلی نکالا ہوا (دو جزء)، ان سب کو باریک پیس کر اس میں اس قدر میفختج ملائے کہ گاڑھا ہوجائے۔ پھر قضیب پر گاڑھا طلاء کر دے۔

**دیگر** فصد اور استفراغ بالدوار کے بعد اس پر جونک لگا دے، اس طرح جونک کے چوسنے سے مرض زائل ہو جاتا ہے۔

---

# باب (۵۹)

# "فریسموس" اور قضیب کی کجی اور ٹوٹنا

یہ مرض قضیب کو لاحق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے قضیب میں ہمیشہ انتشار رہتا ہے، بعض وقت اس کے ساتھ تکلیف بھی ہوتی ہے، اور تمدد بھی ہوتا ہے، اس کو یونانی لوگ " فریسموس" کہتے ہیں، جس کے معنیٰ ہیں "شیطان کا بچہ" یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یونان کے لوگ دروازوں پر ایسے کالے شیطان کی تصویر کھینچتے جس کا قضیب ایستادہ ہوتا ہے، اور جو اپنے ہاتھ میں قضیب پکڑے ہوئے ہوتا ہے اس کو یہ لوگ " ابن الشیطان" کے نام سے پکارتے ہیں۔

اس کا سبب وہ خلط ہے جس میں غلظت اور لزوجت ہوتی ہے اور ہوا بھر جاتی ہے، یہ خلط قضیب کی جڑوں میں اُتر آتی ہے، جب فاضل مواد وہاں جمع ہو جاتا ہے تو قضیب ہمیشہ ایستادہ رہتا ہے ـــــ بعض وقت یہ ریاح غلیظہ نفس قضیب کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں، بعض وقت دوسری رگوں اور شرائین سے آکر یہاں جمع ہو جاتی ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو نفس قضیب کے اندر پیدا ہوتی ہیں وہ کم ہوتی ہیں اس سے تکلیف نہیں ہوتی، اور جو شرائین اور دوسری رگوں سے اُتر کر آتی ہیں/ان کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس سے تکلیف بھی ہوتی ہے ان دونوں کا علاج ایک ہے ـــــ یہ مرض زیادہ تر کثرت مجامعت کی بناء پر پیدا ہوتا ہے ـــــ اور زیادہ عرصے تک باقی رہتا ہے چنانچہ اخلاط سوداوی کا انصباب ہونے لگتا ہے۔

**علاج** استفراغ کیا جائے، چونکہ مرض قضیب کے اندر ہوتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ادویہ کے ذریعے سے استفراغ نہ کیا جائے، اس اندیشہ کے تحت کہ مبادا غلیظ مواد اس مقام پر جمع ہو جائیں، ایسی صورت میں تکلیف بڑھ جائے گی، اگر ایسا ہو اور استفراغ بھی ضروری ہو تو ممکنہ طور پر استفراغ کیا جائے اور فصد کھولی جائے بہتر یہ ہے کہ اگر قوت موجود ہو تو باسلیق کی فصد کھولی جائے۔ پھر ملطف اشیاء کے ذریعہ قئے کرائی جائے جیسے مالح، روئی، موی وغیرہ سے۔ جب ایک یا دو بار فصد کھول چکے اور دو یا تین دفعہ علاج کیا جا چکے تو صرف سکنجبین پر اکتفاء کرے، اگر مزاج میں حدت ہو تو آش جو پلائے، اور متاثرہ مقام پر قیروطی کی مالش کرے جو جرادہ کدو، قداح چوکا، برگ اسپغول، برگ بارتنگ سے تیار کی گئی ہوں ۔ ان تمام ادویہ کا پانی نکال لیا جائے، پھر روغن بنفشہ سے قیروطی، کسی قدر روغن خیری اور صاف شدہ موم سے تیار کرے، پھر مذکورہ پانیوں میں ممکنہ طور پر بسا لے، پھر ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دے۔ بعد میں خانہ قضیب کی جڑ اور حالبین پر بھی متواتر کئی دفعہ طلاء کیا جائے۔ قیروطی کا استعمال، علاج اور فصد کے ذریعہ استفراغ کے بعد ہی کرنا چاہیئے۔

جالینوس نے اس کے لئے اس قیروطی کے استعمال کرنے کے لئے کہا ہے جو اسرب کے ہاون دستہ میں تیار کیا جائے یعنی جس کو اسرب سے یا رصاص سے، یا ان دونوں کو ملاکر بنایا گیا ہو بعد ازاں آب عصاالراعی، آب حی العالم، برگ اسپغول یا لعاب اسپغول نکال لیا جائے اور ہاون دستہ میں ڈال دیا جائے اور خوب نرم کیا جائے تاکہ رصاص کی ایک خاصی مقدار اس کے اندر حل ہو جائے اور گاڑھا ہو جائے پھر اس میں کسی قدر روغن بنفشہ ڈال دیا جائے، اور تمام متاثرہ مقام کو اس قیروطی سے طلاء کیا جائے۔

اگلے اطباء کی ایک جماعت اور اہل حرّان اس مرض میں جب کہ مریض کے مزاج میں حدت نہ ہو حسب ذیل طلاء کرتے ہیں:۔

**طلاء کا نسخہ** صبر سقوطری (ایک جزء) مر (ایک جزء)، شیاف مامیثا (ایک جزء) کوشِ ایوانی (ایک جزء)، آب کشنیز تر ، رصاص کے ہاون دستہ میں ان تمام ادویہ کے ساتھ ڈالدے اور خوب نرم کرلے تاکہ سب یکجان ہو جائیں، اور متاثرہ مقام پر طلاء کرے اس کا بہت اچھا اثر ظاہر ہوگا۔ یہ طلاء فصد اور علاج کے ذریعہ استفراغ کے بعد کیا جائے، اگر بدن کے اندر فاضل مواد باقی رہ جائے تو گرم پانی کے اندر بابونہ اور اکلیل الملک گرم کرکے بہانے میں کوئی مضائقہ نہیں، بعض اگلے اطباء، بقراط کے اس قول کی بناء پر کہ گرم پانی سے حمام کرنا مرض کی حدت میں اضافہ کرتا ہے،

اس سے پرہیز کرتے تھے، حالانکہ تحلیل کے وقت میں گرم پانی کا استعمال نہایت مُفید و مناسب ہے۔

**ابوماہر کا ضماد** فصد اور علاج سے استفراغ کے بعد ابوماہر قضیب اور عانہ پر حسب ذیل ضماد کرنے کا حکم دیا کرتا تھا۔

**نسخہ** آرد باقلا، آرد جو، کرسنہ، بابونہ، اکلیل الملک ——— ان تمام ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر لعاب اسپغول میں ملاکر ضماد کرے جبکہ مزاج میں حدت نہ ہو،

**اہل بغداد کا علاج** فصد، قئے، اور بدن کے استفراغ کے بعد، نرم، تحلیل کرنے والے حقنے دے جیسے سرکہ بابونہ، اکلیل الملک، جو کی بھوسی، تخم حلبہ تخم کتان وغیرہ ——— اس سے کئی بار حقنے دے مرض تحلیل ہو جائے گا، اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو قضیب پر گرم تیل لگانے میں مضائقہ نہیں، اگر مریض کا مزاج بدل جائے تو آش جو پلائے اور اعتدال پیدا کرنے والے شوربہ جات استعمال کروائے، نبیذ کے استعمال اور غلیظ غذاؤں سے فوراً روک دے اور جماع سے منع کرے۔

**دیگر** اس کے طلاء میں رسوت، صاع صینی کو عنب الثعلب میں ملاکر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور ایسے مریض کو استفراغ و بدن کے تنقیہ کے بعد گندھک اور نطرون چشموں میں بٹھایا جاتا ہے ——— میں نے دیکھا ہے کہ ابوماہر اس مرض کے علاج کے لئے، استفراغ کے بعد، ہمیشہ مصطگی کو چبا کر، مُنہ میں جمع شُدہ لعاب کو تھوک دینے زبان پر سعد کی مالش کرنے کے لئے کہا کرتا تھا عاقرقرحا اور مویز سے مسواک کرے، اور اطریفل استعمال کرے جو افتیمون سے بنایا گیا ہو۔

**قضیب کی کجی** یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوپر کی جانب، اور نیچے کے جانب یہ کجی ایسی پٹی کے باندھنے سے دور ہوسکتی ہے جو روئی سے بنائی گئی ہو، پھر/ کجی اگر کسی حدت والے مرض کے بعد پیدا ہوئی ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں، کیوں کہ یہ ایک استفراغی تشنج ہے۔ اگر یہ ایک یہ کیفیت پیدا ہوگئی ہو تو اس کے لئے علاج کارگر ہوسکتا ہے،۔

تشنج استفراغی کا علاج یہ ہے کہ اس پر روزانہ بکری کا دودھ ڈالا جائے اور زوفا۔ رطب کو موم اور تیل کے ساتھ ملاکر مالش کی جائے۔ ایسے مریض کے ساتھ ترطیب کا علاج کیا جائے، کھانے پینے میں تخفیف کا علاج نہ کیا جائے۔ عصب کی ترطیب کے بعد نوجوانوں کی علامات اس میں عود کرسکتی ہیں لیکن بوڑھوں کے اندر اگر یہ مرض پیدا ہو جائے تو پھر صحت کی توقع نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ بوڑھوں کے اعضاء کے اندر طبعاً خُشکی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے ان میں علاج کارگر نہیں ہوتا، ——— اگر نامردی کی

بنا پر یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو تو پھر اس کے لئے حقنوں اور فصد کے ذریعہ استفراغ کرنا چاہیئے بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت ہو، اس کے بعد ضروری علاج کیا جائے۔

نوع امتلائی میں جلد صحت ہو جاتی ہے بشرطیکہ مریض پرہیز سے کام لے اپنے آپ کو بھوکا رکھے اور ہمیشہ شوربہ جات کا استعمال کرے۔ فصد اور استفراغ کے بعد حسب ذیل ضماد بھی کیا جاتا ہے:۔

**ضماد کا نسخہ** روغن ناردین سے موم اور تیل تیار کر لیا جائے اس میں کسی قدر آرد جو اور کسی قدر خطمی ڈال دی جائے اور خوب پھینٹ کر یکجان کر لیا جائے اور قضیب پر ضماد کیا جائے، تحلیل میں دشواری پیدا ہو اور سختی آجائے تو حجر رقشتیا گرم کر کے اس پر سرکہ ڈال دیا جائے اور قضیب کے نیچے رکھا جائے تاکہ بخارات اٹھ کر قضیب کے اوپر جائیں اور سخت مواد تحلیل ہو جائے، جالینوس نے کجی کے علاج کے لئے اسی پتھر سے اٹھنے والے بخار کو بہتر بتایا ہے، مگر بعض دوسرے فاضل اطبار نے کہا ہے کہ انھوں نے حجر رقشیتا اور حجر رحیٰ اور حجر اور صفائح الحدید کو آزمایا، ان سب میں صفائح الحدید کے بخارات زیادہ کارگر ثابت ہوئے، اسطور پر کہ ان پر گرم سرکہ ڈالا جائے۔ اور بخارات قضیب کو پہنچائے جائیں۔

**انکسار القضیب (یعنی قضیب کا ٹوٹنا)** علاج یہ ہے کہ مریض کے مزاج اور موسم کے مدنظر اگر دوا کے ذریعے استفراغ کرنے اور فصد کھولنے کی قوت ہو تو استفراغ کیا جائے اور فصد کھولی جائے، قضیب کی باریک کھالیں تراشی جائیں، جیسا کہ ٹوٹنے کی صورت میں دیگر اعضار کے ساتھ بھی یہی عمل کیا جاتا ہے، بعدازاں نہایت صبر، مر، اقاقیا، اسوت لے کر باریک کوٹ لیا جائے اور انڈے کی سفیدی میں شامل کر کے لگا دیا جائے، تیل بالکل نہ لگائے، مذکورہ ادویہ کو ایک پٹی پر لگا کر قضیب کے اوپر نیچے، بائیں دائیں باندھ دیا جائے، درمیان میں بھی کوئی چیز باندھ دی جائے۔ اگر اس کے اندر استقامت آجائے تو حسب ذیل ضماد لگائے

**نسخۂ ضماد** رسوت، گلنار، مازو مقلو، خرنوب رطب، جوزالسرو۔ بعض وقت اس میں تخم انار اور پوست انار بھی شامل کیا جاتا ہے، باریک کوٹ کر لعاب اسبغول میں ملا لیا جائے۔ اس کے اندر کسی قدر اسراش شامل کر لے تو درست ہے، بعدازاں قضیب پر ضماد کیا جائے اگر پیشاب کا راستہ سکڑ جائے تو احلیل یعنی ذکر کے سوراخ میں روغن گل ٹپکائے، اس سے نرمی آجائے گی اور راستہ کشادہ ہو جائے گا۔ غذا میں شوربہ جات اور خفیف غذاؤں کے سوا دوسری غذا کا اضافہ نہ کرے خالص روٹی بھی استعمال کر سکتا ہے۔

# باب (۶۰)

# ظاہری اور باطنی بواسیر، مقعد کا ورم، استرخاء اور خروج

بواسیر ایک سوداوی مرض ہے جو خون کے فساد اور غلظت، اور مقعد کی آخری رگوں میں خون کے اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جب خون عضو کے اندر آکر بہنے نہیں پاتا تو سخت ورم پیدا کر دیتا ہے جس کو "سقیروس" کہتے ہیں، — جب ظاہری رگوں کے اندر خون جمع ہو جاتا ہے تو "مرض دوالی" پیدا ہوتا ہے، — اگر یہی خون تر عضو کی رگوں اور شرائین کے اندر جمع ہو جائے تو سرطان کا موجب بنتا ہے۔

یہ خون جگر کے اندر فاسد ہو جاتا ہے، اس کے فساد کی وجہ حرارت اور یبوست کی زیادتی، یا کثرت یا زیادہ وقفہ تک جگر کے اندر ٹھیرے رہنا اور جذب کرنے اور خارج کرنے سے طحال کا کمزور ہو جانا ہے۔ یا ایسی غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو سوداوی خون کو فاسد کر دیتی ہیں۔ رگوں کے آخری کنارے طبعًا، عضلہ مستدیرہ جو مقعد پر ہوتا ہے اور ان اعصاب کے درمیان ہوتے ہیں۔ جو اس کے بازو میں ہوتے ہیں، — یہ رگیں خون سے بھر جاتی ہیں تو/ مقعد پر ورم آجاتا ہے، اور گرمی کی وجہ سے وہاں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بعض وقت پھنسیاں فم العروق پر ہوتی ہیں، اور کبھی اس سے ہٹ کر ہوتی ہیں، یہ ناصور کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، اور بعض دفعہ سوراخ پر ہوتی ہیں تو اس کو باصور کہتے ہیں، اس طرح بواسیر کی بھی تین قسمیں ہوتی ہیں، یا تو بواسیر صرف رگوں میں ہوتی ہے نہ پھنسی ہوتی ہے، نہ پیپ نکلتی ہے، مگر جب

رگیں باریک پڑجاتی ہیں اور پھٹ جاتی ہیں تو اس سے کافی مقدار میں خون نکلنے لگتا ہے، دوسری قسم نرم پھوڑوں کی شکل میں ہوتی ہے، جب مرض میں ہیجان پیدا ہوتا ہے تو ورم آجاتا ہے، جب سکون ہوتا ہے پستان کے منہ کے مانند نظر آتی ہیں، تیسری قسم سخت پھنسیوں کے مانند ہوتی ہے جو پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ــــ یہ پھنسیاں کبھی محسوس طور پر نظر آتی ہیں اور کبھی نظر نہیں آتیں، بعض اوقات ان پھنسیوں کی وجہ سے ایک ایسی چیز پیدا ہوتی ہے جس کو اطباء "تسہ" کہتے ہیں، یہ وہی قسم ہے جس میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور نزدیک نزدیک کئی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ انھیں میں وہ چیز بھی پیدا ہوتی ہے جس کو "توتیا" کہا جاتا ہے ــــ ان تمام تین اقسام میں سے ہر قسم بطریق اقل، بطریق اکثر، بطریق اشد اور بطریق اخف یعنی چار طریقے سے توڑی جاسکتی ہے، ہم پہلے اس کا ایک عمومی اور مجموعی علاج ذکر کریں گے، پھر ہر قسم کا خاص علاج بیان کریں گے۔

## بواسیر کا علاج

مرض میں ہیجان پیدا ہونے سے پہلے، مریض کا استفراغ کیا جائے، اور باسلیق ابطی کی فصد کھولی جائے۔ مریض کو گائے کے گوشت سے بالکل روک دیا جائے، بھونے ہوئے نمکین گوشت پنیر، نمکین مچھلی، اور تیز ترکاریوں سے بھی منع کیا جائے، صرف مرغی کے چوزے اسفید باجہ اور زہر باجہ بناکر استعمال کئے جائیں، یا بکری کے بچے کے دست استعمال کئے جائیں، پھر مزاج کا جائزہ لیا جائے، اگر برودت یا رطوبت کی طرف مائل ہو تو حسب ذیل "حب" استعمال کئے جائیں:۔

## نسخۂ حب

ہلیلہ سیاہ ہندی خالص صاف شدہ (۳۵ گرام)، زنفار تر یا خشک شعیر فارسی، مصطگی (ہر ایک ۳½ گرام)، پھر مقل ازرق صافی (۱۷½ گرام) لے کر آب کراث نیلی میں بھگو لیا جائے، تاآنکہ نرم ہوکر تحلیل ہوجائے، پھر مذکورہ ادویہ کو پیس چھان کر ملالے، اور گوندھ کر، کالی مرچ کے برابر حبوب بنالے، اور استعمال کرے، اس سے بواسیر دور ہوجائے گی، پرہیز کے ساتھ استعمال کیا جائے تو سوکھ جائے گی۔

## بواسیر کی تجفیف کیلئے دھوئیں کا نسخہ

سانپ کی کینچلی، دھنیا خشک، مقل، پوست بیضۂ مرغ، پوست بیخ کبر، بیگن کی کٹوریاں ــــ پھر ایک ٹب لے کر اس کے اندر متوسط سوراخ کرلے، مذکورہ ادویہ کو، انگیٹھی میں آگ سلگا کر ڈال دے، اور اس پر ٹب رکھ کر اوپر بیٹھ جائے۔ اس ترکیب سے دھواں لینے کی وجہ سے بواسیر سوکھ جائے گی اور مقعد کے چھالے درست ہوجائیں گے۔

# روغن جو مزاج کے سکون کی صورت میں استعمال کئے جا سکتے ہیں

روغن تخم کشمش، روغن تخم انجیر، روغن بان، اگر مریض کا مزاج حرارت کی طرف مائل ہو تو روغن گل، روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن طلع کا استعمال کیا جائے، کیوں کہ یہ روغنیات حرارت کی تسکین کے لیئے ہیں، اس لئے ان کا استعمال بواسیر کے لئے سود مند ہے، اگر روغنوں کے ذریعہ علاج سے گرمی پیدا ہوتی ہے؛ اور مقعد کو نیم گرم روغن گل سے تکمید کرنا اس کو قوی بناتا ہے اور پھٹن پیدا ہونے نہیں دیتا۔

**دیگر** مقعد کے اندر اگر ورم پیدا ہو جائے تو اس کی تکمید کے لئے "مرہم کافوری" استعمال کریں یہ مرہم موم، روغن، سفیدۂ رصاص مغسول اور کسی قدر فنکار سے بنایا جاتا ہے جس کو خشنیہ الحمراء بھی کہتے ہیں۔ ان تمام ادویہ کو ہاون دستے میں ڈال کر سرد پانی ڈالا جائے، اور خوب دھویا جائے تاکہ ملائم اور نرم ہو جائے۔ اس طرح دو تین مرتبہ دھوئے اور پانی بہانے کے بعد اس کے اندر انڈے کی رقیق سفیدی شامل کردی جائے اور خوب ملالیا جائے تاکہ جذب ہو جائے اور یکجان ہو جائے، بعد ازاں استعمال میں لائیے۔ اس سے ورم کو تسکین حاصل ہوگی۔

**ہر ایک کا تفصیلی علاج** اس اجمالی ذکر کے بعد، اب ہم ہر ایک قسم کے علاج کا تفصیلی ذکر کریں گے۔

جب رگ پھٹ جائے تو خون کو دیکھنا چاہیئے، اگر خون، سیاہ گاڑھا ہو تو اس کو کسی قدر بہنے دیا جائے اور پھر بند کردے، کیوں کہ زیادہ بہنے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور قوت میں کمی واقع ہوتی ہے، خفقان کا مرض پیدا ہوتا ہے اور رنگ زرد پڑجاتا ہے، اور بعض دفعہ تو ضعف جگر کی وجہ سے مرض استسقاء پیدا ہو جاتا ہے، مقعد سے خون نکلنے کے دو عجیب حالات ہیں، مقعد کا خروج، اور اس کا اقتباس، کیوں کہ اگر اس کو بند کر کے دبا دیا جائے اور خون نکلنے نہ پائے، تو جگر کے اندر موجود خون فاسد ہو جاتا ہے، کیوں کہ جب طحال کمزور ہو جاتی ہے تو جگر کو بھی کمزور کر دیتی ہے اور قوت ممیلہ کو بھی کمزور کر دیتی ہے جو استسقاء کا موجب بنتی ہے، کیوں کہ اس سے برودت اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

جب خون کثیر مقدار میں خارج ہو جاتا ہے تو بھی استسقاء کا مرض پیدا ہوتا ہے کیوں کہ جگر کے اندر برودت آجاتی ہے / اور خون میں رقت پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر خون کی اچھی خاصی مقدار خارج ہو جائے اور خون صاف ہو جائے تو بواسیری خون بند

کرنے والے اشیافات، اقراص یا سفوف کے ذریعے بند کر دینا چاہیئے۔

### اشیاف کا نسخہ جو خون بند کر دیتا ہے

مر (ایک جزء)، اقاقیا (ایک جزء)، دم الاخوین، عصارۂ لحیۃ التیس، رسوت (ہر ایک دو جزء) ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس کے اندر کسی قدر زعفران اور تھوڑی سی افیون شامل کر لی جائے، اور برگ بارتنگ کے پانی میں گوندھ لیا جائے اس کے لمبے لمبے شیاف بنا کر، خون کے بند ہونے تک حمول کیا جائے۔

### اقراص کا نسخہ جو خون بند کر دیتے ہیں

بارتنگ، طباشیر جلال، گل قبرسی خالص اور گل مختوم (ہر ایک ۳½ گرام)، لبان ابیض (۷ گرام)، رسوت (۵½ گرام)، کہربا خصوصی خالص (۷ گرام)، کوڑی سوختہ، بسد حجر الدم لؤلؤ صفار (ہر ایک ۷ گرام)، عصارۂ لحیۃ التیس (۱۰½ گرام)۔ ـــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیا جائے اور شربت آس میں گوندھ کر (۳½ گرام) وزن کے قرص بنا لئے جائیں اور سایہ میں سکھایا جائے ـــ روزانہ ایک قرص، (۲۵ گرام) شربت آس یا شربت ریباس یا بہی کے ساتھ استعمال کرے، غذا میں سماقی مزورہ دیا جائے جو رب انار سے بنایا گیا ہو، اور کھانے میں زیادتی نہ کرے۔

### خون بند کرنے والے سفوف کا نسخہ

ریوند چینی خالص (۳½ گرام)، مامیران چینی (۲ گرام سے کچھ زیادہ)، رسوت (۱¾ گرام)، عصارۂ لحیۃ التیس (۵½ گرام)، کہربا خالص (۷ گرام)، ہلیلہ سیاہ ہندی جس کو گھی میں بھون لیا جائے (۱۰½ گرام)۔

### دیگر

ایک سفوف جس کو ہم نے بطور دستور کے حاصل کیا ہے، اور جو مجرب ہے:۔
پوست خربزہ، اس خربزہ کا چھلکا جسے کومہ کہتے ہیں، اور جو کم شیریں ہوتا ہے، اور اس کے خشک کردہ چھلکے (۷ گرام)، اور بیج جس کو "بزر الیلام" کہتے ہیں (۱۰½ گرام)، شعر اسود (کالے بال) (۱½ گرام)، خبز خشکار سوختہ (۳۵ گرام)، کشمش کی گٹھلی کا مغز جس کی کڑواہٹ کو پانی اور نمک سے دور کر کے خشک کر لیا گیا ہو (۱½ گرام) کندر (۷ گرام)، ـــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے۔ اور سفوف کی طرح استعمال کیا جائے ـــ خون کو بند کرنے میں اس کی عجیب و غریب تاثیر ہے۔ بعض وقت ایک دن کے اندر، اور بعض دفعہ دو دن کے اندر خون بند ہو جاتا ہے۔

### دیگر سفوف جس کی عجیب تاثیر ہے

جوز سوختہ (ایک جزء)، زردی بیضہ سوختہ

ایک جزء) تل مقلو (ذیتن جزء) ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور نہار منہ پھانک لیا جائے، اس سفوف کو شربت سبب، شربت آس، شربت ریباس جیسے شربتوں کے ساتھ استعمال کرے۔

بواسیر کے مریض کو چاہیئے کہ اپنے معدے کو گل انگبیں مصطگی سے طاقتور بنائے۔ اگر ضماد کی ضرورت لاحق ہو تو گل سرخ کسی قدر سنبل، مر، روغن ناردین، موم اور روغن جو روغن ناردین سے تیار کیا گیا ہو، ضماد کرے، نیز جگر کی تقویت کے لئے دواء الکریم، برگ انبر بارنیں، پوست فستق جو کھایا جاتا ہے، صندل سرخ اور صندل سفید آب آس تر میں ان ادویہ کو ملا لیا جائے اور ہلالی شکل کے ایک پارچہ میں لت پت کر کے ضماد کیا جائے۔

زائدوں کے مانند دانوں کو نکال پھینکنا چاہیے ـــــ اگر پانچ ہوں تو اس میں سے چار نکال دے' اس کو کسی جرم یا حدت والی دوا کے ذریعے نکال دے، جیسے روغن جالینوس، یا دگیر بر دیگ یا اشنان خضر یا کسی لوہے کے ذریعے' ـــــ مگر لوہے کے اوزار کے ذریعہ نکالنے والا کافی تجربہ کار اور مرض کے جوہر و اصلیت سے واقف ہونا چاہیئے، تاکہ اصل مقعد کٹنے نہ پائے، ورنہ ایسی حالت پیدا ہو جائے گی جس کا کسی مرہم سے علاج نہیں ہو سکتا ـــــ اگر ایسے دانے ہوں جن کو "تینہ" کہا جاتا ہے تو اس کو حک و قطع کے ذریعہ نکال دینا چاہیئے۔ اس پر "دواء حاد" لگانے کی ضرورت نہیں ـــــ اگر یہ دانے مقعد کے اندرونی حصے میں ہوں تو پھر مقعد پر آگ کا پیالہ یا آگ کی انگیٹھی رکھنی چاہیئے، جس کا ہم نے کئی جگہ ذکر کیا ہے۔ اس طرح مقعد الٹ جائے گی ـــــ ان دونوں کو دیکھے، اگر انھیں کاٹا جا سکتا ہے تو کاٹ دے' ـــــ اگر لوہے سے نکالا جا سکتا ہے تو نکال دے ـــــ اس کے لئے دوا حاد کی ضرورت ہو تو ایک روئی کے ٹکڑے پر لگا کر وہاں لگا دے۔ اس سے وہ دانے کالے پڑ کر نکل جائیں گے بعد ازاں مناسب مرہموں کے ذریعے علاج کرے۔

اگر وہ دانے ہوں جن کو "توتہ" کہا جاتا ہے تو اس کے لئے قطعاً لوہے کے استعمال کی ضرورت نہیں ـــــ کیوں کہ یہ دانے بے حد سرخ، سخت اور منخی ہوتے ہیں جیسے شہتوت کے دانے، ان پر لوہا لگانا اس لئے خطرناک ہے کہ یہ ہمیشہ شرائین کے کناروں پر ہوتے ہیں، اس کے اندر زیادہ رگیں ہوتی ہیں، ان کو قطع کرتے ہی خون نکلنے لگتا ہے، لہذا اس پر وہ ضماد کرے جو مذکور ہو چکا ہے ـــــ جراحت کار، جہالت سے کام لیتے ہیں اور "توتہ" قطع کر دیتے ہیں، اور اس پر اچھی طرح داغ لگا دیتے ہیں ـــــ یہ ایک غلطی ہے، کیوں کہ اس کا سے دبر کا حلقہ خراب ہو جاتا ہے ـــــ اگر دانے عود کریں اور ہرے ہو جائیں تو "دواء حاد" کے لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں، تاکہ وہ جڑ سے نکل جائیں،

پھر مناسب مرہموں کے ذریعہ علاج کرے۔ اگر دبر کے حلقے سے باہر اس کا کاٹنا ممکن نہ ہو تو اس پر " دوا، حاد" لگا دے تاکہ جڑ سے نکل جائے۔

دبر کے حلقے میں جو شقاق آجاتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ پھٹن کے اندر سختی ہوتی ہے اور رنگ مٹیالا اور ہرا ہوتا ہے، اس کا " دوا رحاد" کے ذریعے علاج کرکے مرہم سے علاج کیا جاتا ہے اگر پھٹن کے اندر سختی نہ ہو تو رنگ مٹیالا نہیں ہوتا، اس کے اندر کوئی خطرہ نہیں، اس کا علاج بھی مرہم سے کیا جاتا ہے۔

**شقاق کے لئے خاص مرہم** گائے کی پنڈلی کا مغز، روغن گل، کسی قدر مقل لے کر اس کے اندر، مرداسنگ کو کوٹ چھان کر شامل کرلیا جائے اور سفیدہ مغسول، اور کسی قدر خاکستر حلزون بھی رگ پر رکھ کر ملا لیا جائے، اس طرح موم اور روغن تیار کرلیا جائے۔ پھر آگ سے اتار کر ہاون دستے میں ڈال دے اور خوب مالش کرے، اس میں کسی قدر زیتون کا تیل بھی ڈال دے — پھر اس مرہم کو استعمال کرے اسے "مرہم اشقاق" کہا جاتا ہے۔

**دیگر** تخم مرو (ایک جزء) تخم کتان (دو جزء) — ان ادویہ کو خوب کوٹ کر دودھ میں ملائے تا آنکہ لیسدار ہو جائے اس میں کسی قدر انڈے کی زردی، اور کسی قدر روغن گل ڈال کر خوب پھینٹ لے تاکہ نرم ہو جائے اور تمام اجزاء برابر مل جائیں، پھر شقاق پر لگائے۔ اس مرہم سے اندر کا سارا مواد نکل جاتا ہے اور گوشت بھر جاتا ہے۔

تھوڑی سی بواسیر بھی اگر نمایاں ہو یا شقاق نظر آئے تو طبیب کو غفلت نہ برتنی چاہیئے۔

**ورم مقعد** کی فصد کھولی جائے اور پرہیز کرایا جائے علاج کا حکم دیا جائے آردجو، آردمسور کو انڈے کی سفیدی اور روغن گل خالص کے ساتھ پھینٹ کر ضماد کیا جائے، اور ہمیشہ گرم گرم روغن گل سے تکمید کرے، اس سے ورم تحلیل ہو کر درد دور ہو جائے گا۔

**خروج المقعد** عضلہ ممسکہ دبر میں اگر استرخاء پیدا ہو جائے تو اسے "خروج المقعد" کہتے ہیں اس عضلہ میں استرخاء پیدا ہو جائے اور کثیر مقدار میں رطوبتیں جمع ہو جائیں تو دُبر میں بھی استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔

**علاج** فصد اور قے کے ذریعہ استفراغ، پھر گرم روغن سے مالش کی جائے، بعد ازاں اس پر کوڑی سوختہ اور کندر کو باریک پیس کر چھڑکا جائے۔ جب مقعد اپنی جگہ واپس آجائے تو پانی میں برگ آس اور حب الآس، پوست انار، مازو، خرنوب نبطی، گلنار، رعی الحمام، ڈال کر اوٹائے

اور مریض کو اس نیم گرم پانی میں بٹھائے، اس سے دبر کو تقویت حاصل ہوگی اور مقعد کا خروج نہیں ہوگا، یہ عمل دبر کے اپنے مقام پر لوٹنے کے بعد کرنا چاہیئے، اگر دبر باہر ہو اور اس کو پانی لگ جائے تو پھر ہرگز مقعد اپنی جگہ پر واپس نہیں لوٹے گی۔

**دیگر برائے ردِّ مقعد** مازو سوختہ، مدادِ صینی، مُر سوختہ۔ ان سب کو یکجا کر لیا جائے، اور پیس کر چھان لیا جائے، اور مقعد پر چھڑکا جائے — ایسے مریض کو چکنی غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے۔

**دیگر** برائے ردِّ مقعد و تقویت دُبر شربت مازو سے دھویا جائے اور اس پر سک[1] چھڑکا جائے اور شربت میں بھگو کر پٹیاں رکھی جائیں، اس سے مقعد اپنی جگہ واپس آجائے گی اور تقویت حاصل ہوگی۔

**دیگر** دُبر کے استرخار کی صورت میں بعض اوقات داغ لگایا جاتا ہے، اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے، مقعد میں ایسی سختی آجاتی ہے کہ پھر خروج نہیں ہوتا۔

ہم یہاں مزید بواسیر کے بیان کو طول دینا نہیں چاہتے، کیوں کہ اس کا تفصیلی بیان اس مقالہ میں آرہا ہے جو آنتوں، دُبر اور آلات تناسل اور مثانہ کے امراض پر مشتمل ہے۔

---

[1] سک: عصارۂ آملہ

# آٹھواں مقالہ

# آٹھواں مقالہ

## اِس مقالے میں حسب ذیل ابواب ہیں:

# باب (۱)

# سینہ اور اس کے مشمولات

ہم عزم کر چکے ہیں کہ ہر عضو کی صفت بیان کر دیں۔ مقصود یہ ہے کہ اس عضو کے اندر پیدا ہونے والے مرض کی تشریح ہو سکے۔ چنانچہ ہم اس عضو کی صفت، جوہر اور اس کے مزاج کی تشریح کیا کرتے ہیں، بعدازاں امراض کا ذکر کرتے ہیں۔ جلدی امراض کی بحث سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ان میں کچھ ہی امراض رہ گئے ہیں اور وہ بھی ایسے ہیں کہ پیش آجائیں تو معالج کے لئے ان کے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اب ہم سینہ کے امراض سے بحث کریں گے۔ اس میں ہم بتائیں گے کہ سینہ کی صورت، مزاج اور کیفیت کیا ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس مقام پہ جب بھی کوئی مرض لاحق ہو طالب کے سامنے اس کی تصویر آجائے۔ مقام مرض کی معرفت سے عضو کا جوہر اور مزاج معلوم ہوگا اور اس علم سے علاج کی وادئ پُرخار طے کرنا آسان ہو جائے گا۔

**سینہ کے حدود** سینہ کے حدود چھ ہیں۔
۱۔ دونوں ترقوہ (ہنسلی کی ہڈیاں) (۲) اس کے مقابل، نیچے سے، پھیلا ہوا عضلہ جو حجاب کہلاتا ہے۔ (۳) پشت کے مہرے (۴) قص یعنی سینہ کی ہڈیاں۔ (۵) داہنے پہلو کی پسلیاں۔ (۶) بائیں پہلو کی پسلیاں۔

اس طرح سینہ اور اس کی تجویف (CAVATY) کی تکمیل ہڈیوں کے اڑتیس ٹکڑوں سے

ہوتی ہے ۔ سات مہرے ، سات سینہ کی ہڈیاں اور چوبیس پسلیاں ۔ ترقوہ (ہنسلی) کی دونوں ہڈیاں تجویف صدر کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اس لئے ہیں کہ کندھے اور مونڈھوں کو سیدھا رکھیں ۔ معدہ ، قلب اور پھیپھڑے کے درمیان حجاب حاجز ایک ایسا عضو ہے جو پھیل کر صفاق کا جوہر بنتا ہے ، اور سامنے سے سینہ کی ہڈیوں سے اس مقام پر متصل ہوتا ہے جہاں سیف نامی ہڈی کا آغاز ہوتا ہے ، یہ سینہ کی ایک ہڈی ہے جو فم معدہ کے اوپر اُبھر کر اس کے لئے ستر کا کام کرتی ہے ، مقام اتصال پر اطراف میں دونوں جانب سے ایک لحمی حصہ شروع ہوتا ہے ، جو اس کے جزء لحمی والی پسلیوں سے اور پیچھے سے پُشت کے مہروں سے متصل ہوتا ہے ۔ یہ ایک ایسا حجاب ہے کہ اس میں اوپر کی سمت سوائے مری اور قصبتہ الریہ کے اور کوئی سوراخ نہیں کھلتا نیچے کی سمت سے ان دونوں رگوں کے سوراخ ہوتے ہیں جو جگر سے نکلتے ہیں ۔

اس کے نام کے بارے میں اطباء سابقین میں اختلاف ہے ۔ بعض اس کو "حجاب متعرض" کہتے ہیں ، بعض "حاجز" کا نام دیتے ہیں جو بطن اسفل اور بطن اعلیٰ کے درمیان مائل ہے ، بطن اعلیٰ سے مراد سینہ ہے ، بعض اطباء اس کو "حاذق" کے نام سے یاد کرتے ہیں ، ـــــ بعض اسے حاذق کہتے ہیں جو پسلیوں پر استر کرتا ہے ، کیوں کہ یہ پسلیوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے ، مختصر یہ کہ اس کے بہت سے نام ہیں ۔ اطراف سے بہت سے نام نکلتے ہیں جن کو ہم اس کے مقام پر ذکر کریں گے ۔

سینہ کو سر سے اترنے والی دو جھلیوں میں تقسیم کرتی ہیں ، جو اترتے وقت متحد ہوتی ہیں ، مگر آگے چل کر ایک کمزور جھلی کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ۔ یہ جھلی مہروں سے متصل ہو کر پھیلتی ہے ، اور دائیں بائیں مہروں کا ایک حصہ لیتے ہوئے سامنے سے سینہ کی ان ہڈیوں سے جو موثق نہیں قص کہلاتی ہیں متصل ہوتی ہے نیچے سے اس حجاب کی جانب پہنچتی ہے جسے عضلہ منسبطہ کہتے ہیں تو پھر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ۔ اس طرح یہ اس حجاب کو گویا ڈھانک لیتی ہے اور اس پر اس طرح چپکی ہوتی ہے جیسے دونوں ایک ہوں ۔ ہر قسم ایک راہ چل کر دونوں طرف سے تمام پسلیوں کو استر کرتی ہے ۔ یہ دونوں اضلاع (پسلیوں کو استر کرنے والی جھلیاں ہوتی ہیں ۔ سینہ کا یہ اجمالی خاکہ ہے ، یہاں ہم اس کے ہر جزء کے منافع کا ذکر نہیں کریں گے ۔ کیوں کہ فاضل جالینوس نے منافع الاعضاء کے مقالۂ ششم ، ہفتم ، اور ہشتم میں کیا ہے ـــــ یہ مختصر بیان ہم نے یہاں اس لئے لکھا ہے کہ طالب علم یا طبیب جس نے جالینوس کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ، اس کے سامنے سینے کی ایک اجمالی صورت آجائے اللہ تبارک وتعالیٰ نے

سینے کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ قلب کے لئے ایک محافظ اور قلعہ کا کام دے، یہ ایک ایسے صندوق کے مانند ہے جو اپنے اندر کی تمام چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

پھیپھڑا ایک ایسا عضو ہے جو تر اور زبدی جوہر سے بنایا گیا ہے، یہ پانچ اقسام پر مشتمل ہے دونوں جانب سے دو دو قسمیں ہیں جو قلب کا احاطہ کرتی ہیں اور پانچویں قسم فرش کا کام دیتی ہے، یہ اس بڑی رگ کے پیچھے ہے جو قلب سے دماغ تک جاتی ہے، پھر اس کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں، ایک قسم نیچے کی سمت اترتی ہے اور دوسری قسم اوپر کی سمت چڑھتی ہے، وہ تمام رگیں جو سر اور گردن کی طرف چڑھتی ہیں شریانوں اور وریدوں پر مشتمل ہیں، ان کا راستہ حجاب کے درمیان سے گزرتا ہے جو سینے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے، حجاب اس کے لئے ستون کا کام کرتا ہے۔

پھیپھڑے کے اندر بہت سی شریانیں اور وریدیں موجود ہیں جو قلب کے اندر تک چلی جاتی ہیں، یہ غذا، حرارت، روح اور خون کو اعتدال پر رکھتی ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تمام رگوں کو عجیب کاریگری اور نادر حکمت کے ساتھ بنایا ہے۔ ہمارے مذہب کے مطابق ساری شریانیں اور وریدیں ایک ہی طبقہ سے بنائی گئی ہیں، مگر انبازقلس کے مطابق اس کے دو طبقے ہیں، فوائد کا ذکر ہم قلب کے بیان میں کریں گے ـــــ پھیپھڑے کو قلب کا خزانہ بنایا گیا ہے، یہ ہوا کو جذب کرتا اور خارج کرتا ہے، اور قلب کے انقباض اور انبساط کی راہ ہموار کرتا ہے، قلب کا انقباض اور انبساط انسان کے تنفس پر موقوف نہیں ہے، انسان سانس روک لے تو بھی انقباض وانبساط جاری رہتا ہے، بعض اوقات یہ کیفیت متواتر اور تیز ہوتی ہے، کبھی تنفس شدید ہوتا ہے، مگر نبض ساکن رہتی ہے، لہٰذا ہوا، اس غذا کے مانند ہے جو ہوا میں، یا اس پانی کی طرح ہے جو کنویں میں موجود ہوتا ہے، حسب ضرورت قلب اس سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔

قلب ایک عضو شریف ہے جس کو اللہ نے زندگی کا سرچشمہ بنایا ہے، اس کے دو دعاء یعنی برتن ہیں ایک تو روح کا ہے، اور دوسرا خون اور حرارت غریزیہ کا، ـــــ پھر روح، حرارت غریزیہ اور خون کو یکجا کر دیا، اسی یکجائی سے وہ ایک جسم بن جاتے ہیں جسے ہم "روح حیوانی" کہتے ہیں کیوں کہ حیات اس کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ـــــ قلب، عضلات اور مضبوط اور سخت گوشت سے بنا ہے جس میں بہت کم مسامات ہیں، اس کو ایسا اس لئے بنایا گیا کہ کوئی آفت نہ پہنچنے پائے، دو دعاء کے علاوہ قلب کے تین "تعاریج" (پیچ) بھی ہیں، بعض اطباء سابقین نے اس کا نام "حلائد" اور "مطارح" بھی رکھا ہے جس طرح سر کے بعض اشکال کا نام "قبہ"، ازج، طاق، اور "قمع" رکھا گیا ہے ـــــ ان ناموں کے بہت سے فوائد ہیں، ان مطارح اور مجاری کو ایک عظیم حکمت کے تحت اللہ نے بنایا ہے، وہ یہ کہ گرم

ہوا ان مجاری کے اندر جمع نہ ہونے پائے تاکہ روح سلامت رہے، اور ہوا کی حفاظت کا بھی کام دیں، کیوں کہ بعض وقت ضرورت سے زیادہ ہوا بھی داخل ہوسکتی ہے، جو ان آلات کے اندر جمع ہوکر ضرورت کے مطابق قلب کے اندر پہنچتی ہے۔

قلب کی شکل، صنوبری ہے، اس کا محدب، حجاب کی طرف مائل ہوکر، فم معدہ پر آتا ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی شے اس کے محدب حصے پر گرے تو فم معدہ پر گر جائے گی۔ اس کا گول حصہ دماغ کے مقابل ہے، اس کے دونوں بازو، دو کانوں کے مشابہ دو شکلیں ہیں، جن کو بعض اطباء سابقین نے "اذنین" کا نام دیا ہے۔ ان دو شکلوں سے دو پردے بلندی میں نکلتے ہیں جو اُوپر کے اعضاء کو جوڑ دیتے ہیں،/ وہ دونوں رگیں جو قلب میں داخل ہوتی ہیں وہ انھیں دونوں کانوں سے گزرتی ہیں، اور انہی سے نکلتی ہیں، اور پھیپھڑوں سے مل جاتی ہیں، یہ اللہ کی عجیب و غریب کاریگری ہے، ایک رگ کا نام "عرق شریانی" ہے، اور دوسری کا نام "شریان عرقی"۔ اس کے اندر بھی اللہ کی عجیب و غریب حکمت پوشیدہ ہے، وہ یہ کہ پھیپھڑے سوائے صاف اور رقیق ترین خون کے سوا دوسرے خون سے غذا حاصل نہ کرسکیں، کیوں کہ یہ ایک زبدی عضوِ خفیف ہے جو گاڑھے خون کو ہضم نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اس کی غذا شریانوں کے خون سے پہنچائی گئی جو تنفس، انقباض اور انبساط سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر شریانیں دبیز اور موٹی ہوتی تو خون کو چوسنا ممکن نہ ہوتا نہ ان سے ایسی رطوبت نکل سکتی جس سے پھیپھڑے غذا حاصل کرتے۔ اگر یہ نظام شریانوں کے ذریعہ نہ ہوتا بلکہ دو بڑی بڑی سطح چیزوں کے ذریعہ ہوتا تو پھر پھیپھڑے میں خون کی تراوٹ کا پہنچنا یا تنفس و انقباض و انبساط کی وجہ سے خود خون کا پہنچ جانے کا خطرہ لاحق رہتا، پھر یہ خون ہضم نہ ہوتا نہ اس کی شکل اختیار کرتا، لہٰذا یہ قاتل امراض کا سبب بن جاتا ــــ پس اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب کاریگری اور حکمت ہے کہ اس نے ان دونوں رگوں کو انتہائی مناسبت سے تخلیق فرمایا ہے۔

قلب حرارتِ غریزیہ کا معدن و منبع ہے، بعض اطباء سابقین کہتے ہیں کہ حرارت، قلب کے اندر بعض دوسرے اعضاء اور خون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے' ــــ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر قلب، حرارتِ غریزیہ کا منبع ہو اور آگ کی حرکت جو مرکز سے ہوتی ہے وہ محیط کے خارج کی طرف ہو تو یہ واجب ہوگا کہ قلب کی صنوبری شکل، دماغ کو جذب کرنے لگے، اس لئے کہ آگ کی حرکت بھی صنوبری شکل کی ہوتی ہے

اس اعتراض کے دو جوابات دیئے گئے ہیں، ایک یہ کہ انسان کا بدن مستدیرہ اور کروی شکل کا بنایا گیا ہے، اس کا اوپری حصہ وہ ہے جو دونوں پانوں تک ہے، اور نچلا حصہ وہ ہے جو دماغ کی سمت ہے' ــــ انھوں نے اپنے قول کو اس طرح موکد کیا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پودے اور درخت

اپنے اسفل سے اعلیٰ کی طرف غذا پہنچاتے ہیں، اس طرح انسان اپنے منہ سے غذا حاصل کرتا ہے، لہٰذا انسان کا منہ، پودوں اور درختوں کے نچلے حصے کے قائم مقام ہے، نہ کہ اگلے حصے کے، اس کے نچلے اعضاء درختوں اور پودوں کے اوپری حصے کے قائم ہیں۔ ــــ نیز اس طرح بھی اس کی دلیل لائی گئی ہے کہ دماغ کا مزاج زمین اور پانی کی طرح بارد رطب ہے، پانی میں اس کی حرکت اسفل کی سمت اور محیط کے خارج سے مرکز کی طرف ہوتی ہے۔ ــــ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انسان کا اعلیٰ حصہ اسفل، اور اسفل حصہ، اعلیٰ ہے تو دماغ سر کی طرف استقرار نہ پاتا، جب یہ بات ہے تو اس کی حرکت محیط کے خارج کی طرف ہونا صحیح ہے، لہٰذا اس آگ کی حرکت جو قلب میں ہوتی ہے، بدن کے اوپری حصوں کی طرف ہوتی ہے۔ یہ قیاس صحیح ہے۔

اس کا دوسرا جواب جو بقراط اور اس کے ہمنواؤں کا ہے، یہ ہے کہ اس تضاد کے باوجود طبیعت کے لئے حرارت غریزیہ کا جمع کرنا اور اس میں امتزاج پیدا کرنا دشوار نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ ایک مکمل حیوان کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے اخلاط، اس کے مطیع ہوتے ہیں، اور یہ بات حیوان کے معاملے میں نفس کی توجہ کی وجہ سے رونما ہوتی ہے، نفس متضاد اشیاء کے درمیان ترکیب و تالیف کے ذریعے ان کو یکجا کر دیتا ہے، اس طرح نفس، نار طبعی کو اصلاح اور تکمیل کے لئے حرکت دیتا ہے، اور یہ حرکت عضو واحد میں پیدا ہوتی ہے جو قلب ہے، اور یہ حرکت بدن کے نچلے حصے کی طرف ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلب کی شکل "صنوبری" بن گئی۔

قلب کا صنوبری شکل اختیار کرنا دو وجوہات کی بناء پر ہو سکتا ہے، ایک تو یہ کہ بدن کا بڑا حصہ اور اعضاء قلب کے نیچے، دونوں پاؤں تک ہوتے ہیں، اگر آگ کی حرکت ان کی سمت نہ ہو تو یہ ٹھنڈے ہو کر ہلاک ہو جائیں، لہٰذا نفس اس کو اصلاح و تکمیل کی غرض سے، بدن کے نچلے حصے کی طرف حرکت دیتا ہے، جس کی وجہ سے اعضاء رئیسہ زندہ رہتے ہیں۔ ــــ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ کے افعال اور دماغ کی شاخوں کی تکمیل اس وقت نہیں ہو سکتی جب تک دماغ کا جوہر، بارد اور رطب نہ ہو، اگر قلب کی آگ کی حرکت سر کی سمت ہو تو رطوبت اصلیہ زائل ہو کر دماغ میں خشکی اور یبوست پیدا ہو جائے گی، ایسی صورت میں دماغ کے افعال طبعی مکمل نہ ہو سکیں گے۔ ــــ یہ دو جوابات ہیں جن کو ہم نے اگلے اطباء سے نقل کیا ہے۔

اس سلسلے میں فاضل جالینوس نے یہ ذکر کیا ہے کہ آگ جب اپنے متعلقہ مادے سے جدا ہو جاتی ہے تو اوپر کی سمت حرکت کرتی ہے، اور جب مادہ سے متعلق رہتی ہے تو حرکت نہیں کرتی، لہٰذا اس کا مرتبہ و مقام اسی مادہ کا ہوگا جس سے وہ متعلق رہے گی۔ قلب کی آگ مواد طبعیہ

سے متعلق ہوتی ہے، لہٰذا جب مادہ حرکت کرتا ہے تو یہ بھی حرکت کرتی ہے، مواد متحرکہ کے لحاظ سے ہی اس حرکت کا نام رکھا جاتا ہے۔ ـــــ اب رہا اس کی شکل کا صنوبری ہونا تو وہ اس لئے ہے کہ سینے کا وہ حصّہ جو "حجاب" سے متصل ہے، تنگ ہے، "حجاب" اور غشاء سے وہ حصّہ بھر چکا ہے اور سینے کی پسلیوں تک جا چکا ہے، لہٰذا قلب کی شکل اس کی تنگ گنجائش کے لحاظ سے / صنوبری بنا دی گئی۔ چوں کہ سینے کا اوپری حصّہ چوڑا ہوتا ہے جس میں کوئی تنگی نہیں، لہٰذا اس سے متصلہ جرم قلب مستدیر بنایا گیا ہے ـــــ اس کے لئے ایک دوسری وجہ بھی بیان کی جا سکتی ہے، وہ یہ کہ جب قلب کے اس حصّے کے لئے ضرورت داعی ہوئی کہ اس سے دو شریان، دو پردے، دو کان اور اس کے متعلقات اس کے اندر پیدا کئے جائیں تو اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ اس حصّہ کو بڑا اور مستدیر بنایا جائے۔ اسی وجہ سے قلب کی وہ شکل جو بنائی گئی ہے جو اس کے لئے انتہائی موافق و مناسب ہے۔

قلب کی شرافت، عزّت، نفاست اور اس بات کے مدِّنظر کہ قلب کو ہمیشہ رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے، اسے ایک غلاف کے اندر بند کر دیا گیا ہے تاکہ بالکل محفوظ رہے، اور معدے سے اٹھنے والے بخارات وہاں تک نہ پہنچنے پائیں، نیز وہ اپنے اطراف کے اعضاء کی خشونت سے بھی محفوظ رہے اور اس کے اندر جو رطوبتیں موجود ہیں، حرارت کی مصیبت سے محفوظ رہیں، حرارت کی کمی زیادتی اس کو متاثر نہ کرنے پائے۔ اس غلاف کے اندر بکثرت رگیں پیدا کی گئیں تاکہ اس کے لئے بحفاظت غذا پہنچاتے رہیں ـــــ مختصر طور پر قلب اور اس کی تشریح کے بعد، اب ہم سینے اور سینے کی ہڈیوں کے امراض کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

---

# باب (۲)

# ذاتُ الصدر[1] اور ذاتُ العرض[2]

سینے کے حجاب میں ورم یا پھوڑا پیدا ہو جائے یا مادہ نزلیہ جمع ہو جائے تو اس کو "ذات الصدر" کہا جاتا ہے، اگر پیٹھ کی ہڈیوں سے متصل حجاب میں یہی چیزیں پیدا ہو جائیں تو اہل مصر اور اہل حران اس کو "ذات العرض" کہتے ہیں، ان دو امراض کا ذکر اطباء نے نہیں کیا، بلکہ اس کو منجملہ سینے کے امراض کے قرار دیا ہے، کیوں کہ انھیں بھروسہ تھا کہ ایک طبیب اعراض واسباب کے ذریعے مرض کے مقام کو پہچان سکتا ہے، ایسا ایک کامل طبیب ہی کر سکتا ہے، مگر جس کا علم کمزور ہو وہ اس کو پہچان نہیں سکتا، بلکہ اس کو "ذات الریہ" سمجھنے لگتا ہے، اس طرح علاج میں غلطی کر بیٹھتا ہے ہم نے ان دو امراض کا ذکر یہاں اس لئے کر دیا ہے کہ ہر کوئی جس نے طبابت کا پیشہ اختیار کیا ہے اس کی رہبری ہو، اور وہ مرض کو صحیح طور پر پہچان سکے ــــ اگر مرض سینے کے پردے کے اندر اس طور پر ہو کہ فم معدہ کے پاس سینے کی ہڈی میں درد محسوس ہو، مریض زمین کی طرف، نیچے کی سمت نہ دیکھ سکے نہ اپنا سر اوپر اٹھا سکے، دونوں بازوں اور پیٹھ سونے سے آرام محسوس ہو، اور تشنج نہ ہو نہ حمی مطبقہ لاحق ہو، کیوں کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس مرض کے ساتھ بخار

---

[1] ذات الصدر: ذات الجنب کی وہ قسم جو سینہ کے اگلے حصّہ کی جھلی میں ہو۔

[2] ذات العرض: ذات الجنب کی وہ قسم جو پشت کی طرف کے حصہ میں ہو۔

نہو۔۔۔۔ اس کا علاج، مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں یہ ہے کہ رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور حسب ذیل حقنہ دیا جائے :۔

**نسخۂ حقنہ** جو مقشر نیمکوب (دو کف)، نخالۂ خطمی (ہر ایک، ایک کف) ۔۔۔۔ یہ دونوں ادویہ ایک باریک کپڑے میں پوٹلی بنالی جائیں ۔۔۔۔ بنفشہ (ایک کف) سپستان، عناب (ہر ایک تیس عدد) برگ خبازی، برگ چقندر (ایک ایک باقہ) ۔۔۔۔ ان تمام ادویہ کو اس طرح پکایا جائے کہ جو گل جائے، پھر ضرورت کے مطابق صاف کرکے اس کے اندر کسی قدر روغن بنفشہ، اور کسی قدر حل کی ہوئی شکر شامل کردی جائے، اس میں کسی قدر شیرج حار بھی شامل کرکے خوب پھینٹا جائے۔ اور اس سے دو یا تین دفعہ حقنہ دے۔ جب مرض کی شدت میں کمی اور اس کے اسباب میں تخفیف محسوس ہو تو، جس مقام پر درد ہو اس پر "قیروطی" کی مالش کی جائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

**قیروطی کا نسخہ** روغن بنفشہ سے موم اور تیل تیار کرلیا جائے، اور آب برگ خبازی، آب برگ بید اور آب جرادہ کدو جب کہ اس کا موسم ہو، خوب اچھی طرح پلایا جائے بعد ازاں درد کے مقام پر متواتر مالش کی جائے تا آنکہ اخراج کے ذریعے درد کو سکون حاصل ہو، اخراج بلغم اس لئے کہ یہ سینے کا تقاضہ ہوتا ہے۔

اگر سینے کے اندر مواد گاڑھا ہونے کی وجہ سے تحلیل نہ ہوسکے اور نہ اس کے اندر پتلا پن پیدا ہو تو سینے پر حسب ذیل ضماد کرنا چاہیئے :۔

**ضماد کا نسخہ** جَو کا چھنا ہوا آٹا (۱۷½ گرام)، خطمی ابیض جو اشنان سے ڈھکی ہوئی نہ رہی ہو، اگر نمکین نہ ہو تو محفوظ ہے (۱۰½ گرام) برگ گل بنفشہ کٹوریاں ہیں، یا وہ زردی جو اس کے اندر ہوتی ہے / (۱۰½ گرام) ۔۔۔۔ ان تمام ادویہ کو خوب کوٹ کر چھان لیا جائے ۔۔۔۔ پھر برگ خبازی کا پانی نکال کر، ان ادویہ کو اس میں ملالیا جائے۔ اور گاڑھا گاڑھا، متاثرہ مقام پر ضماد کیا جائے۔ ضماد سوکھتے ہی پھر مکرر کیا جائے۔ اس سے مواد تحلیل ہوجائے گا، اگر سرخی پیدا ہوجائے تو مندرجہ ذیل پانی اور لعابوں میں ایک کپڑا تر کرکے اس پر باندھا جائے :۔

آب عصا الراعی، حی العالم، برگ خبازی، برگ بارتنگ، برگ اسپغول، لعاب اسپغول لعاب تخم چولائی خرفہ کی شاخوں کا پانی، ۔۔۔۔ ان تمام ادویہ کو ایک جا کرلیا جائے اور اس میں ایک کپڑا بھگو کر مقام ماؤف پر متواتر رکھتا رہے ہا اس سے سوزش کو سکون حاصل ہوگا اور مزاج میں

اعتدال پیدا ہوکر، سُرخی جاتی رہے گی، خون کا اخراج آسان ہوگا، — اگر پھر بھی تحلیل میں دشواری ہو تو مکرر فصد کھولے اور حقنہ دینے اور مالش کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ قوت ساتھ دے، کیوں کہ سوائے اس کے اس کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔

**ذات العرض** علامت یہ ہے کہ مریض کو دونوں مونڈھوں کے درمیان اور سینے کے درمیان درد محسوس ہوتا ہے، ایسا مریض پیٹھ پر نہیں سو سکتا، جب وہ کھانستا ہے تو سخت بے چینی ہوتی ہے، حتیٰ کہ درد کی شدت کی وجہ سے بے ہوش ہونے کے قریب ہوجاتا ہے، وہ سیدھے اور بائیں جانب پلٹ نہیں سکتا، اس کو سینے پر سونے سے آرام ملتا ہے — علاج بعینہ وہی ہے جو مرض ذات الصدور میں کیا جاتا ہے، فرق اسی قدر ہے کہ ضماد، مالش اور پٹیاں پیٹھ کی جانب اس حصّے پر ڈالی جائیں جو دونوں مونڈھوں کے درمیان ہے، اور دوا کی مقدار کو دوگنا کردیا جائے تاکہ متاثرہ مقام تک پہنچ سکے۔

مرض ہذا اور مرض سابقہ میں مریض کو غذا میں آش جو دیا جائے، آش جو کے اندر، شربت نیلوفر یا شربت کا ہو شامل کی جائے جو شیر خندروس[۱] سے تیار کی گئی ہو، جبکہ غذا میں زیادتی کی ضرورت محسوس ہو — طبیب کو چاہیئے کہ ان دونوں امراض میں سستی نہ برتے، کیوں کہ بعض اوقات یہ امراض پھیل کر بازووں تک پہنچ جاتے ہیں

بعض متاخرین اطبار فاضلین نے ذکر کیا ہے کہ اگر یہ مرض جو سینے کے ایک حصّے میں ہوتا ہے اور وہ مرض جو سینے کو محدود کرنے والی ہڈیوں میں ہوتا ہے، پھیل جائے اور دونوں بازو بھی اس کے اندر شامل ہوجائیں تو مریض عام طور پر چوتھے دن ہلاک ہوجاتا ہے۔ کیوں کہ ضیق النفس کا عارضہ لاحق ہوکر، سخت تکلیف شروع ہوجاتی ہے، ایسے مریض کو اگر کھانا چاہیے تو پالک، چولائی، بقلہ مبارکہ اخرفہ، کسی قدر روٹی کے ساتھ کھلایا جائے کیوں کہ یہ غذا ملین ہے اس سے مادہ میں نفخ پیدا ہوتا ہے — حکیم ابو ماہر کہتا ہے کہ ایسے مریض کو بالکل حرکت نہیں کرنی چاہیئے نہ اپنے نفس پر دباؤ ڈالنا چاہیے کیوں کہ اس سے زبردست تنفس پیدا ہوجائے گا، یہ سینے اور حجاب کے عضلات کی سلامتی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اگر اس مرض میں ضیق النفس لاحق ہوجائے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

---

[۱] خندروس: مکئی۔ مکا۔

## باب (۳)

# سینے کے اندرونی پردے کا ورم

اس مرض کا ذکر اطبا رسابقین میں سے کسی نے نہیں کیا ہے، البتہ جالینوس نے اس کی طرف ایسا اشارہ کیا ہے کہ ایک طبیب ماہر ہی اس کو سمجھ سکتا ہے، وہ کہتا ہے کہ آلات تنفس میں جو امراض لاحق ہوتے ہیں ان میں سب سے بڑا وہ مرض ہے جو سارے سینے کے اندر لاحق ہوتا ہے ـــــ ابوماہر اس مرض کا نام "خانقا" رکھا کرتا، اور کہا کرتا کہ اس مرض میں "ذبحہ" سے بڑھ کر گلا گھٹتا ہے، ـــــ یہ ورم سینے کے سارے اندرونی پردے پر اور اس پردے پر بھی چھا جاتا ہے جو سینے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے، جب سارا پردہ متورم ہو جاتا ہے تو تنفس میں کشادگی باقی نہیں رہتی، نہ مریض ناک کے اندر پانی چڑھا سکتا ہے، کھانسی کی صورت میں درد کی شدت سے مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے، بعض دفعہ یک لخت غشی کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے ـــــ یہ اس مرض کی ایک خصوصی علامت ہے، دیگر علامت یہ ہے کہ مریض کسی شکل پر سو سکتا ہے نہ سیدھا بیٹھ سکتا ہے، جب چلنے لگتا ہے تو درد سر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ انہی مشکل ترین اسباب کی بناء پر یکایک مر جاتا ہے، ـــــ اس مرض میں اور شوصہ وذات الجنب میں فرق یہ ہے کہ، شوصہ کا مریض اپنے سینے کے بل سو سکتا ہے لیٹ سکتا ہے، پیٹھ پر چت لیٹ سکتا ہے، کھانس سکتا ہے، کھانسی کی وجہ سے اس پر غشی طاری نہیں ہوتی ـــــ مگر مرض زیر بحث میں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے،

مریض سیدھا بیٹھ نہیں سکتا، نہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے، نہ کھانس سکتا ہے، نہ کسی شکل سخت تکلیف کے بغیر سو سکتا ہے، ابوماہر کہتا ہے کہ میں نے اس مرض کو پہچاننے اور تمیز کرنے کے بعد یہ تجربہ کیا ہے کہ جو مریض سات دن تک زندہ رہے، وہ بچ جائے گا، ورنہ اکثر و بیشتر مریض چوتھے دن ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

**سبب** اس مرض کا سبب فاعلی وہ دم حاد ہے جس میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اس کی کمیت بھی بڑھ جاتی ہے، اس تغیر کی وجہ سے کیفیت میں بھی فرق آجاتا ہے، یہ خون رگوں کے اندر ان اغشیہ کی طرف چڑھنے لگتا ہے جو اُوپر کی سمت ہوتی ہیں، اور سینے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والی غشاء پر بھی آجاتا ہے، جس کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے، سینے کے اندر کئی مقامات پر زخم، اور وہ تمام اعراض پیدا ہو جاتے ہیں جو مذکور ہوئے، گاہ یکایک مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

**علاج** مریض کی قوت، عمر، مزاج کے مدِ نظر جب کہ ساری چیزیں مناسب ہوں، دونوں ہاتھوں کی فصد کھول کر استفراغ کیا جائے، وہ حقنے دیئے جائیں جس کا ذکر ہم ذات الصدر اور ذات العرض میں کر چکے ہیں، مریض کے سینے اور پیشانی پر وہ ضماد کیا جائے جس کا ذکر ہو چکا ہے، تمام سینے اور پیٹھ پر قیروطی کی مالش کی جائے جو اسی باب میں مذکور ہو چکی ہے۔۔۔ مریض کو غذا میں آش جو میں شکر شامل کر کے دی جائے، اس کے سوا کوئی دوسرا اضافہ نہ کرے کیوں کہ اس سے تنفس رک سکتا ہے۔

ایک لطیف علاج یہ ہے کہ استفراغ کے بعد، نکسیر پیدا کرنے والے حقنے دیئے جاتے ہیں، اگر مریض کو نکسیر جاری ہو جائے اور بحران کے ایام ہوں تو مکمل صحت یاب ہو جاتا ہے، اگر بحران کے دن نہ ہوں تو مرض میں تخفیف ہو جائے گی، ایسے مریض کو سرد ہوا سے محفوظ رکھا جائے، ایسی چیزوں سے بچایا جائے جس سے قے آئے، کیوں کہ ایسے مریض کے لئے سخت ترین چیز کھانسی اور قے ہے، اگر قے آجائے تو مریض گلا گھٹ کر ہلاک ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ورم عضلات کے دوسری شاخوں تک پھیل جائے گا جو سینے کے اندر پھیلی ہوئی ہیں، جن کا نام جالینوس نے "شنطایا متمہ للتنفس" رکھا ہے، یعنی ایسی شاخیں جو نظام تنفس کی تکمیل کرتی ہیں، ایسی صورت میں مریض، انقطاع تنفس کی وجہ سے دس گھنٹوں کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے ۔۔۔ اگر ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو غذا بالکل بند کر دی جائے، اور آش جو (بارلی) بھی کئی ایک خوراک میں تھوڑا تھوڑا پلایا جائے تاکہ معدے

کے اندر امتلاء پیدا نہو، ورنہ ضیق النفس اور بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ اس مرض کی چار قسمیں ہیں:۔

ایک قسم وہ ہے جو رطوبت مادہ کے اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اس کے اندر حدت صفراء کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، یہ قسم نفخ کے اعتبار سے سخت ترین قسم ہے، مگر اس میں درد اور تکلیف کم ہوتی ہے، یہ بات اس کے لازمی اعراض میں ہے۔

جب یہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہو کہ یہ رطوبی قسم ہے، تو پھر طبیب شربت شہد پلانے کی جرأت کر سکتا ہے، ایسے مریض کو گل انگبین دیا جا سکتا ہے، نیز روغن خیری سے سینے کی مالش کی جائے، اس کے ساتھ ساتھ قارورہ کے اندر سرخی بھی آجائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ درد میں مشارکت کی وجہ سے قلب اور جگر کے مزاج میں تغیر آچکا ہے، پھر بھی یہ کہا جا سکتا ہے مرض سخت نہیں ہے، یہ اس وقت سخت ہو جاتا ہے جب اس کے ساتھ بخار بھی ہو جائے۔ مگر ایسے مرض میں بخار بہت کم صورتوں میں لاحق ہوتا ہے۔ اگر بخار شروع ہو جائے تو پھر ہلاکت اور سقوط قوت کا اندیشہ ہے، ایسی صورت میں علاج کے اندر گل انگبین کا اضافہ کیا جائے جو بنفشہ مربی کے ساتھ سونے کے وقت دی جائے یعنی اس وقت جب غذا معدے سے اتر چکی ہو، گرم عسل خیار شنبر جلاب کے ساتھ دیا جائے، اگر طبیعت میں انحطاط ہو تو پھر خیار شنبر ہرگز نہ دیا جائے۔ سینے پر مندرجہ ذیل ضماد کیا جائے جسے "قیروطی" کہتے ہیں اور جو "مروخ الصدر" کے نام سے مشہور ہے:۔

برگ اسپغول، برگ خبازی، برگ بارتنگ اور برگ خطمی تر کے پانی نکال لئے جائیں، بہی دانہ کا لعاب بھی نکال کر یکجا کر لیا جائے، بعد ازاں روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سے موم اور روغن تیار کر لیا جائے، پھر آگ پر رکھ کر مذکورہ بالا پانی پکائے جائیں تا کہ جس قدر جذب ہو سکیں جذب ہو جائے بعد ازاں مریض کے سینے پر مالش کی جائے۔

مرض کے پختہ ہونے اور ورم کے نکل جانے کی علامت یہ ہے کہ مریض کے تنفس میں اضافہ ہو جاتا ہے وہ اپنے پہلوؤں پر پلٹ سکتا ہے اور ان کے بعد مسلسل ملائم رطوبت ظاہر ہونے لگتی ہے۔

دوسری قسم جو نوع دموی (خونی) کہلاتی ہے اس کی لازمی علامات میں یہ ہے کہ دونوں گال سرخ ہو جاتے ہیں جھنجھناہٹ سنائی دیتی ہے، تمدد اور حمی مطبقہ کے ساتھ سخت درد ہونے لگتا ہے اس قسم میں اور ذات الجنب میں فرق یہ ہے کہ اس میں تشنج اور چبھن نہیں ہوتی، بقیہ ساری علامتیں ذات الجنب کے مانند ہوتی ہیں۔

**اس کا علاج** اگر کافی قوت موجود ہو تو دونوں ہاتھوں کی فصد کھولی جائے نرم حقنوں سے

استفراغ کیا جائے جن کا ذکر ذات الصدر اور ذات العرض کے بیان میں گزر چکا ہے، اور تین گھنٹوں تک آش جو (بارلی) اور لعاب اسپغول دیا جائے، غذا بالکل نہ دی جائے۔ بلکہ صرف آش جو اور لعاب اسپغول پر اکتفا کیا جائے۔ آش جو کے پینے کی وجہ سے ضیق النفس ہوجائے اور غشی طاری ہوجائے تو بچی کی ماں کا دودھ اس کے پستان سے حلق میں ٹپکایا جائے جو غذا کا کام دے گا، سینے پر آب جرادۂ کدو اور لعاب اسپغول اور آب خربزہ جنگلی کی مالش کی جائے۔ ان سب کو روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر یکجا کر لیا جائے اور مالش کی جائے۔ اور مریض کو ہوا سے بچایا جائے۔

اس کی تیسری قسم نوع صفراوی کہلاتی ہے۔ منجملہ اس کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بخار، پیاس، سوزش، اور سینے کے اندر درد ہوتا ہے، کسی صورت پیاس کو تسکین نہ ہوتی، پیلے رنگ کی، یا سرخ مائل بہ سیاہی شراب کی تلچھٹ کے مانند قے ہوتی ہے، ـــــ یہ قسم بہت خطرناک ہے، مگر جب یہ زائل نہ ہونے جائے تو بہت جلد زائل ہوجاتی ہے، ـــــ اگر بدن کے اندر قوت ہو اور طبیب کو معلوم ہوجائے کہ فاضل مواد موجود ہے تو فصد کھولنے میں حرج نہیں ہے، مگر خون خارج کرنے میں اسراف سے کام نہ لے۔ فصد کے بعد حسب ذیل حقنہ دے۔

**حقنہ کا نسخہ** جو مقشر و نیمکوب (دو کف)، خطمی (ایک کف)، ان دونوں ادویہ کو پوٹلی بنا کر، دوسرے تمام ادویہ کے ساتھ پکاتے وقت ڈال دیا جائے ـــــ بعض حرانی اطباء کی رائے یہ ہے کہ ذات الصدر کی صورت اگر مادہ میں صفراویت موجود ہو تو اس کے اندر لباب کبیر اور برگ بنفشہ کا اضافہ کیا جائے۔ پکانے کے بعد بقدر ضرورت صاف کر لیا جائے۔ پھر اس میں (۵۲½) گرام روغن بنفشہ خالص اور (۳۵ گرام) روغن نیلوفر، شامل کر کے خوب اچھی طرح پھینٹ لیا جائے تاکہ ایک جان ہو جائے، اس کے بعد گرم گرم حقنہ دیا جائے، اگر ان حقنوں میں کسی قدر شکر بھی شامل کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

نوع سوداوی کی لازمی علامات ہیں یہ ہے کہ ضیق النفس کے ساتھ ساتھ سینے کے اندر خراش اور پڑجیب کے اندر خشکی پیدا ہوجاتی ہے، مریض کی آنکھیں اندر کی طرف دھنس جاتی ہیں، افکار میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے مریض ہمیشہ روتا رہتا ہے، خویش و اقارب سے ڈرتا ہے، لوگوں سے موانست کم ہوتی ہے کالے رنگ کی قے آتی ہے۔

**علاج** مریض کے سینے پر مرطب و ملین اشیاء کا ضماد کیا جائے جیسے لعاب اسپغول لعاب برگ بارتنگ کو روغن بنفشہ کے ساتھ پھینٹ کر اس میں کسی قدر انڈوں کی

سفیدی شامل کر لی جائے ـــــ بعض اوقات سینے پر عصا الراعی کا ضماد بھی کیا جاتا ہے، عصا الراعی کو کوٹ کر روغن بنفشہ اور موم میں پھینٹ لیا جائے۔ کبھی عصا الراعی سے ضماد کیا جاتا ہے اور نیلوفر اور بنفشہ سنگھایا جاتا ہے جب کہ اس کا موسم ہو، کسی قدر روغن بنفشہ ناک کے اندر بھی چڑھایا جاتا ہے۔ اور زیادہ فائدہ اس قسم کے مریض کو آبزن کرانے سے ہوتا ہے ـــــ لیکن اگر ضیق النفس کا عارضہ ہو تو آبزن کرانا بالکل مناسب نہیں ہے، کیوں کہ پھیپھڑے کی خاصیت یہ ہے کہ گرم پانی یا حمام میں داخل ہونے سے پھول جاتا ہے اس کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ لہذا فاسد تدبیر پر عمل کرنے سے مر سکتا ہے۔

یہاں تک ہم ایسے امراض کے بیان سے فارغ ہوئے جن کا ذکر اگلے اطبا نے نہیں کیا۔ اب ہم ذات الجنب کے انواع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

# باب (۴)

# ذات الجنب[1] اور شوصہ[2] کے اقسام

اطباء نے ذات الجنب، ذات الصدر اور ذات العرض کے معاملے میں سہل انگاری سے کام لیا ہے۔ اور ان تینوں کو ایک ہی مرض قرار دیا، البتہ فاضل جالینوس نے انھیں علحدہ علحدہ بیان کیا ہے مگر یہ بیان مختلف کتابوں میں اس طور پر آیا ہے کہ سوائے ایک ماہر طبیب کے دوسرا شخص اس کو معلوم نہیں کرسکتا، چنانچہ اس نے سینے کے عضلات اور اس کے اجزاء اور امراض کا بیان، آلات تنفس کے بیان میں کیا ہے اور اس پردے کا ذکر جو سینے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے ان آلات کے بیان میں کیا جن سے تنفس کی تکمیل ہوتی ہے، اسی طرح ان عضلات کا ذکر جو پسلیوں اور سینے کے عضلات کے درمیان واقع ہیں اس مقام پر کیا ہے جہاں اس نے یہ بیان کیا کہ سینے پر دباؤ ہونا چاہئے تاکہ وہ اپنے خون وغیرہ کو پھیپڑے کی طرف منتقل کرسکے۔ اس نے دیافرغما (حجاب حاجز) اور اس کے متصل عضلات کا ذکر اور اس کے اعصاب کا ذکر، وہاں کیا ہے جہاں "آواز" کا تذکرہ کیا ہے، اس نے پہلو کا ذکر اور اس کی صفت اور اس کے درد کا بیان، پھیپڑے کے امراض اور

---

[1] ذات الجنب: سینہ کی جھلی کا ورم

[2] شوصہ: ذات الجنب کی وہ قسم جو زیریں پسلیوں کے پاس لاحق ہو۔

اس کی ضروریات کے تذکرہ میں کیا ہے، اس نے ذات الجنب اور ذات الصدر کے درمیان فرق کو سانس پھولنے کے بیان میں کیا ہے، آج کل ہمارے زمانے کے اطبار، ان تمام امراض کو ذات الصدر اور ذات الریہ کے نام سے بیان کر دیتے ہیں، اور ان کے درمیان کسی بھی فرق کو نظرانداز کر دیتے ہیں ایسی صورت میں ایک ناقص طبیب، ان امراض کے لاحق ہونے کی صورت میں پریشان ہو جاتا ہے۔

ہم نے اس کا کچھ بیان قبل ازیں کر دیا ہے، اب ہم سینے، دونوں بازوؤں اور پھیپھڑے کے مابقی امراض کو بیان کریں گے۔

## ذات الجنب کی دو قسمیں ہیں

ایک وہ ہے جو پسلیوں کے اندرونی پردے میں ہوتی ہے، دوسری وہ قسم ہے پسلیوں، اجزار لحمیہ اور صفاق کے درمیانی عضلات میں ہوتی ہے۔ ان دو اقسام میں سے پھر ایک ایک کی چار قسمیں ہیں:۔ صفراوی، دموی، رطوبی اور سوداوی۔

ذات الجنب کی قسم جو پسلیوں کے اندرونی پردے میں ہوتی ہے، کا نام "حجاب خارق" ضیق النفس، خمزۃ الوجنتین، لہیب (سوزش)، عطش، حمی مادہ مطبقہ، نخس دائم (یعنی دائمی ٹیس) رکھا جاتا ہے، یہ تمام ذات الجنب خالص کے اعراض ہیں، جو اس پردے کے اندر ورم یا پھوڑا پیدا ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں، ــــ اس کا سبب ان چار اخلاط میں سے کوئی ایک ہوتا ہے، اور ہر قسم کی علامتیں اور دلائل ہیں:۔

قسم دموی ہو تو علامت یہ ہے کہ دونوں گال سُرخ ہو جاتے ہیں، تمدد میں زیادتی ہوتی ہے، مریض جب تھوکتا یا قے کرتا ہے تو سُرخی ظاہر ہو جاتی ہے ــــ صفراوی ہو تو علامت یہ ہے کہ مذکورہ تمام علامتوں کے ساتھ ساتھ جلن اور تھوکنے میں زردی ظاہر ہوگی قسم رطوبی ہو تو مذکورہ تمام علامتوں کے ساتھ ساتھ چہرے میں بھاری پن، سوجن اور دائمی درد سر، جاتی، تمدد کی کثرت اور آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا نیز، بخار کی علامات ظاہر ہوگی، ــــ قسم سوداوی ہو تو علامت یہ ہے کہ رنگ جل جائے گا اور پڑ جیب خشک ہو جائے گی، آنکھیں اندر چلی جاتی ہیں اور کنپٹیاں سوکھ جاتی ہیں۔

واضح باد کہ جب ہم "ذات الجنب سوداوی" کہتے ہیں تو اس سے مُراد یہ نہیں ہوتا صرف خلط سوداوی بازو کی طرف اترتی ہے، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ جو مواد اترتا ہے اس کے اندر حدت، فساد اور خلط حاد سوداوی موجود ہے، ــــ اس طرح جب "صفراوی" یا "رطوبی" کہا جائے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ خون کے اندر خلط کی کثرت اور قلت کے اعتبار سے تغیر واقع ہوا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ "حمی مطبقہ" اس مرض کے اعراض لازمی میں سے کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ورم، حجاب میں ہوتا ہے، اور حجاب، غلاف قلب اور اس پردے کے درمیان مشترک ہوتا ہے جو قلب کے دونوں کانوں پر بنایا گیا ہے، اس کی دوسری وجہ "قربت" ہے، یعنی غشاء (پردہ) قلب کے قریب واقع ہوا ہے، تیسری یہ کہ قلب، اپنے قرب و جوار والے عضو کی تکلیف سے خود متاثر ہو جاتا ہے، اور یہی تکلیف بخار کا موجب بنتی ہے، اخلاط میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، یہ گرمی "بخار" کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ —— اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس مرض کے لئے "بخار" لازم ہے۔

نخس یعنی چبھن اور کھینچ بھی اس کے اعراض لازمہ میں سے ہے، کیوں کہ ورم حجاب کے اندر ہوتا ہے، اور حجاب، تنگ اور فارق ہوتا ہے، جب پردے اور پسلیوں کے درمیان فضا ورم کی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہے تو شریانیں جو پھکوے سے گزرتی ہیں سفید ہو جاتی ہیں اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھینچ ہونے لگتی ہے۔

اب رہا سوزش اور پیاس تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حرارت کی وجہ سے اعضاء کی رطوبت ختم ہو جاتی ہے لہٰذا انھیں رطوبت کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جس سے سوزش اور پیاس محسوس ہوتی ہے۔

ضیق النفس پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تنفس کی تکمیل دونوں پھیپھڑوں اور اس کے عضلات کی سلامتی پر منحصر ہے، (جو اس مرض میں متاثر ہو جاتی ہے)۔

یہ بات بعید نہیں کہ ذات الجنب کے ساتھ جب کہ اعراض خفیف ہوں، بخار نہ رہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ بخار ضروری ہے، جیسا کہ سرسام اور حجاب کے امراض کے لئے اس کو ضروری قرار دیتے ہیں، —— یہ ورم ہمیشہ محسوس بھی نہیں ہوتا ٹٹولنے سے بھی ظاہر نہیں ہوتا جب کہ دوسری جنس یعنی عضلاتی یا پہلوی اور صفاقی اجزاء لحمیہ کی جنس ٹٹولنے سے نمایاں ہو جاتا ہے

## علاج

مریض کے مزاج اور قوت پر نظر کرتے ہوئے، اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو متاثرہ جانب کی رگ باسلیق فصد کھولی جائے —— فصد کھولنے میں جلدی کرنی چاہئے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ قسم دموی ہو، مریض کے مزاج، قوت اور عمر کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب مقدار میں خون خارج کیا جائے، مگر خون نکالنے میں اسراف سے کام نہ لے، تاکہ دوسری اور تیسری مرتبہ خون کے اخراج کی ضرورت لاحق ہو تو اخراج ممکن ہو سکے، مبادا ایک ہی دفعہ زیادہ خون کے اخراج سے کمزوری لاحق ہو اور قوت نہ گر جائے۔ لہٰذا پہلی دفعہ خون کے اخراج کے بعد

مریض کو کئی دنوں تک آرام دینا چاہئے، اس عرصہ میں حسن تدبیر سے کام لیتے ہوئے آش جو، شربت نیلوفر کے ساتھ پلاتا رہے، اسے سپستان اور عناب کے ساتھ پکائے، جب کبھی پیاس محسوس ہو تو لعاب اسپغول، لعاب تخم خرفہ دینا چاہئے، غذا بالکل روک دے تاکہ ضیق النفس میں اضافہ نہ ہو، اور معدہ مشغول نہ ہوجائے، غذا کے بجائے آش جو دینا چاہئے۔

جالینوس نے حکم دیا ہے کہ امراض حادہ میں غذائی عادت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو مرض حاد لاحق ہو اور وہ غذا کو برداشت کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اس کو بطور دوا کے آش جو پلایا جائے، پھر یہ دیکھا جائے کہ غذا کے معاملے میں اس کی عادت کیا ہے، اگر معدہ کا تنقیہ ہو سکتا ہو اور غذا کو برداشت کر سکتا ہے تو غذا کے اوقات میں آش جو پلایا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو مزاج کے اندر حدت پیدا ہو کر، قوت گر جائے گی'۔ یہ ایک لطیف علاج ہے جس کی طرف جالینوس نے اشارہ کیا ہے۔ اگر فرط امتلاء کی وجہ سے، بدن میں قوت برداشت نہ ہو تو پھر عادت کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ اصولوں سے علاج۔ اور طبیعت کے مطابق عمل کیا جائے۔

اگر طبیعت مسدود ہے تو آش جو روک دے، صرف لعاب اسپغول، لعاب تخم جولائی استعمال کرائے اور لعوق خیار شنبر کو لعاب بہہ دانہ شیریں اور فانیند کے ساتھ ملا کر دے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ عسل خیار شنبر کو لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ شیریں کے ساتھ ملا کر دے، اس طرح کہ ایک جان ہو جائیں، پھر اس کو چمچے سے لے کر استعمال میں لائیں۔ اس سے سینہ نرم پڑ جائے گا اور طبیعت میں اعتدال آجائے گا ـــ جب طبیعت میں اعتدال آجائے گا پھر آش جو شربت کے ساتھ ملا کر پلائے، پیاس کی صورت میں لعاب اسپغول استعمال کرائے۔

بحران کے ایام میں مریض کا خاص خیال رکھے اور حفاظت کرے، مزاج کے صلاح و فساد پر نظر رکھے، جیسے چوتھا دن، ساتواں دن، گیارہواں دن، چودھواں دن، سترھواں دن اور بیسواں دن جیسا کہ فاضل بقراط نے بیان کیا ہے۔ لہٰذا بحران کے دنوں میں نہ غذا دینی چاہئے نہ دوا ـــ آش جو کی مقدار بھی کم کر دے، معدے کو بالکل مشغول نہ کرے، استفراغ کی بھی ضرورت نہیں ہے، نہ فصد کے ذریعے سے، نہ دوا کے ذریعے سے، ـــ البتہ مزاج کے صلاح و فساد پر گہری نظر رکھے، نکسیر، پسینہ، پیشاب، پاتخانہ کے ذریعے جو استفراغات ہو رہے ہوں ان کا بھی جائزہ لے، حتیٰ کہ بغیر اخراج کے مرض کے اندر کمی واقع ہو جائے تو طبیب کو

پریشاں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ طبیعت نے مختلف طریقوں کے ذریعے فاضل مواد کو تحلیل کر دیا ہے۔

اس مرض کا نام اہلِ فارس اور یونانیوں کے نزدیک "برسام" ہے، "بر" کے معنی پہلو اور سینے کے ہیں، اور "سام" مرض کو کہتے ہیں، "برسام" کا مطلب ہوا "علۃ الجنب والصدر" یعنی پہلو اور سینے کی بیماری ـــــ اسی طرح "سرسام" کے بھی معنی ہیں، "سر" سے مراد سر اور "سام" سے مراد مرض ہے۔

فارس کے ایک فاضل طبیب نے مجھ سے بیان کیا کہ تمام امراض جو اعضاء میں پیدا ہوں انھیں اہلِ فارس اس عضو کی طرف لفظ "سام" لگا کر بولتے ہیں، چنانچہ پیٹھ میں مرض ہو تو اس کا نام "پشت سام" پیٹ میں ہو تو "شکم سام" کہتے ہیں ـــــ میں نے اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ کوئی فارسی آدمی نام کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے تو وہ اس کو بآسانی سمجھ سکے اور جان لے اختلاف صرف نام کا ہوتا ہے۔

ذات الجنب کے علاج کے سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ بخار کے اتار چڑھاؤ پر نظر رکھی جائے اور دیکھا جائے کہ بخار کے صفراوی یا سوداوی یا رطوبی یا اطباقی ہونے کے اعتبار سے اس کے ادوار میں تغیر واقع ہوا ہے یا نہیں؟ اگر بخار مطبقہ ہو تو تغیر بالکل واقع نہیں ہوتا۔ اگر تغیر واقع نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے، اس کی کیفیت میں بھی اعتدال یا کمیت میں کمی پیدا کرے، اور اسی طرح صفراء، سوداء اور رطوبت کی صورت میں کرنا چاہئے ـــــ اگر ورم تحلیل ہو جائے اور پھیل جائے تو اس کو "مستقیم الحرکت ذات الجنب" کہتے ہیں ـــــ اگر ورم کے اندر پیپ پیدا ہو کر بہنے لگے تو اس کو "ذات الجنب قیحی" کہتے ہیں ـــــ جب پیپ نکل کر سینے کے حجاب پر گرے تو مریض اس کو کھانسی کے ذریعے خارج کر دیگا ایسی صورت میں نام "ذات الجنب مع استعال" رکھا جاتا ہے۔

بعض اگلے اطباء نے اس کا انکار کیا ہے، کیوں کہ حجاب قوی ہوتا ہے جس میں زخم پیدا نہیں ہو سکتا، بلکہ پیپ بدن کی سطح اور جلد کے دباؤ کی وجہ سے نکل آتی ہے۔ بقراط نے اس کا انکار کیا ہے، جالینوس کا بھی یہی خیال ہے، کیوں کہ بہنے والے پھوڑے اور ورم، صفاق جلد اور آنکھ کے طبقات کے پھٹن کی بناء پر رونما ہوتے ہیں/کیوں کہ ہمیشہ ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ ذات الجنب کا مریض کثیر مقدار میں خون تھوکتا ہے، خون جب حجاب پر ہوتا ہے تو پھیپھڑے کے انبساط کے وقت پھیل جاتا ہے اور کھانسی کے ذریعے یا سینے کے انقباض سے خارج ہوتا ہے۔ جب ہم

پھیپھڑے کے امراض کا ذکر کریں گے تو وہاں بیان کریں گے کہ کس طرح مواد پھیپھڑے میں داخل ہوجاتا ہے، اور خون نکلنے لگتا ہے'۔۔۔۔ یہاں بس اس قدر کافی ہے۔

بعض اگلے اطباء نے کہا ہے کہ پہلو کے اندر جو پیپ اور مواد جمع رہتا ہے وہ حجاب کو نہیں پھاڑتا بلکہ وہ رگوں میں داخل ہوکر اس درمیانی رگ کے اندر پہنچ جاتا ہے جو قلب کی بڑی رگ میں پوشیدہ ہوتی ہے، پھر وہاں سے ان رگوں میں پہنچ جاتا ہے جو پھیپھڑے کے اندر جاتی ہیں۔

حکیم بقراط اور جالینوس نے اس خیال کو محال قرار دیا ہے۔ کئی وجوہ کی بناء پر جالینوس نے اس کا رد کیا ہے، جس میں سے ایک کا ذکر ہم بیان کر رہے ہیں:۔ جالینوس نے کہا ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہو کہ پیپ رگوں کے اندر داخل ہوجائے تو ایسا ہمیشہ ہونا چاہئے۔ وہ رگیں جو پھیپھڑوں کے اندر پھیلی ہوئی ہیں یہی رگیں پیپ کو ورید اجوف عظیم سے پیپ جذب کرنے میں ان شاخوں سے بڑھ کر نہیں ہوسکتیں جو مری کے اندر منقسم ہوتی ہیں پس کسی مادہ کا نفث وسعال کے ذریعہ باقی رہنا قذف اور تبزق (تھوکنے) کے ذریعے باقی رہنے کے مقابلے میں اولیٰ ہوگا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ پھیپھڑے کے اندر جو شاخیں تقسیم ہوتی ہیں وہی اس پیپ کو جذب کرنے کے لئے مخصوص ہیں حتیٰ کہ دوسری شاخوں کو روانہ نہیں کرتی ہیں تو ان شاخوں کی اس طاقت کو اضطراری قوائے طبعیہ کے مقابلہ میں ارادی اور اختیاری ماننا پڑے گا۔ بس اس قدر جواب کافی ہے۔

ذات الجنب کی دوسری قسم وہ ہے جس میں ان عضلات پر ورم آجاتا ہے جو پسلیوں پر پھیلے ہوئے ہیں، اس کا نام "ذات الجنب مغالط" ہے، یہ قسم گوشت اور صفاق کے درمیان مواد آجانے کی وجہ سے بھی رونما ہوتی ہے، اس سے "سوءتنفس" ہوجاتا ہے، اور پھیپھڑے کا مقام تنگ ہوجاتا ہے، ان دونوں قسموں کے درمیان جو فرق ہے اس کو ہم بیان کرچکے ہیں، وہ یہ کہ اس قسم کا ذات الجنب حسًّا محسوس ہوتا ہے، اس کی مقدار کا معلوم کرنا، اور ورم کا محسوس کرنا ممکن ہوتا ہے۔

اس قسم کا علاج بھی وہی ہے جو پہلی قسم اور اس کی نوعیتوں کا ہے، البتہ بعض اوقات اس پر ضماد کی ضرورت لاحق ہوتی ہے تاکہ نضج اور تحلیل میں مدد ملے، ایسی صورت میں ضماد نضج کا استعمال کیا جائے۔

برگ خبازی، برگ بنفشہ، شاخ کاسنی کو اچھی طرح کوٹ کر روغن بنفشہ میں پکا لیا جائے اور کسی قدر خطمی شامل کرلی جائے، کئی دفعہ ضماد کرنے کے بعد، آرد جو خطمی، برگ بنفشہ کو عرق گلاب کے

ساتھ کوٹ کر، آب مکو، آب کشنیز تر کے ساتھ ضماد کیا جائے، اگر ورم تحلیل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ بخار دور ہونے کے بعد محاجم لگائے جائیں، نیز مرض کے علامات کی کمی اور بحران کے ایام کے ختم ہونے اور مادہ کے سطح بدن کی طرف آجانے کا بھی انتظار کرے ــــ خاص طور پر اس صورت میں جب ذات الجنب ایسا ہو جو حسًا معلوم ہو سکتا ہو، اس مرض کا نتیجہ "سل" تو نہیں ہوتا، البتہ "وجع الجنب" پیدا ہو جاتا ہے، آدمی کے چلنے اور بیٹھنے میں کجی آجاتی ہے۔

اگر مواد پھیپھڑے کے اندر داخل ہو جائے اور باہر نہ نکلے تو پھر یہ "سل" کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جس کا نتیجہ "فساد پھیپھڑہ" ہوتا ہے، "پھیپھڑہ کے فساد" کا مطلب "سل" ہی ہے، یہ بات غور و فکر کے ساتھ سمجھ لینی چاہیے۔ کیوں کہ اس سلسلے میں طب کی کتابوں کے بہت سے مصنفین نے بغیر تحقیق کے بے سند باتیں لکھدی ہیں۔ لہذا ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب مواد جمع ہو جائے اور سینے، اور اس کے حجاب، یا پھیپھڑے پر گرنے لگے اور صورتِ حال عرصہ دراز تک باقی رہے تو وہ کیا شکل اختیار کرے گا؟

واضح رہے کہ جب مواد پہلو میں جمع ہو جائے اور ازالہ مشکل ہو مریض کو ہمیشہ بخار رہے، نبض میں نرمی نہ آئے، حالت مدّت دراز تک باقی رہے تو یہ مہلک ہوگا، کیوں کہ قوت گر جائے گی ضیق النفس پیدا ہوگا، اس لئے کہ بخار کی شدّت کی وجہ سے، منفج ادویہ کے ذریعہ متاثرہ مقام پر ضماد کرنا مناسب نہ ہوگا جیسے انجیر، بابونہ، اکلیل الملک، خردل (رائی) وغیرہ سے ضماد نہ کیا جاسکے گا ــــ اگر ضماد کیا جائے گا تو بخار کی شدت کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جائے گا۔ ہاں البتہ اگر بخار زائل ہو جائے اور دس دن تک مواد باقی رہے تو حسب ذیل ضماد کیا جاسکتا ہے۔

**نسخہ ضماد** چقندر کی شاخیں، کاسنی کی شاخیں اچھی طرح کوٹ کر شیرج میں پکا لیا جائے اور اس پر آرد جو، خطمی اور برگ بنفشہ کوٹ چھان کر ڈال دیا جائے، بعد ازاں ضماد کیا جائے، اگر نرمی پیدا ہو کر "نفث" (اخراج) شروع ہو جائے تو بہتر، ورنہ مندرجہ ذیل ضماد کیا جائے:۔

**ضماد دیگر** انجیر سیاہ (ایک جزء)، بابونہ (۲ دو جزء)، خردل (رائی) نصف جزء ــــ ان تینوں ادویہ کو خوب کوٹ لیا جائے، پھر بیخ خطمی کا پانی نکال کر، ان سب کو اس میں گرم کر لیا جائے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے اور متاثر مقام پر ضماد کیا جائے ــــ یہ ضماد مواد کو پتلا کر دے گا اور ملین کر کے سطح بدن کی طرف خارج کر دے گا ــــ جہاں مواد

جمع ہو اس مقام پر مالش بھی کرے۔ اس سے مواد رقیق ہو کر سطح بدن کی طرف جذب ہو جائے گا۔ اس پر بڑے بڑے پچھنے لگائے جائیں تاکہ مواد سطح بدن کی طرف نکل آئے، اگر مواد" حجاب کیطرف اتر جائے اور پھیپھڑے میں داخل نہ ہو تو حجاب کے تعفن اور اس کے اندر سخت ورم پیدا ہونے کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جائے گا۔ اگر مواد پھیپھڑے کے اندر داخل ہو جائے، اور گاڑھا ہونے کی وجہ سے نفث اور سعال کے ذریعے نکل نہ سکے تو یہ پھیپھڑے کو فاسد کر دیگا اس کے اندر عفونت پیدا ہو جائے گی، جس سے مریض، مرض سل کا شکار ہو جائے گا، ایسی صورت میں حسب ذیل علاج کیا جائے:۔

مریض کو کئی دن تک " طبیخ زوفا" پلایا جائے۔ اس سے مواد میں رقت پیدا ہوگی۔ اور مریض کو سرد پانی پینے سے منع کیا جائے، بلکہ پانی میں شراب عسل سادہ ملا کر پلائے تو جلا کے لئے ممد و معاون ہوگا۔ ـــــ اگر مذکورہ تدبیر کے باوجود نفث نہ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مواد پھیپھڑے کے اندر سرایت کر چکا ہے، پھیپھڑہ کمزور ہے اور مواد بہت غلیظ یعنی گاڑھا ہے۔ اسی صورت حال کے متعلق بقراط نے لکھا ہے کہ یہ مرض، مرض سل کی طرف پلٹ جاتا ہے، اسی مقام پر ادویہ و علاج کی کتابوں کے مصنفین سہل انگاری سے کام لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اگر چوتھے دن یا ساتویں دن مریض کھائے پیئے تو معاملہ "سل" تک جا پہنچتا ہے، وہ یہ بات بقراط کا حوالہ دے کر نقل کرتے ہیں، حالاں کہ بقراط کے کلام کی تفسیر وہ ہے جسے ہم نے ابھی نقل کی ہے۔

تقدمۃ المعرفۃ اور دوسری کتابوں میں مذکور ہے کہ اگر مریض کو چوتھے دن "اخراج بلغم" شروع ہو جائے تو چودھویں دن تندرست ہو جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ "نزلات" کی صورت میں ایسا ہوتا ہے، نہ کہ "اورام" میں، اس لئے کہ اگر مواد جنب یعنی پہلو کی طرف اتر جائے اور چوتھے دن مریض اس کا اخراج کرے تو یہ سلامتی کی علامت ہے، ایسا مریض بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے، اگر مواد پہلو کی طرف اترے مگر نفث میں (اخراج) میں تاخیر ہو تو یہ مواد کی غلظت کی علامت ہے، لہذا مرض میں طوالت ہوگی، اگر مواد پہلو سے پھیپھڑے کی سمت اتر جائے اور نفث نہ ہو تو مرض کے اندر طوالت پیدا ہوگی، اگر ساتویں اور چودھویں دن تک بھی نفث نہ ہو تو پھر "سل" کا اندیشہ ہے۔

لہذا بقراط اور جالینوس کے کلام کی مندرجہ بالا توضیح کی جانی چاہئے، نہ کہ اس طریقے پر جس کی توضیح کناش کے کتابوں کے مصنفین کرتے ہیں وہ یہ کہ اگر کسی کو ذات الجنب کا مرض لاحق

ہو جائے اور وہ چوتھے اور ساتویں دن تک بھی " نفث " نہ کرے تو ذات الجنب "سل" کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ یہ بات کہنا حد درجہ زیادتی کی ہے، گو مطلب اور معنیٰ صحیح ہے'۔۔۔ لہٰذا ایک متعلم کو اس بارے میں کافی غور و غوض سے کام لینا چاہیے تاکہ وہ ذات الجنب ذات الصدر اور ان کے اسباب و اعراض سے اچھی طرح واقفیت پیدا کرکے ماہر ہو جائے۔ کیوں کہ یہ امراض محض بخارات حادہ یابسہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اور جب یہ بخارات سر کی سمت چڑھتے ہیں تو شاذ و نادر ہی نیچے اترتے ہیں، طبیعت ان کو نیچے کی سمت دفع کرتی ہے، یا ان کے ساتھ کوئی خلط مرکب ہو جاتی ہے جو نزول کا باعث ہوتی ہے'۔۔۔ لہٰذا سینے اور پہلو پر اس " قیروطی " کا استعمال کیا جائے جس کو " قیروطی الحرامین " کہتے ہیں اس کا نسخہ حسب ذیل ہے :۔

## نسخۂ قیروطی الحرامین

آب جرادۂ کدو (ایک جزء)، لعاب خربزہ رقی (ایک جزء)، آب برگ بنج (ایک جزء)، آب برگ خبازی (پانچ جزء) نکال لیا جائے، بعد ازاں روغن بنفشہ سے موم اور تیل (قیروطی) تیار کرلیا جائے، پھر مذکورہ پانیوں میں اس کو متواتر کئی دفعہ آگ پر رکھ کر بسا لیا جائے اس طور پر پانی ختم ہونے کے بعد ٹھنڈا کرلیا جائے، پھر پانی ڈالا جائے جب خشک ہو جائے تو اتار کر ٹھنڈا کرلیا جائے اس طرح کئی دفعہ کیا جائے ۔۔۔ بعد ازاں سینے اور پھوؤں پر مالش کی جائے بشرطیکہ بخار کم ہو یا مائل بہ زوال ہو، / ہاں اگر بخار سخت ہو تو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بعض وقت سینے کے اندر سوزش اور بشرہ کے اندر آگ کے مانند سرخی پیدا ہو جاتی ہے، اس کے لئے حسبِ ذیل آبیات کا استعمال کیا جائے :۔ آبِ برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ، آب عصا الراعی اور آب حی العالم کو نکال کر یکجا کرلیا جائے، اور اس پر لعاب اسپغول ڈال کر اس قدر پھینٹ لیا جائے کہ یکجان ہو جائے، پھر اس میں ایک کپڑا ڈبو کر سوزش کے مقام پر لگایا جائے، یہ علاج بخار کی شدت میں بھی کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ میں نے ذات الجنب کے ایسے مریض کو دیکھا ہے جس کے پہلو اور سینے پر سرخی آگئی تھی، اس کو نشتر لگانے کی ضرورت لاحق ہوئی، نشتر لگایا گیا، چنانچہ اسے مرض سے نجات مل گئی۔

اگر ذات الجنب کے ساتھ ساتھ، سر کے اندر ورم حار پیدا ہو جائے اور نکسیر جاری نہ ہو تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے، کیوں کہ یہ حدت والے خون فاسد کے سر کی جانب اترنے کی علامت ہے

نیز پہلو میں بھی ورم ہوتا ہے، ان دونوں امراض سے مریض کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

## ذات الجنب اور شوصہ کے درمیان فرق

اطبار کی ایک جماعت ذات الجنب کے اقسام اور شوصہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتی اس کو سمجھ لینا چاہیئے، ذات الجنب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جو "غشار فارق" میں ہوتی ہے، اور دوسری وہ ہے جو سینے کی ہڈیوں یا صفاق اور پہلو کے جز رلحمی کے درمیانی عضلات میں ہوتی ہے ــــ "شوصہ" اس ورم کو کہتے ہیں جو "حجاب" کے اندر پیدا ہوتا ہے ــــ یاد رکھنا چاہیئے کہ "شوصہ" کا علاج، ذات الجنب کے علاج سے، بہت سی چیزوں میں مختلف ہے، شوصہ کے مریض کو نہ دوا پلائی جاسکتی ہے، نہ اس کے سینے اور پکھوے پر مالش کی جاسکتی ہے، البتہ قدح کیا جاسکتا ہے، مگر ذات الجنب کے مریض کا قدح ایسی صورت میں کرسکتے ہیں جب مرض جز رلحمی میں یا ان عضلات میں ہو پسلیوں کے درمیان یا صفاق میں واقع ہوتے ہیں، اور یہ حسًا ظاہر بھی ہو، ــــ مگر جب یہ مرض "حجاب فارق" کے اندر ہو تو بالکل قدح نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اس سے بعض اوقات تنفس منقطع ہو جاتا ہے، بخار کی صورت میں بھی قدح نہیں کیا جاسکتا، شوصہ کی صورت میں بلا تردد ایسا کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ حسًا ظاہر ہو، ــــ اس طرح ذات الجنب کے مریض کو مرض کی ابتدار میں حقنہ نہیں دیا جاسکتا، شوصہ کے مریض کو ابتدار ہی میں حقنہ دیا جاسکتا ہے ــــ ذات الجنب کا مریض سینے کے بل یا ٹیکہ لگا کر سو سکتا ہے، مگر شوصہ کا مریض حرکت تک نہیں کرسکتا نہ کسی شکل پر سو سکتا ہے، پہلے بھی ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں، اور ان تمام قسموں کا فرق بیان کر چکے ہیں۔

## کُلّی علاج کا طریقہ

اب ہم ذات الجنب اور شوصہ کے علاج کے ایک کُلّی طریقے کا تذکرہ کریں گے:۔

طبیب کو چاہیئے کہ پہلے ذات الجنب کے مریض کے رنگ کا جائزہ لے، پھر اس کے حواس کا امتحان کرے، اگر صحیح ہوں تو تندرستی کی خوشخبری سُنائی جاسکتی ہے، و نیز عقل صحیح و سالم ہے، وہ سمجھ کر گفت گو کر رہا ہے جو بات کہی جائے اسے سمجھ سکتا ہے تو بھی اس کے لئے سلامتی کی خوشخبری ہے، اگر شہوت طعام قوی ہو تو بھی اس کے لئے خوشخبری ہے، ــــ اگر حمی مطبقہ کے اندر مختلف اوقات میں تغیر واقع اور کمی ظاہر ہو رہی ہے تو بھی خوشخبری ہے، ــــ اگر اس کو

صحیح نیند آرہی ہے گو کم ہو تو ایسے مریض کے لئے بھی سلامتی کی خوشخبری ہے، اگر مریض کی آنکھوں کے اندر حرکات تیز ہوں ناک کی ڈنڈی میں خشکی پیدا نہیں ہوئی تو ایسے مریض کو مکمل صحتیابی کی خوشخبری سُنائی جا سکتی ہے۔

اس کے برخلاف اگر مذکورہ علامتوں کے اضداد پائے جائیں تو مریض کی حالت کو انتہائی خراب اور خطرناک کہا جا سکتا ہے، یعنی عقل کا زوال، ہذیان کا طاری ہونا، زبان کا بہت زیادہ سیاہ ہونا، ہونٹوں کا چپٹ جانا، اور ایسی بو جو لوہے کے زنگ کی بو کے مشابہ ہو، ـــــ اگر ان تمام کے ساتھ ساتھ قوت کے اندر کمزوری واقع ہو جائے تو پھر ہلاکت کا خطرہ ہے، ـــــ اگر بصارت اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ دیکھنے والے کی طرف متوجہ تک نہیں ہوتا تو یہ قریبی ہلاکت کی علامت ہے ـــــ اگر مریض شکایت کرنے لگے کہ اس کے اُوپر مٹی جھڑ رہی ہے یا آسمان گر رہا ہے اپنے مخاطب سے ڈرنے لگے تو یہ بھی ہلاکت کی نشانی ہے، ـــــ مختصر یہ کہ ہم یہاں ان تمام چیزوں کو مکمل شرح بسط کے ساتھ بیان کرنا نہیں چاہتے جن کو اطباء نے دلائل قاطعہ کے طور پر ذکر کیا ہے، اس لئے کہ یہ تمام علامتیں تفصیل کے ساتھ "کتاب الفصول" میں بیان کی جا چکی ہیں، یا تقدمۃ المعرفہ اور کتاب الانذارات میں ان کا ذکر موجود ہے۔

جب ایک طبیب ان تمام علامتوں کا مشاہدہ کرے / تو اس کو چاہیئے کہ علاج کی ابتداء فصد سے کرے بشرطیکہ مریض میں قوت موجود ہو، بعد ازاں طبیعت کو اعتدال پر لانے کی سعی کرے پھر نیند میں باضابطگی پیدا کرے، پھر دو یا اس سے زائد بار آش جو پلائے، جب پہلی دفعہ پلائے تو عمدہ وقت کا انتخاب کرے، دوسری مرتبہ مریض کی عادت کے مطابق ایسے وقت کا انتخاب کرے جب وہ صحت کی حالت میں غذا استعمال کرتا تھا، مریض کا معدہ تنقیہ شدہ اور عقل درست ہے آش جو پینے سے انکار نہیں ہے تو اس کا یہ بہترین وقت ہے، آش جو اس کے لئے غذا کا کام دے سکتا ہے۔

مریض کی پرچیب اور زبان کو دن میں دو بار اچھی طرح سے دھونا چاہیئے۔ اگر طبیعت میں امساک ہے اور وہ دوا اور غذا کے درمیان پیاس محسوس کرتا ہے تو اس کو لعاب اسبغول میں شکر ملا کر دینا چاہیئے، اگر کھانسی نہیں ہے تو سکنجبین پلانے میں مضائقہ نہیں، مریض کے سینے اور پہلو پر ضماد سے پرہیز کرے، مگر جب یقین ہو کہ اسی طرح عمل کرنے سے مرض کی طوالت کم ہو سکتی ہے تو پھر حرج نہیں، ایسی صورت میں آش جو بند کر کے جو غذا کے
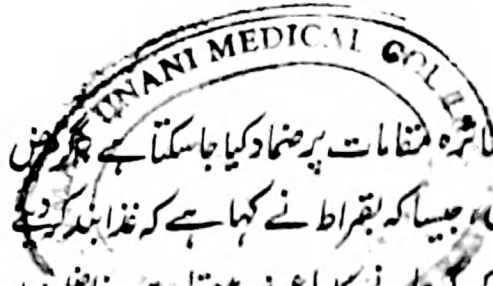
اوقات میں دیا جار ہا تھا دوسری تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے، متاثرہ مقامات پر ضماد کیا جا سکتا ہے اگر مرض طوالت اختیار کر جائے تو آش جو استعمال کرائے بغیر چارہ نہیں، جیسا کہ بقراط نے کہا ہے کہ غذا بند کرنے کی صورت میں، جب کہ مرض طوالت اختیار کر جائے، قوت کے گر جانے کا باعث ہوتا ہے، فاضل مواد کو حرکت میں لانے کی نیت سے ضماد نہ کرے کیوں کہ اس سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں، اور مرض میں مزید طوالت ہو سکتی ہے، البتہ اگر طبیعت میں توقف پیدا ہو جائے تو خیار شنبر کے ذریعے مزاج میں اعتدال پیدا کرے۔

ایک طبیب کے لئے لازم ہے کہ وہ مختلف ہواؤں اور مکروہ آوازوں سے مریض کی حفاظت کرے، نیز بارش کے پانی اور مریض کو سراسیمہ ہونے سے محفوظ رکھے کیوں کہ یہ ایک لطیف علاج ہے — اگر مجھے یہ بات معلوم نہ ہوتی کہ حکیم بقراط نے اس سلسلہ میں کافی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی ہے تو اس سلسلہ میں سیر حاصل گفتگو کرتا، جس قدر میں نے ذکر کیا ہے اسی قدر کافی ہے بشرطیکہ حسن تدبیر سے کام لیا جائے۔

شاید کوئی خیال کرنے والا یہ خیال کرے کہ میں سرسام اور برسام سے غافل ہوں یا ان دونوں کے درمیان فرق کرنے میں غلطی کر رہا ہوں تو ایسا نہیں ہے، بلکہ ہم جب "برسام" کا ذکر کریں گے تو وہاں ان اعراض کا بھی ذکر کریں گے جن کو اطباء سابقین نے بیان کیا ہے۔ انھوں نے "سرسام" کا ذکر "برسام" کے نام سے کیا ہے۔ اور برسام کے ذکر میں ان تمام کا اعراض کا ذکر کیا ہے۔

برسام کے مرض میں جب شدت پیدا ہو جائے تو اس سے عقل زائل ہو جاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پھوڑے اور دماغ کے درمیان حجاب اور اعصاب میں مشارکت ہوتی ہے، اگر برسام سخت نہ ہو بلکہ خفیف ہو تو اس سے عقل زائل نہیں ہوتی۔ برسام اور سرسام حار کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہر سرسام حار کا مریض اولین مرحلہ ہی میں ہذیان کا شکار ہو جاتا ہے، برسام کا مریض ایسا نہیں ہوتا برسام کے مریض کو آنکھوں میں تشنج اور چبھن محسوس نہیں ہوتی، بلکہ سر میں اور آنکھوں میں ثقل ہوتا ہے، ذات الجنب کا ہر مریض برسام کا شکار نہیں ہوتا — جب سرسام حار اور برسام کا اجتماع ہو جائے تو وہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کو اطباء سابقین نے برسام حار کہا ہے۔

جب حجاب حاجز کا ورم یا اس کا پھوڑا اور سرسام یعنی وہ ورم حار جو دماغ کے حجاب میں ہوتا ہے جمع ہو جائیں تو مرض کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے اور علاج دشوار ہوتا ہے، ایسی صورت میں ان علامتوں پر توجہ دینی چاہئے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب یہ دو امراض

ایک جگہ جمع ہو جائیں تو اطبار اکثر و بیشتر غلطی کر بیٹھتے ہیں، لہذا ہم یہاں چند ایسی چیزیں بیان کرینگے جن سے طبیب کے لئے مرض کی شناخت ممکن ہو سکے گی۔

فرض کرو کہ سرسام کا عارضہ اور بخار جمعہ کے دن لاحق ہوا، جب تیسرا دن آیا یعنی اتوار کا دن تو مریض کے پہلو میں خراج یعنی پھوڑا پیدا ہوا، پھر برسام کا بحران چوتھے دن لاحق ہوا یعنی پیر کے دن اور سرسام کا بحران چھٹے دن لاحق ہوا تو سرسام کا بحران "محمود" ہوگا، اور برسام کا بحران "مذموم" اب یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس طرح فیصلہ کیا جائے، بقراط نے کہا ہے کہ چوتھے دن پیدا ہونے والے بحران سے ساتویں دن خطرہ رہتا ہے، حالاں کہ چوتھے دن کا بحران "محمود" ہے ـــــ اور وہ بحران جس کو ساتویں دن آنا چاہیئے وہ بڑھ کر چھٹے دن آگیا تو "مذموم" ہے، یہ ایک عظیم مصیبت کی نشاندہی کرتا ہے، یا کہ مرض میں تغیر واقع ہو چکا ہے، مگر یہ دونوں باتیں ہی غیر صحیح ہیں، پھر پانچویں دن ایک دوسرا بحران پیدا ہوگا، یہ وہی سرسام کا بحران ہے جو ساتویں دن آیا تھا، اور محمود ہوگا، ـــــ وہ کہتا ہے کہ دو بحران دو مختلف دن متواتر آئے جو محمود اور مذموم ہوں تو ـــــ اس میں یا تو ہلاکت کا خطرہ ہوگا یا سخت علاج کی تکلیف برداشت کرنی ہوگی ـــــ

یہ تمام امور وہ ہیں جن کو سابق اطباء نے بیان نہیں کیا ہے، ہم نے انھیں تجربہ کے بعد حاصل کیا ہے اور فن طب کے ماہر اطبار مشائخین سے استفادہ کیا ہے، حتیٰ کہ ایسے امراض کے علاج میں دسترس حاصل ہوئی۔

یہ بات بعید نہیں کہ تین ایسے امراض مرکب ہو جائیں جو سب کے سب حدت والے ہوں، یا بعض مدت والے ہوں اور بعض حدت میں متوسط ہوں، یہ امراض مختلف اعضا میں ہو سکتے ہیں، اگر طبیب ان کو پہچان نہ سکے اور وہ ماہر نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ ان احوال کی چھان بین کرے / اور کم مدت والے مرض اور زیادہ مدت والے مرض کے درمیان تمیز کرے، ورنہ وہ برعکس سمجھنے کی بنا پر دواؤں اور غذا کے اوقات میں، علاج کے ضمن میں غلطی کر بیٹھے گا جو ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے جب ایک طبیب امراض کے مرکب ہونے کی معرفت حاصل کرے گا تو علاج، غذا اور دوا کے اوقات کو بھی سمجھ لے گا۔

# باب (۵)

# "دیافرغما[1]" نامی حجاب میں ورم

دیافرغما اس حجاب کو کہتے ہیں جو قلب اور جگر کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ جالینوس نے اس حجاب کے امراض کا بیان ، بطور اشارے کے بہت سے مقامات پر کیا ہے مگر اس کو مکمل طور پر بیان نہیں کیا ہے ، ہمارے زمانے کے اطباء تو یہ کہتے ہیں کہ یہ بھی سینے کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے۔ ان کے ہاں سرسام ، برسام ، ذات الصدر ، ذات العرض ، ذات الجنب سینے کے عضلات کا ورم ، عضلات بین الاضلاع کا ورم ، اس پردے کا ورم جو سینے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے ، اور اس حاجز کا ورم جو قلب اور جگر کے درمیان ہے ، سب ایک ہی ہیں ، ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ۔۔۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ امراض جن سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور امراض جن سے عقل زائل نہیں ہوتی ، دونوں کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہے ، وہ صرف اس قدر کہتے کہ یہ مرض شدید ہے ، یہ خفیف ہے ، یہ دشوار ہے ، یہ آسان ہے ، ان سب کے درمیان جو فرق موجود ہے اس کو ہم نے بیان کر دیا ہے ۔ کیوں کہ فاضل جالینوس نے اختصار کے ساتھ ان سب کو بیان کیا ہے لیکن تفصیل اس کی تصنیفات میں متفرق مقامات پر ہے ۔

---

[1] دیافرغما : DIAPHRAM ۔ حجاب حاجز ، شکم اور سینہ کے درمیان ایک پردہ کا نام ہے ۔

قلب اور جگر کے درمیان حجاب کا ورم مشکل امراض میں ہے، کیوں کہ اس سے اضطراری طور پر عقل زائل ہو جاتی ہے، اس لئے کہ دماغ سے نکلنے والے اکثر و بیشتر اعصاب اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر اس صورت میں جب کہ ورم ان مقامات پر ہو جو دونوں پہلوؤں اور سینے کے زیریں حصّے سے متصل ہیں، کیوں کہ یہ حصّے محض عصبات اور اجزاء لحمیہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اس حجاب میں ورم ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضیق النفس پیدا ہو جاتا ہے، عقل میں خلل واقع ہوتا ہے، بے انتہا کھانسی شروع ہو جاتی ہے جس کے ساتھ بلغم نہیں ہوتا، یعنی سوکھی کھانسی کا عارضہ ہوتا ہے، تمام سینہ اوپر یا نیچے کی سمت کھینچنے لگتا ہے، اوپر کی سمت اس لئے کھینچتا ہے کہ اعصاب کے امتلاء کے باعث عرض میں اضافہ ہو جاتا ہے اور طولانی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ نچلی سمت کی جانب اس لئے کھینچتا ہے کہ اعصاب اور غشاء جگر کے ساتھ مشارکت رکھتے ہیں۔ سینے کے اندر درد محسوس ہوتا ہے جو طوق کے مانند گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے سانس میں انتہائی تنگی محسوس ہوتی ہے۔

اس ورم کی ایک خاص علامت یہ بھی ہے کہ ایسا مریض حیران و پریشان رہتا ہے، وہ کسی چیز کو اوپر یا نیچے کر نہیں سکتا، اگر ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے نبض سخت ہوتی ہے، بعض اوقات "منشاری" ہو جاتی ہے۔ یہ مرض منجملہ اُن امراض کے ہے کہ اگر طبیب علاج میں باریکی سے کام نہ لے اور مرض کا مقام نہ پہچانے سقوط قوت اور دماغی درد کے باعث مریض ہلاک ہو جاتا ہے، بعض دفعہ مریض کو کزاز اور دانتوں کے بجنے کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

## علاج

ابتدا میں علاج یہ ہے کہ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائے جائیں، نرم و خفیف حقنے دیئے جائیں، عناب و سپستان کے ساتھ آش جو دیا جائے، ایسے مریض کو روٹی یا اس جیسی کوئی چیز نہیں دینی چاہیئے جو حجم والی ہو اور معدے میں پھنس جائے، حجاب کی معدے سے مزاحمت ہوگی تو غشی طاری ہو جائے گی۔ لہٰذا غذا کے بجائے صرف آش جو پلایا جائے، پھر حسب ذیل "مروخ" سے سینے کی مالش کرے۔

روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر سے موم اور روغن (قیروطی) تیار کرے، پھر آب عصاالراعی اور آب جمادہ کدو اور لعاب اسپغول پلایا جائے اور اس سے مریض کے سینے کی مالش

کی جائے۔ کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک کپڑا بھگو کر سینے پر حجاب کے مقام پر باندھ دیا جائے، اس کی حد ہے جس کو "مقام سیف" کہا جاتا ہے۔ مریض کو زیادہ حرکت کرنے اور ایسا کام کرنے سے منع کیا جائے جس میں زیادہ تنفس کی ضرورت لاحق ہوتی ہو، مریض کو چاہئے کہ غصے میں نہ آئے تاکہ زیادہ تنفس کی نوبت نہ آئے اس سے پھیپھڑے کی حجاب سے مزاحمت پیدا ہوگی جس کی وجہ بے ہوشی طاری ہوسکتی ہے اور گلہ گھٹ سکتا ہے۔ـــــ یہ مرض، شوصہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ناقص طبیب "قدح" لگا دیتا ہے، جس کی وجہ سے مریض فوراً ہلاک ہوجاتا ہے۔ـــــ میں نے دیکھا ہے کہ ایک کرخی کے لڑکے کو یہ مرض لاحق ہوا، ایک شخص جس کو "دبابہ" کہا جاتا تھا اور ایک متوسط طبیب تھا، نے شوصہ پر لگایا جانے والا "قدح" لگا دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گلہ گھٹ گیا دونوں آنکھوں سے خون نکلنے لگا، اور اسی دن ایک گھنٹے کے اندر مرگیا ـــــ میں اس وقت طالب علم تھا، ابو ماہر سے یہ واقعہ بیان کیا، تو اس نے کہا کہ پھوڑا حجاب کے اندر تھا، جب شوصہ پر لگایا جانے والا قدح لگایا گیا تو اس پر دباو پڑنے سے قلب اور دماغ متاثر ہوگیا، رگوں اور اس کے متصلہ حصے میں کھنچاوٹ پیدا ہوئی، آنکھوں کا حصہ پھٹ گیا، درد کی زیادتی کی وجہ سے مریض مرگیا ـــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ مہارت فن اور تجربہ نہ ہونے کی بنا پر ایسی زبردست غلطی سرزد ہوجاتی ہے۔

## ورم حجاب اور شوصہ کے مابین فرق

یہ ہے کہ شوصہ حساً محسوس کیا جا سکتا ہے، مریض کے تنفس میں انقباض زیادہ اور انبساط کم ہوتا ہے۔ ایسا مریض، جس سمت مرض موجود ہے اس کی مخالفت سمت میں ٹیک لگا سکتا ہے۔ـــــ ورم حجاب میں انقباض اور انبساط ہر صورت میں تنفس چھوٹا ہوتا ہے، وہ کسی شکل پر ٹیک نہیں لگا سکتا، بلکہ اس کو ہمیشہ سیدھا رہنا پڑتا ہے۔ـــــ شوصہ کے مریض کی عقل شاذ و نادر ہی زائل ہوتی ہے مگر ایسے مریض کی عقل اضطراری طور پر زائل ہو جاتی ہے ـــــ ضروری ہے کہ ایسے مریض کو جلاب نہ دیا جائے، ہمیشہ روغن مسخن سے تکمید کی جائے تاکہ معدے کے اندر حبس موذی پیدا نہ ہو اور غشی طاری نہ ہو۔ـــــ جب درد میں تخفیف ہو جائے نرم، محلل اشیاء کے ذریعے حقنہ دیا جائے تیز اشیاء سے حقنہ نہ دیں، سینے اور پیٹھ پر کسی قدر نیم گرم روغن گل سے رگڑیں، جب حرارت اور سوزش محسوس ہونے لگے تو آب عصا الراعی آب مکو آب برگ اسپغول، لعاب اسپغول کو یکجا کر کے کسی قدر لے کر

اس میں بچّی کی ماں کا دودھ شامل کرے اور ایک کتان کا کپڑا تر کے سینے پر اور درد والے مقام پر رکھے۔ اگر فصد کھولی جا سکتی ہو اور کمزوری سے مامون ہو تو کھول دی جائے، —— اس مرض میں پنڈلیوں کو باندھنے اور ان پر پچھنے لگانے اور صافنتین کے فصد کی صورت میں فاضل مواد نیچے کی سمت جمع ہو جاتا ہے —— شوصہ اور ذات الجنب میں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

---

# باب (٦)

# "برسام" نامی بخار

برسام "حمی حادہ" کے نام سے بھی مشہور ہے، یہ "حمی مطبقہ" ہے جس میں دماغ کا مزاج متغیر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اس سے دماغ کے اُوپر اور کھوپڑی کے اندر والا پردہ متاثر اور متغیر ہو جاتا ہے، یہ بخار صفرا۔ اور خون کی حدت اور بخارات کے دماغ کی طرف چڑھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان دونوں مادوں کا کچھ حصّہ دماغ کی رگوں اور دماغ کے پردے میں پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے "حمی مطبقہ" لاحق ہو جاتا ہے، اور عقل زائل ہو جاتی ہے، ـــــ یہ مرض سریع الحرکت ہے، اس کے ایام میں، مریض کے حرکات تغیر پذیر ہوتے ہیں، یعنی مختلف ہوتے ہیں، ابتدا سے چوتھے دن تغیر واقع ہوتا ہے، پھر ساتویں دن، پھر گیارہویں دن، پھر چودھویں دن، پھر سترہویں دن پھر بیسویں دن تغیر آجاتا ہے، اگر بخار کی حرکات یعنی کیفیت مذکورہ دنوں میں مستقیم و محمود ہو تو پھر اس میں کوئی خطرہ نہیں، اگر مذموم ہو تو مرض بھی مذموم ہوگا، مرض کے بھاری اور ہلکے ہونے کا اعتبار، دماغ کو لاحق ہونے والے بخارات اور اس کے اجزاء کے لحاظ سے ہوگا ـــــ اگر یہ اجزاء خفیف ہوں تو اس کو "شعبیہ" کہا جائے گا یعنی بیماری مرض کا ایک حصّہ ہیں، اور اجزاء بھاری ہوں تو اس کا نام "برسام" ہے۔ـــــ

اس مرض کا نام رکھنے میں اکثر اطبار غلطی کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا نقل کرنے والا غلطی کرتا ہے، گو حقیقی علاج بروئے کار لا رہا ہو۔ اس مرض کی تین قسمیں ہیں، ہر قسم کا علحدہ نام ہے۔

۱۔ اگر اس میں "حمی مطبقہ" ہو تو اس کا نام صرف "حمی حادہ مطبقہ" ہے۔

۲۔ اگر اس کے ساتھ کسی قدر عقل میں بھی تغیر آجائے یا "سدر" لاحق ہو تو اس کا نام "حمی مطبقہ مع السرسام" ہے۔

۳۔ اگر اس کے ساتھ سینے اور پہلو میں مواد اترے تو ایسی صورت میں اس کا نام "حمی برسامیہ" ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اگر ایک ہی قسم کا مرض ہے تو اس میں کوئی خطرہ نہیں، اگر دو قسمیں مرکب ہو گئی ہوں تو مرض کے اندر ثقل پیدا ہو جاتا ہے اور خطرہ بڑھ جاتا ہے ـــــ اگر تین قسمیں یکجا ہو جائیں، حتیٰ کہ دماغ کے مزاج اور عقل میں تغیر واقع ہو اور مواد سینے اور پہلو کی سمت اتر آئے اور حمی مطبقہ لاحق ہو جائے تو مرض انتہائی شدید اور خطرناک ہو جائے۔ دراصل اسی صورت حال کو "برسام" کہتے ہیں کیوں کہ اس میں سینہ بھی بیمار و متاثر ہوتا ہے ـــــ اگر صرف بخار ہو اور دماغ کے مزاج میں تغیر واقع ہو تو اس کو "برسام" نہیں کہتے، اگر کہتے بھی ہیں تو صرف استعارہ کے طور پر کہتے ہیں۔

## اس قسم کا علاج جس میں حمی مطبقہ ہو اور عقل کا تغیر اور سدد واقع نہ ہو

اگر ممکن ہو تو فصد کھولیں، آش جو پلائیں جس قدر ممکن ہو اس کو بطور غذا استعمال کرائیں، اور آش جو دو بار استعمال کرائے، ایک بار تبرید کے طور پر بطور دوا کے، اور ایک بار غذا کے وقت بطور غذا کے۔ اس طرح صبح کے وقت پلایا جانے والا آش جو، صبح کے کھانے کا، اور شام کے وقت میں پلایا جانے والا شام کی دوا کا کام دے گا۔ مریض کے سونے میں اعتدال پیدا کریں پیاس محسوس ہو تو دودھ یا شکر یا سکنجبین کے ساتھ لعاب اسپغول استعمال کرائیں پر جیب کے اندر تغیر واقع ہو یا خشکی پیدا ہو جائے تو لعاب اسپغول سے اور آش جو سے جس میں عناب اور سپستان پکا لیا گیا ہو دھو ڈالے، مریض کو حرکت سے منع کرے، اس مرض میں کوئی خطرہ نہیں جب تک کہ دوسرے اعراض کا اضافہ، اور اس کے ساتھ کوئی دوسری چیز پیدا نہ ہو ـــــ اگر طبیب کو بدن کے اندر فاضل مواد کا پتہ نہ چلے تو فصد

کے بعد جلاب کی ضرورت نہیں ہے، تا آنکہ پیشاب میں نضج کی کیفیت ظاہر نہ ہو، پھر خیار شنبر، ترنجبین، تمر ہندی کے استعمال کے ذریعے مواد تحلیل کرے جب کہ کوئی امر مانع نہ ہو اور مریض کے اندر قوت بھی موجود ہو، کمزوری کی صورت میں یا عدم نضج کی حالت میں جلاب سے پرہیز کرے کیوں کہ اس سے زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ بعض وقت ایسا کرنا حرارت کے پھیلنے کا باعث ہو سکتا ہے اور قوت گر سکتی ہے۔

دوسری قسم کا علاج جس میں حمی مطبقہ لاحق ہوتا ہے اور دماغ کے مزاج میں تغیر واقع ہوتا ہے، یہ ہے کہ اگر مرض کی ابتدا میں جلاب نہ ہو تو فصد کے ذریعے خون خارج کرے، پھر عناب اور سپستان کے ذریعے آش جو پلائے، مریض کی نیند میں گل سرخ، بید سادہ اور سیب کے استعمال کے ذریعے اعتدال پیدا کرے۔ مریض کی پڑ جیب اور زبان کو روزانہ لعاب اسپغول اور شکر کے ذریعے دھوئے۔ جہاں تک ممکن ہو شوربہ جات یا روٹی کو سرد پانی میں بھگو کر یا آش جو استعمال کرائے جب کہ قوت برداشت نہ ہو۔ جب مرض میں تخفیف پیدا ہو اور "نضج" ظاہر ہو جائے، اور مریض کے اندر فاضل مواد موجود ہو قوت بھی ہو تو خفیف استفراغ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تیسری قسم کا علاج جس میں حمی مطبقہ کے ساتھ ساتھ دماغ کے مزاج میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ مواد سینے اور پہلو کی سمت اُتر آتا ہے، یہ ہے کہ سب سے پہلے فصد کھولی جائے بشرطیکہ مریض کی قوت ساتھ دے۔۔۔ اگر چار دن گزر جائیں تو پھر فصد کی ضرورت نہیں چاہیے مریض کے اندر قوت موجود ہو یا نہ ہو آش جو، شربت نیلوفر اور آب کدو اور بطور غذا ہمیشہ آش جو استعمال کرائے، حرکات پر نظر رکھے، بید سادہ اور شاہسفرم وغیرہ کے ذریعے مزاج میں اعتدال پیدا کرے۔ مریض کے سر اور چہرے کے اطراف، عصا الراعی عرق گلاب یا سرد پانی چھڑک کر رکھے۔ نیز مریض کو شور و شغب سے ایذا نہ پہنچائے، نہ اس سے زیادہ بات کرے، نہ اس کے سامنے مردوں اور دوسرے مریضوں کی گفت گو چھیڑے۔ اس طرح جب مریض کے ہوش و حواس ٹھیک ہونگے تو اسے سکون ہوگا اور قلب مضبوط ہوگا۔ ایسا مریض چودھویں دن یا سترہویں دن تندرست ہو جائے گا، ورنہ اکیسویں دن تک انتظار کرے۔ بحران کے دنوں میں کسی قسم کا استفراغ نہ کرے جب چالیس دن گزر جائیں تو مریض کی صحت و قوت کا جائزہ لے اگر قوت آجائے تو فصد کھولے یا جلاب دینے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔ میں نے اس مرض کے اقسام کو یہاں

محض اس لئے بیان کیا ہے کہ اطبار غلطی نہ کریں۔ یہاں مختصراً ذکر کرنے کے سوا چارہ نہ تھا، تفصیل کلام "سرسام حار" کے یہاں ہیں، اور کچھ حصہ ذات الجنب، اور کچھ حجاب کے امراض کے بیان میں گزر چکا ہے۔ بحاروں کے بیان میں مزید تفصیلی گفتگو ہوگی۔ بقراط نے فصول تقدمۃ المعرفۃ اور کتاب الانذارات میں سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اگر طبیب چاہتا ہے کہ ان امراض کے علاج میں مہارت پیدا کرے تو ان کتابوں کے مطالعہ میں غفلت سے کام نہ لے۔

---

# باب (۷)

# ذات الریۂ اور نزلے

اس مرض کو اطباء صرف نام سے جانتے ہیں، اسباب کے اعتبار سے اس کا تفصیلی علم ان کو نہیں ہوتا۔ ادویہ کی کتابوں کے مصنفین بھی اگلے اطباء کے طریقے ہی پر چلتے ہیں، ایک ناقص طالب علم/جوان اطباء سے علم حاصل کرتا ہے تمام اقسام کو ایک ہی خیال کرتا ہے اور سب کا ایک ہی علاج کرنے لگتا ہے، لہذا نہ ان کی دوا کارگر ہوتی ہے، نہ ان کا علاج مکمل ہوتا ہے' ــــ اس مرض کی پانچ قسمیں ہیں:۔

قسم اول: سوءِ مزاج بارد جو پھیپھڑے میں پیدا ہوتا ہے۔

قسم دوم: سوءِ مزاج حار ــــ یہ دونوں بلا مادہ ہوتے ہیں۔

قسم سوم: سوءِ مزاج بارد جو سر سے اترنے والے مادۂ باردہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

قسم چہارم: سوءِ مزاج حار مع اس مواد کے جو سر سے اُترتا ہے، تمام اعضاء کے ساتھ۔

قسم پنجم: ورم جو نیچے سے اترنے والے مواد کے ساتھ پیدا ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پھیپھڑے کے اندر سینے کی تجویفات سے خون یا پیپ اتر جائے اور مریض اس کو تھوک نہ سکے، جس کی وجہ سے ورم حار پیدا ہو کر سخت ہو جائے بعض اوقات اس سے زخم بھی ہو جاتا ہے، ہم قرحہ الریۂ کے ساتھ اس کا بھی ذکر

کریں گے ——

**قسم اول کی علامت** سوء مزاج بارد بغیر مادہ کی علامت یہ ہے کہ تنفس میں خرابی اور منہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے ، سینے اور پیٹھ کے اندر ایسی سردی محسوس ہوتی ہے جیسے سرد پانی چھڑک دیا گیا ہے ، یا مریض یوں محسوس کرتا ہے گویا اس نے تر قمیص پہن رکھی ہے یا اس کی پیٹھ باد شمالی کی طرف کھلی ہوئی ہے ، چہرہ خشک ہوتا ہے اور چہرے پر جھریاں آجاتی ہیں۔

**سبب** وہ برودت ہے جو قلب کے مزاج پر غالب آجاتی ہے یا بواسیر وغیرہ کے خون کا اخراج یا رگوں کے اندر سدّوں کا پیدا ہونا ، افیون بنانے سونگھنے نیز مٹی کو سونگھنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

**علاج** اول سبب کا ازالہ کرے ، پھر حسب ذیل مطبوخ کئی دن تک استعمال کرے :۔ عمدہ صاف کہنہ شراب (۱۰۰ گرام) لے کر اس میں فطراسالیون (کرفس کوہی) (۷ گرام) ، بیخ سوسن ۴½ گرام زوفا اس کے مثل ، زیتون (۷ گرام) ، لبان (۶¾ گرام) ، پرسیاوشان (۲۴½ گرام) علک الانباط (۴½ گرام) مویز منقی (۲۴½ گرام) ، ڈال کر اس قدر پکائے کہ تمام ادویہ گل کر نرم ہو جائے ۔ پھر صاف کر کے ہر دن (۱۷½ گرام) مطبوخ (۶۸ ملی گرام) روغن مصطگی کے ساتھ استعمال کرے —— غذا میں چکاوک کی یخنیاں جن میں کرنب نبطی ڈالا گیا ہو استعمال کرے۔

**دیگر** اس مرض کے لئے کربیت حری کا شوربا بھی نافع ہے جو شحم خبازی کے ساتھ بنایا گیا ہو ، یہ شوربا پھیپھڑے کی برودت دور کرنے کے لئے مفید ہے بشرطیکہ سبب فاعل کا ازالہ کر دیا گیا ہو اگر مرض کے دور ہونے میں دشواری پیش آئے تو سینے پر حسب ذیل ضماد کرنا چاہیے۔

**ضماد کا نسخہ** روغن ناردین سے موم اور تیل (قیروطی) تیار کر لیا جائے ۔ پھر اس میں کسی قدر رال شامل کر کے سینے پر ضماد کیا جائے غذا وہ دی جائے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں ، مریض ہمیشہ چنبیلی اور گل شیریں سونگھتا رہے بشرطیکہ اس کا موسم ہو ، موسم نہ ہو تو لخلخہ اسلمانیہ اور عنبر کو روغن چنبیلی میں پگھلا کر استعمال کرے ۔ اگر مریض کے قویٰ مجتمع ہوں تو گرم حقنوں کے ذریعے سے طبیعت کو کھولے یعنی جلاب دے جیسے مطبوخ بابونہ اکلیل الملک ، قیصوم ، برگ

زنجوش، تمام قرطم نیکوب، تخم کتاں، تخم طلبہ، انجیر، مویز منقی، پرسیاوشان وغیرہ، ــــ حقنہ دیتے وقت فانیذ شجری یا لال شکر (گڑ) اس میں حل کرلے، ایسے مریض کو معجونات استعمال کرانے اور تریاق اور مرودیطوس، قوت برداشت کے مطابق استعمال کرانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، ــــ اگر طبیب پھیپھڑے کی برودت کا علاج کرنے میں سستی کرے تو یہ مرض، استسقاء کا موجب بن جائے گا۔

## قسم دوم کا علاج جو برودت کی وجہ سے مادہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ مرض عام طور پر کثیر بارد نزلات کے بعد پیدا ہوتا ہے، یہ نزلے، سر سے پھیپھڑے کی سمت اتر کر برودت پیدا کر دیتے ہیں۔ قریبی اعضاء کی رطوبت کی وجہ سے پھیپھڑے کے اندر بھی رطوبت آجاتی ہے یا مزاج رطوبی کے قلب پر غالب آنے کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

**علامت** سانس لینے میں تنگی محسوس ہوتی ہے اور خرخراہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے، چہرے اور آنکھوں پر ورم آجاتا ہے سینے میں ثقل محسوس ہوتا ہے مگر درد نہیں ہوتا، نیچے کی طرف کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے جبڑے رطوبتوں سے بھر جاتے ہیں، دونوں آنکھوں اور زبان میں ثقل محسوس ہوتا ہے۔

**علاج** گرم اور نرم حقنوں کے ذریعے بدن کا استفراغ کیا جائے۔ اور زوفا کے مطبوخ سے تنقیہ کیا جائے جو زوفا اور کندر سے بنایا جاتا ہے۔ حسبِ ذیل ضماد کیا جائے۔

**ضماد کا نسخہ** سنبل، اشنہ/ زوفا خشک، مرو، کندر (برابر برابر) لے کر پیس لیں۔ اور روغن ناردین یا روغن قسط سے موم اور تیل (قیروطی) تیار کر کے اس میں شامل کرلیں اور سینے پر ضماد کریں اور حسبِ ذیل حریرہ دیا جائے۔

**حریرے کا نسخہ** خراسانی انگور کا رس نکال لیا جائے اور اس میں مویز منقی ڈال کر پکایا جائے پھر نچوڑ کر صاف کرلیا جائے، پھر بھوسہ کا پانی نکال کر اس میں شامل کر دیا جائے، پھر مکرر پکا کر گاڑھا کر دیا جائے اس میں فانیذ شامل کیا جائے جس میں کافور نہ ڈالا گیا ہو ــــ حریرے کو گرم گرم مریض کو پلائے۔ اس سے سینے کا جلد اور تنقیہ ہوگا۔

**لعوق دیگر برائے تنقیہ سینہ** مویز کی گٹھلی نکال کر اس کو یکجا کرلیا جائے، اس کے ہم وزن عسل خیار شنبر اسی قدر صاف شدہ ترنجبین ڈال دی جائے۔

کسی قدر عصارۂ سوس اور کسی قدر زوفا پیس کر شامل کر دیا جائے، پھر ان تمام ادویہ کو ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر اوپر کسی قدر روغن بنفشہ اور روغن بادام ڈال کر ایک جان کر لیا جائے۔ یہ لعوق تیار ہو گیا۔ اس لعوق کو ہمیشہ چاٹتا رہے۔

**دیگر** بنفشہ کو شہد میں شامل کر کے گرم پانی سے مل کر پینا یا استعمال کرنا بھی سود مند ہے۔ اس کے اوپر گرم پانی گھونٹ گھونٹ پیئے، غذا میں آب نخالہ سے تیار کردہ حریرہ جس میں فانیذ شامل کیا گیا ہو استعمال کرے۔

**شربت جو انتہائی نفع بخش ہے** سفید شہد جس میں کوئی بو نہیں ہوتی لے لیا جائے، اور افسنتین یا سعتر ملا لیا جائے، اس میں وہ پانی شامل کر لیا جائے جس میں زوفا، اور اصل السوس پکائی گئی ہو، پھر اس کا تلچھٹ اچھی طرح نکال لیا جائے۔ ہمیشہ نہار پیٹ استعمال رکھے، اس سے مزاج میں تغیر واقع ہو اور سینہ کا تنقیہ نہ ہو تو علاج میں یہ تبدیلی کرے کہ مطبوخ زوفا آش جو کے ساتھ استعمال کرائے، آش جو میں فانیذ ملا لیا جائے تو نافع ہے کیوں کہ اس میں حلاوت اور مادہ کی لطافت ہوتی ہے۔

**علاج قسم سوم** سوء مزاج حار بغیر مادہ ـــــ علامت یہ ہے کہ رنگ سرخ ہو جاتا ہے سخت پیاس اور سینے میں سوزش محسوس ہوتی ہے گویا سینہ جل رہا ہو، خشک کھانسی ہوتی ہے جس میں بلغم نہیں نکلتا، بخار آجاتا ہے جو دن تبدیل کر کے آتا ہے، علاج یہ ہے کہ آش جو میں عناب اور کسی قدر کافور ڈال کر پکایا جائے، ہمیشہ یہ مطبوخ پیتا رہے، حسب ذیل ضماد کرے:۔

**ضماد کا نسخہ** برگ اسپغول، برگ خبازی، برگ بارتنگ، برگ بنفشہ، قداح بید سادہ عصا الراعی لے کر ان سب کو اچھی طرح کوٹ لیا جائے۔ پھر اس میں صندل سفید (ایک جزء)، مامیثا ایک جز شامل کرلے اس پر کسی قدر سرکہ اور عرق گلاب چھڑک دے اور سینہ پر ضماد کرے۔ مریض کو کافور، نیلوفر اور کرنب الماء جس کے پتے چوڑے چوڑے ہوتے ہیں سنگھائے، سینے پر حسب ذیل ضماد کرے:۔

**ضماد کا نسخہ دیگر** حصار جو بواعر پر ہوتا ہے پر اور جو کے آٹے کو کسی قدر سرکہ اور عرق گلاب کے ساتھ چھڑکا جائے اور سینے پر ضماد کیا جائے۔

ایسے مریض کے لئے میخوش ربوب جیسے آب حصرم، رب حماض یعنی رب حماض اترج اور

رب ریباس بھی مفید ہوتے ہیں، بشرطیکہ کھانسی نہ پیدا ہو اور گلے میں خشونت کا باعث نہ ہوں، اگر ان تمام علاجوں کے باوجود مرض کے ازالہ میں دشواری ہو تو رگ باسلیق کی فصد کھولنی پڑے گی اور آش جو میں عناب اور سپستان پکاکر، روغن بنفشہ اور شکر سفید حل کر کے حقنہ دے، غذا میں سرد غذائیں یعنی لوکی، خس مسلوق وغیرہ سے تیار کئے ہوئے مزورات دیئے جائیں اور سرد پانی پلایا جائے۔

**چوتھی قسم** سوء مزاج حار، مادہ کے ساتھ۔ یہی دراصل وہ مرض ہے جس کو "ذات الریۃ" کہا جاتا ہے یہ پھیپھڑے کے اندر گاڑھے اور گرم خون کے اتر آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی وجہ سے "ورم حار" پیدا ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ کنپٹیاں اور رخسار سرخ ہو جاتے ہیں، بخار مطبقہ آجاتا ہے، آنکھیں بھی سرخ ہو جاتی ہیں، بعض اوقات تھوکنے پر خون نکلتا ہے۔ ہم اس مرض کے متعلق گفتگو کریں گے جس میں تھوک کے اندر خون نہیں آتا۔ جس مرض میں خون آتا ہے اس پر ہم دوسرے باب میں تفصیلی گفتگو کریں گے۔ اس مرض میں بعض اوقات حالت خناق کے مریض کے مانند ہو جاتی ہے، بات میں خشونت اور حلق میں گھرگھراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات نکسیر بھی جاری ہو جاتی ہے، اگر اس مرض میں نکسیر جاری ہو جائے تو صحتیابی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

**علاج** رگ باسلیق کی فصد کھول کر حسب ذیل حقنہ کے ذریعے استفراغ کیا جائے:۔

**نسخہ حقنہ** برگ عنب الثعلب (باقہ کبیرہ)، برگ بنفشہ، برگ اسپغول، برگ بارتنگ، برگ خبازی (یہ تمام باقہ کبیرہ)، جو مقشر نیمکوب (دو کف کبیر)/ عناب جرجانی (کف کبیر) سپستان (ایک کف)، نخالہ (بھوسہ) ایک کف، نخالہ کو ایک کپڑے میں باندھ لیا جائے اور ان تمام ادویہ کو خوب گلا لیا جائے۔ اس میں سے ساڑھے تین سو گرام کی مقدار میں مطبوخ صاف کر لیا جائے اور ۲۴½ گرام شکر سفید حل کر لی جائے، پھر اس میں ستر گرام روغن بنفشہ خالص شامل کرے اور دن میں دو بار حقنہ دے۔ اور آش جو میں عناب اور جعفری شامل کر کے پکائے اور مریض کو لازماً پلائے، غذا نہ دی جائے، غذا کے بجائے یہی آش جو ایک دفعہ یا دو دفعہ دیا جائے اور غذا میں سرکہ، حصرم، کدو، ماش، پالک وغیرہ سے تیار کئے ہوئے مزورات دیئے جاسکتے ہیں، پیاس ہو تو ٹھنڈا کیا ہوا دودھ پلایا جائے سینے پر تیسری قسم میں ذکر کردہ ضماد استعمال کرے۔

بعض اوقات ایسے مریض کے لئے حسب ذیل ضماد کیا جاتا ہے :۔

**ضماد دیگر** جو کا ستو اسپغول کے ساتھ پھینٹ لیا جائے اور اس میں کسی قدر انار ترش کا پانی شامل کر کے ضماد کرے۔

یہ مرض بعض وقت بغیر کسی اخراج بلغم کے، اور بعض اوقات " اخراج " کے بعد کم ہو جاتا ہے، ایسے مریض کو خاص طور پر حرکت کرنے اور غصے سے روکا جائے۔

ان چار اقسام کو اطباء ایک ہی قسم خیال کرتے ہیں، حالاں کہ ان تمام اقسام کے اندر تضاد موجود ہے، ان کے علاج میں بھی مغائرت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

**پانچویں قسم** یہ انتہائی دشوار اور خطرناک ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سینے کی تجویفات سے خون یا پیپ پھیپھڑے کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ خون یا پیپ حجاب پر آتا ہے پھر پھیپھڑے میں داخل ہو جاتا ہے ــــ پھیپھڑے اس کو کمزوری اور مواد کے گاڑھے پن کی وجہ سے نفث کے ذریعے خارج نہیں کر سکتے۔

**علامت اور فرق** اس کی علامت بھی وہی ہے جو " ذات الریۂ " کی ہے اس کا ذکر ہم قسم چہارم میں کر چکے ہیں، ــــــ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کا مریض بالکل بات نہیں کر سکتا سانس میں انتہائی تنگی پیدا ہو جاتی ہے سخت تکلیف اور گھٹن محسوس کرتا ہے۔

**علاج** اس کے لیے علاج بھی وہی حقنے ہیں جن کا ذکر ہم قسم چہارم میں کر چکے ہیں، مریض کی قوت ساتھ دینے کی شرط پر فصد کھولی جائے، آب زوفا میں شربت بنفشہ دودھ اور شکر شامل کر کے پلایا جائے۔ سینے پر موم، نیم گرم تیل اور قیروطیات یکجا کر کے مالش کی جائے، تاکہ نرمی پیدا ہو اور نفث شروع ہو۔ " نفث " شروع ہونے کے ساتھ ہی ماء النخالہ سے تیار شدہ حریرہ پلایا جائے۔ ماء النخالہ کے اندر مویز منقیٰ ڈال کر پکائے۔ بخار نہ ہو، نہ قارورہ کے اندر بخار پایا جائے اور جلن اور پیاس بھی نہ ہو تو یہی حریرہ پلایا جائے ــــ پھر مغز بطم، مغز چلغوزہ، آرد کرسنہ اور آب نخالہ لے کر ان سب کا حریرہ تیار کر لیں اس میں کسی قدر شہد ڈال کر استعمال کرائیں اس سے پھیپھڑے کا اچھی طرح تنقیہ ہو جاتا ہے۔ ــــ اگر بخار، سوزش ہو یا قارورے میں بخار پایا جائے تو استعمال نہ کرائے۔

**دیگر** اس کے لیے باسلیق کی فصد کھولنا اور ایسی ادویہ کا استعمال جو مدر بول ہوں مفید

ہے کیوں کہ اس سے وہ مواد جو گردوں سے قلب کی طرف اور قلب سے پھیپھڑے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ پیشاب کے ذریعہ نکل جاتا ہے۔۔۔۔ اگر پیشاب میں پیپ کا اثر نظر آئے تو یہ صحت کی نشاندہی کرتا ہے، ۔۔۔ اگر بخار نہ ہوتو "شربت شہد سادہ" پلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور سینے پر گرم تیلوں کی مالش بھی کی جاسکتی ہے۔

اس قسم کا علاج اور قسم چہارم کا علاج یکساں ہے۔ سوائے اس کے کہ اس قسم میں مواد گاڑھا ہونے کی وجہ سے لطیف بنانے کی ضرورت ہوتی ہے، اور بدن کے اندر قوت مدافعت پیدا کرنی پڑتی ہے بخار نہ ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل شربت پلایا جاسکتا ہے۔

**نسخۂ شربت** اصل السوس مقشر (۳۵ گرام)، فطراسالیون (کرفس کوہی) (۱۷½ گرام)، ایرسا کوفتہ (۳½ گرام) زوفا خشک (۱۰½ گرام)، برگ گل بنفشہ (۱۷½ گرام)، ان تمام ادویہ کو شراب سفید میں دودن دورات تک بھگو کر رکھا جائے، پھر نچوڑ کر صاف کرلیا جائے، اس میں کسی قدر شہد سفید کسی قدر ترنجبین، اور کسی قدر فانیذ شامل کرکے نرم آگ پر اتنا پکایا جائے کہ دودھ کی طرح گاڑھا ہو جائے، اس شربت کو تھوڑا تھوڑا کرکے پلایا جائے۔ اس سے "نفث" آسانی سے ہو سکے گا۔۔۔ اگر مریض کو بخار ہو تو یہ شربت استعمال نہ کروائے ۔۔۔ بلکہ صرف مذکور حریرہ ہی استعمال کروائے۔ اور مطبوخ زوفا استعمال کرایا جاسکتا ہے سینے کی مالش کی جاسکتی ہے۔

متاخرین میں سے بعض فاضل اطباء نے ذکر کیا ہے کہ ایسے مریض کو اگر قے آنے لگے تو ہلاک ہو جاتا ہے گو حد سے زیادہ نکسیر پھوٹ چکی ہو، اس کے بہت سے علل بیان کئے گئے ہیں جن کو بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

**سینے میں نزلہ کا ورم** غلیظ رطوبتوں یا رقیق رطوبتوں کے سر سے پھیپھڑے کی طرف اترنے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے، یہ رطوبت رقیق، حاد اور اکّال ہوتی ہے، بعض دفعہ یہ رطوبت غلیظ اور حاد ہوتی ہے۔۔۔۔ اس کے اترنے کے دو اسباب ہیں:۔۔۔

ایک یہ کہ دماغ میں امتلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دماغ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اور سینے کی جانب پھینک دیتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بدن سے غلیظ خون آلود بخارات یا صفراوی بخارات یا دیگر بخارات اٹھتے ہیں، اور سرد ہوا کی وجہ سے یا سر پر سرد پانی ڈالنے

کی وجہ سے مسامات بند ہوتے ہیں۔ یہ بخارات منعکس ہوکر سینے کی طرف اترتے ہیں اس نوعیت سے دھوپ یا بڑے عمامہ کی وجہ سے سر گرم ہو جاتا ہے، فاضل مواد بدن سے نکل کر سر کی سمت جمع ہو جاتا ہے، اگر اتفاقی طور پر دماغ کا مزاج کمزور ہو تو اس کو قبول کر لیتا ہے، پھر کثرت سے جب بخارات جمع ہو جائیں تو ان کو سینے کی سمت پھینک دیتا ہے، بعض وقت یہ مواد، حدت اور رقت کی وجہ سے پھیپھڑے سے نکل کر "حجاب" اور سینے کی تجویفات کی طرف چلا جاتا ہے، بعض وقت پہلو کی سمت اتر جاتا ہے، اور بعض وقت نکلنے نہیں پاتا۔

## علاج

ان معالجات کے قریب قریب ہے جو مذکور ہو چکے ہیں۔ علاج کی ابتدا فصد سے کرنی چاہیے، مریض کی قوت برداشت کے مطابق ایک یا تین مرتبہ خون خارج کیا جائے آش جو پلایا جائے، حریرہ پلائے جو نخالہ اور کسی قدر نشاستہ کے ذریعہ بنایا گیا ہو، تاکہ بلغم کا اخراج ہو، اگر نکلنے والی شئے سرخ ہو تو، بشرط قوت مریض کی مکرر فصد کھولے، آش جو میں عناب، سپستاں اور کسی قدر پر سیاوشان شامل کر کے استعمال کرائے، اگر سرخ نہ ہو بلکہ رقیق اور نمکین ہو تو آش جو ساتھ حسب ذیل لعوق استعمال کرے

## نسخہ لعوق

خشخاش سفید (½۱۰ گرام)، صمغ فارسی (۲۵ گرام)، بادام شیریں مقشر (½۱۰ گرام) کندر سفید عمدہ (۱۴ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس کر اس کے اندر دگنی مقدار میں فانیذ اور اسی قدر تخم خرفہ کوٹ چھان کر شامل کر کے مویز منقیٰ کے ساتھ معجون بنا لے۔ روزانہ اس میں سے ایک قطعہ الگ کر کے استعمال کرے۔ شربت خشخاش ملا کر آش جو تیار کرے اور بپھارا لے۔ مریض کو پیٹھ کے بل سونے سے ممانعت کرے۔ غذا میں ماش، لوکی، ابالا ہوا کاہو اور خرفہ وغیرہ استعمال کروائے۔ سینے پر قیروطی کی ماش کرے، جو روغن بنفشہ سے تیار کیا گیا ہو ـــــ کیوں کہ یہ مواد اگر معتدل نہ کیا جائے تو پھیپھڑے کو کھا جائے گا ـــ اس کی نمکینی اسبات کی علامت ہے کہ وہ سر سے اتر رہا ہے۔ اس کی اصلاح شربت خشخاش کے ذریعے کی جانی چاہئے۔ اس کے استعمال سے غلیظ ہو کر سر میں محبوس ہو جائے گا اور پھیلنے نہ پائے گا، اور بہ آسانی ناک کے ذریعہ نکل جائے گا۔ سینہ محفوظ رہے گا، اگر مواد غلیظ (گاڑھا) ہو، اور مزہ نمکین نہ ہو نہ تیز ہو تو کوئی خطرہ نہیں ہے، اس کو بآسانی صاف کیا جا سکتا ہے ـــــ اگر مواد پھیپھڑے سے نکل کر، پہلو میں اتر جائے تو اس کا علاج بہ لحاظ اقسام ذات الجنب کا علاج ہے، مختصر یہ ہے کہ وہ تمام نزلے جو سینے کی سمت اترتے ہیں، ان کے علاج کا یہی طریقہ ہے، اور سب سے پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ فاضل مواد سے، مریض کا

اسنفراغ کیا جائے۔ اس کے لئے حسب ذیل مطبوخ استعمال کرے۔

**مطبوخ کا نسخہ** پرسیاوشان (ایک کف)، برگ مکو (اسی قدر)، اصل السوس محکوک (باقہ)، آلوبخارا شیریں (۳۰ عدد)، سپستان، عناب مویز منقی (ہر ایک (۵۲ ½ گرام) —— مریض کی قوت کے لحاظ سے کمی بیشی کے ساتھ فلوس خیار شنبر کا اضافہ کریا جائے، اور پکایا جائے پھر اس کو صاف کرلیا جائے، اس کے اندر روغن بادام کسی قدر شامل کرکے، نیم گرم پلائے، —— اگر خیار شنبر کے ساتھ ساتھ کسی قدر روغن بنفشہ شکر کے ساتھ اور کسی قدر گل انگبیں شکری بھی شامل کرلی جاسے تو بہتر ہے'/ وہ تمام مریض جن کے سینوں میں اور بدن کے اندر فاضل مواد ہو اور استفراغ کی ضرورت ہو تو اس مطبوخ سے استفراغ کرنا چاہیئے۔

حکیم ابوماہر کی رائے تھی کہ خیار شنبر کو مطبوخ زوفا کے ساتھ شامل کرکے روزانہ پلانا چاہیئے۔ ان کا یہ بھی معمول تھا کہ وہ صحیح وسالم عناب، مویز منقی فلوس خیار شنبر، انجیر سفید اور کسی قدر اصل السوس لے کر ایک کانچ کے برتن میں ڈال دیتے اس میں بقدر ضرورت پانی ڈال کر ایک دن دھوپ میں رکھدیتے اور اس میں سے روزانہ (۵۲ ½ گرام) کی مقدار صاف کرکے اوپر سے کر (۵۲ ½ گرام) شربت گولر ڈال کر مریض کو پلاتے۔ اس طرح کئی دن عمل کرے، اس سے استفراغ کے بعد ، سینے کے لئے بھی کافی فائدہ ہوتا، —— اگر نزلہ کے ساتھ ساتھ حمی مطبقہ، سرسام وغیرہ بھی لاحق ہو تو اس کی مناسبت سے دوسری دواؤں کو بھی شامل کرکے علاج کرنا چاہیئے۔ اہم مواد کی جانب پوری توجہ مبذول رکھی جائے۔

---

# باب (۸)

# پھیپھڑے کا قرحہ اور پیپ تھوکنا

پھیپھڑے کے گوشت کے جوہر کا بیان ہم کر چکے ہیں، اس کا گوشت نرم، ملائم اور بہت جلد زخم قبول کر لیتا ہے۔ یہ بہت ہلکا بنایا گیا ہے تاکہ سینے پر کوئی بار نہو اور ہوا اس کے اندر سما سکے۔ اگر کشادہ نہوتا تو ہوا اس کے اندر نہیں سما سکتی تھی انسان ہمیشہ اور متواتر ناک سے ہوا کھینچتا رہتا جیسا کہ سینہ کا مریض، یا دوڑنے والا یا فراز پر چڑھنے والا جلد جلد سانس لیتا ہے ــــ یہ نرم ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مواد کو قبول نہیں کرتا۔

پھیپھڑے کے اندر زخم یا تو گرم خون کے اترنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ اعضار میں دبیلہ پیدا ہو جاتے ہیں، علاج کی دشواری کی وجہ سے زخم کی تکلیف بڑھ جاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ زخم جب بھرنے لگتا ہے تو تنفس اور ہوا کے جمع ہو جانے کی وجہ سے وہ پھر تازہ ہو جاتا ہے، بایں ہمہ وہاں تک دوا کا پہنچنا بھی دشوار ہے۔ کیوں کہ دوا پہلے جگر میں جائے گی، پھر گردوں میں آئے گی، پھر اس رگ میں جائے گی جو غذا کو قلب میں پہنچاتی ہے، پھر قلب میں داخل ہوگی پھر قلب سے پھیپھڑے میں آئے گی۔ اس لئے علاج دشوار ہے۔

پھیپھڑے کا زخم جب مستحکم ہو جائے تو صحت کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ ہاں البتہ زخم کے مستحکم ہونے سے پہلے علاج ممکن ہے، پہلے یہ دیکھا جائے کہ زخم کے ساتھ ساتھ، بخار ہے

یا نہیں، جو زخم کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔ اگر فصد کھولنا ممکن ہو تو فصد کھولی جائے، پھر عناب اور سپستان کے ساتھ آش جو استعمال کرائے، آش جو میں کسی قدر "صمغ انجیر" اور صمغ کبیر اور بھی شامل کرلے، اور سینے پر روغن گل اور روغن خیری کی مالش کرے، بشرطیکہ مزاج کی حدت مانع نہو ـــ بعض اوقات "آب کدو مشوی" بھی پلایا جاتا ہے

## آب کدو بنانے کی ترکیب

ایک کدو کے اوپر خالص مٹی لیپ کر اسے گرم تنور میں رکھدیا جائے، جب پک جائے تو نکال لے اور مٹی صاف کردے، پھر اس کے اندر کئی جگہ سوراخ کر کے نچوڑ کر پانی نکال لے۔ پھر اس میں صمغ، گل مختوم اور گل ساموسی (کوکب الارض) شامل کر کے پلائے۔

جب غذا کا وقت ہو تو آش جو پلائے ـــ اس کے اندر بھی مذکورہ ادویہ کو شامل کرے، اگر پیپ بکثرت نکلنے لگے تو تھوڑا سا شربت شہد سادہ پلانے میں مضائقہ نہیں، سینے پر قیروطی مالش کرے جس میں کسی قدر رسوت شامل کی گئی ہو ـــ اگر پیپ کا اخراج کم ہو جائے اور بخار جاتا رہے تو حسب ذیل قرص استعمال کرائے:۔

## قرص کا نسخہ

کندر، (ہرایک ۳ ½ گرام)، ریوند (۱۰۱۲) ملی گرام، گل مختوم اور گل ساموجس کو کوکب الارض بھی کہتے ہیں، برسامی (ہرایک ¾ ۱ گرام، نشاستہ، کثیرہ، صمغ عربی (ببول کا گوند) خشخاش سفید (ہرایک ½ ۵ گرام) تخم بیخ (۱۰۱۲ ملی گرام) افیون (۵۱۲ ملی گرام)، بسذ (½ ۳ گرام) ـــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے، اور لعاب اسپغول کے ساتھ گوندھ کر قرص بنالئے جائیں، اور ہر دن ایک قرص آش جو کے ساتھ یا شربت آس یا رب تفاح یا بہی کے ساتھ استعمال کرائے بشرطیکہ کھانسی نہ ہو ـــ اگر کھانسی ہو تو صرف آش جو کے ساتھ استعمال کرائے۔

اگر بخار کم نہ ہو اور زخم باقی ہو/ تو یہ قرص آش جو کے ساتھ استعمال کرائے، آش جو میں نہری کیکڑے پکائے جائیں۔ اس مطبوخ کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف مادہ سرطان کا شکار کیا جائے، نر سرطان نہیں، مادہ سرطان اور نر سرطان کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سوئی سرطان کے اندر چبھودی جائے۔ اگر دودھ کے مانند رقیق شئے خارج ہو تو وہ مادہ ہے ـــ اس کو راکھ اور نمک لگا کر دھونیا جائے تا آنکہ مر جائے۔ پھر صاف کر کے آش جو کے ساتھ پکا لیا جائے اور مطبوخ تیار ہونے کے بعد یہ قرص اس کے اندر ڈال کر پلایا جائے اگر مریض

مرض کے سخت ہونے اور قوت کی کمزوری کے باعث اس کو برداشت نہ کرسکے تو صرف گدھی کے دودھ پر اکتفا کرے بشرطیکہ مزاج کے موافق ہو۔ اگر مریض میں برداشت کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کسی دودھ پلانے والی عورت کا دودھ پستان سے پلایا جائے، مگر پہلے غذا کی اصلاح کرے۔ اس سے مرض جاتا رہے گا۔

واضح رہے کہ پھیپھڑے کے زخم کا علاج جب کہ اس سے ریزش اور پیپ نکلتی ہو اور اس پیپ کا علاج جو سینے سے خارج ہوتی ہو ایک ہی ہے۔ لہٰذا یہ علاج مذکورہ طریقے پر کرنا چاہئے ہم یہاں سینے اور پھیپھڑے کی ریزش اور پیپ کا مزید تفصیل سے بیان کرنا نہیں چاہتے، کیوں کہ اس سے وسیع تر گفتگو اس باب میں کرنا چاہتے ہیں جو خالص خون اور پیپ ملے ہوئے خون کے نکلنے کے بارے میں آرہا ہے، تاکہ ایک طالب علم کو ان دونوں میں بہ آسانی تمیز کرے۔

---

# باب (۹)

# نفث الدم کی قسمیں

مریض کے خون تھوکنے کے بارے میں اگلے اطباء میں اختلاف موجود ہے، چنانچہ بعض اگلے اطباء جن میں ارخیجانس بھی شامل ہے نے کہا ہے کہ خون جب سینے کی تجویف میں اترتا ہے تو رگوں کے حصے میں بھی داخل ہو جاتا ہے، پھر قصبۃ الریۂ سے ہوتے ہوئے مری تک پہنچ جاتا ہے اور انسان خون تھوکنے لگتا ہے، ـــــ مگر جالینوس نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ اگر خون ورید اجوف حصے میں داخل ہوتا اور اس طرح رگ کے اندر چلا جاتا اور دوسرے مقامات تک پہنچتا ہوتا تو انسان سینے سے خون نہیں تھوکتا بلکہ "فم معدہ" سے خارج کرتا۔ کیوں کہ جو شاخ فم معدہ سے متصل ہے بہ نسبت ان باریک رگوں کے زیادہ بڑی اور وسیع ہے جو "قصبۃ الریۂ" سے متصل ہیں اور جب دماغ اور بدن کے نچلے حصوں سے خون کے اترنے کے لئے قصبۃ الریۂ زیادہ مناسب ہے، کیوں کہ ورید اجوف کی شاخیں اکثر اعضاء سے متصل ہیں .... پھر مزید اس نے یہ کہا ہے کہ اگر ارخیجانس کا قول حقیقت پر مبنی ہوتا تو خون کا قصبۃ الریہ کی شاخوں کے اطراف میں اتر جانا زیادہ مناسب ہوتا بہ نسبت اس کے کہ ورید اجوف کی شاخوں میں داخل ہو ـــــ کیوں کہ پھیپھڑے میں طبعی طور پر انقباض اور انبساط کی صلاحیت ہوتی ہے اور رگوں کی شاخوں میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعد ازاں جالینوس نے پھیپھڑے میں خون کے

داخل ہونے کی تین وجوہات بیان کی ہیں:

ایک یہ کہ پھیپھڑے کا گوشت نرم ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ پھیپھڑے کے اندر انبساط وانقباض کی صلاحیت ہوتی ہے، تیسرے یہ کہ سینے کے اندر انقباض پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون نکل آتا ہے جیسے قصبۃ الریۂ سے نکلنے والے شاخوں کے ذریعہ سے پھیپھڑا قبول کرلیتا ہے اور کھانسی کے ذریعے یہ خون باہر نکل آتا ہے۔ جب یہ بات ظاہر ہوگئی تو معلوم ہوا کہ خون پڑ جیب اور تالو کی جڑوں میں اُترتا ہے اور یہ تھوک کے ساتھ باہر آتا ہے، یا یہ خُون حنجرہ کی جڑوں میں اترتا ہے، پھر کھنکارنے سے باہر آجاتا ہے، یا مری اور معدے کی طرف اُترتا ہے تو اُلٹی کی وجہ سے باہر نکل آتا ہے

## علاج

ان سب کا ایک ہی ہے، ان مقامات میں خون کے اترنے کا سبب کیفیت ہوتی ہے یا کمیت، کمیت کا مطلب یہ ہے کہ جب رگوں میں خون بھر جاتا ہے تو بعض باریک رگوں کی کمزوری کے سبب بہہ نکلتا ہے۔ کیفیت کا مطلب یہ ہے کہ خون میں حدت پیدا ہونے سے قطع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور رگوں کی شاخیں پھٹ جاتی ہیں، اور خون اعضاء میں اترنے لگتا ہے۔ اس کا علاج فصد ہے، اگر سینے سے خُون نکل رہا ہو تو رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اگر تالو اور پڑجیب سے نکل رہا ہو تو رگ قیفال کی فصد کھولی جائے، مری اور معدے سے نکل رہا ہو تو رگِ اکحل کی فصد کھولی جائے اور پنڈلیوں کو باندھا جائے ان پر پچھنے لگائے جائیں۔ پھر مریض کو گل مختوم کے ساتھ آش جو اور اکثر و بیشتر اوقات رب ریباس، رب حامض اور رب حصرم پلایا جائے اور کھانے میں سماقی، اور زمانی وغیرہ دیئے جائیں

## خون تھوکنے کا موثر علاج

سرکہ کہنہ میں عصارۂ لحیۃ التیس شامل کرکے ایک دن ایک رات چھوڑ دیا جائے، پھر سرکہ کو صاف کرکے گھونٹ گھونٹ کلی کریں، یہ بہت جلد خون تھوکنے کو بند کر دیتا ہے۔ اگر اس میں دُشواری پیش آئے تو قرص استعمال کرائے جائیں جو خون بند کر دیتے ہیں، چاہے جس کسی مقام سے ہو، سینے کو ریزش اور پیپ سے پاک کر دیتے ہیں۔

## نسخہ قرص

عصارۂ سوس (۱۰½ گرام)، گُل بارتنگ (۷ گرام)، عصارۂ ہیوفسطیداس

(۱۰½ گرام)، بسذ، کہربا (ہرایک ۷ گرام)، لولو صغار (۳½ گرام) ریوند چینی خالص (۷ گرام)، صمغ عربی وفارسی، کتیرا نشاستہ (ہرایک ۸¾ گرام)، ترنجبین صاف شدہ (۴۱ گرام)، کوڑی عرق، گل ارمنی، گل قبرسی، گل سانوس جسکو کوکب الارض بھی کہتے ہیں (ہرایک ۱۰½ گرام)، کندر، دال (ہرایک ۳½ گرام)، علک الانباط (۷ گرام) سرکہ کے اندر بھگو لیا جائے تاکہ پگھل جائے، پھر اس پر دوسری ادویہ ڈال دی جائیں اور تازہ اسپغول پکا کر لعاب نکال لیں، یہ لعاب سرکہ میں بھگوئے ہوئے علک الانباط کے ساتھ ادویہ میں شامل کرکے، سب کو اچھی طرح خوب گوندھ لیا جائے، اور ضرورت کے مطابق، ۳½ گرام یا ۷ گرام وزن کے قرص بنا لئے جائیں، قرص جس قدر بڑے ہوں گے اسی قدر موثر ہوں گے، کیوں کہ دوا کے پھیپھڑے تک پہنچنے میں دشواری پیش آئیگی، اس طرح تاثیر میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ــــ روزانہ خون تھوکنے والے مریض کو ایک قرص یا دو قرص رب آس یا رب حصرم کے ساتھ استعمال کرائیں بشرطیکہ کھانسی کی شدت مانع نہو، اگر کھانسی شدید ہو تو قرص، آش جو میں پلائے جائیں، اس سے سینہ صاف ہوگا اور خون تھوکنا بند ہوجائیگا ــــ اس کے لئے دوسرے قرص بھی ہیں جس کو "قرص ابن سیّار" کہتے ہیں۔

## نسخہ قرص ابن سیّار

دال، کندر، ریوند، کہربا، عصارۃ لحیۃ التیس (برابر برابر) لے کر پیس لیں اور سرکہ میں گوندھ کر قرص بنالیں ــــ ایک قرص کھلا کر، اوپر سے کسی قدر سرکہ پلادیں ــــ اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو کسی اور چیز کے ساتھ کھلائیں۔

اس کے لئے دوسرے قرص بھی ہیں جن کو روفس نے اختیار کیا ہے، اس کا خیال تھا کہ گاہ خون پھیپھڑے سے مثانہ اور گردوں کی طرف آجاتا ہے ایسی صورت میں بہت جلد شفا حاصل ہوجاتی ہے، خون کا رجوع ان رگوں سے ہوتا ہے جو غذا کو قلب تک پہنچاتی ہیں، کیوں کہ یہ گردوں سے نکلتا ہے، جب مریض کے پیشاب میں اورار ہوتا ہے تو گاہ پیشاب کے ذریعہ خون خارج ہونے لگتا ہے، اس سے کھانسی ہلکی ہوجاتی ہے۔

## نسخہ روفس

کہربا فصوص، عصارۃ لحیۃ التیس، لبان، ریوت ہندی (ہرایک ۱۰½ گرام)، (صمغ) عربی وفارسی، نشاستہ (ہرایک ۱۰½ گرام)، عصارہ سوس، زوفا (ہرایک ۳½ گرام)، بسذ (۱۰½ گرام)، تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ، تخم کدو شیریں مقشر (ہرایک ۱۰½ گرام)، برگ گل نسریں خشک کردہ (۷ گرام)، کرفس کوہی

(۱/۲ ۵ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس کر، جلاب میں گوندھ کر، مریض کی قوت کے مطابق قرص بنالئے جائیں ـــــ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر و بیشتر مریض اس قرص کے استعمال سے نفث الدم سے نجات پاگئے۔

اگر کسی مریض کو سینے سے خون آتا ہو تو میرے خیال میں اسے قرص کی ضرورت نہ ہوگی، میرے ایک دوست طبیب کو جس نے سینے سے پیپ آنے لگی تھی مدربول دوا استعمال کرائی گئی اور کئی دن تک کرائی گئی، یہ بوڑھا تھا اور زندگی سے مایوس ہوچکا تھا، مگر میں جب دوبارہ عیادت کے لئے گیا تو وہ تندرست ہوچکا تھا، اس نے ذکر کیا کہ اس کے پیشاب میں خون اور بکثرت پیپ خارج ہوئی۔ یہی صحت کا سبب بن گیا۔ اس قرص کو حران کے فاضل اطباء نے اختیار کیا ہے' ہر طرح کے یہ قرص خون کے اخراج کے لئے کارگر ہیں، آنتوں کی سوزش اور زخم کے لئے بھی مفید ہیں، ہم نے بارہا اس کا تجربہ کیا ہے۔ نسخہ حسبِ ذیل ہے :-

**نسخہ قرص دیگر** ربوت مکی، گُل سرخ (ہر ایک ۷ گرام)، ثمرہ انار بری، عصارۂ ہبول (ہر ایک ۱/۲ ۵ گرام)، صمغ عربی، کہربا (ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام)، بسد بحری اور سادہ (ہر ایک ۱/۲ ۳ گرام)، عصارۃ لحیۃ التیس (۱/۲ ۱۰ گرام)، کندر (۱۴ گرام)' زعفران (۱۰۲۴ ملی گرام)، ریوند (۳/۴ ۱ گرام) انار کے چھلکے یا مغز، مازو سبز (ہر ایک ۱/۲ ۳ گرام)' گل مختوم، گلِ ارمنی، گِل شاموس یعنی کوکب الارض جس کو ہندی میں ابرک کہتے ہیں (ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام)، نشاستہ (۱/۲ ۱۰ گرام)' ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے۔ اور اسپغول کو پکا کر لعاب نکال لے اور اس میں گوندھ لے یا اسپغول کو مع لعاب کے ڈال دے اور گوندھ کر ساڑھے چار گرام کے برابر قرص بنا کر سایہ میں خشک کرلے/، روزانہ ایک قرص شربت آس کے ساتھ استعمال کرائے، برداشت نہ کر سکے تو پانی کے ساتھ استعمال کرائے' ـــــ غذا میں باجرہ مقشر مقلو کی آش یا کیک کوٹ کر دے اگر کھانسی نہ ہو تو انار، سماق اور انگور خام کی طرح کی غذائیں دی جائیں۔ بشرطیکہ خون پھیپھڑے سے نہیں بلکہ تجویف صدر کی رگوں کے پھٹنے سے آتا ہو پھر یہ خون پھیپھڑے یا حنجرہ یا حلقوم یا معدے اور مری کی طرف اترتا ہو،

اب ہم ایسے نفث الدم کا علاج بیان کریں گے جو پھیپھڑے کے گوشت یا پھیپھڑے کی رگ پھٹنے کی وجہ سے آتا ہو۔ اور سل کا باعث نہ۔ اس کا کارگر علاج حسبِ ذیل ہے جو فوراً اسی دن خون بند کر دیتا ہے :-

**نسخہ** برگ بارتنگ (ایک کف)، لحیۃ التیس (ایک کف)۔ اس کو گلا کر صاف کرلیا جائے اور (۱۴۰ گرام) پانی نکال لیا جائے اور حسبِ ذیل سفوف ملالیا جائے۔

**سفوف کا نسخہ** کہربا جزوی (۷ گرام)، کندر قشار (۵ ½ گرام)، رسوت ہندی (۲ ½ گرام) ثمرہ انار بری (۵ ½ گرام)، عصارۂ ببول (۷ گرام)، گلسرخ (۲ ½ گرام) گل ارمنی گل قبرسی، گل مختوم (ہر ایک ۷ گرام)، نشاستہ، بارتنگ (ہر ایک ۲ ½ گرام)، گل شاموش (ایک گرام سے کچھ زیادہ) ــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس کر یکجا کرلیا جائے اور ہر (۱۴۰ گرام) مذکورہ پانی میں (۱۰ ½) گرام یہ سفوف شامل کرے ــــ اگر مری اور معدے سے خون آتا ہو تو روکنے کے لئے یہ انتہائی مفید ہے۔

اگر نفث الدم معدے یا مری کے تعفن سے ہوا ہو تو ہلاکت کا موجب ہے الا یہ کہ فوراً مندمل ہو جائے ــــ اس کا تفصیلی ذکر ہم معدے کے امراض میں کریں گے۔

## مری اور معدے کے تعفن کا علاج

روغن گل خالص قیروطی بھر اس کے اندر نشاستہ بریاں اضافہ کرے ــــ اور روزانہ نہار مُنہ تھوڑا تھوڑا چاٹتا رہے ــــ اور غذا میں ایسی اشیاء استعمال کرائے جس میں تھوڑی مُرغی یا بکری کے گُردے کی چربی ڈالی گئی ہو ــــ ایسی غذا استعمال نہ کرائے جو معدے میں ہضم ہونے میں دُشوار ہو، ــــ اگر مزاج میں حدت پیدا ہو تو ماء الشعیر کے ذریعے تسکین پیدا کرے، بعض وقت روغن گُل سے تیار کردہ قیروطی میں کسی قدر گل مختوم اور ریوند ملا کر نہار مُنہ دیا جاتا ہے ــــ بہرکیف یہ تعفن جلد درست نہ ہو تو ہلاکت کا موجب بنتا ہے یا اس سے مرض سل پیدا ہو جاتا ہے سارا بدن گھلنے لگتا ہے۔ تمام مواد نیچے کی طرف جمع ہو جاتا ہے۔ اس کو پنڈلیوں میں سگھیاں کھچوا کر نشتر کے ذریعے پنڈلیوں کو باندھ کر فصد کر کے جذب کیا جائے۔

اب ہم خود پھیپھڑے سے خون نکلنے کا حال بیان کریں گے ــــ اگر خون پتلا ہو، اور رنگ زردی لئے ہو اور اوپر جھاگ ظاہر ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ پھیپھڑے کے گوشت سے آرہا ہے، ــــ یہ بھی اگر ٹھیک نہ ہو تو اس کا نتیجہ "سل" ہوتا ہے۔ سل کے زخم والے مریضوں کو دائمی بخار کس لئے لاحق ہو جاتا ہے اس کا بیان بھی ہم کریں گے۔

اگر خون نفس پھیپھڑے کی رگ کے پھٹنے کی وجہ سے نکل رہا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ خون پتلا، سُرخ اور چمکدار ہوگا، اور اس طرح نکلے گا گویا کھول رہا ہو، ــــ یہ زخم بھی اگر مندمل

نہو اور اس کے اندر پیپ آ جائے تو نتیجہ "سل" ہوتا ہے ــــ یہ مرض "ذات الریہ" نہیں بلکہ پھیپھڑے کا خون ہے یا سل کا زخم ہے، ــــ "ذات الریہ" ایک خاص نام ہے جو اس ورم کے لئے بولا جاتا ہے جو پھیپھڑے میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے اندر کھانسی بھی ہوتی ہے۔

اس کا علاج بھی خاص ہے، جو دیگر امراض کے لئے نہیں ہوتا، ــــ اکثر اطباء اس میں غلطی کر بیٹھتے ہیں اور "نفث الدم" کا علاج شروع کر دیتے ہیں۔

اگر نفث الدم پھیپھڑے میں آنے والے یا سینے کی تجویف میں اترنے والے خون کی وجہ سے ہو تو یہاں تمدد اور عظیم فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

## علاج

قلب مادہ اور مواد کے نیچے کی جانب جذب کرنے کے طریقے پر عمل کیا جائے ترکیب یہ ہے کہ مزاج کے تسکین کی تدبیر کی جائے / جو حسب ذیل قرص سے ہو سکتی ہے:۔

## نسخہ قرص تسکین

کوڑی سوفنہ (۷ گرام)، کہربا خالص (۲½ گرام)، گل مختوم (۷½ گرام)، گل قبرسی، گل ارمنی (ہر ایک ۷ گرام)، گل قیمولیا (۱۰½ گرام)، عتیق، بسد (ہر ایک ۵¼ گرام)، مروارید (۵¼ گرام گرام)، صمغ عربی، صمغ فارسی، نشاستہ (ہر ایک ۱۰½ گرام)، کندر (۱۰½ گرام، ــــ ان تمام ادویہ کو آب بارتنگ میں حبس کو پکا کر صاف کر لیا جائے پیس لے اور ۴½ گرام وزن کے قرص بنالے روزانہ ایک قرص، (۱۴۰ گرام) ماء الشعیر کے ساتھ پلائے ــــ اگر کھانسی کم ہو تو طبیخ آس کے ساتھ استعمال کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

## طبیب آس کا نسخہ

آس (دو کف) لے کر اس میں اس قدر "طلاء حلو" ڈال دے کہ یہ ڈوب جائے اور اس قدر پکائے کہ آس گل جائے پھر صاف کر کے ایک ہانڈی میں ڈال دے۔ پھر اس کے اوپر کثیرا، نشاستہ، صمغ عربی ڈال دے پھر اس میں سے ایک یا دو چمچے لے کر مذکورہ قرص کے ساتھ استعمال کرائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس طرح بہت سے لوگ جو اس مرض میں مبتلا تھے صحت یاب ہو گئے۔

اگر مزاج کے اندر قوت برداشت نہ ہو اور کھانسی بھی پیدا ہو رہی ہو تو مذکورہ قرص کو جو کے آٹے کے پانی سے استعمال کرانا چاہئے ــــ غذا میں وہ آش دی جائے جو باجرہ مقشر مقلو کے ذریعہ تیار کی جائے اور کیک کو پانی میں بھگو کر بادام کے ساتھ استعمال کرانا چاہئے۔

اگر مزاج میں قوت برداشت ہو اور بخار بھی نہ ہو تو بھونے ہوئے بٹیر اور انڈے کی زردی کھلانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر ماء الشعیر یا ماء السویق پلانے میں دشواری پیش آئے معدے کی کمزوری کی وجہ سے ہضم نہ ہوسکے مریض کو بخار بھی نہ ہو تو اس دوا کے استعمال کرانے میں حرج نہیں یہ دوا انڈے کی زردی پر ڈال کر کھلا دی جائے۔ اس طور پر کہ آگ پر انڈے کی زردی رکھ کر اُوپر سے یہ دوا ڈال دی جائے تا آنکہ پُوری طرح حل ہو جائے۔ اس کو حل ہونے تک ہلاتا رہے پھر استعمال کرائے ــــــ اگر خشونت پیدا ہو تو موم اور تیل جس میں کثیرا کسی قدر نشاستہ شامل کیا گیا ہو، ملا لے۔ یہ حرانی لوگوں کا طریقہ علاج ہے۔

عراق والے موم اور تیل کو پسند نہیں کرتے۔ اہل حرّان معدے کے تعفن کی صورت میں موم اور تیل دیتے ہیں جس میں سفیدۂ رصاص شامل کیا گیا ہو، انڈے کی سفیدی بھی دیتے ہیں جس میں آگ سے تیار کردہ سفیدۂ رصاص شامل کیا گیا ہو۔ــــــ مختصر یہ کہ یہ تمام جزئی علاج ہیں جس میں فاضل اطباء کی رائے کے لحاظ سے اختلاف ہوتا ہے۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم ہر طبیب کی رائے اور اس کے پسندیدہ علاج اور اس کے سبب کو تفصیل سے بیان کرتے ــــــ ہم اس پر مزید گفت گو معدے کے امراض میں کریں گے۔

آدمی بعض اوقات "جونک" کے چمٹ جانے سے بھی خون تھوکتا ہے۔ جونک تالاب سے دونوں ہاتھوں کے ذریعے یا جھاڑیوں اور گڑھوں سے آنے والے پانی کو پینے کی وجہ سے چمٹ جاتی ہے۔ پانی کے اندر جونک کی موجودگی آنکھوں کو نظر نہیں آتی، اس میں جونک کے بچے اور چھوٹی چھوٹی جونکیں موجود ہوتی ہیں اور حلق، تالو اور مری کے اندر چمٹ جاتی ہیں، اگر یہ معدے کے اندر چلی جائیں تو اس سے مریض فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے یا فرطِ حرارت کی وجہ سے ایک لحظہ کے اندر ختم ہو جاتا ہے،ــــــ اگر جونکیں معدے سے آنتوں میں اُتر جائیں بھی تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے، اور جونک کا چمٹنا ایک عرصہ تک مخفی رہتا ہے، تا آنکہ بڑے ہو جاتے ہیں اور خون چوس چوس کر نیلے ہو جاتے ہیں ــــــ ہم حلق کے امراض میں اس کے چمٹنے کی کیفیت اور علاج بیان کر چکے ہیں اس مقام پر بھی ہم اس کا کسی قدر اعادہ کریں گے۔

ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ جونک چمٹنے کے بارے میں وہ بات جان لے جس سے بچنا ضروری ہے وہ فوراً علاج کی توجہ دے ــــــ اس لئے کہ "جونک" بعض

اوقات اس سوراخ کی طرف چڑھ جاتی ہے جو دماغ تک جاتا ہے، جہاں اس سوراخ کے محاذ میں ایک پردہ ہوتا ہے، یہ وہ پردہ ہے جو دماغ کے اوپر پڑا ہوا ہے، وہاں یہ چمٹ جاتی ہے اور ورم پیدا کر دیتی ہے، بعض دفعہ ورم، دماغ تک پہنچ جاتا ہے ـــــ بعض وقت پڑجیبپ کی جڑ پر چمٹ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہاں ورم آجاتا ہے/اور پڑجیب ڈھلک جاتی ہے۔

**علاج** کھٹے سرکہ میں کسی قدر نوشادر ڈال کر غرغرہ کرے، ایک بتی بنا کر اسی سرکہ میں ڈبوئے، اور ناک کے نتھنوں کے اندر لے جائے تاکہ اس کی بو دماغ تک پہنچے اس کے پردے تک جائے اس کی وجہ سے جونک دماغ کے پردے سے چمٹنے نہیں پاتی۔ سرکہ اور نوشادر اگر جونک تک پہنچ جائے تو چاہے جس مقام پر ہو، فوراً مر جائے گی۔

بصرہ، عبادان، اور ساحل سمندر کے رہنے والوں کو زیادہ تر جونک چمٹتی ہے، یہ لوگ اس کے علاج کے طور پر ہلیلہ، انار کے چھلکے، مازو چباتے ہیں اور سرکہ سے کلیاں کرتے ہیں اس سے جونک فوراً گر جاتی ہے۔

جونک کی تفتیش و تلاش کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کا مُنہ سورج کی سمت کر کے اس طرح کھولے کہ مُنہ کے اندر سُورج کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ زبان کی جڑ کے آخر میں جونک نظر آجائے گی کیوں کہ وہ اس مقام پر چمٹتی ہے ـــــ ایک آلہ جو آدمی کے مانند ہوتا ہے منہ کے اندر داخل کر کے اسے نکال دے، مگر خیال رہے کہ سر ٹوٹ کر الگ نہ ہونے پائے، اس سے بڑی مصیبت آجائیگی اس جگہ ورم پیدا ہو جائے گا۔ بعد ازاں مریض کو سرکہ اور روغن گل سے غرغرہ کرائے۔

بعض وقت آزاد درخت (بکائن) کے پتے چبانے اور کُلّی کرنے سے بھی اس کا علاج کیا جاتا ہے، مگر اسے نگلنا نہیں چاہیئے کیوں کہ اس سے ہلاکت واقع ہوگی ـــــ علق چمٹنے کی صُورت میں خون کا رنگ سُرخ زردی مائل صاف اور پتلا ہوتا ہے۔

**ابنِ سیّار کا علاج** ایلوے کو جلا کر ایک حصّہ اور ایک حصّہ نمک کو برگ بکائن کے پانی میں گرم کرے، اور مریض سے کہے کہ اس کو مُنہ میں پکڑے رہے۔ جونک فوراً مر جائے گی۔

---

# باب (۱۰)

# سل اور اس کی قسمیں

پھیپھڑے سے خون اور پیپ تھوکنے کے بارے میں گفت گو گزر چکی ہے، اور ان اقسام کا بیان بھی ہو چکا ہے جن سے مرض سل پیدا ہوتا ہے اور جن سے پیدا نہیں ہوتا۔ ہم اس بات میں سل کی دو اقسام اور ان کے اسباب بتائیں گے۔ مگر یہاں علاج کا ذکر نہیں ہوگا۔ کیوں کہ ایک کا علاج بخاروں کے بیان میں آئے گا ــــ اور دوسرے کا خون اور پیپ تھوکنے کے بیان میں گزر چکا ہے۔

سل، (کے معنی لاغری کے ہیں) بتدریج اعضاء کے پگھلنے سے جو لاغری پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ سارا بدن پگھل جاتا ہے سل کہلاتا ہے ــــ بعض اطباء کہتے ہیں کہ اعضاء کے گھلنے ہی کا نام سل ہے جیسا کہ چربی پگھلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قارورہ میں چکناہٹ اوپر تیرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

پہلی قسم جس کو "سل المنفار" کہتے ہیں پھیپھڑے کے زخم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، یہ زخم خلط حاد اکال کے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو پھیپھڑے کو زخمی کرتی ہے نتیجہ میں یہاں پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بدن گھلنے لگتا ہے اور لازمی طور پر بخار رہتا ہے۔ بدن اس لئے فنا ہوتا ہے کہ پھیپھڑے سے بکثرت پیپ نکلتی ہے۔ جس کی وجہ سے قوت گرجاتی

ہے ایسے مریض کو لازماً اس لئے بخار رہتا ہے کہ قلب میں گرمی اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے قلب کے اندر بخار اس لئے ہوتا ہے کہ یہ متاثرہ عضو سے قریب ہے جب پھیپھڑے کمزور اور ضعیف پڑ جاتے ہیں اور ان پہ ورم آ جاتا ہے تو یہ ہوا کو کما حقہ نہیں کھینچ سکتے۔ جس کی وجہ سے قلب کے اندر ہوا داخل ہونے کی صلاحیت بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ بخار رہنے لگتا ہے۔

فاضل جالینوس کا کہنا ہے کہ جب پھیپھڑے میں زخم پیدا ہو جاتا ہے تو ہمیشہ ایسا بخار رہنے لگتا ہے جو بدن کو گھلاتا رہتا ہے۔ کیوں کہ قلب کے لئے گرمی اور بخار لازم ہے تاکہ ہوا کو جذب کر سکے، جب پھیپھڑے پوری طرح اپنا کام نہ کر سکیں تو قلب کے اندر بھی وہ بخار طاری ہو جاتا ہے جو سارے اعضاء اصلیہ پر طاری ہوتا ہے۔ جیسے جگر/، قلب، دماغ، خصیے۔ لہٰذا زخم کے مریض کے یہاں دو چیزیں جمع ہو جاتی ہیں شدید کھانسی کے ساتھ نفث الدم اور لازمی بخار جو ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے ــــــ سل کی اس قسم کا علاج "سل کے" زخم" کے بیان میں گزر چکا ہے۔

سل کی دوسری قسم وہ ہوتی ہے جو لازمی بخار معروف بہ اقطیقش کے ساتھ ہوتی ہے، یہ اعضاء اصلیہ پر ہمیشہ بخار طاری رہنے اور ان اعضاء کے گھلنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے حرارت اعضاء کے جوہر کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے جو ان کا لازمہ ہوتی ہے، جس طرح چونے کے پتھر کے اندر حرارت اس کے ساتھ پوشیدہ ہوتی ہے ــــــ اس کا علاج بخاروں کے بیان میں تفصیل کے ساتھ آئے گا۔ ہم نے یہاں اس کا ذکر اس لئے کر دیا ہے تاکہ طالب علم اس سل کے درمیان جو زخم کے ساتھ ہو اور اس کے درمیان جو بغیر زخم کے ہو، تمیز کرے۔ سل کے زخم کو قرحۃ الریۂ یعنی پھیپھڑے کا زخم کہا جاتا ہے اسے قرحہ مدونہ اور قرحۃ مقورہ بھی کہا جاتا ہے۔

ایک دوسری قسم ہے جس کو "دق کا بخار"، "سل کا بخار" اور مذوبہ یعنی گھلانے والا بخار کہا جاتا ہے، اس کا نام یونانی زبان میں "اقطیقش" ہے۔

اب رہے وہ تمام امراض جن کا نتیجہ "سل" ہوتا ہے، جیسے گردوں کا ورم، بڑے بڑے پھوڑے جن سے کثیر مقدار میں پیپ خارج ہوتی ہے، دنبل، (بالتوڑ) اور انتہا کو پہنچے ہوئے نواسیر وغیرہ تو ان کا شمار اس کی دوسری قسموں میں نہیں ہے۔ یہ اس قسم کے تحت داخل ہیں جس کو قرحۃ الریۂ کہتے ہیں، انھیں پہ دوسرے اقسام کا بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

# باب (۱۱)

# "سل" کی استعداد رکھنے والے اجسام اور حفاظت کی تدبیر

سل کی استعداد رکھنے والے جسم نحیف ہوتے ہیں، کنپٹیاں اور گال پچکے ہوئے ہوتے ہیں، مونڈھے ڈھلکے ہوتے ہیں، شانے ڈھنگ منحنی ہوتا ہے، سینہ تنگ اور گردن لمبی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مزاج میں حدت بھی ہو تو خطرہ اور بڑھ جاتا ہے، اگر ایسے لوگوں کے دماغ کا مزاج رطب حار ہو تو اس خطرہ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اگر حنجرہ نکلا ہوا اور جبڑے گوشت سے خالی ہوں تو ایسے لوگوں میں مرض سل کو قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔

بعض اطباء سابقین کا بیان ہے کہ اگر سینہ گوشت سے خالی ہو گالوں کا گوشت ہڈی سے چپٹا ہوا اور رانوں کا گوشت کم ہو سرین چھوٹے، اور خصیے لٹکے ہوئے اور بڑے ہوں رنگ زردی مائل ہو تو مرض سل لاحق ہونے کا قوی خطرہ ہے۔

مندرجۂ بالا علامتیں اگر کسی شخص کے اندر پائے جائیں تو اسے ریاضت اور ورزش ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ مکمل سکون اور راحت و آرام کی زندگی گزارنا چاہیئے۔ اگر ایسا شخص پیشے کے اعتبار سے آگ کا کام کرتا ہو مثلاً لوہار یا کانچ کا کام کرنے والا تو اپنا پیشہ ترک کر کے مزاج کے مطابق دوسرا پیشہ اختیار کرے۔ جماع سے تو بالکل رک جانا چاہیئے کیوں کہ اس سے سینے پہ بار پڑتا ہے۔ غذا میں تر چوزے اور مرغ کے خصیے، نیمبرشت انڈوں کی زردی استعمال کرنا

چاہیئے۔ تمام غذائیں روغن بادام سے تیار کی جائیں، حلوہ جات، شکر اور خشخاش کے بنے ہوئے استعمال کرے، ہر بیس دن میں ایک دفعہ تین دنوں تک شیر خر پینا چاہیئے۔ مزاج میں حدت ہو تو ماءالشعیر کا پینا بند نہ کرے، ایسے شخص کے لئے مندرجہ ذیل حقنہ لینا، زیادہ مفید ہوگا۔

**حقنے کا نسخہ** جو کا چھلکا اتار کر، کوٹ کر ماءالشعیر نکال لے (۳۵۰ گرام)، نخالہ، خطمی (ہر ایک ۵، ۱۷ گرام) ــــ ان دونوں کو ایک کپڑے میں باندھ لے، سپستان (ایک کف)، عناب (۲۰ دانے)، برگ خبازی، برگ بنفشہ، برگ عصا الراعی (ہر ایک باقہ کبیرہ) تل نیمکوب (۵، ۱۷ گرام) ــــ ان تمام کو گلا لیا جائے، پھر گائے اور بکری کے بچے کے سرے پائے تازہ تازہ لے کر کوٹ لئے جائیں، ان سب کو خوب پکا کر گلا لیا جائے۔ پھر ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے ــــ اُوپر کی جمی ہوئی چکنا ہٹ نکال لی جائے، اور بمقدار (۷۰۰ گرام) صاف کر لیا جائے۔ اس میں ماءالشعیر (۷۰ گرام) سے (۱۰۵ گرام) تک شامل کر کے، ہاون دستہ میں ڈال کر خوب نرم کرلے ــــ پھر اس میں (۱/۲، ۱۷ گرام) روغن بنفشہ ڈال کر حقنہ دے۔ یہ حقنہ پانچ دنوں میں ایک بار نہار مُنہ دینا چاہیئے۔

# گرم مزاج اور مرض سل کی صلاحیت رکھنے والوں کے لئے

**جالینوس کا نسخہ** خنزیر کے پائے کو جو کے ساتھ تنور میں پکا کر شوربا پی لے اور جُو کھالے۔

بعض فاضل اطباء نے ذکر کیا ہے کہ سل کی صلاحیت رکھنے والوں کی تین قسمیں ہیں:ــــ

(۱) ایک وہ آدمی جو لمبا ہو، شانے دبلے ہوں، سینہ اور کنپٹیاں گوشت سے خالی ہوں، آنکھیں اندر دھنسی ہوئی ہوں، حنجرہ باہر نکلا ہو، گردن لمبی ہو، زیادہ تھوکتا ہو، سانس میں تنگی ہو، پیٹ بھرنے کے بعد کثرت سے کراہتا ہو، معدہ چھوٹا ہو، باہر نکلا ہوا ہو، خصیے لٹکے ہوئے ہوں، سرین پچکے ہوئے ہوں، مزاج گرم ہو۔

(۲) دوسرا وہ شخص ہے جو بار بار ہیضہ اور نزلے میں مبتلا ہوتا ہو گردن لمبی ہو آنکھوں میں بہت زیادہ آنسو آتے ہوں، ہمیشہ اس طرح محسوس کرتا ہو جیسے مُنہ میں ریشم یا بال ہو۔

(۳) تیسرا وہ شخص ہے جس کے دماغ کا مزاج رطب (تر) ہو جگر کا مزاج خشک ہو، قلب جگر کی خشکی کی وجہ سے ٹھیک طور پہ کام نہ کرتا ہو، قلب کام نہ کرے تو دماغ بھی ٹھیک نہیں

ہوتا۔ جب دماغ درست نہو تو دونوں بازوؤں اور سینے کی طرف کثیر مقدار میں مواد اترنے کی وجہ سے
سل کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے، جگر کی یبوست سے پہلو اور سینہ کی طرف اترنے والے مواد کو
تحلیل نہیں کرسکتا، جس کا نتیجہ "سل" ہوتا ہے۔ لہذا ایک طبیب کے لئے یہ ضروری ہے
کہ مذکورہ تین قسم کے اشخاص کے بارے میں غور و فکر کر کے سل کے اسباب دریافت کرے
—— اس سلسلہ میں ہم اگر زیادہ تشریح سے کام لیں گے تو اسے محفوظ رکھنا طالب علم کی طاقت
سے باہر ہوگا۔

---

# باب ــ (۱۲)

# چھ امراض
# جو طبیب کی بدتدبیری سے سل کا باعث ہوتے ہیں

چھ امراض جن کا علاج اگر طبیب صحیح طور پر نہ کرے تو اس سے مرض سل پیدا ہو جاتا ہے حسب ذیل ہیں :۔

(۱) معدے یا فم معدہ کا سوءِ مزاج ۔ فم معدہ میں اگر سوءِ مزاج حار ہو تو یا تو طعام کی اشتہا کم ہو جائے گی یا فساد ہضم پیدا ہو کر بخارات نکلنے لگیں گے بشرطیکہ سوءِ مزاج تمام معدہ میں ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بدن غذا حاصل نہ کر سکے گا ، لہذا دوا فاسد ہو جائے گی یا بغیر فائدے کے نکل جائیگی اور بدن گھلنا شروع ہو جائے گا ـــــ یہی وہ مرض ہے جو " ہلاس " کے نام سے مشہور ہے اس کو " ہلاس " بھی کہا جاتا ہے ـــــ اگر معالج معدے کے مزاج کی اصلاح بہتر طور پر نہ کر سکے تو اس سے ذوبان ( گھلنا ) اور سل پیدا ہوگا ـــــ ہم سوءِ مزاج معدہ کا ذکر معدے کے امراض کے بیان میں کریں گے ۔ سوءِ مزاج معدہ دو کیفیتوں کی بنا پر پیدا ہوتا ہے ، بسیط اور مرکب ، یہ کیفیتیں فاعلی یا منفعلی ہوتی ہیں ۔

(۲) گردے کے امراض ، پیشاب میں خون اور پیپ کا اخراج ۔ یہ مرض اگر مدت دراز تک رہے تو خون اور پیپ کے اخراج سے قوت کمزور ہو جاتی ہے ۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ گردے کے اندر کوئی رگ پھٹ جاتی ہے یا اس میں مواد آجاتا ہے یا پھوڑا نکل

آتا ہے یا سوءِ مزاج پیدا ہو جاتا ہے جو بسیط ہوتا ہے یا مرکب، یا کھُردری پتھری کی وجہ سے سُوجن آجاتی ہے، چنانچہ خون یا پیپ بہنے لگتی ہے، جس سے بدن گھُلتا چلا جاتا ہے، کثیر مقدار میں خون یا پیپ نکلتی ہے جس کا نتیجہ سل ہوتا ہے۔

(۳) مثانہ کا زخم یا مثانہ کی پتھری، جس سے مقام متاثر اور زخمی ہو جاتا ہے، چنانچہ بدن گھلنے لگتا ہے، صحت میں تاخیر کی وجہ سے مرض کی تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے اور کثیر مقدار میں پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ تکلیف کی شدت اور مواد کے بہنے سے بدن گھُل جاتا ہے۔

(۴) چوتھا مرض وہ ہے جس کو "ذیا بیطس" کہتے ہیں، پیاس کی شدت اور جلد جلد پیشاب آنے کی وجہ سے گردوں کا مزاج متاثر ہو جاتا ہے ــــ ان تمام امراض کا بیان ہم گردے اور مثانہ کے امراض میں کر چکے ہیں۔

(۵) بڑے پھوڑے جو پیٹ، حالبین یا گردوں کے محاذ میں پیدا ہوتے ہیں، اس لئے کہ ریزش اور پیپ کے زیادہ بہنے سے بدن خالی ہو جاتی ہے، اس میں گوشت اور رطوبت باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا مرض سل پیدا ہو جاتا ہے اس مرض کا علاج اس مقالہ میں آرہا ہے جو "حس و حرکت" کے بیان میں ہے۔

(۶) آنتوں کے اندر سوجن پیدا ہو جائے، اور معدہ غذا سے مستفید نہ ہو، ہضم ہونے سے پہلے ہی غذا خارج ہو جائے۔ لہٰذا قوی کمزور ہو کر گھلنے لگتے ہیں اور مرض سل شروع ہو جاتا ہے اس مرض کو اہلِ فارس "عمادِ جرد" کے نام سے جانتے ہیں، اس کا ذکر ہم آنتوں کی بیماریوں کے بیان میں کریں گے۔

مذکورہ چھ امراض کا علاج اگر غلط کیا جاتا ہے تو سل پیدا ہو جاتا ہے، البتہ صحیح علاج ہو تو مریض صحتیاب ہو جاتا ہے۔ سل کا شکار نہیں ہوتا۔

---

## باب (۱۳)

# حجاب کا اوپر کی جانب سکڑ جانا

یہ ایک ایسا عجیب و غریب مرض ہے جس کا ذکر ارخیجانس کے سوا کسی اور طبیب نے نہیں کیا ہے تنفس کے آلات اور پسلیوں اور سینے کے اندرونی حجاب کے امراض کے بارے میں ایک حرانی طبیب کا مقالہ میری نظر سے گزرا ہے جس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ یہ ارخیجانس کا لکھا ہوا ہے اور صفوان ابن القس نے اسے نقل کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ سینے اور پسلیوں کا اندرونی حجاب ان اعضاء میں ہے جو اوپر کی سمت کھینچ جاتے ہیں اس سے آدمی اکڑ جاتا ہے، نہ جھک سکتا ہے، نہ ایک جگہ سمٹ سکتا ہے۔ کھانسنے تو غشی طاری ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دب جاتی ہیں حمی مطبقہ لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات عقل میں بھی خلل آجاتا ہے کیوں کہ یہ دیافرغمالی نامی حجاب سے متصل ہوتا ہے اور دماغ کے پردے سے مشارکت رکھتا ہے۔ اس مرض کی خاص علامت جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ اوپر کی جانب پلٹ جاتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اصل اور بناوٹ بالائی اعصاب، اور باریک رگوں سے ہوتی ہے، مریض کے قارورہ میں حدت ہوتی ہے۔

**علاج** اگر دوا کی ضرورت ہو تو مریض کے بدن کا استفراغ کیا جائے۔ اور کوئی امر مانع موجود نہ ہونے کی صورت میں فصد کی جائے۔ ماء الشعیر پلایا جائے اور وہ جو کھلائی جائے جس سے

ماءالشعیر نکالا گیا ہو۔ ــــ اگر بخار نہ ہو تو جو کا چھلکا نکال کر کوٹ لیا جائے اور بکری کے بچے کے پائے ساتھ تنور میں پکا کر شوربا پلایا جائے اور گوشت کھلایا جائے، شدید جلن اور التہاب نہ ہو تو قیروطی سے سینے پر مالش کی جائے۔ یہ قیروطی موم اور روغن بنفشہ سے تیار کی گئی ہو، ــــ بخار یا التہاب ہو تو قیروطی کا استعمال نہ کیا جائے جس میں روغن پڑا ہو۔ ــــ ایسی صورت میں صرف پٹیوں پر اکتفا کرے جو روغن بید سادہ میں ڈبو کر تیار کی گئی ہو۔ استنشاق ابیض کرائے یعنی شیر دختر ناک میں ڈالے ــــ اگر طبیعت کے اندر بندش ہو یا نچلے حصے میں سوزش معلوم ہو تو حسبِ ذیل حقنہ استعمال کرے :۔

**نسخہ حقنہ** جو مقشر (کٹی ہوئی) ــــ کف کبیر، عصا الراعی (باقہ کبیرہ)، برگ خبازی (باقہ کبیرہ)، عناب (کف کبیر)، سپستان (ایک کف) ــــ ان تمام ادویہ کو گلنے تک پکالیا جائے، تا آنکہ آش کے مانند ہو جائیں۔ پھر اس سے (۳۵۰ گرام) صاف کر کے ہاون دستہ میں تین انڈوں کی سفیدی کے ساتھ ڈالے (۵۲ ½ گرام) روغن بنفشہ خالص شامل کر کے یکجان کر لے اور حقنہ دے، مگر گرم گرم حقنہ نہ دے، سینے اور پیٹھ کی تمام ہڈیوں اور گردن اور حلق پر مالش کرے ــــ ایسے مریض کو جماع سے تیز ورزش سے روک دیا جائے بخار نہ ہو نہ طبیعت میں انحلال ہو تو گرم پانی سے آبزن کرنا بہت بہتر ہوگا۔ الا یہ کہ قوت کمزور ہو۔ ــــ اس مقالہ کے آخر میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اس مرض کا ازالہ دشوار ہو تو قطعی طور پر عقل زائل ہو جائے گی۔

# باب (۱۴)

یہ مرض، مرضِ "خانوق[1] الکلب" سے مشابہ ہے، کیوں کہ یہ بیماری گردن کے مہروں کا اندر کی جانب داخل ہو جانے کا نام ہے، صورت یہ ہوتی ہے کہ گردن کے مہروں کا ایک حصّہ آڑے ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جن مہروں کو طول میں ہونا چاہئے وہ عرض میں آجاتے ہیں ــــ سبب یہ ہے کہ گردن کے مہرے اور دوسرے تمام مُہرے جو قطعوں کی صورت میں ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر جمے ہوئے ہوتے ہیں ــــ جب ایک قطعہ دوسرے قطعے سے علحدہ ہو جاتا ہے اور آڑے آجاتا ہے تو اسے "عظم الشجا"، کہتے ہیں ــــ عرب لوگ یہ سمجھنے لگے کہ "عظم الشجا"، کوئی ہڈی ہوتی ہے جس کو آدمی نگل جاتا ہے اور وہ آڑے آکر "مری" میں پھنس جاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ ہڈی نہیں ہے، اسے تو "عظم مشبت" کہتے ہیں۔

ہڈی کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کا سبب وہ غلیظ ہوا جو جوڑوں میں پھنس جاتی ہے یا حاد اکال مواد ہوتا ہے جو جوڑ کو اپنی جگہ سے علحدہ کر دیتا ہے، جیسا کہ نقرس میں ہوتا ہے، وجع مفاصل کا بھی یہی سبب ہے۔

---

[1] خانوق الکلب: ڈفتھیریا۔
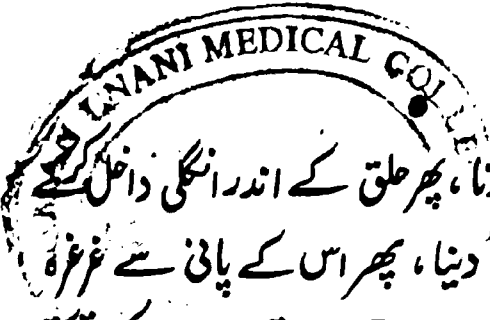
**علاج** فصد کرنا ہے، پھر نرم حقنوں سے استفراغ کرنا، پھر حلق کے اندر انگلی داخل کرکے ہڈی کو بشرطیکہ ممکن ہو اس کے مقام پر بٹھا دینا، پھر اس کے پانی سے غرغرہ کرانا ہے مریض کو حکم دیا جائے کہ ایک دو دن تک، ابتداء میں جو چیز جمع ہوتی رہے اس کو تھوکتا جائے۔ پھر حلق کے اندر ایک آلہ داخل کرے جو چمچے سے مشابہ ہوتا ہے، اس آلے پر گلاب اور اس کے پانی سے طلاء کرے ہڈی کو پوری قوت کے ساتھ دبائے۔ بعد ازاں گردن پر، جو خارج میں اس کے محاذ پر ہو حسب ذیل ضماد کیا جائے:۔

**ضماد کا نسخہ** لعاب (ایک جزء) عصارۂ ببول (ایک جزء)، اشراس (دو جزء) ان تمام ادویہ کو اسپغول کے ساتھ اچھی طرح پھینٹ لیا جائے۔ پھر مذکورہ مقام پر ضماد کیا جائے۔ داڑھوں سے کسی چیز کے چبانے سے منع کیا جائے۔ اور آب سماق سے حریرہ تیار کرکے پلایا جائے، طبیعت میں بندش پیدا نہ ہونے دے —— اگر صحت میں دیر ہو تو دوبارہ بلکہ سہ بارہ فصد کرے۔

اکثر اطباء کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ریزش نکلنے لگے تو اچھی علامت نہیں ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، ریزش نکلنے لگے تو طبعی طور پر اس پر گوشت آجائے گا جو سخت ہوگا۔ البتہ مریض کے مزاج میں تطفیہ پیدا کرنا چاہئے کیوں کہ حرارت کی صورت میں سخت درد پیدا ہو سکتا ہے۔

---

# باب (۱۵)

# پھیپھڑے کو کھانسی اور دبلات سے محفوظ رکھنا

کھانسی کے بارے میں ہم وہاں گفتگو کر چکے ہیں جہاں ہم نے نزلوں اور خون و پیپ تھوکنے کا ذکر کیا ہے، اب ہم یہاں کھانسی کے تمام اسباب کا کلی طور پر ذکر کریں گے۔

کھانسی ایک ایسی چیز ہے جو غیر طبعی طور پر پھیپھڑے میں پیدا ہوتی ہے، اس کا سبب قصبۃ الریہ کی شاخوں کا ضعف ہے جو خارج از طبیعت اسباب کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے یہ اسباب پانچ ہیں۔

پہلا سبب: قصبۃ الریہ کی خشونت، جس کی وجہ سے سانس کے ذریعے سرد ہوا جب اندر پہنچتی ہے تو اس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اس رکاوٹ کو قوت دافعہ سختی کے ساتھ دفع کرتی ہے، جس کی وجہ سے کھانسی پیدا ہوتی ہے الا یہ کہ یہاں کوئی زخم یا قصبۃ الریہ میں کوئی چھلنی موجود ہو، اور استفراغ کرے، مزاج کا جائزہ لے، اگر حدت ہو تو ماءالشعیر کے ذریعے سکون پیدا کرے۔ پھر ملین ادویہ مثلاً کتیرا، صمغ، رب السوس اور ایسے لعوق کے ذریعہ جو بہدانہ، فانیذ، کتیرا، صمغ، بادام شیریں وغیرہ سے تیار کئے گئے ہوں خشونت دور کرے "مطحثا" کے ذریعہ بھی خشونت دور کی جا سکتی ہے۔ مطحثا، ایسے لعوق کو کہتے ہیں جو ترنجبین خراسانی، بادام مقشر، بہدانہ، نشاستہ، زبیب منقی سے تیار کیا جاتا ہے، کبھی اس میں "رب السوس" کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ اگر

وہاں زخم ہو تو مندمل کرنے والی ادویہ کا اضافہ کیا جائے، جیسے کندر، اور ـــــ بعض دفعہ اس کی ضرورت نہیں پڑتی کیوں کہ ملس اس کو زائل کر دیتا ہے۔

**دوسرا سبب** وہ فاضل مواد ہے جو پھیپھڑے کے اندر جمع ہو جاتا ہے، یہ مواد یا اُوپر سے اترتا ہے، یا نیچے سے داخل ہوتا ہے، اور پھیپھڑے کے اجزار کو تنگ کر دیتا ہے، ـــــ اس کا علاج خون تھوکنے اور سینے سے پیپ کے نکلنے کے بیان میں گزر چکا ہے۔

**تیسرا سبب** پھیپھڑے کے اندر ورم کا پیدا ہونا، جس کی وجہ سے پھیپھڑے بڑھ جاتے ہیں اور قصبۃ الریۂ کے اجزار میں تمدد پیدا ہو جاتا ہے، لہذا طبعی طور پر قوت مدافعت حرکت میں آتی ہے، جس طرح کسی تکلیف کو دور کرنے کے لئے قوت مدافعت کے لئے آگے بڑھتی ہے۔

**چوتھا سبب** جگر کے بخار کی وجہ سے خون میں حدت اور سخونت پیدا ہو جاتی ہے، سخونت، صفرار کے اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، جو پھیپھڑے تک پہنچتی ہے، جب پھیپھڑے میں خون گرم ہو جاتا ہے تو کھانسی کا سبب بنتا ہے۔

**پانچواں سبب** جگر کا ورم۔ یہ جگر کو کھینچتا ہے، جگر پھیپھڑے کو، نتیجہ میں قصبۃ الریۂ کے اجزار کھنچ اُٹھتے ہیں، جس سے تنفس تنگ ہو جاتا ہے اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے اس میں تمدد جیسا سخت درد ہوتا ہے ـــــ ان سب امراض کا علاج فصد کرنا اور مزاج میں تسکین پیدا کرنا ہے۔ مریض کو ماء الشعیر پینا لازم کرے اور جگر پر صندلیں آب عنب الثعلب، آب کاسنی وغیرہ کا ضماد کرے۔ جگر کے مزاج کی تبرید میں مبالغہ نہ کرے بلکہ اعتدال رکھنے، تبرید کے ضمادات میں تھوڑی مقدار فوفل، رامک، قصب الزریرہ اور گل سرخ وغیرہ ضرور شامل ہو، ان دونوں اسباب میں فصد اور مزاج کبد کی تسکین کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جاتا ہے، قصبۃ الریۂ کے اقسام کی گردن پر جو پھوڑے اور جراحت پیدا ہوتی ہے وہ سب کی سب نفث الدم کے اندر داخل ہیں، ان کا تذکرہ ہو چکا ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

---

# باب (۱۶)

# ربو اور انتصابُ النفس[1]

فاضل جالینوس کے علاوہ تمام متقدمین اطبار نے صرف "ربو" کا ذکر کُلی طور پر کیا ہے جس کی وجہ سے متاخرین اطبار یہ سمجھنے لگے کہ اس کی ایک ہی قسم ہے۔ لہذا علاج میں غلطی ہونے لگی اور مہلک حادثات شروع ہو گئے ــــ اس کے اقسام کے درمیان فرق کرنا آسان نہیں ہے، اور نہ ان کا علاج ایک ہے، کیوں کہ گاہ تنقیہ گاہ تقویت کی ضرورت ہوتی ہے، ہم ہر قسم کو علحدہ علحدہ بیان کریں گے تاکہ علاج آسان ہو، اور طالب علم کے لئے روشنی میں رہے۔

ربو ان غلیظ رطوبتوں کا نام ہے جو قصبۃ الریۂ میں جم جاتی ہے جس کی وجہ سے تنفس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، اور پھیپھڑے کو ہوا کے جذب کرنے میں دشواری پیش آتی ہے وہ متواتر اور جلد جلد کھلنے اور بند ہونے لگتا ہے، جس کو ہم دم چڑھنا اور سانس پھولنا کہتے ہیں، اس کی تین قسمیں ہیں:۔

پہلی قسم: (ربو حقیقی) رطوبت باردہ کی وجہ سے قصبۃ الریۂ کے اقسام کا بند ہو جانا، اگر اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو پھر اس کے صحت کی امید کی جاسکتی ہے، کھانسی نہ ہو تو اس مرض

---

[1] انتصاب النفس: سانس کا کھڑا ہونا۔ دمہ کی وہ قسم ہے جس میں بلا گردن سیدھی کئے سانس لینا دشوار ہوتا ہے

کا نتیجہ استسقاء کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ کبھی سانس پھولتی ہے اور کبھی نہیں پھولتی۔
دوسری قسم: پھیپھڑے کے کسی دبیلی ورم سے قصبۃ الریہ کے اقسام کا تنگ ہو جانا، چنانچہ یہ ورم نہ پختہ ہوتا ہے نہ اس سے پیپ نکلتی ہے، بلکہ ورم حار کی طرح باقی رہتا ہے، ایسے مریض کی سانس بھی ربو کے مریض کی طرح چلتی ہے، مگر اس میں بخار، پیاس اور جلن ہوتی ہے ـــــ یہ ورم، گرم سوداوی اور فاسد خون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، گاہ/خون کے اندر گاڑھاپن پیدا ہونے کی وجہ سے رونما ہو جاتا ہے ـــــ اس میں اور پہلی قسم میں فرق یہ ہے کہ پہلی قسم میں پیاس نہیں ہوتی تنفس میں سکون ہوتا ہے اور کھانسی بھی ہوتی ہے بلغم بھی نکلتا ہے۔ مگر دوسری قسم کے اندر بے چینی اور جلن ہوتی ہے ـــــ یہ قسم گرم ہوتی ہے اس سے استسقاء پیدا ہوتا ہے، سانس پھولتا ہے، درد اور تکلیف ہوتی ہے۔ اور ایسا ایسی صورت میں بھی ہو سکتا ہے جبکہ ورم کی مقدار کم ہو۔
تیسری قسم: سینے کے عضلات کا استرخاء۔ اور یہ استرخاء یعنی ڈھیلاپن، سر سے اخلاط کے جمع ہونے یا سینے کی کمزوری یا حار یا بارد مزاج کے فساد کی وجہ سے لاحق ہوا کرتا ہے، اس قسم میں ہمیشہ سانس پھولتی ہے، اور سانس پھولے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ایسے مریض کی سانس منقطع بھی ہو جاتی ہے۔
پہلی قسم کو "ربو حقیقی" کہتے ہیں، اس کی علامت سانس کی تنگی، سینے کی برودت چہرے کی سُوجن، چستی کی کمی ہے، سانس اس طرح چلنے لگتی ہے جیسے کوئی دور سے دوڑ کر آئے اور تھک جائے۔ ایسے مریض کی خواہش، ہوا کو اندر کھینچنے سے بڑھ کر، ہوا کو خارج کرنے کی ہوتی ہے۔ اسی سے اس کو سکون ملتا ہے۔

## علاج

مریض کے اندر سخت امتلاء ہے تو باسلیق کا فصد کرے، اور غلیظ کھانوں سے پرہیز کرائے، پھر نرم حقنے دے ـــــ اگر مریض کے مزاج میں برودت اور قارورے میں کچا پن ہو تو حقنے میں کسی قدر جاوشیر سکبینج شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، میرے نزدیک جاوشیر شامل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ بعد ازاں شربت شہد کے ساتھ حسبِ ذیل مطبوخ پلائے:۔

## مطبوخ کا نسخہ

اصول السوس محکوک (۱۷½ گرام)، زبیب طائفی منقی ہو (۰ گرام) کرفس کوہی (۱۷½ گرام)، تخم کرفس، بادیان (ہر ایک

½ ۱۰ گرام)، پرسیاوشان (۳۵ گرام)، قردمانا، حماما، فاشرتین (ہرایک ۱۴ گرام)، زوفا رخشک (½ ۱۷ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو گلنے تک پکا لیا جائے، پھر ضرورت کے مطابق صاف کر لیا جائے اور ایک برتن میں محفوظ کر لیا جائے، روزانہ (۷۰ گرام) کی مقدار میں یہ مطبوخ، حسب ذیل شربت کے ساتھ استعمال کرائے۔

**شربت شہد کا نسخہ** انجیر سفید عمدہ قسم کی (۹۶۰ گرام)، زبیب طائفی منقی ۴۰۰ گرام، ترنجبین خراسانی (۳۵ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو نو گنا پانی کے ساتھ اس قدر پکالے کہ تمام ادویہ گل جائیں، پھر صاف کر کے اس کا پھوک پھینک دے، پھر ایک ہانڈی میں ناپ کر یا تول کر ڈال دے۔ پھر اس پر اسی قدر عسل سعتری ڈال کر اس قدر پکائے کہ سکنجبین کی طرح گاڑھا ہو جائے۔ اگر اس سے بھی گاڑھا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر اس میں کسی قدر زعفران بھی شریک کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ مذکورہ مطبوخ کو، اس شربت عسل کے ساتھ استعمال کرائے۔

**غذا** ایسے مریض کو غذا میں بکری کے بچے کا گوشت دیا جائے۔ شوربہ تیار کر کے اس پر "سرکہ اشقیل"، یعنی سفید پیاز کا سرکہ چھڑک دیا جائے ـــــ اگر یہ علاج کارگر ہو تو اس کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں، مذکورہ علاج کامیاب نہ ہو تو دوسرا علاج شروع کرے جس کو "معالجۂ وسطیٰ" کہتے ہیں۔

**معالجہ وسطیٰ** اشقیل کی بڑی بڑی ڈلیاں لے کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلے اور قلادہ کے مانند پرولے اور اس قلاوے کو نہایت کھٹے سرکہ کے اندر ڈبو دے، ـــــ بعض اطباء کہتے ہیں کہ اس سرکہ میں لٹکانے ڈبانے کی ضرورت نہیں، مگر ہم پہلے طریقے ہی کو پسند کرتے ہیں، پھر اچھی طرح برتن کا منہ بند کر کے پانچ دن تک دھوپ میں رکھ دے، پھر منہ کھول کر صاف کر کے، ایک ہانڈی میں ڈال دے، اور تول کر ڈالے، اور ہر دو کلو ستر گرام کی مقدار میں، (½ ۱۷ گرام) زوفا رخشک، ½ ۱۷ گرام برسیاوشان اور ½ ۳ گرام جاوشیر شامل کر کے اچھی طرح پکائے، پھر دوبارہ صاف کر لے، اس کے اندر اس کا ¼ حصہ شہد اور شکر شامل کرے، اور اس قدر پکائے کہ گاڑھا قوام بن جائے ـــــ روزانہ ۳۵ گرام کی مقدار، ½ ۳ گرام مندرجۂ ذیل سفوف کے ساتھ استعمال کرے:۔

**سفوف کا نسخہ** زوفا (½ ۷ اگرام)، تخم کرفس (¾ ۸ گرام)، برسیاوشان (½ ۵ گرام)، عاقرقرحا (½ ۳ گرام)، مویز (¾ ا گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیا جائے ـــــ اس کی نصف مقدار میں "شکر طبرزد" شامل کر لی جائے، روزانہ ½ ۳ گرام مقدار استعمال کرے اور اس پر "سکنجبین عنصلی" پی لے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں ـــــ غذا میں "زیرباج" (مصالحہ دار شوربہ) دیا جائے جس کو شہد سے میٹھا کر لیا گیا ہو ـــــ یہی علاج جاری رکھے۔

اگر مذکورہ علاج سے فائدہ ہو تو فبہا، ورنہ علاج تبدیل کر دے اور "معالجۂ ثالثہ" شروع کرے۔

**معالجہ ثالثہ یا تیسرا علاج** ہر پانچ دن میں ایک مرتبہ حسب ذیل نسخے سے قذف یعنی قے کرائے :-

فجل یعنی مولی لے کر ٹکڑے کر لے، اور برگ سویا (کعب کبیر)، رائی کوٹی ہوئی (کعب کبیر) ان تمام ادویہ کو پانی میں بھگو کر دو تین دن تک رہنے دے۔ پھر ان ادویہ کو ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر اس کے اوپر میعہ سائلہ ڈال دے، اس کے ساتھ (۵۱۲) ملی گرام ایک پوٹلی میں باندھ کر ڈال دے، اور نرم آگ پر، ادویہ کے گلنے تک پکائے ـــــ اور صاف کر لے۔ اس میں سے (۴۰ ا گرام) کی مقدار لے کر اوپر (۱۴۰ گرام) سکنجبین اور (۱۰۲۴ ملی گرام) پسا ہوا نمک ڈال دے، اور ایک بڑے پیالہ کی مقدار میں پلا کر حکم دیا جائے کہ روغن ارنڈ میں ڈبو کر ایک پر استعمال کرے جب یہ تمام چیزیں نکل جائیں اور معدہ صاف ہو جائے تو کسی قدر گلاب استعمال کرے جو تھوڑا گرم ہو اور پانچ دن تک آرام کر لے، پھر دوبارہ قے کرے۔ دونوں قذف کے درمیان، سینے پر روغن خیری اور روغن چنبیلی کی مالش کرتا رہے، ان دونوں روغنیات کو کسی قدر مصطگی اور زوفا، اور مر ڈال کر پکانا چاہیئے ـــــ جب اس طرح تین دفعہ علاج کر چکے تو حسبِ ذیل معجون استعمال کرنا چاہیئے، یہ معجون نہایت عمدہ ہے، میں نے خود اس مرض میں اس کا استعمال کروایا ہے۔ ربو کا مرض اس سے اس طرح ختم ہو گیا جیسے تھا ہی نہیں۔ کھانسی بھی ختم ہو گئی۔ یہ معجون اہلِ حران کی ایجاد ہے :-

**نسخۂ معجون** زوفا خشک (۳۵ گرام)، عصارۂ سوس (½ ۱۲ اگرام)، فاشرا، کرفس کوہی، کمافیطوس، جعدہ، فراسیون (ہر ایک ½ ۲۴ گرام)، سکنجبین (۳۵

گرام)، فربیون (۱/۲ ۱۲ گرام)، میعہ سائلہ اور یابسہ، مصطگی، علک الانباط، رال (ہر ایک ۱۴ گرام)، انیسون، بادیان، سعتر (ہر ایک ۷ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے، اور جو ادویہ پسنے سے رہ جائیں ان کو طبیخ انجیر یا سرکہ اشقیل میں بھگو دے تاکہ حل ہو جائیں، پھر ان سب کو ایک جا کر کے صاف شدہ شہد میں گوندھ کر معجون بنا لیا جائے ــــ اس معجون کو ہر بہتر گھنٹے میں (۷ گرام) کی مقدار استعمال کرے اور اس کے اوپر صاف کہنہ نبیذ جس میں کڑواہٹ نہو (۱/۲ ۵۲ گرام) پی لے، ــــ اور ہمیشہ سینے پر مذکورہ روغن کی مالش کرتا رہے، مگر زیادہ روغن کے استعمال کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر کافی ہے جس سے تلیین پیدا ہو،

غذا میں چڑیوں کے سینے کا گوشت استعمال کرے اگر بٹیر وغیرہ کے سینے کا گوشت استعمال کرے بھی تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر غلیظ و ثقیل غذائیں استعمال نہ کرے، معتدل ورزش سے کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، البتہ جماع سے پرہیز کرے کیوں کہ اس سے سینہ کمزور ہو جاتا ہے، ہر قسم کے دانہ دار اناج جیسے باقلہ، مسور کی دال، لوبیا وغیرہ سے بھی پرہیز کرے۔

حسب ذیل معجون بھی اس مرض کے لئے بہت مفید ہے، مگر بخار کی صورت میں نہیں:

**نسخہ معجون دیگر** بارزد (۱۰.۵ گرام)، زراوند مدحرج (۳۵ گرام)، زوفا خشک، اصل السوس (ہر ایک ۳۵ گرام)، اشقیل (پیاز) بھونی ہوئی (۱۰.۵ گرام)، ــــ ان میں سے جو ادویہ پیسی جا سکتی ہیں ان کو پیس لے۔ پھر خشک انجیر لے کر پکا لے اور دبا کر اس کا رس نچوڑے اور اس پر اسی قدر شہد سفید ڈال کر نرم آگ پر پکا لے تاکہ جمنے لگے، پھر اس پر بارزد ڈال دے اور ایک جان ہونے تک پلاتا رہے، پھر تمام پسی ہوئی ادویہ کو ڈال کر پتلا معجون بنا لے ــــ یہ معجون ہمیشہ، پیٹ بھری ہوئی حالت میں استعمال کرنا چاہئے، مگر زیادہ مقدار میں استعمال نہ کرے کیوں کہ یہ نہایت عمدہ ہے ــــ اگر مریض کے مزاج میں بخار محسوس ہو تو، معجون کا استعمال بند کر کے، تطفیہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، مزاج میں تطفیہ پیدا ہونے کے بعد پھر معجون کا استعمال شروع کرے۔

بعض اوقات لیسدار رطوبتیں قصبۃ الریۃ یا سینے کے اندر باقی رہ جاتی ہیں، جو کھانسی پیدا کرتی ہیں، اس سے سانس کی تنگی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس کے تنقیہ کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کرنا چاہیے۔

**نسخہ تنقیہ** زوفا خشک، کبریت (گندھک) جسے ٹھنڈا پانی نہ لگا ہو، ہڑتال سرخ،

علک الانباط، رال، برسیاوشان، مصطگی (برابر برابر) ـــ جو ادویہ پس سکتی ہیں انھیں پیس لے اور جو پیسی نہیں جاسکتیں انھیں بکری کے گردے کی بغیر نمک کے پگھلائی ہوئی چربی میں ڈال دے، تاکہ تمام ادویہ اچھی طرح مل جائیں، پھر کٹی ہوئی ادویہ ڈال کر گولیاں بنالے ـــ پھر ایک انگیٹھی پر نلکی والا ڈھکن لگا دے، اور ایک ایک گولی انگیٹھی میں ڈال کر، نلکی کے ذریعے نکلنے والے دھوئیں کو منھ کے اندر پہنچائے اور نگلے۔ یہ دھواں ربو کے مریض کے لئے بے حد مفید ہے۔ ـــ اگر اس سے خلط صاف ہوجائے مگر سینے اور پھیپھڑے کی برودت باقی رہے تو حسبِ ذیل حقنے کا استعمال کرنا چاہیئے۔

**حقنے کا نسخہ** قنطوریون موٹا اور باریک (ہر ایک کفِ کبیر)، قرطم (نیمکوب)، تخم کتان، تخم حلبہ (ہر ایک دو کف)، خطمی، نخالہ (بھوسہ) / (ہر ایک ایک تین تین) انجیر سفید (۴۰ عدد) سکبینج (۱۰½ گرام) بارزد (۷ گرام)، جاوشیر (۷ گرام)، سداب (کف کبیر) ـــ ان تمام ادویہ کو گلنے تک پکاکر اس سے (۳۵۰ گرام) کی مقدار صاف کرلے ـــ پھر اس میں روغن سداب اور روغن ارنڈ شامل کرکے گرم گرم حقنہ دے ـــ اس حقنے سے ربو کے بچے کھچے اثرات بشرطیکہ بارد رطوبتوں سے پیدا ہوئے ہوں اور پرانا دردِ سر بھی زائل ہوجاتا ہے۔ اس سے ایسے معمّر لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے جن کے مزاج میں برودت آگئی ہو۔

ابن سیّار، ربو، کہنہ کھانسی، قصبۃ الریہ کی خشونت اور سانس پھولنے کے مریضوں کے لئے سفوف کا حسبِ ذیل نسخہ کا استعمال کرواتا تھا۔

**ابن سیّار کا نسخۂ سفوف** ہڑتال سرخ (۱۰۲۴ ملی گرام) فضّہ، گندھک خام (۴½ گرام) اونٹ کا پھیپھڑا دھوپ میں سکھایا ہوا جس کو نمک نہ لگا ہو (۷½ گرام)، خرگوش کی بیٹ (۱۰½ گرام)، زوفا ر خشک، برسیاوشان (ہر ایک ۷ گرام)، زراوند مدحرج (۷ گرام)، ـــ ان تمام ادویہ کو پیس کر، اس پر مساوی مقدار میں شکرِ طبرزد شامل کی جائے روزانہ (۷ گرام) نہار منہ پھانک کر اس پر سے شربت شہد (۳۵ گرام) یا شربت انجیر استعمال کرے، ایسے مریضوں کو "اراب الحلبہ" کے استعمال کرنے کے لئے بھی حکم دیا کرتا تھا، جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

**نسخۂ اراب الحلبہ** تخم حلبہ (۱۴۰ گرام)، تمر نہری (۱۲۴۲ گرام)، ـــ ان دونوں ادویہ کو پانچ گنا پانی کے اندر خوب جوش دے لیں تاکہ گل جائیں، پھر نچوڑ کر

دواؤں کی ½ شہد شامل کرے۔ اور مکرر پکائے تا آنکہ گاڑھا قوام بن جائے۔ مریض کو ہمیشہ اسے استعمال کرنے کا حکم دے ــــ اس علاج سے مریض کو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ میں نے اب تک ایسا مریض نہیں دیکھا جس نے یہ علاج کیا ہو اور اسے فائدہ نہ ہوا ہو۔

افلاطون صغیر جو صقلبی کے نام سے بھی مشہور ہے اپنی کتاب میں جو داغ کے بارے میں ہے لکھتا ہے کہ ربو کے علاج کے لئے سینے پر داغنا چاہیئے، یہ داغ سینے کے چار مقامات پر لگایا جاتا ہے، سیدھے جانب دو جگہ، اور اس کے محاذ میں بائیں جانب دو جگہ، داغ دینے کے لئے ایسا آلہ استعمال کرنا چاہیئے جس کا سرا دینار کی طرح چوڑا ہو۔ لیکن اس کے متعلق اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ یہ ہمارا طریقۂ علاج نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا طریقہ علاج ہے جو حد سے گزرنے والے اور جنونی ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کھانسی اور ربو کی وہ ہے جو ورم حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ورم جس قسم کا بھی ہو اگر پھیپھڑے میں پیدا ہو جائے تو اس میں پیپ بھرے گی یا وہ سخت رہے گا، اگر ورم سخت ہو تو اس کا علاج تلیین اور تحلیل سے کرنا چاہیئے، ورم حار ہو تو ذات الریہ کی قسم سمجھنا چاہیئے نرم ہو تو وہ از قسم ربو و انتفاخ ہے۔ سخت ورم کی علامت یہ ہے کہ سانس پھولنے کے ساتھ ساتھ درد ہوتا ہے اس میں نفث نہیں ہوتا یعنی مریض خون نہیں تھوکتا، ورم حار سرخی اور دبیل کی قسم سے ہو تو علامت یہ ہے کہ نفس پھولنے کے ساتھ ساتھ سخت تکلیف بھی ہوتی ہے، تھوک سوکھ جاتا ہے، گالوں پر سرخی آجاتی ہے، پیاس لگتی ہے، بار بار ناک میں پانی چڑھانے کی ضرورت پیش آتی ہے، نبض تیز اور متواتر چلتی ہے۔

اس کا علاج اور ذات الریہ کا ایک ہی ہے، وہ یہ ہے کہ باسلیق کی فصد کرے، اور ماء الشعیر سے تلطفیہ اور سینے پر روغن جو میں آب عنب الثعلب اور آب عصا الراعی ملا کر مالش کرے، جب درد کم ہو جائے تو جرادۂ کدو سے تیار کردہ قیروطی سینے پر مالش کرے، یہ قیروطی جرادہ کدو، آب قدح چوکا، آب برگ اسپغول، خبازی موم اور اس تیل سے تیار کی جائے جن کو مذکورہ آبیات میں بسایا گیا ہو ــــ اگر جلن زیادہ ہو تو مذکورہ آبیات کو یکجا کرے، موم اور تیل ترک کر دے، مذکورہ آبیات میں ایک کپڑا بھگو کر سینے پر رکھے ــــ ایسے مریض کی طبیعت میں بندش پیدا نہ ہونے پائے یعنی اجابت صاف رہے، اگر اجابت بند ہو جائے اور سوزش بڑھ جائے تو حسب ذیل حقنہ دے:۔

جو مقشر نیمکوب (ایک کف)، نخالۂ خطمی (ہر ایک کف) لے کر ایک کپڑے میں باندھ لے، (۳۰ عدد) انجیر، اسی قدر عناب، سپستان (ایک کف) پرسیاوشان (باقہ کبیرہ) بنفشہ (کف صغیر) ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب گلنے تک پکالے تاکہ حریرہ کے مانند بن جائیں، پھر اسے حقنہ کی مقدار میں صاف کر کے (۴۵ گرام) روغن بنفشہ خالص (اور ۱۷½ گرام) حل کی ہوئی شکر سفید، کسی قدر بورہ ڈال کر، ہاون دستہ میں کوٹ لے تاکہ نرم ہو جائیں پھر نیم گرم حقنہ دے، اور جب جب سانس پھولے اور اجابت کی بندش ہو یہی حقنہ دیا کرے۔ مریض میں قوت برداشت ہو تو فصد کا اعادہ کرے، اس کے اوپر کسی چیز کے پلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا باقی علاج، ذات الریہ کے علاج میں گزر چکا ہے۔

**تیسری قسم** وہ ہے جو سینے کے عضلات کے استرخاء کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، سینے کے بہت سے عضلات ہیں، بعض عضلات انقباض اور انبساط کے لئے ہوتے ہیں، بعض عضلات مواد کو دفع کرنے اور چوسنے کے لئے ہوتے ہیں، جب یہ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو سینے کے اجزاء، ایک دوسرے پر گر جاتے ہیں، پھر انقباض نہیں ہو سکتا، جس کی وجہ سے انتصاب النفس یعنی سانس پھولنے کا مرض شروع ہو جاتا ہے تنفس کے اندر تنگی ہونے لگتی ہے، ــــ سانس لیتے وقت ایسی ہی صورت حال پیش آتی ہے جو ایک کمزور بچے کو روتے وقت پیش آتی ہے، اس کو "تنفس البکاء" (تنفس گریہ) کہا جاتا ہے۔

**علاج** وہی ہے جو فالج اور استرخاء کا ہے بشرطیکہ مزاج میں برودت پیدا ہو یہ مرض زیادہ تر رطوبت باردہ اور حرارت کے ضعف کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ غرغرہ کے ذریعے استفراغ کے بعد "شربت انجیر" کا استعمال کرایا جائے۔ بعض اوقات میفخنج میں مویز اور عاقرقرحا ملا کر علاج کیا جاتا ہے، اور حسب ذیل ضماد سینہ پر کیا جاتا ہے:۔

**نسخہ ضماد** مصطگی، سنبل، قصب الذریرہ، مر، صبر سقوطری، نارمشک (برابر برابر) لے کر پیس لے اور گلاب میں ملا کر کپڑے پر طلاء کر کے، سینے پر ضماد کرے، یہ ضماد بہت مفید ہے۔ اگر طبیعت میں امساک پیدا ہو تو وہ حقنے دینا چاہیے جو فالج اور استرخاء کے بیان میں ہم بیان کر چکے ہیں، اس کا علاج بھی بالکل فالج اور استرخاء کی طرح کیا جائے۔ غذا ایسی استعمال کروائی جائے جو اس علاج کے مناسب ہو۔

شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کا صحیح علاج وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور اس کے استخراج واستدلال کا طریقہ بتا دیا ہے۔

---

پونچھ دے، پھر روغن بلسان کی مالش کرے، اس سے عارضہ فوری طور پر دفع ہو جائے گا۔

اس مرض میں خطرہ یہ ہے کہ پھیپھڑوں کی برودت کی وجہ سے قلب کی برودت کا اندیشہ ہوتا ہے یا قلب کے اندر گرم بخارات جمع ہو جائیں اور پھیپھڑوں میں طبعی تنفس جاری نہ ہونے کی بنا پر فوری طور پر یا اسی دن موت واقع ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات تفیخ پیدا ہونے کی وجہ سے کثیر مقدار میں رطوبتوں کو نکالنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ گاہ کوئی رگ پھٹ جاتی ہے۔ اگر قوت تحلیل ہو جائے مگر مرض کا کچھ حصہ علی حالہ باقی رہے تو وہ گرم حقنے دینے چاہئیں، جن کا ذکر بوکے بچے کھچے مرض کو جڑ سے نکالنے کے بیان میں ہو چکا ہے۔

پھیپھڑے کے امراض اور اس کے اقسام کے ذکر کے          ہم قلب کے امراض بیان کریں گے۔ قلب کے امراض بڑے خطرناک ہوتے ہیں، قلب کے بعض امراض تو ایسے ہیں کہ اس سے آدمی فوری طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ ہم ان امراض کے اسباب کا بھی ذکر کریں گے۔ یہ بھی بیان کریں گے کہ انسان ان امراض سے کس طور پر بچ سکتا ہے۔

---

# باب (۱۸)

# قلب کے اُذنین کا ورم

یہ مرض حدت والے امراض اور کہنہ بخاروں کے بعد لاحق ہوتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ مریض فم معدہ کے نزدیک، سینے اور پھیپھڑے کے ساتھ ثقل محسوس کرتا ہے، مریض کی حالت غشی سے مشابہ ہوتی ہے، خاص علامت یہ ہے کہ ایسے مریض کی دونوں آنکھوں میں ہمیشہ سُوجن رہتی ہے چہرہ بالکل پیلا پڑ جاتا ہے، جب سانس لیتا ہے تو بغیر کھانسی کے ثقل اور تنگی محسوس کرتا ہے، قلب کے انبساط کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے قلب ٹوٹ رہا ہو اور دو یا تین دفعہ سانس لینے کے بعد قلب میں انبساط پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض، جب تک طول نہ پکڑے، قاتل نہیں ہے۔

**علاج** ورزش بالکل ترک کردے۔ پانی میں ناخونہ کوٹ کر شامل کرے اور کسی قدر سرکہ اور گلاب ڈال کر پانی کو خوب گرم کرے، اور گرم گرم پانی بہائے۔ جب سکون حاصل ہو مرض میں تخفیف ہو جائے، غشی کی حالت دور ہو جائے تو گرم گرم روغن گل سینے پر لگائے، اور کثیر مقدار میں ناک میں چڑھائے، حسب ذیل سفوف، روزانہ ( ۳½ گرام کی مقدار میں) استعمال کرے۔

**سفوف کا نسخہ** برگ بادرنجبویہ، گاؤزباں ( ہر ایک ۳½ گرام )، ریوند (۱۰۲۴ ملی گرام)،
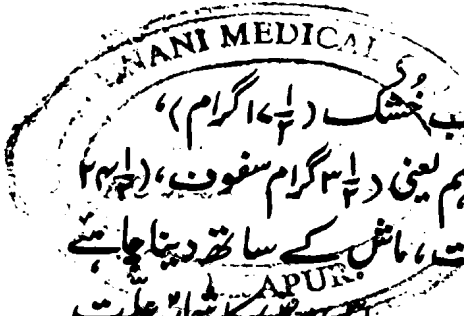
رسوت (۲ ۱/۶ گرام)، تخم خرفہ (۵ ۱/۴ گرام)، برگ عنب الثعلب خشک (۱ ۱/۲ گرام)، ان تمام ادویہ کو باریک پیس لے اور چھان لے۔ اور ایک درہم یعنی (۳ ۱/۲ گرام سفوف، (۴ ۱/۲ گرام) رب چوکا کے ساتھ استعمال کرے۔ غذا میں بٹیر کا گوشت، ماش کے ساتھ دینا چاہئے کھانے کے بعد روزانہ (۳۵ گرام) شراب سفید معطر پلائی جائے ــــ اس مرض کا شمار "علت آلیہ" میں ہے، سوء مزاج سے اس کا تعلق نہیں ہے، گو مرض طوالت اختیار کرے۔

---

# باب (۱۹)

# لام یونانی کے مشابہ دونوں ہڈیوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا

بعض سابق اطباء کے مطابق یونانی لام سے مشابہ دونوں ہڈیاں جو دل کے اوپر ہوتی ہیں اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں ان کے مطابق یہ مرض ہمیشہ مرگی کے مریضوں کو لاحق ہوتا ہے جب مریض اس کا شکار ہوتا ہے تو نتھنے پھیل جاتے ہیں اور اوندھے مُنہ گر جاتا ہے۔ درد کی شدت سے بات نہیں کرسکتا۔ ایسا مریض اسی دن مرجاتا ہے۔ اتفاق سے تاخیر ہو جائے تو بھی ایک ہفتہ سے زیادہ مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایسے مریض کو، سرکے میں کسی قدر افیون حل کر کے پلانا چاہیئے، تاکہ سُن ہو کر درد جاتا رہے۔ میں مجبوراً یہ اقدام اس لئے کرتا ہوں کہ مرض میں جلد موت واقع ہونے کا خطرہ ہے، اس کے لئے میں یہ علاج بھی تجویز کرتا ہوں کہ فوراً کنپٹیوں کی رگوں کی فصد کر کے خون کا اخراج کیا جائے، اور پھر داغ دیا جائے۔ کسی طبیب سابق نے اس مرض کا علحدہ طور پر ذکر نہیں کیا ہے، نہ ہم کو اس سے سابقہ پڑا ہے۔ ہم نے محض اس لئے یہاں ذکر کیا ہے کہ یہ بھی منجملہ ان امراض کے ہے جس سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا اس کے علاج کی فکر نہ کی جائے۔

---

# باب (۲۰)

# ضغطۂ[1] قلب

یہ ایک سوداوی مرض ہے جو قلب کو لاحق ہوتا ہے، کسی قدر حار خلط سوداوی کا ترشح قلب پر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے قلب پہ جھٹکا لگتا ہے، اور انسان یوں محسوس کرتا ہے جیسے قلب بند ہو رہا ہو، کسی قدر، خفیف سی غشی طاری ہو جاتی ہے، منہ سے کثیر مقدار میں لعاب بہنے لگتا ہے۔ یہ مرض قاتل نہیں ہے، بلکہ خلط سوداوی کے ساتھ فوراً زائل ہو جاتا ہے، مثلاً لطیف میوہ جات کی خوشبوؤں سے دماغ کے مزاج کو تقویت پہنچانے سے بھی ازالہ ہوتا ہے، جیسے میوہ جات کی خوشبو، استفراغ کے بعد، مریض کو کسی قدر "تریاق کبیر" دیا جائے بہتر یہ ہے کہ مطبوخ افیتمون سے استفراغ کیا جائے۔ اگر مریض کا مزاج برودت اور رطوبت کی طرف مائل ہو تو کسی قدر ایارج فیقرا دینے میں کوئی حرج نہیں، غذا میں انتہائی ہلکے گوشت کا استعمال کروایا جائے تھوڑی سی مقدار میں شراب معطر پلائی جائے، بخار کی صورت میں شراب نہ پلائیں، مختلف اوقات میں "معجون مفرح" دیا جائے۔ جماع بالکل روک دیا جائے ــــ اس مرض میں آبزن اور گرم پانی سے حمام کرنا مفید ہے، لیکن اس میں افراط سے کام لینا مناسب نہیں، ہمیشہ روغن بنفشہ ناک میں چڑھاتا رہے، اس طریقۂ علاج سے مریض بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔

---

[1] ضغطۂ قلب: قلب کا دباؤ۔

# باب (۲۱)

# تقشر قلب

اس مرض میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دل کٹ رہا ہو مریض تقریباً بے ہوش ہو جاتا ہے پھر فوراً افاقہ ہو جاتا ہے، یہ مرض عام طور پر ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جنھیں اسہال صفراوی کی شکایت ہوتی ہے، ایسے مریض کے سر سے حاد تیز فاضل مواد اُتر کر، قلب پر گرتا ہے، جس سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دل کٹ رہا ہو علامت یہ ہے کہ مریض کا چہرہ سکڑ جاتا ہے، اور بدن کے مختلف مقامات سے کثیر مقدار میں پسینہ نکلنے لگتا ہے۔

**علاج** خون صالح پیدا کرنے والی عمدہ غذائیں کھلائی جائیں، مریض کے سر کا استفراغ کیا جائے۔ ایسا استفراغ چھینک اور غرغرہ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ بدن میں فاضل مواد موجود ہوں اور یوں محسوس ہو کہ دوا کارگر نہیں ہو رہی ہے تو حب ایارج یا حب صبر استعمال کریں۔

اس کا مکمل علاج یہی ہے کہ عمدہ غذائیں کھلائی جائیں اور ایسی غذائیں بند کر دی جائیں جو خون میں حدت یا فساد پیدا کر دیتی ہوں ـــــ قیفال کی فصد کھول کر، خون خارج کرنے میں کوئی حرج نہیں و نیز فاضل مواد کو چھانٹنے والے، مرطب ضمادات بھی سینے پر کئے جا سکتے ہیں، مثلاً برگ خبازی، برگ عنب الثعلب، پیاز اور کسی قدر زعفران ـــــ ان سب کو یکجا کر کے
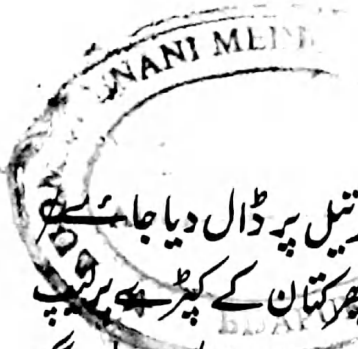
شراب ابیض میں گھس کر خشک کر لیا جائے، پھر دوبارہ گھس کر موم اور تیل پر ڈال دیا جائے جو روغن گُل سے تیار کئے گئے ہوں، اور مرہم کے مانند بنا لیا جائے، پھر کتان کے کپڑے پر لیپ کر کے، سینے پر رکھ دیا جائے۔ اس سے رطوبت پیدا ہوگی اور سینے کا مزاج معتدل ہو جائے گا۔

---

# باب (۲۲)

# قذف القلب

اس مرض میں مریض ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اس کا قلب سینے سے نکل رہا ہو قذف کا تعلق معدے سے ہے، مگر اس مرض میں قلب باہر نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے، یہ حالت مزاج میں حدت پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے، ___ اگر ایسا محسوس ہو اور بخار نہ ہو تو یہ صورت حال خون کے متغیر ہونے اور غذا سے خون کے اندر سخونت پیدا ہو کر قلب تک پہنچنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ___ خاص علامت یہ ہے کہ جب قلب پر دباؤ پڑتا ہے تو مریض کا رنگ، خون کے اندر ملنے والی خلط کے اعتبار سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

**علاج** باسلیق کی فصد کھولی جائے اور غذا کی اصلاح کی جائے، تر و تازہ چوزے اور دودھ پینے والے بکری کے بچوں کے بھیجے کھلائے جائیں، خالص معطر شراب پلائی جائے بشرطیکہ بخار نہ ہو، جماع سے بالکل پرہیز کرے اور ایسی ورزش نہ کرے جس سے جسم متاثر ہو، اگر مریض کسی جنوبی علاقے میں رہتا ہے تو اس کو شمالی علاقے میں منتقل کر دیا جائے۔ قوت موجود ہو تو مطبوخ سادہ پلایا جائے جس میں جعدہ، حاما اور ہرم الجوس ڈالا گیا ہو ___ یہ مرض مہلک نہیں ہے، الا یہ کہ طوالت اختیار کرے، اور دوسرے اسباب اس کے ساتھ شامل ہو جائیں اکثر اطباء کا خیال ہے کہ یہ فم معدہ کا مرض ہے، لہٰذا مسخن ادویہ سے علاج

# باب (۱۷)

# جمود الصدر[1]

بعض اوقات سینے میں ایک عجیب وغریب مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کو "برد الصدر" یا "جمود الصدر" کہتے ہیں، اس سے سانس پھولنے لگتی ہے، سبب یہ ہے کہ سرد ہوا ناک کے اندر گھس جاتی ہے یا برف گرنے کی وجہ سے سینے کے اندر برودت آجاتی ہے، جس کی وجہ سے سینے کے عضلات، حجاب اور پھیپھڑے سرد ہو جاتے ہیں، قبض وبسط طبعی حالت پر برقرار نہیں رہتا، سانس پھولنے لگتی ہے۔ اس مرض سے یکایک موت واقع ہو سکتی ہے، لہذا گرم روغنیات کے ذریعے مالش کر کے سینے کو گرم رکھا جائے، بعدازاں حسب ذیل ضماد کرے۔

**نسخۂ ضماد** بابونہ، اکلیل الملک، تخم حلبہ، تخم کرفس، انیسون، مصطگی اور سنبل برابر برابر مقدار میں لے لے یا طبیب اپنی رائے سے اس میں کمی بیشی کرے۔ ان ادویہ کو کوٹ چھان کر روغن خلوق اور روغن بارزد میں گرم کر کے سینے پر ضماد کرے۔

**دیگر** روغن بلسان سینے پر ضماد کرنا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے سینے کو خوب پونچھ لیا جائے اور ہاتھ سے مالش کرے، پھر گرم پانی ڈال کر، پانی کو رومال سے

---

[1] جمود الصدر: سینہ کا جکڑ جانا۔

# باب (۲۴)

# رطوبت قلبیہ

اس کا مریض یوں محسوس کرتا ہے جیسے پانی میں تیر رہا ہو، کیوں کہ قلب پر حادی شُدہ رطوبتوں کی برودت محسوس کرتا ہے اس کا قلب ان رطوبتوں کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے رطوبتوں میں تیر رہا ہو، اس مرض میں لازمی طور پر فم معدہ کی مشارکت ہوتی ہے، رطوبتیں قلب پر اسی وقت حادی ہو جاتی ہیں جب فم معدہ میں ان کی کثرت ہوتی ہے، اس کے سوا اس کی کوئی اور علامت نہیں ہے۔

ابوماہر نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے مریض کو دیکھا تو اسے غصّے میں لانے کی کوشش کی مگر وہ غصّے میں نہ آسکا، اس کی حمیت ساقط ہو چکی تھی۔ کامیابی یا غلبہ کا اس پر کوئی اثر ظاہر نہ ہوتا —— چار ماہ کے بجائے سال بھر اس کا علاج کرتا رہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اتفاق سے اسے سمندر کا سفر کرنا پڑا، اور بھوک اور تکلیف سے سابقہ پیش آیا چنانچہ مرض جاتا رہا —— جب وہ اپنے شہر واپس آیا تو پھر مرض عود کر آیا میں نے اس کو ورزش کرنے اور متوسط حقنوں کے ذریعے استفراغ کرنے کے لئے کہا، اس کے سینے پر سنبل، نوفل، مر، صبر اور اور روغن ناردین کا ضماد کیا چنانچہ اس علاج سے تندرست ہو گیا۔ میں نے غذا میں محرقہ قلیے اور سُرخ شراب دی تھی، اور کہا تھا کہ اس کی دونوں پنڈلیاں باندھ کر بدن پر مالش کی جائے۔

# باب (۲۴)

# غلاف قلب کا امتلاء

بعض وقت قلب کا غلاف ان رطوبتوں سے بھر جاتا ہے جو سر سے اترتی ہیں اور قلب کی رگیں اس گاڑھے خون سے بھر جاتی ہیں جو قلب اور پھیپھڑے کو غذا پہنچا کر الگ ہوتا ہے کیوں کہ پھیپھڑے تراوش اور جذب کے طریقے پر شریان وریدی سے غذا حاصل کرتے ہیں، مگر عرض میں ہونے کی وجہ سے قلب حاصل نہیں کرتا ہے۔ گاہ ایسا گاڑھا خون پیدا کرتا ہے جس سے قلب اور پھیپھڑے غذا حاصل نہیں کر پاتے چنانچہ یہ خون قلب کے غلاف کی طرف مڑ جاتا ہے، ایسا ضعف یا سوء مزاج کی بناء پر ہوتا ہے۔ اس مرض کی دو علامتیں ہیں بشرطیکہ قلب کا امتلاء رطوبتوں کے باعث ہو، ایک تو نبض کا سست چلنا اور دوسری نبض کا اختلاف دونوں امتلاء سے سوء تنفس اور ضغطہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور ناک کے نتھنوں کے اندر انتشار پیدا ہوتا ہے

## علاج اور غذا

خون کی وجہ سے امتلاء پیدا ہو اور نبض اس پر دلالت کرتی ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ فصد نکالی جائے اور میووں کے پانی سے استفراغ کیا جائے، سینے پر مبرد اور محلل ادویہ کا ضماد کیا جائے جیسے آرد جو، خطمی، آب دھنیا اور آب کاسنی وغیرہ اور غذا کی اصلاح کی جائے، شربت عناب، تخم خرفہ اور سکنجبین پلائی جائے جو پوست بیخ کاسنی سے تیار کی گئی ہو، بکری کے بچوں اور مچھلی کا گوشت "ہلہ بار ضراض" سرکہ

کے ساتھ اُبال کر اور نئی عمر کے چوزے بطور یخنی دیا جائے استفراغ کے بعد اصلاح خون کے لئے سب سے بہتر غذا مناسب عمدہ اشیاء ہیں، جیسے پھلوں کے رس، مطبوخ لین، آب انارین جس کے اندر کم زعفرانی زیرباجات اور چوزوں اور بکری کے دودھ پیتے بچوں کے ابراہیمیہ اور حماضیہ شامل ہوں ـــــ اگر یہ دستیاب نہ کر سکے تو مزورات، زیرباجات اور ابراہیمیہ پہ اکتفاء کرے روغن بادام سے عناب کی ایک غذا بنائی جاتی ہے جو عصیدہ[۱] کی طرح ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا مریضوں کے لئے اس طرح کی غذائیں ایجاد کی گئی ہیں مگر اب لوگوں نے انھیں باقاعدہ غذا بنا لیا ہے۔ زیادہ تر یہ غذائیں جرجان نیشاپور ہیں۔ اور اس کے اطراف ونواحی میں استعمال کی جارہی ہیں۔

اگر امتلاء رطوبت کے باعث ہو تو مطبوخ افیتمون، حب ایارج اور اطریفل سے جوزنجبیل سے بنایا گیا ہو، سے استفراغ کریں، مریض کے مزاج، قوت اور عمر کے لحاظ سے تبرید کی جائے لازمی طور پر معجون مثرودیطوس، دواء المسک وغیرہ استعمال کرائیں، سینے پر مر، صبر، فلفل مصطگی، سنبل کا ضماد کیا جائے، پاؤں پر مالش کی جائے اور پنڈلیوں کو باندھا جائے غذائیں قلیلے دیئے جائیں، ایسے مریض کو زبیب طائفی اور انجیر بحری بھی مفید ہے کہ منہ میں چبا کر جو لعاب جمع ہو اسے تھوک دے۔

یہ مرض، قلب کا مخصوص مرض نہیں ہے، بلکہ ایسے امراض میں ہے جن میں مجاورت اور قربت کے باعث، قلب کو تکلیف پہنچتی ہے۔

---

[۱] عصیدہ: ایک کھانا ہے جو گھی اور آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے۔
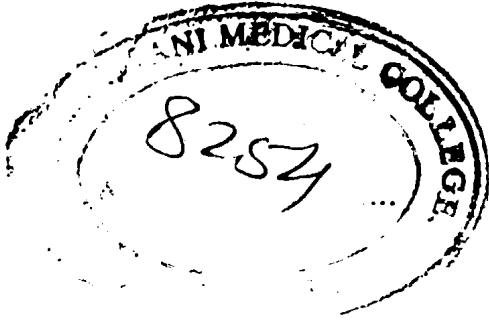
## باب (۲۵)

# غشاء القلب کا ورم

قلب پر ایک باریک جھلی ہوتی ہے جو غلاف قلب کے علاوہ ہے، بعض اطباء کہتے ہیں کہ یہ جھلی نصف قلب تک ہوتی ہے، ارسطو کے ساتھیوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سر کے اوپر تک چڑھتی چلی جاتی ہے، جس سے وہ پردہ وجود میں آتا ہے جو دماغ پر چڑھا ہوا ہے اور کھوپڑی کے اندر ہے، یہ جھلی ان تمام جھلیوں کی اصل ہے جو سر میں ہوتی ہیں، ـــــ جب اس پر ورم آجاتا ہے تو یہ ورم قلب کے مشابہ ہوتا ہے، قلب کے اندر ضغطہ پیدا کرتا ہے اس کو نچوڑتا ہے اور بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے گاہ یکایک موت واقع ہوجاتی ہے، کیوں کہ ورم سے قلب میں تکلیف پیدا ہوتی ہے، تنفس رک جاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے ـــــ اگر مرض حاد ہو تو پھر علاج کی مہلت بھی نہیں ملتی، اگر حدت، متوسط یا ورم کم ہو تو بعض اوقات مریض صحتیاب ہوجاتا ہے۔

**علامت** یہ ہے کہ جھٹکے کے ساتھ غشی طاری ہوجاتی ہے، نبض بند ہوجاتی ہے تمام اعضاء ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

**علاج** مہلت ملے تو علاج یہ ہے کہ سینے پر مبرد اور محلل اشیاء کی تضمید کی جائے جس کا ذکر ہم نے کردیا ہے، دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائے جائیں،

پانی کے اندر خمار حضری اور عناب، سپستان پکا کر پلائے طبیعت کو نہ کھولے۔ قوت ساتھ دے اور مرض مہلت تو فصد کھولنے میں مضائقہ نہیں، تھوڑا سا خون نکالا جائے۔ اگر مرض سخت ہو جائے تو طبیب علاج نہ کرے۔

---

# باب (۲۶)

# خفقان

خفقان، قلب کی اس حرکت کو کہتے ہیں جو قلب کے اندر غیر طبعی طور پر ہو، اس کا سبب سارے بدن کے اندر امتلاء ہے، جس کی وجہ سے قلب، اضطرابی اور اختلاجی حرکت کرنے لگتا ہے تاکہ تکلیف یا رگوں کی تنگی دفع کرے۔ بعض اوقات، قلب کی رگوں میں حاد خلط سوداوی جمع ہو جانے کی وجہ سے خفقان پیدا ہوتا ہے یعنی غیر طبعی اختلاجی حرکت قلب کے اندر پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات خون بہنے کی وجہ سے بھی خفقان ہوتا ہے۔ چاہے خون بواسیر کا ہو، یا فصد کا جو کثیر مقدار میں بہہ جائے۔ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور سوءِ تدبیر کی بنا پر بھی خون میں فساد پیدا ہو کر خون بہنے لگتا ہے جیسے مٹی یا کثیر مقدار میں پنیر کھانے سے بھی یہ صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔

**علاج** علاج سبب کے لحاظ سے کیا جاتا ہے، اگر امتلاء کی وجہ سے ہو تو مناسب طور پر استفراغ کیا جائے غذا میں کمی کی جائے صرف لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور شوربہ جات پر اکتفاء کریں، شراب بند کر دی جائے۔ نزف یعنی خون کے اخراج کی وجہ سے خفقان پیدا ہوا تو عمدہ غذاؤں کے استعمال سے، بدن کے اندر خون پیدا کیا جائے جیسے مرغ کے چوزے، بٹیر دودھ پیتے بکری کے بچے کھلائے جائیں عمدہ لطیف

شراب پلائی جائے بدہضمی سے بالکلیہ بچایا جائے ۔ اگر خلط سوداوی پیدا ہونے کی وجہ سے قلب کے اندر برودت پیدا ہوکر خفقان رونما ہوا ہو تو معتدل غذاؤں سے مزاج کی اصلاح کی جائے/ گلاب کسی قدر دوا ء المسک اور روغن بادام کا استعمال کرایا جائے، پھر لوغاذیا کے ذریعے استفراغ کرے اس کے پہلے اور بعد میں پرہیز کرائے، اگر مزاج میں قوت برداشت ہو تو "تریاق" دے، ہلیلہ مربی اور ہلیلج کابلی اور ہلیلہ سیاہ اور آملہ مربی کا استعمال کرائے، معجون افتیمون جس کو "اطریفل صغیر" کہتے ہیں، کھلائے، کیوں کہ اس میں افتیمون بھی ایک جز کے طور پر پڑتا ہے اس کے اندر برگ بادر نجبویہ، گاؤزباں اور عود صیفی ڈالا جاتا ہے یہ سوداء کے اخراج کے لئے بہت موثر ہے وہ تمام دوائیں استعمال کی جائیں جو سودا کا اخراج کرتی ہیں، ـــــ مختصر یہ کہ طبیب کو خفقان کے سبب کا پتہ چلا کر دور کرنا چاہیئے۔

یہ مرض جب شدت اختیار کر لیتا ہے تو قلب کمزور ہو جاتا ہے اور غشی طاری ہونے لگتی ہے، اور غشی ضعف قلب کی وجہ سے موت کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

میں نے ایسے مریضوں کو دیکھا ہے جو خفقان کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے، جب کئی دفعہ یہ صورت پیدا ہوئی تو غشی ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ مرنے سے پہلے وہ پسینہ پسینہ ہو گئے۔ ان کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے اور ہلاک ہو گئے۔

# باب (۲۷)

# سُوءِ مزاج قلب

سوءِ مزاج ، قلب کو مختلف طور پر لاحق ہوتا ہے ، اگر سوءِ مزاج ، حار ہو تو طوالت اختیار کرنے کی صورت میں ، اس کا نتیجہ بخار اقطیقس (یعنی دق) سل اور زوبان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ، اگر سوءِ مزاج ، حار رطب ہو تو ، گاہ مریض ، تطفیہ اور محمود استفراغات کے ذریعے اصلاح مزاج سے صحت یاب ہو جاتا ہے ، گاہ فساد قلب کے باعث ہلاک ہو جاتا ہے ۔

وہ سوءِ مزاج جس کے متعلق جالینوس نے کہا ہے کہ درست نہیں ہو سکتا ، قلب کا سوءِ مزاج مرکب ہے ، اور بسیط سوءِ مزاج ہمیشہ درست ہو جاتا ہے ۔ اگر حرارت اور خشکی اعتدال سے خارج ہو تو قلب کی مقاومت نہیں کر سکتی ۔ دماغ کے اندر سوءِ مزاج پیدا ہو تو دوسرے تمام اعضاء کے علاج کے بغیر اس کا علاج نہیں ہو سکتا ۔ اعضاء کے مزاج میں اعتدال پیدا کیا جائے ، اور اعتدال اس طور پر پیدا ہو سکتا ہے کہ اعضاء کو اس جہت کی فصد کی طرح مائل کیا جائے ، جس کی طرف ان کا رُخ ہے ۔

قلب کی حرارت کا علاج ممکن ہے ، اسی طرح یبوست کا علاج بھی ممکن ہے کہ جب سوءِ مزاج پیدا ہو گیا ہو ۔

# باب (۲۸)

# قطیقس القلب

یہ مرض، اعتدال سے خارج حرارت کے صرف قلب کے اندر جاگزیں ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، بعض فاضل اطباء کا خیال ہے کہ ایسا ہونا محال و ممتنع ہے، کیوں کہ جب قلب کے اندر حرارت جاگزیں ہو جائے تو یکے بعد دیگرے تمام اعضاء کے اندر حرارت پیدا ہو جائے گی' جب اعضاء کے اندر حرارت پیدا ہو گی تو اس سے مرض اقطیقس رونما ہو گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ بخار اس خلط کے لحاظ سے ہو گا جس کی وجہ سے قلب میں گرمی پیدا ہوئی ہے'۔۔۔۔ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے'۔۔۔۔ لیکن ان اطباء نے جنھوں نے اس مرض کو ثابت کیا ہے' یہ کہا ہے کہ یہ مرض قلب ہی میں پیدا ہوتا ہے جس طرح اعضاء کے اندر سوءِ مزاج کا مرض پیدا ہو جاتا ہے، دوسرے کسی عضو کا مزاج اس میں مانع نہیں ہو سکتا، اسے سوءِ مزاجِ عضو کہتے ہیں جو قلب میں لاحق ہوتا ہے، اس کا نتیجہ "اقطیقس القلب" کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور ذوبان ہونے لگتا ہے'۔۔۔۔ بطور استدلال روفس کا وہ قول پیش کیا گیا ہے جو اس نے "کتاب الحمیات" میں لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے اقطیقس کے مریض کا علاج کیا، تمام اعضاء، اپنے مزاج اصلی پر آگئے، مگر قلب کا مزاج اصلی پر نہ آسکا، بخار کم ہوا، مریض ایک مدت دراز تک زندہ رہا، مگر بعد میں قوت کے گر جانے اور طبیعت کے انحلال کی وجہ سے
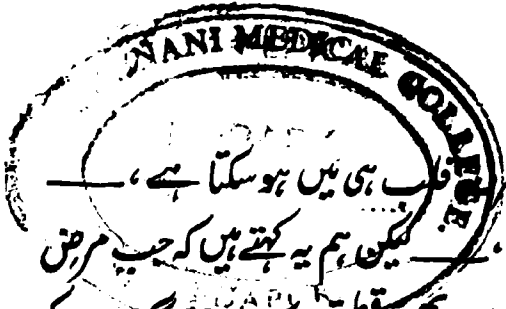
ہلاک ہوگیا، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اقطیقس کا مرض صرف قلب ہی میں ہو سکتا ہے، ــــ یہاں طول طویل گفتگو ہو سکتی ہے جس کی یہاں ضرورت نہیں، ــــ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جب مرض "اقطیقس"، صرف قلب میں لاحق ہو سکتا ہے تو اس کا علاج بھی اقطیقس کا علاج ہوگا، وہ یہ کہ ماءالشعیر پلایا جائے، آب کدو مشوی، اور آب خیار ترش بھی پلایا جائے، نہری کیکڑے کھلائے جائیں۔ اور کھانے میں خس خبازی، پالک اور خرفہ کا ساگ دیا جائے اور احتیاط کے طور پر وہ تمام علاج کئے جائیں جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں، اس کی شرح "مقالۃ الحمیات" بخاروں کے علاج کے ضمن میں گذر چکی ہے۔

---

## باب (۲۹)

# قلب کا دخانی مرض

یہ مرض اخلاط کے احتراق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، مریض ایسا محسوس کرتا ہے گویا اس کے قلب سے دھواں سا اٹھ رہا ہو، جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے بُرے بُرے خیال آنے لگتے ہیں۔

**علاج** مطبوخ افتیمون سے استفراغ کیا جائے عمدہ غذاؤں سے اخلاط کی اصلاح کی جائے مرض لاحق ہونے کے بعد مختلف رنگ کی اجابتیں شروع ہو جائیں تو مرض فوراً دور ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر نکسیر جاری ہو جائے یا بواسیر کا خون بہنے لگے تو بھی مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ عمدہ غذاؤں کے ذریعہ اخلاط کی اصلاح کرنے اور محترقہ مواد کو خارج کرنے سے اس مرض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

اگر ایسے مریض کو ایک سیاہ اجابت آجائے تو شفا پا جاتا ہے عارضہ زائل ہو جاتا ہے یہ عارضہ ایسے مریض کو لاحق ہوتا ہے جس کو "ربع" ہو جائے اور ربع خالص ہو۔

# باب (۳۰)

# جذب القلب

مریض یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا قلب اس کو نیچے کی طرف کھینچ رہا ہے، سبب وہ فاضل مواد ہیں جو جگر سے متعلقہ رگوں میں جمع ہو جاتے ہیں، لہٰذا تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے قلب کے اندر انجذاب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات کسی قدر درد بھی محسوس ہوتا ہے، مریض پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، رنگ دیکھ کر اور لاحق شدہ امراض سے فاضل مواد کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

**علاج** جمع شدہ خلط کا استفراغ کیا جائے، خلط نکل جائے گی تو عارضہ بھی جاتا رہے گا۔ ہم نے اس عارضہ کا علاج بتلا دیا ہے اس کا ایک مجموعی علاج تجویز کر دیا ہے، مریض کا رنگ دیکھ کر اور اس کے بول و براز کے تنقیح کے بعد جمع شدہ خلط کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

# باب (۳۱)

# قلب کا سوءِ تنفس

بغیر کسی سبب کے، بعض اوقات، آدمی کے اندر ذوبان کی کیفیت اور استرخاء پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبض میں مختلف قسم کے اختلافات کی بناء پر قلب میں سوءِ تنفس پیدا ہو گیا ہے۔ اس مرض کا اگر تدارک نہ کیا جائے تو ضعفِ قلب اور قوت گر جانے کی بناء پر مریض ہلاک ہو جائے گا۔

جالینوس کا بیان ہے کہ اس نے اپنے ایک دوست کو ذوبان، ضعفِ قوت، استرخاء اور طبیعت کے بجھے بجھے رہنے کی شکایت کرتے سنا، یہ دوست ایک اچھا طبیب اور نبض میں ماہر تھا، اس نے کہا کہ میں نبض کے اندر سارے اختلافات پا رہا ہوں۔ جالینوس کہتا ہے کہ یہ سوءِ تنفس کا مرض تھا۔ چنانچہ چند دن بھی گزرنے نہ پائے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

**علاج** علاج غذا کی اصلاح، بہتر استفراغ اور سینے کے ضماد سے کیا جاتا ہے، سینے پر ایسی ادویہ کا ضماد کرنا چاہیئے جو موذی اعراض کا مقابلہ کر سکیں اور ان کی ضد ہوں۔ اگر یہ اعراض ظاہر نہ ہوں تو ایسی ادویہ کی تضمید کی جائے جو مریض کی شکایت کا ازالہ کر سکیں۔

ابن سیار نے، اپنے انتقال سے دو سال پہلے جب کہ بصرہ میں مقیم تھا، ایسی ہی شکایت کی، وہ کہا کرتا کہ قوت گر رہی ہے اس کا سبب مجھے معلوم نہیں، وہ ہمیشہ اپنی نبض دیکھتا

رہتا، اور مجھے بھی دیکھنے کے لئے کہتا، جب میں نبض دیکھتا تو اس کے اندر اختلافات محسوس ہوتے، چنانچہ میں نے اس کو مکمل پرہیز کا مشورہ دیا، ایک جامع مطبوخ کے ذریعے بدن کے استفراغ سے علاج شروع کیا، پھر معدے کی تقویت کی طرف متوجہ ہوا، پھر دماغ کی تقویت کا علاج کیا، پھر قلب پر ضماد کیا چنانچہ عارضہ دور ہوگیا۔

اس نے کہا کہ میں اس مرض سے چھٹکارا پاچکا ہوں کیوں کہ نبض میں اختلاف کم ہوگیا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے مریض کا علاج، مریض کی شکایت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔

---

# باب (۳۲)

# قلب کا ورم اور اس کی قسمیں

قلب کا ورم اور اس کی تمام قسمیں مہلک ہیں، قلب کا ورم، دوسرے تمام اعضائے ورم کے لحاظ سے ہوتا ہے — یہ ورم سرخ بادہ ہوتا ہے، بھرنے والا دانہ ہوتا ہے، رطوبی ہوتا ہے، اور سوداوی ہوتا ہے، جب ورم گہرائی تک پہنچ جاتا ہے تو مہلک ہو جاتا ہے، اس میں علاج کی مہلت تک نہیں ملتی، — اگر علاج کی مہلت مل جائے تو اسی طرح کیا جائے جس طرح تمام اعضاء کے ورم کا کیا جاتا ہے۔

## باب (۳۳)

# قلب میں زخم، خراشیں اور پھوڑے

یہ تمام چیزیں قلب کے لئے قاتل ہیں، بعض میں کسی قدر مہلت ملتی ہے، مگر بعض تو فوری طور پر انسان کا چراغ گل کر دیتی ہیں، خصوصًا وہ زخم جو سینے کی دونوں تجویفات میں سے کسی ایک میں پہنچے تو فوری طور پر ہلاک کر دیتا ہے ـــــ بعض اگلے اطبا کا بیان ہے کہ قلب میں نہ پھوڑا پیدا ہو سکتا ہے نہ پھنسیاں نکل سکتی ہیں، کیوں کہ جگر سے جو خون قلب تک پہنچتا ہے وہ نہایت صاف ستھرا ہوتا ہے اور فاضل مواد کو قبول نہیں کرتا. اگر اس کے اندر امتلاء یا کوئی صاف وغیرہ پیدا ہو جائے تو پھوڑے کی پیدا ہونے سے پہلے ہی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے، حرارت غریزیہ بھی قلب سے فاضل مواد کو دفع کرتی رہتی ہے اور فاضل مواد کو پیدا ہوتے ہی تحلیل کر دیتی ہے پھر بھی قلیل مقدار میں سہی اس کا پیدا ہونا نا ممکن نہیں ہے۔

---

# باب (۳۴)

# فم معدہ کی شرکت سے پیدا ہونے والا مرض

فم معدہ کے اندر اگر کوئی مرض پیدا ہو جائے تو خاص طور پر قلب بھی شریک ہو جاتا ہے/ کیوں کہ دونوں میں قربت ہے، نیز سرایت کی راہ اور دونوں جھلیوں اور اعصاب کی جانب سے دونوں میں اشتراک ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو فم معدہ کا ہے، ایک صورت مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ طحال سے سوداء، فم معدہ کی طرف ضرورت سے زیادہ مقدار میں نکل آئے، اس کی وجہ سے شہوت کلبیہ میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، اور ضرورت سے زیادہ برودت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں قلب کی مشارکت نہیں ہوتی، اس سے "غشی جوعی" پیدا ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ عمدہ کھانوں کے ذریعے بھوک کا ازالہ کیا جائے، معطر اشیاء کے ذریعہ قلب کو تقویت پہنچائی جائے یہاں فم معدہ کے امراض کے ذکر کی حالت نہیں، صرف مجمل بیان کافی ہے تاکہ طبیب کو معلوم ہو جائے کہ اس میں قلب بھی شریک ہے، اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ قلب کی کیفیت بمنزلہ مرض، فم معدہ کی کیفیت بمنزلہ سبب اور غشی سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ بمنزلہ مرض ہے۔ اس مرض کا مرکب ہونا بھی ممکن ہے۔

# باب (۳۵)

# قلبی غشی

غیر طبعی حالت جو قلب پر طاری ہوتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں، ایک وہ ہے جو یکا یک طور پر ہلاک کر دیتی ہے یا دیر سے ہلاک کرتی ہے، اس کا کچھ بیان گزر چکا ہے، یہ غشی کے ساتھ ہوتی ہے یا بغیر غشی کے، دوسری وہ ہے جو غشی پیدا کر دیتی ہے چاہے ہلاک کرے یا نہ کرے، تیسری وہ ہے جس سے قلب کو سخت اذیت لاحق ہوتی ہے اور اس پر ضرب پڑتی ہے' اس میں شدت ہو تو غشی طاری ہو جاتی ہے، شدت نہ ہو تو اذیت پہنچتی ہے، اس میں وہ تمام علامتیں ظاہر ہوتی ہیں جو قلب سے متعلق ہیں، —— پہلی قسم کا نام "موت الفجات" (مرگ مفاجات) ہے دوسری قسم کا نام "غشی القلب" (قلب کی غشی) ہے، تیسری کو "قلب کے اعراض لاحقہ" کہتے ہیں، پہلی قسم بلا شک وشبہ قاتل ہے، دوسری قسم سے لازمی طور پر غشی طاری ہو جاتی ہے، مہلت نہ ملے تو یہ بھی قاتل ہے۔ تیسری قسم سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے بخار، خفقان، فاضل مواد، برودت وغیرہ جن کا بیان ان ابواب میں گزر چکا ہے جو قلب کے علاج کے سلسلے میں لکھے جا چکے ہیں۔

**اسباب** غشی کے اسباب گو تعداد کے اعتبار سے بہت ہیں مگر نوع کے اعتبار سے ایک ہی ہیں، یعنی وہ شے جو قلب کو مسدود کر کے ایذا پہنچائے، علاج

اسباب کے اعتبار سے ہوگا، یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو کسی طبیب پر مخفی ہو۔ کیوں کہ جب غشی طاری ہوگی تو سبب تلاش کرے گا۔ اور اولین مرحلہ میں پہچان کر ازالۂ سبب کی کوشش کرے گا۔ اس کے اسباب مخفی ہوتے تو ہم ایک ایک کرکے ذکر کرتے، مگر طبیب کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اولین مرحلہ میں غشی کے سبب کو پہچان کر علاج شروع کردے، ہم نے ان اسباب کا ذکر بالکلیہ طور پر ترک کر دیا ہے، یہ جملہ (۴۸) اسباب ہیں، جن کا ذکر ہم نے "کتاب اغلوقن" کی تفسیر میں مفصل شرح و بسط کے ساتھ کر دیا ہے، یہاں اس فصل کا مجملاً اعادہ کرتے ہیں تاکہ طالب علم کو فائدہ پہنچے غشی پیدا کرنے والے اسباب کو چار جنسوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سقوط قوت ـــــ ہر چیز جو اس کے مشابہ ہو اسی کے تحت ہوگی۔

(۲) استفراغات ـــــ تمام انواع اسی کے تحت آتے ہیں۔

(۳) الم ـــــ تمام قسم کی تکلیفیں اسی کے تحت داخل ہیں۔

(۴) آفتیں ـــــ جو اعضاء کو لاحق ہوتی ہیں۔

جب یہ چار جنسیں معلوم ہوگئیں تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ علاج کی بھی چار جنسیں ہیں، اور تمام انواع اس کے ماتحت ہیں۔

(۱) قوت کے گرنے کا علاج، اعادۂ قوت۔

(۲) استفراغ کا علاج تحلیل شدہ قوت کا اعادہ۔

(۳) الم کا علاج: تسکین۔

(۴) اعضاء کی آفتوں کا علاج، ازالۂ آفات۔

---

# باب (۳۶)

# شرکت کی بنیاد پر کسی بھی عضو کے الم سے قلب کا بیمار ہو جانا

کسی آفت زدہ عضو سے پانچ اسباب کی بنیاد پر قلب کی شرکت ہوتی ہے: غشار (جھلّی) کے ذریعے، عصب کے ذریعے، رباط کے ذریعے، شرائین کے ذریعے، یا وریدوں کے ذریعے بہ اعتبار وضع۔ جس کسی عضو اور قلب کے درمیان مذکورہ اسباب میں سے کسی سبب کے ذریعے ربط نہ ہو تو، قلب کی اس میں شرکت نہ ہوگی، اور نہ ایسے عضو کے متاثر اور المناک ہونے سے، قلب متاثر ہوگا۔

غشار کی مشارکت کا مطلب یہ ہے کہ قلب اور معدے کا باہمی ربط اسی سے ہوتا ہے، وریدوں کی مشارکت سے مراد وہ مشارکت ہے جو قلب اور جگر کے درمیان ہوتی ہے، مشارکت باعتبار وضع سے مراد وہ مشارکت ہے جو قلب اور فم معدہ کے درمیان ہوتی ہے، اور وہ مشارکت جو قلب اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے درمیان ہوتی ہے وہ قلب کے محاذیں ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔

قلب سے فم معدہ کے قریب ہونے کی وجہ سے، جو عضو بھی متاثر اور المناک ہوگا قلب بھی اس کی شرافت اور اختصاصی تعلق کے اعتبار سے متاثر اور المناک ہوگا۔ جب مرض کی تشخیص ہو جائے گی تو ہر عضو کا علاج بھی معلوم ہو جائے گا۔

# باب (۳۷)

# قلب سے غذا کے منقطع ہو جانے کا مرض

یہ ایک عجیب و غریب مرض ہے جس کو "ستیار" نے اس مقالے میں بیان کیا ہے جو "ورم گردہ" کے بارے میں اس نے تحریر کیا ہے۔ یہ مرض گردے کے ورم اور اس کی سختی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب گردوں پر ورم ہو جاتا ہے تو قلب کو غذا پہنچانے والی رگیں تن جاتی ہیں اور غذا منقطع ہو جاتی ہے۔ قلب کے مزاج میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، مریض بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور قطیقس کی طرح نبض چلنے لگتی ہے۔ طبیب اس کو صرف "ورم گردہ" خیال کرتا ہے، مریض کا جسم گھلنے لگتا ہے، ناواقف طبیب اسے "سل" پر محمول کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ بخار اسی لئے آیا ہے، وہ یہ نہیں جان سکتا کہ یہ قلب کو پہنچنے والی غذا کے بند ہونے کا نتیجہ ہے۔ اس کی وضاحت اس طور پر بھی کی جا سکتی ہے کہ ورم گردہ کی صورت میں نبض تیز اور متواتر ہوتی ہے بشرط یہ کہ قلب کی غذا بند نہ ہوئی ہو اور جب بند ہو جائے تو نبض کمزور، کبھی کبھی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اگر طبیب ماہر ہو تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ ورم گردہ کے سوا نبض کے تغیر کا کوئی دوسرا سبب بھی ہے۔

**علاج** کیک اور جو کا ستو دونوں کو آب سیب شامی یا خوشبودار سیب کے ساتھ ملا کر، ہمیشہ سینے پر ضماد کرتا رہے، اس سے قلب کو غذا پہنچے گی اور بخار دور ہو گا، گردوں کا علاج مرض کے اعتبار سے کرے، یہ ایک باریک اور مشکل علاج ہے، جس کو مخفی امراض کا علاج کرنے والے اطباء ہی کر سکتے ہیں۔

# باب (۳۸)

# غم وغصّہ اور خوشی کی حالت

قلب پر دو مختلف حالتیں طاری ہوتی ہیں جن کی وجہ سے انسان مرجاتا ہے، یہ دو قسم کے مرض ہیں، ایک وہ ہے جو غصّے اور سخت غم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، دوسرا وہ ہے جو حد سے زیادہ خوشی کے وقت ظاہر ہوتا ہے، مگر یہ دو اعراض ہر کسی شخص کو لاحق نہیں ہوتے، بلکہ اس میں صرف وہی مبتلا ہوتا ہے جو طبعی طور پر ضعیف القلب ہو، ضعف قلب خود طبعًا ایک مرض ہے۔

غصّے کے وقت اس لئے موت واقع ہو جاتی ہے کہ طبعی طور پر جو خون بند اور رکا ہوا ہے گرم ہو کر کھولنے لگتا ہے، تنفس کے لئے اس کے مساوی، سرد ہوا کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جو قلب کو نہیں ملتی، کیوں کہ غضبناک شخص (ایک جگہ کھڑا) ہوتا ہے، لہٰذا قلب ضرورت سے زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور انقطاع تنفس کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، کیوں کہ اس کو جس قدر زیادہ ہوا کی ضرورت ہے وہ نہیں ملتی، لہٰذا انقطاع اور اختناق کا شکار ہو کر مرجاتا ہے۔

حزن روح حیوانیہ کی حرکت کا نام ہے جو قلب کے اندرونی جانب ہوتی ہے، حالانکہ قلب بلحاظ وضع، اور طبعی طور پر اس طرح پر بنایا گیا ہے کہ اس کی حرکت باہر اور اندر کی طرف ہو، جیسا کہ قلب کے انبساط اور انقباض کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے، جب کسی خوفناک چیز سے

فرار اختیار کرتے ہوئے حرکت داخل کی طرف ہونے لگتی ہے تو خارج کی طرف نکل نہیں پاتی، لہذا قلب میں محبوس ہو کر رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے تنفس منقطع ہو جاتا ہے اور قلب کے اندر ایسی گرمی پیدا ہو جاتی ہے جس سے سانس اکھڑ جاتی ہے اور انسان مر جاتا ہے۔

بے انتہا خوشی کے وقت روح حیوانیہ قلب کے بیرونی جانب حرکت کرتی ہے، یہاں تک انبساط کے ساتھ پوری طرح نکل کر قلب سے منقطع ہو جاتی ہے اور انسان مر جاتا ہے۔ غم کا جو سبب ہے، اس کے بالکل مقابل خوشی کا سبب ہے غم میں حرکت قلب کے اندرونی جانب ہوتی ہے، حتیٰ کہ خارج سے منقطع ہو جاتی ہے، اور خوشی کی صورت میں حرکت خارج کی طرف ہوتی ہے، حتیٰ کہ داخل سے منقطع ہو جاتی ہے یہ ایک اجمالی گفتگو ہے۔

اب رہی یہ گفتگو کہ قلب سے یا قلب کی طرف جو چیز حرکت کرتی ہے وہ صورت ہے یا مادہ ہے؟ مثلاً خون یا قوت؟ یا وہ صرف قوت ہے جس کے ساتھ خون اور حرارت غریزیہ حرکت نہیں کرتی، تو یہ سارے ایسے مباحث ہیں جن کا "طب" سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ یہ بحث، طب کے طالب علم کو کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ان کا تذکرہ "کتاب النفس" کے لئے زیادہ بہتر ہے

**علاج** غم کا علاج، تفریح اور خوشی سے کیا جائے، اور سبب کا ازالہ کیا جائے تسلی دی جائے، مثال کے طور پر، اگر کسی کی موت کی وجہ سے غم پیدا ہوا ہو تو مریض کو موت کو آسان بنا کر پیش کیا جائے اور یہ کہا جائے کہ موت اِک عام اور مشترک چیز ہے جو ہر انسان کو آنے والی ہے، اس سے خوف کھانے اور گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں، یہ ایک اضطراری چیز ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ یہ سمجھایا جائے کہ انسان روح اور بدن کا نام ہے گو بدن مر چکا ہے مگر روح نہیں مری ہے جب روح بدن سے جُدا ہو جاتی ہے تو محاسن، خوشیوں اور فضائل سے ہمکنار ہوتا ہے، اللہ کے نزدیک اسے بڑے بڑے درجات اور فضائل حاصل ہوتے ہیں وہ اللہ کے قرب و جوار میں پہنچ جاتا ہے اور نعمت کاملہ اور حیات ابدی سے سرفراز ہوتا ہے مرنے والا اس دُنیا کے اندر تکالیف اور مشقتوں میں مبتلا تھا اسے چھٹکارا مل گیا ــــ تسلی کی ایسی ہی گفتگو غم کے مریض سے کرنی چاہیئے۔ اسے علاج روحانی یا طب روحانی کہا جاتا ہے۔ اگر غم کسی اور وجہ سے ہو تو، اس کے مقابل اضداد کا ذکر کر کے تسلی دی جانی چاہیئے / چاہے وہ اضداد صحیح ہوں یا غلط۔

زر کثیر حاصل ہونے سے یا گھر میں ولادت یا دشمن کی موت سے از حد خوشی کی بنا پر

بیماری لاحق ہوگئی ہو تو ایسے مریض کو موت سے ڈرانا چاہیے [illegible] چاہیے کہ اس قدر زیادہ خوشی اور سرور نا مناسب ہے کیوں کہ اسے بھی ایک دن مرنا ہے اور سا[illegible] پورا ہونا ہے۔ دشمن کی موت پر خوش ہونا جہالت ہے، کیوں کہ انسان کی عمر ختم ہونے والی زمانہ ختم ہونے والا نہیں ہے، لہٰذا عمر کتنی ہی زیادہ ہو جائے قلیل ہے، اور اس قدر کم ہے جس کا شمار نہیں ہو سکتا، پھر ایک عقلمند اتنی کم عمر پر کس طرح خوش ہو سکتا ہے، لہٰذا جو خوشی بھی حاصل ہو اس کو کم کر کے دکھانا چاہیے۔ اس طرح بعض اوقات ایسا مریض تندرست ہو جاتا ہے، مگر اکثر اطبا ان امور سے غفلت برتتے ہیں جو دلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں، حالانکہ فلاسفہ نے ایسے امور کی تاثیر تسلیم کی ہے۔ جالینوس کہتا ہے بعض امراض ایسے ہیں جس میں مریض کو اطمینان دلانا پڑتا ہے، بعض میں ڈرانا پڑتا ہے، کیوں کہ نفوس کے اندر اس کی تاثیر مسلّم ہے۔

اس کے بعد اب ہم نویں مقالے میں معدہ کے امراض کا بیان کریں گے۔ الحمدللہ معالجات بقراطیہ کا آٹھواں مقالہ ختم ہوا۔

---